

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر

کتاب الحج

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت امام الاسلام علامہ محمد باقر بن محمد یعقوب کلینی علیہ السلام

مفسر قرآن مایجاب ادب علامہ مولانا سید ظفر حسین صاحب قیام علیہ السلام نقوی الہ آبادی

بالی و مستحق حلفہ لمایہ مکرہی

معتمد دوستد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۱۰ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ————— عفت شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی

مطبع ————— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲، کراچی

کتابت ————— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ————— ۱۸۰ روپے

بارِ طبع ————— اگست ۲۰۰۳ء

انسان اور حیات بعد الموت پر سب سے حاصل بحث کی گئی ہے یہ سیرت علیؑ میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سرائے عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک ایسا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے کسی صورت میں چودہ سو اربعہ عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آ رہی مگر جس خالق برحق اور قادر و مطلق نے آنا کام مجھ سے لیا چاہے رحمت واسعہ سے کیا لہجہ ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کر لے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور غنائے کلام کی خدمت میں دست بستہ بقی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بہائے ظن و تشبیہ سے میرا کلمہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ دوماً توفیق الہی باللہ

ما اقم اثم

سید ظفر حسن نقوی الامر وہیوی

بارگاہ باری میں عرض

اے تبارِ مطلق، اے محبوبِ درجِ تیری بارگاہِ عز و جلال میں لکھدِ عز و نیاز یہ الہما کرتا
ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطافت و کرمِ متاہلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب
میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا کر میں اس
قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے درجِ برحق کی تحریماً و تقرراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق
اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد وآلِ محمد کے صدقے
ان کی طرح کو اپنی رحمت و برکت کے سلسلے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ
سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر یقین تھا کہ میری قوم کے لیے جو کام ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایسا ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اصولی کافی بھی اسی معیار سے طبع کرانی جائے جس معیار پر تھیں انقرآن ہے یہ میری جلد نوری طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہید الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم شغلیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کاہنہ دل سے مشکور رہی کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ دیا اعلیٰ مقامی مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

| نمبر | عنوان | باب نمبر | صفحہ نمبر |
|------|--|----------|-----------|
| ۱۔ | ذکر مولد النبی و ذوات اسفرت | ۵ | ۱۱۰ |
| ۲۔ | ذکر مولد امیرالمومنین | ۲۹ | ۱۱۱ |
| ۳۔ | مولد جناب خاتمہ | ۳۹ | ۱۱۲ |
| ۴۔ | مولد امام حسن علیہ السلام | ۴۵ | ۱۱۳ |
| ۵۔ | مولد امام حسین | ۴۹ | ۱۱۴ |
| ۶۔ | مولد علی ابن ابی طالب | ۵۶ | ۱۱۵ |
| ۷۔ | مولد امام محمد باقر | ۶۰ | ۱۱۶ |
| ۸۔ | مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمد | ۶۶ | ۱۱۷ |
| ۹۔ | مولد امام موسیٰ بن جعفر | ۷۳ | ۱۱۸ |
| ۱۰۔ | مولد امام رضا | ۹۱ | ۱۱۹ |
| ۱۱۔ | مولد امام محمد تقی | ۱۰۲ | ۱۲۰ |
| ۱۲۔ | مولد امام علی نقی | ۱۱۲ | ۱۲۱ |
| ۱۳۔ | | | |
| ۱۴۔ | مولد امام حسن عسکری | ۱۲۱ | ۱۲۲ |
| ۱۵۔ | مولد صاحب الامر | ۱۴۱ | ۱۲۳ |
| ۱۶۔ | آئینہ اشعار و اشعار کی اہمیت پر مبنی | ۱۶۲ | ۱۲۴ |
| ۱۷۔ | جیب کوئی بات کسی کے پاس کی جا اورو | ۱۷۹ | ۱۲۵ |
| ۱۸۔ | اس کے بچے اس کی اولاد میں پائی جلتے۔ | | |
| ۱۹۔ | آئینہ امیر المومنین قائم کرنے والے اور ہدایت کیلئے | ۱۸۰ | ۱۲۶ |
| ۲۰۔ | والے ہیں۔ | | |
| ۲۱۔ | امام علیہ السلام کی زبان پر ہے | ۱۸۲ | ۱۲۷ |
| ۲۲۔ | مال نے و انفال و تغیر غرض | ۱۸۳ | ۱۲۸ |
| ۲۳۔ | طہنت مومن و کافر | ۲۱ | ۱۲۹ |
| ۲۴۔ | ذکر تکلیف اذکار | ۷۲ | ۱۳۰ |
| ۲۵۔ | آفرینہ | ۷۳ | ۱۳۱ |
| ۲۶۔ | سب سے پہلے اقرار پر بیت کرنا اور بیت خدا کے | ۱۳۲ | ۱۳۲ |
| ۲۷۔ | عالم قدس میں کیے جواب دیا | ۲۵ | ۱۳۳ |
| ۲۸۔ | نقطہ حق توحید پر ہے | ۲۶ | ۱۳۴ |
| ۲۹۔ | مومن کا صلب کاٹنے پر ہرنا | ۲۷ | ۱۳۵ |
| ۳۰۔ | کیفیت خلق مومن | ۲۸ | ۱۳۶ |
| ۳۱۔ | آلہ الصبیحہ علیہ السلام | ۲۹ | ۱۳۷ |
| ۳۲۔ | سکون قلب ایمان ہے۔ | ۳۰ | ۱۳۸ |
| ۳۳۔ | افلاص | ۳۱ | ۱۳۹ |
| ۳۴۔ | شراعیع | ۳۲ | ۱۴۰ |
| ۳۵۔ | دعائے اسلام | ۳۳ | ۱۴۱ |
| ۳۶۔ | اسلام لے کر قتل سے بچے جانا ثواب ایمان | ۳۴ | ۱۴۲ |
| ۳۷۔ | پر موقوف ہے۔ | | |
| ۳۸۔ | اسلام ایمان کے اندر داخل ہے | ۳۵ | ۱۴۳ |
| ۳۹۔ | اسلام قبل ایمان ہے | ۳۶ | ۱۴۴ |
| ۴۰۔ | تمہ پروردگار باب ساقی | ۳۷ | ۱۴۵ |
| ۴۱۔ | اجزائے تمام اجزائے بدن سے تعلق | ۳۸ | ۱۴۶ |
| ۴۲۔ | سبقت لال ایمان | ۳۹ | ۱۴۷ |
| ۴۳۔ | درجات ایمان | ۴۰ | ۱۴۸ |
| ۴۴۔ | تمہ | ۴۱ | ۱۴۹ |

| نمبر | عنوان | پہلے صفحہ | آخری صفحہ |
|------|--------------------------------|-----------|-----------|
| ۴۷ | نہایت اسلام | ۲۴۳ | ۱۵۰ |
| ۴۸ | غصاں المون | ۲۴۶ | ۱۵۱ |
| ۴۹ | تہجد و پاسبانی | ۲۴۹ | ۱۵۲ |
| ۵۰ | صفیر ایمان | ۲۸۱ | ۱۵۳ |
| ۵۱ | فضیلت ایمان اسلام پر | ۲۸۳ | ۱۵۴ |
| ۵۲ | حقیقت ایمان و یقین | ۲۸۵ | ۱۵۵ |
| ۵۳ | اتسکر | ۲۸۷ | ۱۵۶ |
| ۵۴ | الکادس | ۲۸۸ | ۱۵۷ |
| ۵۵ | فضیلت الیقین | ۲۹۱ | ۱۵۸ |
| ۵۶ | یسا بالقفا | ۲۹۵ | ۱۵۹ |
| ۵۷ | توفیق الی اللہ و توکل علی اللہ | ۳۰۰ | ۱۶۰ |
| ۵۸ | خون و رجاء | ۳۰۵ | ۱۶۱ |
| ۵۹ | اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن | ۳۱۰ | ۱۶۲ |
| ۶۰ | اعتزاز تقصیر | ۳۱۲ | ۱۶۳ |
| ۶۱ | اطاعت و تقویٰ | ۳۱۳ | ۱۶۴ |
| ۶۲ | درع | ۳۱۷ | ۱۶۵ |
| ۶۳ | عفت | ۳۲۱ | ۱۶۶ |
| ۶۴ | محارم و اجتناب | ۳۲۳ | ۱۶۷ |
| ۶۵ | ادائے فرائض | ۳۲۵ | ۱۶۸ |

ايك سود سوال باب

البواب التارخ بيان مولد النبي صلى الله عليه وآله وفات آنحضرت صلعم

أبواب التارخ ١١٠

بأبواب النبي صلى الله عليه وآله
وفاته

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَسْنَى عَشْرَةِ لَيْلَةٍ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفِيلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الزَّوَالِ . وَرُوِيَ أَيْضًا عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قِيلَ أَنَّ مَبْعَثَ يَارْبَعِينَ سَنَةً . وَحَمَلَتْ بِهَا مَتَّى فِي أَيَّامِ الشَّرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَكَانَتْ فِي مَنَازِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوُلِدَتْ فِي شَهْرِ أَبِي طَالِبٍ فِي دَارِ النَّحْوِ بْنِ يُوْسُفَ فِي الرَّابِعَةِ الْفُضُولَى عَنْ يَسَارِهِ وَأَنْتَ دَاخِلُ الدَّارِ . وَوَقَدْ أَخْرَجَ الْخَيْرَزَانِيُّ ذَلِكَ الْبَيْتَ قَصِيرَةً مُسَجَّدًا . يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ . وَيَقِفُ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعَثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةِ سَنَةً ، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَتَ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ ، ثُمَّ قَامَ ﷺ لِأَسْنَى عَشْرَةِ لَيْلَةٍ مَضَتْ مِنْ رَجَبِ الْأَوَّلِ يَوْمَ الْإِسْنِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَتَوَفَّى أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ أَحْوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ سِتِينَ وَمَاتَتْ أُمُّهُ أَمِيَّةُ بِنْتُ وَهَبٍ بِنْتُ عُبَيْدِ بْنِ رُحَيْرَةَ بِنْتُ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بِنْتُ كَثَبِ بْنِ لُؤَيٍّ بِنْتُ غَالِبٍ وَهُوَ ﷺ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ﷺ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ حَدِيجَةً وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً ، قَوْلُهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ ﷺ الْقَائِمُ وَرُفِيقَةُ وَرَبَّتْ وَأُمُّ كُلُّهُمْ وَوُلِدَتْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَائِيهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَلِدَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ ، وَمَاتَتْ حَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرَّيْبِ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ سِتَّةَ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ حَدِيجَةَ سِتَّةَ فَلَمَّا قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى الْمَقَامَ بِمَكَّةَ وَدَخَلَ حُرُنَ شَدِيدَ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى خَبَرِ نِيلٍ ﷺ

چہ یہ تینوں انکیاں حضرت کی پروردہ تھیں، بالآخر ہر فرد مجرم کے بغل سے تھیں یہ روایت تفسیر کی گئی ہے) اور بعد بشت بغل
خبر مجرم سے طیب و طاهر اور فاجر پیدا ہوئیں اور طیب و طاهر قبل بشت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت
کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال و وفات خدیجہ سے ایک
سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد جزن و محال ہوا جبریل سے شکایت
کی، خدا نے وحی کی کہ اس قرعے سے جس کے باشندے ظالم ہیں بغل کا، ابوطالب کے بعد مکہ میں تہار اکوف نامہ نہیں اور ہجرت
۴ علم دیا۔

١- عَنْ أَبِي رُحَيْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قَسَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي حَمَادٍ
الْكَلْبِيِّ، عَنْ الْعُسَيْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَ وَلَدِ
آدَمَ، فَقَالَ: كَانَ وَاللَّهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ، وَمَا بَرَأَ اللَّهُ بَرِيَّةً خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۔ ماوی نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اور اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوق اپنی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

٢ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَرَّ اللَّهُ نَسَمَةَ خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۷۔ فرمایا: ہر المؤمنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمدؐ سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

٣ - أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِيسَى وَنُحَيْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ مُرَّازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا عَبْدَايَ حَلَقْتُكَ
وَعَلَيْكَ نُورًا يَمْلِكُ رُوحًا يَلَابِدُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تَهْلِكُنِي
وَتُجْعِدُنِي ، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَكُمْ أَفْجَعَهُمْ مَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُجْعِدُنِي وَتَقُوْسُنِي وَتَهْلِكُنِي ، ثُمَّ تَسَمَّيْتُهَا
نُسَيْنَ وَتَسَمَّيْتُ النُّسَيْنَ نُسَيْنَ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً : نَعْدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالحُسَيْنُ نُسَيْنَانِ ،
ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَ هَا رُوحًا يَلَابِدُ ، ثُمَّ مَسَحًا بِسَمْنٍ فَأَهْلَى نُورَهُ فِينَا

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث تفسیری) اے محمدؐ میں نے تم کو اور علیؑ کو ایک فرد سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرض اور دیک کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری قیس اور تحلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو روشنایا اور دونوں کے پھر روح سے کچھ پس چار میں گئے، ایک محمدؐ، ایک علیؑ اور دوسری حسینؑ، اسامہ نے فرمایا اللہ نے ظالم کو سید کیا۔ اس ابتدائی نور سے جو مدح بلا تک نہ تھا۔ پھر ہم کو اپنی تدرست سے پیدا کیا، پس اس کا نور ہم میں جلا ہوا ۴۔ اَحْمَدُ، عَنْ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُذَيْفِ بْنِ الْقُسَيْبِ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُنْ شَيْئًا وَتَفَضَّلْتُ عَلَيْكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِثْلِي أَكْثَرَ مِنْكَ بِهَا حَبْنٌ أَوْجِبَتْ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمْعًا، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأَوْجِبْتُ ذَلِكَ فِي عِلِّيٍّ وَفِي نَسْلِيٍّ، وَمِمَّنْ اخْتَصَفَتْ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا اور انھیں کہ تو مجھ سے تھا اور میں نے تجھے بزرگ دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر بھجوی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری اطاعت کی اور اس کی اطاعت کو ان کی نسل کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَعَجَبْتُ اخْتِلَافَ الشِّيْعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَقَرِّبًا يَوْحِي خَلْقَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَمَكَتُوا أَلْفَ دَهْرٍ ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَأَجْزَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَقَوَّأَ مَوَازِئَ الْبُيُوتِ، فَهُمْ يَحِلُّونَ مَا يَشَاؤُونَ وَيَحْتَرُونَ مَا يَشَاؤُونَ وَلَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الْبَيِّنَاتُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَ مَرَقَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَ وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، حُذِّ هَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد دیکھتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور علی کو سید کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کا چاہتے ہیں مٹا کر دے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے، پھر فرمایا اسے ٹھہر یہ اختلاف ظہور قائم
آل محمد سے پہلے بالآخر چکا یہ وہ دیانت الہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا، اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے
رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے ہٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، پس اسے محمد تم ہی طریقہ اختیار کرو

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : يَا نَبِيَّ خَمِيءٌ سَبَقَتْ الْأَنْبِيَاءَ وَ أَنْتَ بَعِثْتَ
آخِرَهُمْ وَ خَاتِمَهُمْ؛ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَالَوْ أَبْلَى، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقَهُمْ
بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا کہس وہ ہے آپ کو
انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا ہمیں
پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیاء سے عہد لیا
گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنایا میں ہوں، جب خدا نے کہا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا
سب سے پہلے، کہنے والوں میں نے اقرار بالہدیں سبقت کی۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ ابْنِ أَبِيهِمْ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ،
عَنِ الْمُعْتَمَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ كُنْتُمْ حِينَ فِي الْأُطْلُقِ؟ فَقَالَ يَا مُعْتَمَلُ
كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا، فِي ظِلِّهِ خَضِرَاءٌ، نُسَبِّحُهُ وَ نَقْدِسُهُ وَ نُهَلِّلُهُ وَ نُسَجِّدُهُ وَ مَا مِنْ
مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ لَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى يَذَّكَّهُ فِي خَلْقِ الْأَنْبِيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ، كَيْفَ شَاءَ مِنْ
الْمَلَائِكَةِ وَ غَيْرِهِمْ، ثُمَّ أَنَّهُ يَلِمُ ذَلِكَ إِلَيْنَا.

۷۔ مفصل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے تحت کس طرح رہے۔
فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تحمید کرتے تھے کوئی ملک مقرب
یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے انبیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ
وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

۸۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ بَعْقُوبَ، عَنْ يَسَّانَ بْنِ مَرْثُومٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِذَا أَوَّلَ أَهْلُ بَيْتِ نَوَى اللَّهِ بِأَسْمَانِيَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ الشَّادَاتِ وَالْأَرْضَ أَمَرَ مُلَائِيَا قَنَادَى : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ عَلِيًّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا - ثَلَاثًا -

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اے شہدائے لا الہ الا اللہ (تین بار) اور اے شہدائے محمد رسول اللہ (تین بار) اور اے شہدائے امیر المؤمنین حقاً (تین بار)

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَمْعَوِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ كَانَ ، فَخَلَقَ الْكُلَّ وَالْمَكْنَ ، وَخَلَقَ نُورَ الْأَنْوَارِ ، الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَاعْجَرِي فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَنْوَارُ ، أَوْ لَيْتَ ، إِذْ لَا شَيْءَ كُنَّا قَبْلُهَا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَيْخِرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَهْلِ طَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا تعالیٰ جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو بنیاد دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا یہی دو مثل نور اقلین تھے ان سے پہلے کوئی اور نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلاہی طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ دو پاک صلیبوں عبد اللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ الْمُضَنَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ عِدَاً عليه السلام وَ عِزَّةً الْهَمَاءَ الْمُتَهَنِّدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ : بِلَلِّ النُّورِ أَبْدَانُ نُورَانِيَّةٍ بِالْأَنْوَارِ وَكَانَ مُؤَيَّدًا بِرُوحِ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فِيهِ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهُ وَعِزَّتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ خُلَاءَةً ، عَلَمَاءَةً ، بَرَّةً ، أَصْفِيَاءَةً ، يَمْدُونُ اللَّهَ بِالْعَلَامَةِ وَالْقُدُّومَ وَالسُّجُودَ وَالسَّبَّحَ وَالْتَهْلِيلَ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحْجِبُونَ وَيَصُومُونَ .

۱۰۔ جابر سرور کا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور ان کی عزت کو پیدا کیا جو عقلت کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ قرآنی پیکر تھے جیسے خدا میں نے کہا اشہاح سے کیا سرا ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدان نورانیہ بلا درواہ اور وہ مؤمن تھے روح واحد سے جو درجہ القدس ہے ہیں وہ اور ان کی عزت اس القدس سے الشک عبادت کرتے تھے اسی لیے اللہ نے ان کو ملیم، عالم، نیک اور صامت باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَوْهَيْدِ، كِبَالِ بْنِ الْقَتْرِ، فِي عَنِ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ قِيَمٌ وَكَانَ لَا يَمُوتُ فِي طَرَبِي فَيَمُوتُ فَيَبْتَدَأُ يَوْمَئِذٍ أَوْ ثَلَاثَةً إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ بِهِ لَطِيبٌ عَرَفَهُ كَانَ لَا يَمُوتُ وَحَجَرٌ وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ درختا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین دفن تک وہاں خوشبو پڑھتی، تیسرے جب کسی جسر یا شجرہ کے کنارے گزرتے تو وہ جہد کرتا تھا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَسْرِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي قَبِيصٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا غَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْشَأَ يَدَ جَبْرِئِيلَ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا جَبْرِئِيلُ تَخْلِيْنِي عَلَى هَذِهِ الْخَالَةِ؟ فَقَالَ: اَمْنُهُ قَوْلُ اللَّهِ لَقَدْ وَفَّقْتَ مَكَانًا مَا وَفَّقَهُ بَشَرٌ وَ مَا مَشَى بِهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گئے تو جبریل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اے جبریل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بعد اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی ان میں نہیں گیا اور اس جگہ پر چلے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حُمْزَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَعِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَمْ غَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالَ مَرَّ بَيْنَ قَاوَقَةَ جَبْرِئِيلَ مُوقِفًا فَقَالَ لَهُ: مَتَكَاتُكَ يَا مُحَمَّدٌ فَلَقَدْ وَفَّقْتَ مَوْقِفًا مَا وَفَّقَهُ مَلَكَ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ، إِنَّ رَبَّكَ يُسَلِّي: يَا جَبْرِئِيلُ وَ كَيْفَ يُسَلِّي

قَالَ يَقُولُ سُبُوحٌ قُدُّوسٌ أَتَانَا بِالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَمِعَتْ رَحْمَتِي تَحْسَبِي ، قَالَ : أَلَلَّهُمَّ
عَمَّوْكَ عَمَّوْكَ ، قَالَ : وَكَانَ كَمَا قَالَ اللَّهُ فَاثَبَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : جُعِلَتْ فِذَاكَ مَا
فَاثَبَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ؟ قَالَ : مَا بَيْنَ سَيْتَيْهَا إِلَى رَأْسِهَا ، قَالَ : كَانَ يَسْتَهْمَا جِجَابٌ بَنَاءً لَا يَخْفَى وَلَا
أَعْلَمُ إِلَّا وَقَدْ قَالَ : وَزَجَّجَهُ ، فَتَنَزَّلَ فِي مِثْلِ سَمِ الْأَمْرِ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ نُورٍ وَعَظْمَةٍ ، قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى : يَا آدَمُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ : مَنْ لَا مِثْلَكَ مِنْ عَمَّوْكَ ؟ قَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : عَلِيٌّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْفَرَسِ الْمُحَجَّلِينَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
الْسَّلَامُ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، وَاللَّهِ مَا خَافَتْ وَلَا يَخْلَعُ عَلَيَّ مِنْ الْأَرْضِ وَلَكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مَشْفَقَةً .

۱۳۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بار جبریل نے حضرت کو ان کے متبے سے آگاہ کر کے جوئے کہا۔ اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی نرسختہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وہی فرود تیار ہے (یہاں یعنی فاوہ ہے) مگر جس کے منہ میں ایک چیز کا دوسری چیز سے متعلق کرنا اور اس پر تعین دہی حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صحت کیا ہے کہا میں تاہل تبیین و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الہی تاب و توسین تھا۔ ابراہیم نے کہا میں آپ پر فدا ہوں تاب و توسین کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس کے کناروں تک دونوں دھاب ملتے ہیں (مسلم) جسے ہمارے ہاں وہاں دو این دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا پھر اٹھ کر اٹھتا تھا۔ زبرد کا رسول نے سوئی کے ٹاکے جیسے باریک سوراخ سے نور حضرت الہی کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کوں ہو گا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین سید المسلمین تاملہ کر آؤ گے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابراہیم رکعت ابراہیم (یعنی انکسار وایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بند آئی ہے۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَفِي لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَيْتَسُّ مُقَرَّبَ حَمْرَةٍ ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، مَقْرُونِ الْحَاجَتَيْنِ ، شَدَّ الْأُظْفَارَ كَأَنَّ الدَّهْرَ أَفْرَعُ ، عَلَى بَرَأَتِهِ عَظِيمَ مُشَاقَّةِ الْمَسْكِينِ ، إِذَا لَقِيَ تَلَقَّى جَمِيعًا مِنْ شِدَّةٍ اسْتَرْسَلَهُ ، زُرْبُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى زُرْبِهِ كَأَنَّهُ دَسَطَ الْقِسَّةِ الْمُسَفَّاءَ وَكَانَ مُعْتَمِدًا إِلَى كَاهِلِهِ إِزْبِقُ فِئْتَهُ يَكْلَهُ أَفْعُهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يُرَ مِنْهُ سِوَى اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ.

جابر سے مروی ہے کہ میرا نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فرخ و سیاہ، دو اور دھڑے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر پھسادی گئی تھیں اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف دابھتا یا بائیں مڑتے تو پیچھے بدن سے (استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتدا اور اسے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی پٹنی کشیدہ پانی سے متصل ہوجاتی اور جب پھلتے تو سر ہکا کر گویا کسی نشیب کی طرف آ کر رہے ہیں۔ حضرت بیاد کی ذیل نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عَنْ أَبِي أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مَنَّكَ لِي أَقْسَمِي فِي الْعِلْبَانِ وَعَلَمَنِي أَسْمَاءُ عَلَّمَ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الزَّيَّاتِ فَاسْتَفْرَكْتُ لِعِلْبَانِي وَشَيْئَةٍ، وَإِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شَيْءٍ عَلَيَّ حَصْلَةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آخَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يَغَادِرَ مِنْهُمْ صَفِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَأَلَهُمْ مُبْدَلُ التَّيِّبَاتِ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لیے میری آست کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے میرے آدم کی سمارت تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے کے کراں صواب گزرتے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لیے استغفار کیا میرے رب نے علی کے شیعوں کے لیے ایک بات کا وعدہ کیا کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لیے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہیں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَبِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَانَ، عَنْ أَبِي

عبدالله عليه السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَايْمَا عَلَى كَقَدِّمْ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَتَمِي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشَّمَالَةَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَتَمِي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلْ، حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلْ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي الشَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا دامن بائیں ہاتھ اٹھایا اور انہیں کہے
میں آپ کی زندگی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس
میں اہل جنت کے نام ہیں ان کے آباء و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بائیں ہاتھ اس طرح اٹھایا اور پوچھا
بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یا تم میں دو چیزیں کے، ان کے آباء اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک بہتر رہے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم
دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

۱۷ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ
بْنَ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لِمَخَاسَةِ يَزِيدَ كُرْفِيهَا خَالُ النَّبِيِّ وَالْأَمِيرِ عليه السلام وَصَفَانَهُمْ
قُلْتُ يَمْنَعُ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَكَانِيَهُ وَعَظَمِيهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَعْمَالِهِمْ، أَنْ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبُّ
أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَوْمَةِ الْعِرِّ عَوْلُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكُرْمِ مَعْنَاهُ
غَيْرُ مَحْبُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْرُوجٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ، بِشَرِّتِ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُنْهِنَا وَ
نَقَلَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ بِعَيْنِنَا وَتَأَمَّلَتْهُ الْحُكَمَاءُ بِوُضُوحِنَا، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانِي هَاشِمِيٌّ لَا يُوَادِي، أَطْعَمُنِي
لَا يُسَامِي، شَبَّهَهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَامُ مَجْبُورٌ عَلَى أَوْفَادِ التَّبَوُّةِ وَأَجْلَافِنَا، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوْسَافِ
الرِّسَالَةِ وَأَخْلَافِنَا إِلَى أَنْ انْتَهَتْ بِهِ أَسْبَابُ مَقَادِيرِ اللَّهِ إِلَى أَوْقَاتِنَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللَّهِ الْقَضَاءُ فِيهِ
إِلَى يَنَائِينَا، أَذَاهُ مَحْنُومٌ قَضَاهُ اللَّهُ إِلَى غَايَاتِنَا، تُبَشِّرُ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مَنْ بَعْدَهَا وَيَذْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى
أَبٍ مِنْ ظَهْرِ إِلَى ظَهْرِ، لَمْ يَخْلُقْهُ فِي مُخْصَرٍّ يَفْجَأُ وَلَمْ يَنْجِسْهُ فِي وَلَادَتِهِ يَكْخُجُ، وَمَنْ لَكُنْ أَدَمَ
إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ، فِي خَيْرٍ فَرْقَةٍ وَأَكْرَمَ سَبِيلٍ وَأَمْنَجَ زَعِيٍّ وَأَكْلًا حَمَلٍ وَأَوْجَعَ جِجِي، اسْتَغْنَاهُ
اللَّهُ وَكَرَّمَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَأَنَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحُهُ وَمِنَ الْحِكْمِ تَابِعَتُهُ، ابْتَنَتْهُ رَحْمَةُ الْبَعَادِ وَرَبُّهَا
لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالنَّبِيَانُ فَرَأَانَا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّاهُمْ يَتَفَقَّهُونَ، قَدْ
بَيَّنَّ لِلنَّاسِ وَتَهَجَّ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْضَحَهُ وَقَرَأْنَاهُ قَدْ أَوْجَبَهَا وَحُدُودَ حَدِّهَا لِلنَّاسِ
وَبَيَّنَّهَا وَأَمُورٌ قَدْ كَشَفَهَا لِحَلْفِهِ وَأَعْلَنَهَا، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَمَعَالِمٌ تَدْعُو إِلَى هُدَاهَا، فَبَلَّغَ
رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ التَّبَوُّةِ وَ سَبَرَ لِرَبِّهِ وَ
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ تَمَحَّحَ لِأَمْرِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَذَّرَهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَأَّبَهُمْ عَلَى سَبِيلِ
الْهُدَى، يَمَاجِجٌ وَ دَوَاجِجٌ، أَتَسَّرَ لِلْعِبَادِ أُنَاسَهَا وَمَعَارِ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا، كَيْلًا يَضَلُّوا مِنْ يَغْدِرُوا

وَأَسْتَوْدِعُكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْدِعُكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلْتُكُمْ نَابُوتَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسْكُومٍ مِنَ الرِّزْلِ وَأَمْسَكْتُ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَمَرُّوا بِعَمْرِ آلِ اللَّهِ ،
لَيْ عَنْكُمْ نِعْمَتُهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَقَاتُ
عُزْرُكُمْ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّاهُمْ فَأَرْوَغُكُمْ فَكَلِمَةُ حَقِّكُمْ وَهَقِّكُمْ ،
وَالْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى تَقَرُّكُمْ إِذَا يَطَّأُ قَدِيرُكُمْ
فَقَدْ قَبِّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيمَةٍ وَاسْتَوْدِعَكُمْ أَوْلِيَاؤَهُ
فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعُونَ لَكُمْ الْعَوْدُ الْوَالِجَةُ
أَوْ نَبِيٍّ أَوْ تَنَابَيْ فَمَلَى اللَّهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ

۱۸ - تَعْلَمُ مِنْ تَعْلَمِي عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعْلَمُ
وَقَدْ قَبِّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيمَةٍ
فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعُونَ لَكُمْ
أَوْ نَبِيٍّ أَوْ تَنَابَيْ فَمَلَى اللَّهُ حِسَابَهُ
وَاللَّهُ

وَقَالَ

یہ ہوا مال محمد کے لیے وہ رات سب
اسماں کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
اور

۱۸ - تَعْلَمُ مِنْ تَعْلَمِي عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ
وَقَدْ قَبِّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيمَةٍ
فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعُونَ لَكُمْ
أَوْ نَبِيٍّ أَوْ تَنَابَيْ فَمَلَى اللَّهُ حِسَابَهُ
وَاللَّهُ

اللہ سے
پائی ہے اللہ سے
فرمائے ان کو بندوں کے لیے

جس میں میرے کابیان ہے اور وہ کند
مستحق بر جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
مغفیر کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرقت رہنما کی اور ایسے نشانے
دے دیے جن امور کی تبلیغ کے لیے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم
نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور آہ میں جو مصیبت آئی اس پر

آیا
سیدہ زکریا کو دین میں سے کیا
کیا اور رسول اللہ خدا کا نیکو رشتہ داروں اور
روز مرے میں

۱۸ - وہ کامیاب
جہاں کہ تم کو
دراپے علم
یا اور

کَلَّا رِيحٌ زَوَّفُوا رَحِيماً .

۱۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں جمعیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے غلبہ ان شانِ جہانم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور مہربانی نے اس بات سے کدوہ انتخاب کرے و محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحبِ کرم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اپنی علم کے نزدیک ان کی صفت پہل نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہونے اور حکماء نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا، کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقت پر خلق ہونے ہیں اور ان کے اخلاق و شانِ نبوت ہیں اوصافِ رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی ہر پہلے جب اللہ کا معین کردہ وقت آگیا اور جو حکم خدا تعالیٰ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلہ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرت کے باپ حضرت عبد اللہ تک از دو اجہی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرت عجب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں اور دئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے عمل دینی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو معصیۃ، مرتضیٰ و محبتی بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنہیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعثِ فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متبعین بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور بہتات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لیے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور آہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہِ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور حجت کی طرف بلایا اور ذکر خدا کی طرف رغبت دلانی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمِّئَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي دُرَيْثُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعْجُوجًا بِأَبِي خَالِبٍ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعًا لِلْوُسَايَا قَدْ قَعَمَا إِلَيْهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ قَعَمَ إِلَيْهِ الْوُسَايَا عَلَى أَنَّهُ مَعْجُوجٌ بِهِ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَعْجُوجًا بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ الْوُسَيَّةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي خَالِبٍ؟ قَالَ: أَقْرَبَ بِالنَّبِيِّ وَبِمَا جَاءَ بِهِ وَقَدْ قَعَمَ إِلَيْهِ الْوُسَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ حکم ابوطالب سے دیکھو کہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں معرفت رسول خدا کو دیں۔ میں نے کہا جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے فرمایا اگر ایسا ہی ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی میں نے کہا پھر ابوطالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا آثار کیا اور محمد رسول اللہ خدا کی طرف سے لانے اس کو حق جانا اور وصلے انبیاء کو معرفت کے سپرد کیا اور اُس روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی نفیست اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرت ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُجَّوٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْقَبَائِسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ يُمُوثُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَاتَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى نَسُوا أَنْ لَا سَمَاءَ عَلَيْهِمْ وَلَا أَرْضَ تَبْلُغُهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللَّهِ، فَبَيَّنَّا لَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ أَنَا لَهُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَيَسْمَعُونَ كَلَامَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ مَلَكَةٍ وَدَرَكَا لِمَا فَاتَ وَكُلِّ نَفْسٍ ذَاتِ نَفْسٍ الْمَوْتِ إِذَا تَوَفَّوْا أَجُودَ كُمْ يَوْمَ الْفِيَالَةِ فَمَنْ رُجِحَ عَنِ النَّارِ وَادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُودِ، إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَكُمْ وَقَضَى

وَمَا تَزِرْ كُمْ وِجِلَتُمْ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عَلِيمَهُ وَأَوْدَرَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَ كُمْ نَابِوتَ عَلَيْهِ وَعَصَا
عِزِّهِ وَصَرَّبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ نُورِهِ وَعَسَمَكُمْ مِنَ الرَّزْلِ وَأَمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، فَتَعَزَّوْا بِمَرَاوِ اللَّهِ،
فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْزِعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَتَّتِ
النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفِرْقَةُ وَانْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ، فَمَنْ تَوَلَّاهُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ دَعَى
مَوَدَّتَكُمْ مِنَ اللَّهِ دَاجِيَةً فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِنْ بَاقَا قَدِيرٌ
فَاسْتَبِرُّوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا إِلَى اللَّهِ تُصِيرُ، قَدْ قَبَّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ بَيْتِهِ وَدِينِهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاؤَهُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ أَدْنَى أَمَانَةٍ آتَانَاهُ اللَّهُ سِدْقَهُ، فَأَنْتُمْ أَلَا أَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعُونَ لَكُمْ الْمَوَدَّةُ وَالْوَاجِبَةُ
وَالطَّاعَةُ الْمَعْرُوضَةُ وَقَدْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ اكْتَمَلَ لَكُمْ الدِّينَ وَبَيَّنَّ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ،
فَلَمْ يَتْرِكْ لِبَاحِلِ حُجَّةٍ، فَمَنْ جَهِلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلِمَى اللَّهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ
مِنْ وَدَّاهُ حَوَائِجِكُمْ، وَاسْتَوْدَعَكُمْ اللَّهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آتَانَاهُ اللَّهُ سِدْقَهُ، فَقَالَ: مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ ﷺ انتقال ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ شان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرت کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور
دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزدرد بنا دیا تھا۔ اسی اثناء میں ایک آنے والا آیا

لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ
پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے، ہر جہاد ہے اور ہر ممانات کی تلافی ہے ہر نفس کا موت کا واقف
ہو، اگلا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب
ہوا اور زندگی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کیا تم کو
اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنی علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم
کا صندوق قرار دیا اور اپنی رحمت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشیوں سے تمہیں بچایا اور
فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت
کو تم سے نازل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرحتے

جمع ہوئے اور اُنس ہوا کلمہ سے تم ادیسائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو طعین کیا وہ ہلاک ہوا۔ تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امیر پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپرد امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو دو جن کو امانت سنبھالی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنادیا اور پرائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا، ایسی صورت میں جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو کیا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہارے پروردگار اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے امراء تم کو ودیعت کر دیے ہیں، پس سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے، میں نے امام سے سوال کیا، یہ قتل اور دلا سے کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

۲۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاتِ دَخَلَ كَأَنَّهُ وَفْدُهُ قَصِيرٌ.

۲۰۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب رسول اللہ کو شب تار میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے صادر ہوتا تھا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّجَمُّغِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَكَثِيرُ بْنُ مَحْمُودٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَمْعُودِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَخَاكَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الشَّارِبَ عَلَى صُلْبِ أُنْزَلَكَ وَطَلْنِ حَمْلَكَ وَجَجَرْنَا كَفْلَكَ، قَالَ صُلْبُ أَبِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ قَامُوْنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَأُمُّ جَجْرٍ كَفْلَكَ فَجَجْرُ أَبِي طَالِبٍ - وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ قَسَّالٍ - وَفَالِمْمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ.

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبریل نازل ہونے اور کہا خدا کا سلام آپ پر جو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا اب اس صلاب و ارحام پر جن میں تم رہے ہو اور اس انغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ محمد اللہ صلب چادر بطن جس نے محال سے حمل کر سکتا یا بطن آسمن سے وہب ہے اور جس آغوش میں تم پہلے، وہ آغوش ابو طالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش خاتم نبوت اسد ہے۔

۲۲ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ ابْنِ أَبِي عَدْوٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَن زُرَّادَةَ بْنِ أَقْبَحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَةً وَاجِدَةً، عَلَيْهِ سِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبدالمطلب روزِ قیامت ایک جداگانہ حیثیت سے مشہور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُتَمِّنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ أَوْلَمَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَةً وَخَدَهُ عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ.

۲۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبدالمطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں مشہور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۴ - يَحْيَى بْنُ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبْدِ عَدْوٍ، عَنْ ابْنِ زُرَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [و] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ، عَنْ الْمُقَسَّلِ بْنِ عَمْرِو جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أُمَةً وَخَدَهُ عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّهُ أَوْلَمَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدَنْتَ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ يَحْلَقُهُ بِأَبِ الْكَثْبَةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: يَا بَدَأْتَ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّ أَنْ تَفْعَلَ قَامَرُ مَا بَدَأَكَ «فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِلَى إِبِلٍ وَوَقَدَتْ حَبَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شَيْبٍ فِي كُلِّ وَجَعَلْ يَصْبَحُ: يَا بَدَأْتَ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّ أَنْ تَفْعَلَ قَامَرُ مَا بَدَأَكَ. وَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بَنِي لَا وَجْهَ لَكَ بَعْدَ هَذَا فِي كُنْهٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُفْتَالَ فَتُقْتَلَ.

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبدالمطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ ہمارے سب سے پہلے تھے ایک بار انھوں نے رسول خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھال کر مشرق چو گئے تھے حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عہد المطلبؑ کو ان اور غزاة کعبہ کے دروازہ کا زنجیر کھڑک کر فریاد کرنے لگے اسے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امر عظیم ہوگا جو میرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر گئے۔ عہد المطلب راستوں میں اور گھائیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اسے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امر عظیم ہے۔ جو امر کچھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے بھانپ لیا اور دوئے مبارک پر ہر دے کر فرمایا اب میں کہیں تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ عباد اکوئی قریب دے کر تم کو قتل کر دے۔

۲۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَرَانَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَمَا أَنَّ وَجْهَ صَاحِبِ الْحَشَةِ وَالْخَبَلِ وَمَعَهُمُ الْفَيْلُ لَيَنْهَكُنَّ النَّبِيَّةُ ، مَرُّوا بِأَبِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَافَوْهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتَانِي صَاحِبُ الْخَبَنِ فَتَحَلَ الْإِدْنَ ، فَقَالَ : هَذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ : وَمَا يَسَاءُ ؟ قَالَ التَّرْجُمَانُ : جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَافُوها يَسْأَلُكَ رَدَّهَا ، فَقَالَ الْمَلِكُ الْحَشَةُ لِأَصْحَابِهِ : هَذَا رَكْبُ قَوْمٍ وَرَعِيهِمْ سِجُتٌ إِلَى بَيْتِي الَّذِي يَغْبِئُهُ لِأَهْبِئِهِ ، وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِنْسَانُ عَنْ هَنِيئِهِ لَفَعَلْتُ ، ثُمَّ دَعَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَتَرْجُمَانِهِ : مَا قَالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : أُنَادِرُ الْإِبِلَ وَلِهَذَا النَّبِيَّةُ رَبِّي يَسْتَعْمُ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفَيْلِ فِي مَنْصَرِفِهِ ، فَقَالَ لِلْفَيْلِ : يَا مَحْمُودُ ، فَحَرَكَ الْفَيْلُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَتُنَدِي لِمَ جَاؤُوا بِكَ ؟ فَقَالَ الْفَيْلُ بِرَأْيِهِ : لَا ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : جَاؤُوا بِكَ لَيَنْهَكُنَّ بَيْتَكَ أَفَرَأَاكَ فَايِلَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ بِرَأْيِهِ : لَا ، فَأَنْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا عَدُوا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَتَى وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِي مَوَالِيهِ عِنْدَ ذَلِكَ : أَعْلَ الْجَبَلِ قَانِظَرُ تَرَى شَيْئًا ، فَقَالَ : أَرَى سَوَادًا مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقَالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بِسَرِّكَ أَجْمَعُ ، فَقَالَ لَهُ : لَا وَلَا وَشَكَ أَنْ يُسَبِّبَ ، فَلَمَّا أَنْ قَرُبَ ، قَالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَا أَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مَنَاقِبِهِ حَصَاةً مِثْلَ حَصَاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصَاةِ الْخَذْفِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : وَرَبَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ مَا تَرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتَّى لَمَّا سَارَتْ قَوْقُ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعُ أَلْقَتْ الْحَصَاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصَاةٍ عَلَى عَاقَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِمْ فَتَنَلَتْهُمَا فَمَا انْقَلَتْ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يُخَيِّرُ النَّاسَ ، فَلَمَّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصَاةً فَتَنَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ امیر ہر بادشاہ پیش اپنا شکر کے آقا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ فائدہ کعبہ کو ڈھارس دے اس کے شکر والے عبد المطلب کے اونٹوں کے لگ کر فٹ سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبد المطلب کو پتہ چلا تو پاس بان کے پاس گئے۔ اس نے امیر سے کہا یہ عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں تو بھانسنے کہا کہ ہمارے شکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی اگر اشت چلیتے ہیں امیر ہر نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انہیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انتہام کے لئے آیا ہوں میں کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بھائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انتہام کعبہ کے رونگٹے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبد المطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبد المطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر میں ایک مالک ہے وہ خود اس محلے کو روکے گا اونٹ عبد المطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو چلے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ملایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کر دیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبد المطلب اپنے گھر آ گئے۔ صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو باہر سے ان کی اطلاع سے انکار کیا۔ عبد المطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو سپاہ پر چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا میں وہ دیکھ رہا ہوں، عبد المطلب نے کہا تیری فکر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھا، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چوڑی میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبد المطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پانسان کے مقام سے نکلتیں اور سب ہلاک ہو گئے مرن ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي تَمْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ **عَلَيْهِ** قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُنْتَرِشُ لَهُ يَفْنَاءُ الْكَعْبَةِ لَا يُنْتَرِشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ يَقُولُ مَوْنٌ عَلَى رَأْسِهِ قَمِيصَتَيْنِ مَن دَنَاوْنَهُ، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَطْلُ يَنْدِجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخْدَيْهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُم إِلَيْهِ لِيُحَبِّبَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعْ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلِكَ قَدْ آتَاهُ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کعبہ میں عبد المطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد میں سرگرمی چرجا جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو پشادیا جائے۔ عہد المطلب نے کہہ میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِبِلِ وَقَدَّحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ مَرِيْقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ مِلَّةً وَجَمَلَ يَصْبِغُ : يَا رَبِّ أَنْتَ بَلَّكَ الْكَافِرُ ، إِنْ تَفْعَلْ قَاتِمُوا مَا بَدَأَ الْكَافِرُ ، وَلَمَّا زَاى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَعَتْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا وَلِدَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَتَ أَيَّامًا لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ ، فَأَلْفَا أَبُو مُطَالِبٍ عَلَى نَدْيٍ نَفْسٍ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَبَنًا فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّامًا حَتَّى وَقَعَ أَبُو مُطَالِبٍ عَلَى حَلِيبَةِ السَّعْدِيَّةِ فَقَدَّمَهُ إِلَيْهَا .

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ آتا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابوطالب نے ان کو علیہ سعدیہ کے سپرد کیا

۲۸۔ عَمَلِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكُفْرِ ، أَسْرُوا الْإِنْسَانَ وَأَعْلَوْهُمُ الْقِرْلَقُ قَاتَا لَهُمُ اللَّهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کفر کی کہ اگر آپ نے انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔

۲۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَدَوِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : فَبَلَ لَهُ : إِنْهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِرًا ، فَقَالَ : كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ :

أَلَمْ تَقُولُوا أَنَا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمَوْسَى حُطَّ فِي أَوَّلِ الْكُتُبِ

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : كَيْفَ يَكُونُ أَبُو طَالِبٍ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ :

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مَكْدَبَ لَدَيْنَا وَلَا يُعْنَى بِقَبْلِ الْبَاطِلِ وَ أَيْبَسَ يُسْتَفَى الْقَنَامُ وَوَجْهِهِ يُضَالُ الْبِنَانِي عِشْمَةً لِأَرَامِلِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کا فرشتہ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کا فرشتہ گاہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے تم کو پایا ہے۔

موسىٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیوں کہ کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف تو جہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رو ہے باطل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ تیلوں کا پشت پناہ ہے اور سواڑوں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جُدَّةٌ فَأَلْفَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانَةً فَمَلَّوْا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَدَعَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمُّ كَيْفَ تَرَى حَسْبِي فَبُكِيَمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ يَا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعَا أَبُو طَالِبٍ حَفْزَةً وَآخَذَ السِّيفَ وَقَالَ لِحَفْزَةَ : خُذِ السَّلَاحَ ثُمَّ تَوَجَّهْ إِلَى الْقَوْمِ وَالَّتِي مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشًا وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحَفْزَةَ : أَمِيرُ السَّلَاحِ عَلَى سَبِيلِهِ فَعَمَلُ ذَلِكَ حَسْبِي أَنِّي عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ انْفَتَحَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هَذَا حَسْبُكَ فَبُكِيَ .

۳۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوپہنچے ہوئے آئے مشرکین نے آپ کے اوپر دشمنی کا آلاش جو پوپ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپ کے اوپر لاؤالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ پس اس سے آپ کے دل کو تشاغم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمھارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابو طالب نے غمزہ کو بلایا تمواں اور غمزہ سے کہا۔ اس آلاش کو اٹھاؤ اور آنحضرت کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کبر کے گرد بیٹھے تھے۔ جب انھوں نے ابو طالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غمزہ میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے غمزہ سے کہا کہ اس آلاش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ اے مرے بھتیجے اب تم سارا بدلہ پورا کر گیا۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي تَسْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الشَّعْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُرَّادَةَ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا تَوَفَّيْتُ أَبُو طَالِبٍ تَوَلَّى خَبِيرٌ قَبِيلَ عَلِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَالًا: يَا خَدُّمُ اخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ؛ وَتَلَاَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ خَالِدًا حَتَّى جَاءَ إِلَى خَبِيلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجَوْنُ فَصَادَ إِلَيْهِ.

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو جبریل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمد اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو جبریل کہتے ہیں۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَتَجَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجَمَلِ، قَالَ يَكْلِفُ لِسَانٍ.

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابو طالب اسلام لائے مطابق حساب جمل جو ہزار بان میں ہے

۲۳۔ تَجَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَهَّرِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجَمَلِ وَعَقْدَ بَيْدَوَ تَلَاَمًا وَسِتِّينَ.

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابو طالب بحساب جمل و عقدا پنے ہاتھ کے لحاظ سے جو

۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :- حساب جمل و عقدا ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کہنا ہے اس امر کی طرف کہ حضرت ابو طالب نے ۶۳ شعر اکفرت کی تعریف میں کہے۔

۲۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَزْوَرِيِّ الْقَنْوَرِيِّ، عَنْ أَشْبَجَ بْنِ نُبَاتَةَ الْخَطَلِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبُسْرَةَ وَرَكِبَ بِهَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [ثُمَّ] قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّسُوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَتَنْبِئُ، فَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ سُبْحَةً مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا يُكْرَهُ قَسْلَمُ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْعَلُ يَدَ إِلَّا خَاجِدٌ، فَتَمَّ عَشَارُ بَيْنَ يَا سِرَّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 سَمِعْتُمْ نَنَا لَمَرْقَمِهِ فَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ الرَّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرَّسُلِ مُحَمَّدٌ ﷺ
 وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَمَعِي نَبِيِّهَا، حَتَّى يَنْدِرَكَ نَبِيُّي، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ
 وَمَعِي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ
 الشُّهَدَاءِ حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي
 الْحَقَّةِ، لَمْ يَسْجُلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرَهُ، نَحْنُ كَرَّمَ اللَّهُ بِهِ نَجْمًا وَ شَرَّفَهُ
 وَ السِّبْطَانِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَجْعَلُهُ اللَّهُ مَنْ شَاءَ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ
 وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ
 وَ حَسَنٌ أُولَئِكَ وَ رَفِيقًا، ذَلِكَ الْفَتْحُ لِلَّهِ وَ كُنْفَى بِاللَّهِ عَالِمًا ۴/۲۹۰

۳۴۔ افسوس میں نہاتے سے مروی ہے کہ روز فتح بصرہ امیر المؤمنین رسول کے فخر پر سوار تھے آپ نے فرمایا لوگو کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوالیوب انصاری نے کہا ضرور کہ امیر المؤمنین آپ بیان فرمائیں کہ نہ کہ آپ مجلس رسول میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غالباً بھی رہتے تھے فرمایا روز قیامت بہترین مخلوق اولاد عبد المطلب سے ساتھ شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کا انفراد نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمارت اللہ نے کہا۔ اسے امیر المؤمنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مسلمین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد مصطفیٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وہی نبی ہوگا افضل اوصیائے وہی محمد ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء کے بعد شہدائے ہیں اور افضل شہدائے حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور جعفر بن ابی طالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اترتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو دو بار نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ نے محمد مصطفیٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسول کے دونوں نواسے حسن و حسین ہیں اور ہدی ہیں۔ فدائے ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ بھی ہیں۔ صدیق ہیں، شہید ہیں، صلح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

۳۵۔ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَتَمَانِ، عَنْ أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَيْفَ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ لَمَّا سَأَلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَنَاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشْرَةَ قَدَارًا حَوَلَهُ ثُمَّ وَقَفَتْ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ فِي وَسْطِهِمْ فَقَالَ : هَإِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فَيَقُولُونَ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُونَ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْقَوَالِي

۳۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی فرمایا
جب امیر المؤمنین صل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو اس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرت کے گرد
کھڑے ہوئے پھر امیر المؤمنین نے ان کے پیچ میں کھڑے ہو کر سورۃ اعراب کی یہ آیت پڑھی "یہ شک اللہ اور اس کے ملائکہ
درود بھیجتے ہیں نبی پر" اسے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور
اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح یہ چونکہ حجرۂ رسول میں زیادہ لوگوں کی گنجائش دینی لہذا اس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۃ اعراب
کی یہ آیت امیر المؤمنین نے اہل پڑھی بعد نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی
لہذا معمولیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ عُبَيْدِ
بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ اذْفَبِي فِي هَذَا
الْمَقْبَرِ وَارْقِعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَسَابِغَ وَذَرِّي عَلَيْهِ مِنَ النَّارِ

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے علی سے فرمایا یاد تم لکھو کہ اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری
قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی پھیرنا۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَمَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اجْتَمَعُوا
أَنْ يَذْفِنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِجِ الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُؤْمِنَهُمْ رَجُلٌ وَهُمْ ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
ﷺ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِمَامٌ خَيْرٌ وَبَشَرٌ وَقَالَ : إِنِّي أَدْفِنُ
فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أَفْبَسُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَوْمًا أَنْ يَصَلُّوا
عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لو اس خیال سے میں ہوں تو کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سراسر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد میں ہیں انھوں نے وصیت کی کہ مجھے اس جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمَلَائِحُ وَ الْأَنْفُسُ قَوَّاجًا قَوَّاجًا ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صَحْبَتِهِ وَ سَلَامَتِهِ : إِسْمَاعُؤُا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّارَةِ عَلَيَّ بَعْدَ قُبُورِ اللَّهِ لِي : وَإِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يَكُونُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ، ۵۶/۳۳۳ احزاب

۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جو حق و جرم حق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ درآخرا یک حضور صبح و شام تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ و ملائکہ الخ

۳۹ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَ وَصِيَّهُ وَ ابْنَهُ وَ أَزْوَاجَهُ وَ جَمِيعَ الْأَيُّمَةِ وَ خَلَقَ شِعْبَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ أَنْ يَسْمُرُوا وَ يُصَافِرُوا وَ يُرَافِقُوا وَ أَنْ يَسْعَوْا اللَّهَ وَ وَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَ الْحَرَمَ الْأَمِينَ وَ أَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَ يُظَاهِرَ لَهُمُ السَّفَفَ الْمَرْفُوعَ وَ يُرِيحَهُمْ مِنْ عَذَابِهِمْ وَ الْأَرْضَ الْبَتَّى يُبْدِلُهَا اللَّهُ مِنَ السَّلَامِ وَ يُسَلِّمَ مَا فِيهَا لَهُمْ لِأَيَّةٍ فِيهَا . قَالَ : لِأَخْصَمَةِ فِيهَا . لَعَنُوا هُمْ وَ أَنْ يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا مَا يُجِبُونَ وَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَيُّمَةِ وَ شِعْبِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذَلِكَ : وَ إِذَا سَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ ذَكَرُوا نَفْسَ الْمِيثَاقِ وَ تَجَدَّدُوا لَهُ عَلَى اللَّهِ . لَعَنَهُمْ أَنْ يَجْعَلَهُ جَلَدٌ وَ عَرٌّ وَ يُعْجِلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹیوں اور تمام اسماء اور ان کے شیعہوں کو

پیدا کیا اور ان سے عہد لیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصولِ رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا ایسے شب ہائے قدر میں ملا کہ ان کے پاس سورج محفوظ ہے افذ کیے ہوئے احکام لائیں گے، اور ایک بلند مقام ان کے بیٹے ظاہر کرے گا اور ضرور دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے مساحتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی مساحتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے بیٹے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد لیا ہے پس رسول پر سلامت مذکور ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ قبول کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح مذکورہ بالا امر جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم الکریم سے ہے۔

۴۰۔ رَافِعٌ مَّحْبُوبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَيَمُتُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی سَلَامِكَ وَخَلْقِكَ وَنَجِّتِكَ، الْمُدَبِّرِ لَامْرِكَ.

۴۱۔ فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خداوند ارحمت نازل کرے کہ جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے

خلیل ہیں تیرے خیم ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّبِيُّ عَنِ الْإِسْرَافِيِّ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَزْوِينِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُنْكَسَرِ الْحَطَّابِ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقَفْتُ الْمَسْجِدَ الَّذِي يُشْرَفُ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَالْقَعْلَةُ يَصْعَدُونَ وَ يَنْزِلُونَ وَ تَحْتِ جَمَاعَةٌ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِنَا مَنْ مِنْكُمْ لَمْ يُوعِدْ بِدُخُلِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكَئِيلَةَ؟ فَقَالَ وَهْرَانُ بْنُ أَبِي تَسْوٍ. أَنَا. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَشِيرٍ السَّيْرَفِيُّ: أَنَا. قُلْنَا لَهُمَا: سَلَاةٌ لَنَا عَنِ السَّعْدِيِّ لَشُرْفِ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَقِينَاهُمَا، فَاجْتَمَعْنَا جَمِيعًا، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَدْ سَلَاةٌ لَكُمْ عَمَادٌ كَرَّمْتُمْ، فَقَالَ: مَا أَجَبْتُ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَلْعَنَ فَوْقَهُ وَلَا آمَنُ أَنْ يَرَى شَيْئًا يَنْدَعِبُ مِنْهُ بِصَرٍّ أَوْ يَرَاهُ فَأَيُّمَا يَسْلِي أَوْ يَرَاهُ مَعَ بَعْضِ أَرْوَاحِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

بلندی پر سے قبر نبی مسلم کو دیکھنے کی ممانعت

ابو جعفر بن مشن سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی مسلم نظر آتی تھی۔ مگر گئی تھی کام کرنے والے اور چڑھتے تھے اور اترتے تھے (بخاری قیصر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہر ان نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں، میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ کیا قبر نبی مسلم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اوپے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بڑائی کے پاس ہوں

توضیح، مراد العقول میں علماء مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی ابو جعفر بن مشن اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سرگرمی کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب ذکر مولد امیر المومنین علیہ السلام

(باب) ۱۱۱

مَوْلِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَيْلُ بِثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَقِيلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَلْاَحَدِ سَنَةً اَزْبَعِيْنَ مِنَ الْهَجْرَةِ وَهَوَانُ ثَلَاثِيْنَ وَرِسْتِيْنَ سَنَةً ، بَقِيَ بَعْدَ قُبُضِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَمَّا فَاطِمَةُ وَبَنُو عَلِيٍّ وَهُوَ اَوَّلُ عَلِيٍّ وَكَدَّهُ عَلِيٌّ مَرَّتَيْنِ . ١ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ ، عَنْ أَبِي حَبِيْبَةَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ فاطمة بنت أسيد جَاءَتْ إِلَى أَبِي تَالِبٍ لِيُتَبَرَّكَ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَبُو تَالِبٍ: اسْمِي سَبْأُ أَمْسُرْكِ بِمَوْلِدِ إِلَّا النَّبِيَّةَ، وَ قَالَ: السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَ كُنَّ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ أُمِّهِرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سترہ ماہ الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یکشنبہ سترہ میں جبکہ آپ ۳۰ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوفہ فرشتہ اسد رسول خدا کی خوشخبری نے کہ حضرت ابو طالب کے پاس آئیں ابو طالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دلا گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور نہ ملایا سبت ۳۰ سال کا ہو سکتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المؤمنین کی عمریں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمُودٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فاطمة بنت أسيد أُمَّ أُمِّهِرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ خَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَتَمِيهَا وَ كَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، قَسَمَتْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاءَ كَمَا وَلَدُوا، قَالَتْ: وَاسْوَأُ أَنَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَمُنَّكَ كَلْبِيَّةً، وَ يَمُنَّ بِكَ يَذْكُرُ سَفَلَةَ الْقَبْرِ، قَالَتْ: وَ اسْتَعَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ،

وَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَوْمًا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَّتِي هَذِي، فَقَالَ لَهَا: إِنْ قَعَلْتِ أُعْتِقَ اللَّهُ بِكَ كُلَّ عَسْوٍ مِنْهَا عَسْوًا مِنْكَ مِنَ الشَّارِ، فَلَمَّا مَرَّتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ أَمَرَتْ أَنْ يُعْتِقَ خَادِمَهَا، وَ اعْتَقَلَ لِسَانَهَا فَجَعَلَتْ تُوَفِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِيْمَانًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ سَبَّحَتْ، فَجَبَّعْنَا هُوَ ذَاكَ يَوْمَ فَاغِدٍ إِذَا أَنَا لِمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَكْفِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا يُكْفِيكَ، فَقَالَ: مَا نَتِ أُمِّي فَاطِمَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ أُمِّي وَ اللَّهِ، وَ قَامَ مُسْرِعًا حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ سَكَى، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يُغْسِلْنَهَا وَ قَالَ صلى الله عليه وآله: إِذَا فَرَعْنَهَا فَلَا تُحْدِثْنَ شَيْئًا حَتَّى تُغْلِبَنِي، فَلَمَّا فَرَعْنَهَا أَغْلَبَنِي ذَلِكَ، فَأَعْمَلَا مِنْ أَجْلِ

فَمَسَّوِ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ وَ أَمْرَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ
شَيْئًا لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمَّا قَرَعَنَ مِنْ عَشِيرَتِهِ وَ كَتَمْنَهَا دَخَلَ فِيهَا فَحَصَلَ
جَنَازَتُهَا عَلَى غَائِبِهِ . فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوْدَعَهَا قَبْرُهَا ، ثُمَّ وَصَّعَهَا وَ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاسْطَجَعَ
فِيهِ ، ثُمَّ فَلَمَّ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَصَّعَهَا فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ
لَهَا : ابْنُكَ ، ابْنُكَ [ابْنُكَ] ثُمَّ خَرَجَ وَ سَوَّخَى عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوِدُّعُهَا بِإِسْكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِنَّا نَرَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ
لَمْ تَفْعَلْنَاهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : الْيَوْمَ فَعَلْتُ بِرَأْيِ خَلِيبٍ ، إِنْ كَانَتْ لَيَكُونَنَّ عِنْدَهَا الشَّيْءُ فَخُذُونِي بِهِ
يَوْمَ عَلَى نَفْسِيهَا وَ وَلَدِهَا وَ إِنِّي كَرِهْتُ الْقِيَامَةَ وَ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاءَةً ، فَقَالَتْ : وَاسْأَلْنَاهُ ، فَصَيَّرَتْ
لَهَا أَنْ يَمُوتَهَا اللَّهُ كَاتِبَةً وَ دَكَّرَتْ حَفْطَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ : ذَا صَغَاةٍ ، فَصَيَّرَتْ لَهَا أَنْ يَكُونَهَا اللَّهُ ذَلِكَ
فَكَتَمْنَهَا بِقَمِيصِي وَ اسْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ انْكَبَيْتُ عَلَيْهَا ، فَلَقْنَاهَا لَمَّا نَسَأَلُ عَنْهُ ، فَأَتَتْهَا
سُيْلَتٌ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ : وَسُيْلَتٌ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَسُيْلَتٌ عَنْ وَلِيِّهَا وَ إِمَامِهَا فَأَرْتَجَّ عَلَيْهَا ، فَقُلْتُ :
إِبْنُكَ ابْنُكَ [ابْنُكَ] .

۲۔ فرمایا امام معمر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنتہ اسد مادرا امیر المؤمنینؑ وہ پہلی بی بی میں تھیں نے پاپیاد
مکہ سے مدینہ تک رسول کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہؐ سب سے زیادہ ہریان تھیں انھوں نے رسول خدا سے سنا
کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ مشہور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے انھوں نے کہا ہائے کسی
رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اسید کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول سے انھوں
نے تلخی تو کرا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا ہم نہ کرویں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں
اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہؐ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے
بدلے تمہارے ہر عضو کو نام چہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئی تو رسول اللہؐ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی
کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کرویں اتنا کہہ کر زبان بند ہو گئی۔ پھر رسول کو ارشاد سے سے بتاتی رہی رسول اللہؐ
نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المؤمنینؑ روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے
کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے
اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب
تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرت نے ان کو اپنی وہ

قیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متعلق رہتی تھی اور مکمل دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا، جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچے رہے، پھر فرمایا تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا، پھر خیر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، فلا خدا میں نے ان کو خیر سے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا فرمایا، آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محض ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسول! میں ضامن ہوں اس کا کہ فلا ان کو کسی طرح محض کرے گا، انھوں نے قبر کی تسلی کا ذکر کیا۔ اور کہا، ہائے ضعیف میں ضامن ہوں اس کا کہ اللہ اس سے بھلے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی، ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا، پھر سوال رسول کے متعلق کیا، انھوں نے جواب دیا، پھر سوال کیا فلا و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں، میں نے کہا فلا آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

۳ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا . عَنْ عُمَرَ دَاكِرَةً . عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ . عَنْ عُمَرَ بْنِ الْإِبْرَاهِيمِ . عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضِعَ لَأُمِّهِ بَنَاتٌ فَارِسٌ وَفُضُولُ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي أُمٍّ أُمِّهِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبِيرَةً ، فَأَعْلَنَتْ مَا فَالَتْ أُمُّهُ . فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ : وَتَعَجَّبِينَ مِنْ هَذَا ، إِنَّكَ تَخْلِقِينَ وَتَكْلِفِينَ بِوَسِيَّتِهِ مَوْلَانِي .

۳۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ابران اور شام کے مملات غنا طرہ بنت اسد والدہ امیر المؤمنین ابو طالب کے پاس آئیں ہنسی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا اس کو بیان کیا۔ ابو طالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہوگا تم سے ان کا وصی اور وزیر۔

۴ - وَدَّ وَنَ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَسَى . عَنْ الْبَرْقِيِّ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِي قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَلَبِيُّ . عَنْ عَبْدِ الْعَلِيِّ بْنِ عُمَرَ . عَنْ أَبِيهِ بْنِ مَعْنَوَانَ مَاجِبِ

وَقَوِي بِكَ الْإِسْلَامَ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَكَوْفِرَ الْكَافِرُونَ وَكَتَبَ بِكَ الْإِسْلَامَ وَالتَّوْحِيدَ وَتَبَيَّنَتْ سَبْعًا
بَعْدًا وَأَتَّبَعْتَ مِنْ بَعْدِكَ تَمَازُجًا بَدَأَ ، فَجَلَّلَكَ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظَمْتَ كَرَمَتَكَ فِي السَّمَاءِ وَعَدَّ شُعْبَتَكَ
الْأَنَامَ ، فَاسْتَلَّ وَإِنَّا إِلَهُ رَاجِعُونَ رَحِمْنَا عَنِ اللَّهِ فَصَلِّهِ بِهَلْ شَاءَ أَمْرُهُ ، قَوْلَ اللَّهِ يُنَابِ الْمُسْلِمُونَ
بِعَمَلِكَ أَبَدًا ، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْمًا وَجِسْنًا فَتَنَ رَاسِيًا وَعَلَى الْكَافِرِينَ غُلْفَةٌ غَفِظًا ، فَأَلْحَقَكَ اللَّهُ
بِسَيِّئِهِ وَلَا آخِرَ مَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَشَلْنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ النَّوْمَ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يَنَادُوهُ .

۴۔ صفوان مہاشیؒ نے بیان کیا کہ جس روز امیر المؤمنینؑ کا استقبال ہوا۔ وہ مقام فرط گریہ سے پہنچا۔ اور
لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن، تاکہ ایک شخص روزِ تاجِ پور آیا اور جلدی سے آیا اور
انا بشر وانا الیر را جعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافتِ نبویہ قطع ہو گئی (یعنی تاج پور امامِ ہدی اب حکومت
جہاں ہوگی) اور لوگ علیؑ مسائل کے لئے انہی کی طرف رجوع کریں گے (پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا) اہل
امیر المؤمنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے البراءؓ! آپؐ پر درگم کرے آپؐ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں
سب سے زیادہ پر خلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے
تحمل و تعجب اور رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ ایمان اور ازا
روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم۔

اور ازا روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور ازا روئے قربتِ رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقہ کار میں اور عادت
نعمانی میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپؐ کو جزا دے اور رسولؐ
اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؐ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی
تو آپؐ جست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؐ کھٹکھٹے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقہ رسولؐ ترک کیا تو آپؐ اس پر
کام نہ لے۔

آپؐ رسولؐ کے خلیفہ برحق ہیں، آپؐ نے مصلحتِ دینی پر نظر رکھتے ہوئے، امرِ خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود
منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ و غضب، عاصدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؐ نے عاجزی
اور رستہ دہی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ ہمدردی کی بجائے آدرسی میں شست پڑ گئے تھے آپؐ اعلانِ کفر نہ کیے کے لئے ہونگے جب کہ
دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؐ نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی ہلکے سے پلٹتے تھے جنہوں نے آپؐ کا اتباع کیا۔
انہوں نے ہدایت پائی، آپؐ مجلسِ رسولؐ میں سب سے زیادہ وسیع آواز میں برتے تھے اور ازا روئے اعاصتِ رسولؐ سب سے زیادہ بلند

دوجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ دوست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور اذروئے قلب سب سے زیادہ ہمدرد تھے اور اذروئے عقین سب سے زیادہ مقبوض اور علاء سب سے زیادہ ہمتور اور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ والشاکہ دین کے لیے سبب اور دامن تھے اول بھی آخر بھی۔ اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے ہلے عمل مست پڑ گئے تھے۔

آپ مومنوں کے لیے مہربان باپ تھے جب کہ وہ آپ کے لیے مثل عیسا بن گئے آپ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے چھل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے قتل خانہ پر، اور آپ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جرن کی (الزام قتل خانہ میں) اور میرے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (قبیلہ فلات میں) اور معلوم کر لیا ان کیمنوں کو جو راہیں شہر رکھتے تھے اور مومنوں نے پایا آپ سے ان چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگل معاویہ) آپ کا زور کے لیے ایک سخت ضابطہ تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپ نے آسمان ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملا دیا اور اہل علمت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضا میں امامت کو برقرار رکھا اور آپ کی دلیل امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سنت سے سنت آدھی جگہ سے نہیں چٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگرچہ جسمانی محاذ سے کمزور تھے۔ مگر امیر خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیش خدا بڑے مرتبہ والے ڈنٹے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدر، کوئی آپ کی ذات میں عیب نہیں دیکھ سکتا تھا اور نہ آپ کے بارے میں فحاشی کر سکتا تھا اور نہ گستاخ آپ کے حق رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چاہی سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلائے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غرور و دل آپ کے لیے برابر میں آپ کی شان حق و صدق اور نری ہے آپ کا قول مکمل صحیح اور حقیقی ہے۔ آپ کا امر علم اور دہم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپ ہمیشہ راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر شکل کام آپ کے لیے آسان ہے۔

آپ نے فتنہ کی آگ بجائی اور اسلام دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امر خدا کا ظہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ کے بعد آپ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر کشتا کی جائے آپ کی موت سے نہ صرف زمین و آسمان بلکہ اہل آسمان بھی اندھ ہنسا ہیں اور آپ کی موت نے لوگوں کو بڑی غم شکنہ دل کیا ہے ابنا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی تعاد و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپ مومنوں کے لیے جلتے پتہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط زمانہ تھے اور کافروں کے لیے سستی اور غضب، خدا نے اپنے پیغمبر کو اپنے پاس بلایا اور خدام کو آپ کی مصیبت پر رونے کے آجے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسولؐ رونے لگے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ الْأَزْدِيِّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، فَقَالَ: كُنَّا لَمَّا عَامِرٌ جُعِلَتْ قَدَاةُ ابْنِ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ دُفِنَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ اخْتَلَمَ الْحَسَنُ عليه السلام، فَأَتَى بِهِ كَهْرُ الْكَوْفَةِ قَرِيبًا مِنَ النَّجَفِ يُسْرِءُ عَنِ الْقَبْرِ يُمْنَةً عَنِ الْحِجْرَةِ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذِكْوَاتٍ بَيْسٍ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ دَعْبَةٍ إِلَى الْمُؤَنِجِ، فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعًا مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مامرنے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مقام رجبہ کو کوفہ کا ایک محلہ میں دفن کیے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسن بنیادہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر گئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غری اس کے بائیں طرف اور چہرہ و اہل فوت تھا پس دفن کیا سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد مامر کہتا ہے میں اس جگہ گیا اور جو نشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، قَالَ: أَنَا بِي عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي: الْكَتَبُ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ، فَصَلَّيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ خُصَيْفِ الْكُتَابَةِ، فَاسْتَحْرَجْنَاهُ فَرَكَبَ مَعَنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْقَرْيَةَ فَاسْتَبَيْنَا إِلَى قَبْرِ، فَقَالَ: انْزِلُوا هَذَا قَبْرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلَّيْنَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَقَالَ: أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حَيْثُ كَانَ بِالْحِجْرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَوَحَّسَ لِي أَنَّهُ قَبْرُهُ.

۱۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن زیاد آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حضنت کی کسان پر گئے۔ میں نے اس کے ساتھ چلنے کا خواہش کی اور میرے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غزوان تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رکے۔ میں نے کہا سوار سے اترو۔ یہ قبر امیر المؤمنین ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا اس نے کہا جب حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام حرم میں مقبر تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبر امیر المؤمنین ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ خُؤُلَةٌ فِي بَنِي مَعْرُومٍ وَإِنْ شَابُوا وَهُمْ أَنَا، فَقَالَ: يَا خَالِي إِنْ أَخِي مَاتَ وَقَدْ خَرْنَتْ عَلَيْهِ خُرْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَبِي أَنْ تَمُوتَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُنْزِيلاً بِهَا، فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ إِلَى الْقَبْرِ تَلَمَّحَتْ شَفَاةُ نَفْسِهِ وَرَكَعَهُ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَلِسَانِ الْفَرَسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَمْ تَعْنُ وَأَنْتَ دَجَلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ شَامِنَا عَلَى سُنَّةِ فَلَانٍ وَفُلَانٍ فَأَنْقَلَبْتَ أَلَيْسَنَا.

۳۔ محمد بن یحییٰ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی معمر میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کو موت نے مجھے سخت مدد میں پایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں شک، فرمایا مجھے اس کو بروکھاؤ، پھر حضرت چلے آئے اور رسول پڑھے ہوئے تھے جب تک کہ پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور پھر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور زبان ناسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب سے تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ إِلَّا وَلَوْ لَا بَدْرُكَ الْآخِرِينَ إِنَّهُ كَانَ لَسَاجِدٌ دَائِمَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ يَعْنِيهِ جَبْرِئِيلُ وَعَنْ يَسَارٍ مِبْكَائِيلَ، لِأَنْتَهَيَ حَتَّى يَنْفَتَحَ اللَّهُ لَهُ وَاللَّهِمَا مَرَّكَ بِنِصْنَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعِيَّةً وَرَحِمَ فَكَلَّمَ عَنْ عَطَايَا، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ. وَاللَّهُ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَالْبَلْفَلُ الَّذِي عُرِجَ فِيهَا يَمِيسَى.

ابن مَرْزَمٍ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امیر المومنین علیہ السلام کا سال ہوا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کو فرمیں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایت رسول تھے ان کے دامنِ طرفِ جبرئیل رتبے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتنہ نہ ہو تو وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، اس لئے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچھا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خریدیں، واللہ امیر المومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وحی موسیٰ علیہ السلام میں نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت یونس کا رفق ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں مسیح بن نازار ہوا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَمَّا غَسَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودِيَ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مَقْدَمَ السَّرِيرِ كَفَيْتُمْ مَوْخَرَةً وَإِنْ أَخَذْتُمْ مَوْخَرَةً كَفَيْتُمْ مَقْدَمًا .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو مورخ جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر مورخ جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا

۱۰۔ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جُعِبَا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهْرِيَاةَ ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيِّ بْنِ مَرْزِيَاةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجَّاثَانِي قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَلِلَّتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عليها السلام بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوفِيَتْ وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْمًا .

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بیست رسول کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۵۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَكْنَظٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : لَمَّا قُضِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَوَحَّالَيْنِ أَخْرَانِي حَتَّى إِذَا حَرَّ جَوَامِينِ الْكُوفَةِ تَرَكُوهُمَا عَنْ أَيْمَانِنَا ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَانَةِ حَتَّى مَرَّوْا بِهِ إِلَى الْقَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَأَنْتَرُوا .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسن، امام حسین

اور دو اور شخصوں کے ساتھ کہ یہ سنا وہ نے کہ نیکے تو چلتے ہوئے کو فوک دہنیاں ملن چھوڑا یہ عمر زمین بلند کی طرف آئے اور تمام غریب تک پہنچے۔
یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا

۱۱۲ (باب)

مَوْلٰی الرَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا وَعَلَى بَنَاتِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُؤَيِّدُ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسِتُّونَ يَوْمًا وَبَقِيَ بَعْدَ أَبِیْهَا ﷺ خَمْسَةٌ وَسِتُّونَ يَوْمًا.

جناب فاطمہ علیہا السلام بنت رسولؐ سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۵ سال ۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرتؐ مسلم کی وفات کے بعد ۵ دن زندہ رہیں

۱۔ تَعَمُّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ مَكَتَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةً وَسِتِّينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخْلُهَا حُزْنَ شَدِيدًا عَلَى أَبِیْهَا وَكَانَ يَأْتِیْهَا جَبْرُئِيلُ فَيُحْسِنُ عَزَامَهَا عَلَى أَبِیْهَا وَيُكَلِّمُ نَفْسَهَا وَيُخَبِّرُهَا عَنْ أَبِیْهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَبِّرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي دَرَجَتِهَا وَكَانَ عَلِيُّ ع يَكْتُبُ ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرائیلؑ آکر قتل و لاسا رہتے تھے اور ان کو لادل پہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جہاں کی اور لاد کو ان کے بعد پیش کرنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

۲۔ تَعَمُّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ صِدْرَةٌ شَهِيْدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْلُبْنَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض

کی تاسی کی آپ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، یکساں صبر آزماء وہ وقت تھا جب میں نے آپ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبول میرے ربنا اللہ وانا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گروختی وہ واپس لے لی گئی، فنا طہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حسزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور وہ غم ہے جو میرے دل سے درد ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ تقیم ہیں یہ وہ ملاں ہے جو دو مہدم بے تاب کرنے والا ہے اور پلے در پلے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے دو میاں جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپ کی بیٹی کو بتائیں گی کہ آپ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دو حشر کی مدد کی آپ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی نہ ان کے دلیں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کہہ نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں دو گروائی کروں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر غم کروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے منطفی کی بنا پر نہیں، آہ آہ اس غم میں میرا ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے ظلم کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا میں دو تازان پسر مردہ کے رونے کی طرح اس غم میں اٹھان مصیبت پر پسند اللہ کی حفاظت میں میں آپ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراث پر زندگی بھی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپ کے سامنے اللہ آپ کو صبر دے، درد و ہوا پر اور آپ کی بیٹی پر۔

۴ - عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - وَكَأَنِّي اشْتَقَعْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ - فَقَالَ: كَأَنَّكَ ضَعُفْتَ بِمَا أَحْبَبْتَكَ بِه؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَلِكَ جُعِلْتُ قَدْ ذَكَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَضِيقَ فَإِنَّهَا سِدِّيقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغْسِلُهَا إِلَّا الْقِدِّيقُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ كَمْ يُغْسِلُهَا إِلَّا عِيسَى

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیر المؤمنین نے، حضرت کا یہ فرمایا پھر پر گراں گزرا۔ فرمایا جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو و صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ نے۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْبِلٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : إِنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَتَأْتِيَنَّ مَنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَحَدٌ بِتَلَابُيبِ عَمْرِ قَدْبَتِهِ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَاللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ الْبَلَاءُ مِنْ لَدُنِّي لَه لَمَلَعْتُ أَنِّي سَأْفِيهِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ

۵۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہؑ ظالمہ پر جہلم کرنا تھا کہ کچھ تو آپ نے ظلم کا یہاں بکڑا کہ حضرت کیسے اور کہا ہے پھر خطاب خدا کی قسم اگر مجھ اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر معصیت تانوں ہوجائے گی اور تم انہی میں وہ بھی گھر جائیے تو میں ضرور بد دعا کرتا اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : لَمَّا وَلِدَتْ فاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَلَكٌ فَأَنْطَلَقَ بِرِيسَانٍ ع فَسَمَّاَهَا فاطِمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي فَطَمْتُكَ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكَ مِنَ الطَّمْسِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : وَاللَّهِ لَعَدَّ فَطَمَهَا اللَّهُ بِالْعِلْمِ وَدَعْنِ الطَّمْسِ فِي الْبَشَانِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہؑ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو ولی کیا۔ اس نے حضرت رسولؐ خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا میں نے تم کو علم کا ہدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذات میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہؑ کے علم کو ہدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا قرار دیا۔ یوم میثاق۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ص لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : يَا فاطِمَةُ ! قَوْمِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ السَّحْقَةَ فَطَأَتْ فَأَخْرَجَتْ سَحْقَةً فِيهَا قُرَيْدٌ وَ عُرَاقٌ يَفُودُ ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ص وَ عَلِيٌّ ع وَ فاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا ، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتْ الْحُسَيْنَ مَعَهُ نَحْيٌ فَقَالَتْ لَهُ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّ لَنَا كُلَّهُ مُنْذُ آبَاءِمْ ، فَأَتَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فاطِمَةَ ، فَقَالَتْ : يَا فاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمَّ أَيْمَنَ نَحْيٌ فَأَتَا مَوْلَا فاطِمَةَ وَ وَلِيْعَهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فاطِمَةَ نَحْيٌ فَلَيْسَ لِأُمَّ أَيْمَنَ مِنْهُ نَحْيٌ ، فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمَّ أَيْمَنَ وَ قَعِدَتِ السَّحْقَةُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ص : أَمَا كُنْ لَوْ لَا أَنَّكَ أَلْعَنَيْتَهَا لَا كَلَبَ

مِنْهَا أَنْتَ وَدَرِيَّتُكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّحْفَةُ عِنْدَنَا تَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي دَعَائِهِ .

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہؑ کو کہا اٹھو اور گڑای کا وہ بڑا کانسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں خرید و فروش میں روٹی چوری ہوئی اور گوشت کی پریشیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

آئمہ دین نے حضرت امام حسینؑ کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں آئمہ دین یہ سن کر فاطمہؑ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب آئمہ دین کے پاس کوئی چیز ہوتی تو نالہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہؑ کے پاس کچھ ہوتا تو آئمہ دین اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہؑ نے اس میں سے نکال کر آئمہ دین کو دیا وہ انھوں نے کھایا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کانسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَخْلُوفٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ عليه السلام يَقُولُ : بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ خَلَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ وَجْهًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَبِيبِي جِبْرِيلُ لَمْ أَذْكُ فِي مِثْلِ هَذِهِ السُّورَةِ ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجِبْرِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ التَّوْرِينَ النَّوْرَ : قَالَ : مَنْ مِثْنٌ ؟ قَالَ : فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ : فَلَمَّا وَلَسِيَ الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كِتْفَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ، عَلِيٌّ وَصِيَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مُنْذُ كُنْتُ هَذَا بَيْنَ كِتْفَيْكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِأَنْثَيْنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ غَلَمٍ

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۴۲ چہرے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس موتیوں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبریل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی تحریک کر دوں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا ہاں ملائکہ علیؑ نے حضرت نے فرمایا جب وہ فرشتہ پٹا تو دونوں شرفوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم، حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کب سے تیسرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلق آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ سَأَلْتُ
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ دُفِنَتْ فِي بَيْتِنَا فَلَمَّا دَاوَتْ بِأَوَامِلِنَا فِي الْمَسْجِدِ
صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ .

۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ الْحَبِيبِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ
عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا أَنْ أَلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا كَدُّ عَلَى كُلِّهِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں
جب بنی امیہ و عمر بن عبد العزیز اپنے مسجد رسول کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقدم قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح
روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں شیخ قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جب تم رؤفہ رسولیہؑ کو جناب فاطمہ کی
زیارت کرو کہو کہ ان کی قبر میں وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن
ہوئیں ، بعض نے کہا کہ رؤفہ رسولیہؑ میں قبر ہے ، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسول
کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے اس میں کوئی
نقصان نہیں بلکہ اگر منعم ہے اور بقیع میں دفن ہوئے کی روایت صحیح نہیں ، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قول ائمہ یہاں ہے
کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں ، میں نے بہت سی حدیث متواترہ اس کے متعلق ہمارا انوار میں لکھ دی ہیں ، صدوق علیہ السلام
نے معانی الانبیاء میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان
ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسول کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور
ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جنت کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرت
فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرت علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر
فاطمہ کے لیے کوئی گھونٹ ہوتا ، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سوتیر وال باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

((باب ۱۱۳))

مَوْلِدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانٍ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ فِي شَهْرِ شَعْبَانَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ وَأَرْبَعِينَ. وَمَعْنَى ذَهْوِ الْبَيْتِ سَنَةِ وَأَرْبَعِينَ وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ جَمْعٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا حَمَلَتِ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاءُ بَكِي، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَبْكِي وَمَكَائِلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَنْتَ بِهِ؟ وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَا قَالُوا: وَقَدْ حَبَّجَتْ عَشْرِينَ حَجَّةً مَا شَاءَ وَقَدْ فَاتَتْ مَكَائِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى التَّقَالُ بِالتَّقَالِ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَمْسَتَيْنِ: لِإِبْرَةِ الْمُطْلَعِ وَفِرَاقِ الْأَجْبَةِ.

امام حسن علیہ السلام ماورضان میں ۲۷ برس جو سال بدر پہ پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳۷ برس میں اور ماہ سفر کے آخر میں ۲۸ صفر ۱۰ھ رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۷۳ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ دوئے کسی نے کہا، فرزند رسول آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیش رسول بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے جس جگہ پاسبانہ کیے ہیں اور زمین باراد خدا میں لیا کل انکا دے دیا ہے حتیٰ اگر جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اکل اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہوا دوسرے اہل اہل بیت کے فراق سے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَمْعٍ، عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ [ابن مہزیار]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَارْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ حُمْسٍ ، غَاشٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۴ سال کے تھے
شعبہ میں رسول اللہ کے بعد ۳۳ سال زندہ رہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَصْرِيِّ قَالَ : إِنَّ جَمْعَةَ بَنَاتِ أَشْثَثَ بْنِ قَبِيصٍ الْكِنْدِيِّ شَفَعْنَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَمَّيَتْ مُوَلَّادَهُ لَهُ ، فَأَمَّا مُوَلَّادُهُ فَتَاعَمِ السَّمِّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَفْسَكَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَفَضَ بِهِ فَمَاتَ .

۳۔ ابو بکر صغریٰ نے بیان کیا کہ جعفر بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کیز کو زہر دیا، کیز نے توڑنے کر دی لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سراسیمہ کر گیا جس سے جوڑ کے نکلتے ہوئے ابد آپ کا انتقال ہو گیا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّاسِمِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْكَائِكَوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي بَعْضِ عُمُرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ . كَانَ يَقُولُ بِإِمَانَتِهِ ، فَنَزَلُوا فِي مَنْبَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَابِلِ تَحْتَ نَخْلٍ بَابِيسَ . قَدْ بَسَّ مِنَ الْعَطَشِ . فَعَرَّشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَقَرَّشَ لِلزُّبَيْرِيِّ وَحِيدًا وَتَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى . قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ : لَوْ كَانَ فِي هَذَا النَّخْلِ رُطْبٌ لَا أَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : وَإِنَّكَ كَتَشْتَبِي الرُّطْبِ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ نَعَمْ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَدَعَا بِكَفَّيْهِ لَمْ أَقْبِعْهُ ، فَاحْضَرَتْ النَخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى خَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطْبًا ، فَقَالَ الْجَسَّالُ الَّذِي أَكْثَرُوا مِنْهُ : سِخْرُ اللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام : وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِخْرٍ وَلَكِنْ دَعَاؤُنِي نَبِيٍّ مُسْتَجَابٌ ، قَالَ : فَدَعَا إِلَى النَخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَلَّاهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے حق میں مگر سے نکلے ابد آپ کے ساتھ زہر والا کھتا جو آپ کی امامت کا تائید و مستند تھا۔ وہ دونوں ایک منبر پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منبروں میں سے تھی ایک سو کے درخت کے نیچے، زہری بیٹے، زہری نے سراسیمہ کر دینا کہ وہ دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھا لیتے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں تازہ خرے کاٹنے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طوت ہاتھ اٹھا کر دعاگو اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ میں درخت پر ابھرا اپنی اصل حالت پر مڑ گیا۔ سہرے پتے نکل آئے اور اس میں رو اگلے رہے دیکھ کر اس اونٹ والے نے جن کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ اہم حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے بلکہ یہ دعا خزانہ کی جو قبول ہوئی ہے پس لوگ درخت پر چڑھے اور غصے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر چکر کھایا۔

۵۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَحْدِيرُ سَعْدِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْمٍ عَنْ زَيْلِجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ تَعْلِيْمًا سَوِيًّا مِنْ حَدِيثِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفٍ مِشْرَافٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفٍ لَقْعَةٍ يَنْدُرُ كُلُّ لَقْعَةٍ بِخِلَافٍ لَقْعَةٍ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَغْرِقُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهَا وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ مِنِّْي وَغَيْرُ الْحَسَنِ أَخِي.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن فرمایا: خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر شاہیہ لہجے کی بولنے والے ہیں۔ اور ان دونوں میں ہزار ہزار درخت ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دو دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسین کے اور کوئی نہیں۔

توضیح۔ حدیث بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مرقاۃ المفاتیح میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جالبسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، قاضی میں ہے ۴۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرت الہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مومنین اللہ میں تمام روئے زمین کے لیے لہذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرون کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح جو کہتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر غلطی سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلے کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کہ کلبس نے اس کا پتہ چلایا۔) لہذا یہ کہ دیواروں میں جو نے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مقصود چوٹا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرت لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شرافہ المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض مللار نے بیان کیا ہے کہ مسموس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جن کو عالمی مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرید و مجردات ہے اور نہ فاعلان و ایات ماس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکات ، اوضاع و ہیئت اور طعم و ذائقہ کی مثال
موجود ہے جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک سہل ہے جو کسی سنگ کے ذریعے من کو
ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال ، پانی اور ہوا اور مشعل جو تلپے ایک شعلہ سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ
مثال صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مقرر یہ کہ عالم
مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے الہاک کی مثال یہ کی حرکات
میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کی حرکات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثال بھی ہے جس کے عجائبات
غیر متناہی ہیں اور اس کی قدرت کا احصاء ناممکن ہے۔ پس انہی مثالی شہروں میں سے جا بھلا اور جا بسا بھی
اور انہی کو دروایے شہر فرمایا ہے جس کے ہزار

ہیں

دروائے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ ہیں ، شیاطین رہتے ہیں۔
کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں عبرتات مختلف
صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق اور
اس کی معاد بھی ، معاد جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثال وہ ہے جس میں نفس تعریف کرتا ہے اور اس کا
حکم بدن حسی کا سامع ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے
ہیں اجسام مادہ کی طرح ، علاوہ مجلس فرماتے ہیں میرے لیے یہ سب خرافات اور لائینی تعقبات ہیں
حقیقت امر کو تو اللہ ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اس قول کی معلوم
ہوتی ہے کہ یہ ہستیاں جن دشیدانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی
ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ
عَنْ سَدِّاقٍ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ
سَنَةً مَائِيًّا ، فَوَرَمَتْ قَلَمَاهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ : لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنْتَ عَنْكَ هَذَا الْوَدَمُ ، فَقَالَ كَلَّا
إِنِّي أَنَا هَذَا السَّرَلُ فَإِنَّهُ يَسْتَفْلِكُ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَأَشْفِي مِنْهُ وَلَا تُنَاكِسُهُ ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ :
يَا أَبِي أَنْتَ دَائِي مَا قَعِنَا مَنَزِلًا فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هَذَا الدَّلَّةَ . فَقَالَ لَهُ : بَلَى إِنَّ أَمْلَكَ دُونَ السَّرَلِ
قَسَارًا مِثْلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : دَوْمًا ، الرَّجُلُ ، فَخَنِنَهُ الدَّهْنُ وَ
أَغْلَبَهُ السَّخَنُ ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ : يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هَذَا الدَّهْنُ ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

انطلق بي اليه ، فانطلق فادخله اليه فقال له : يا بني انت دأيتي كم اعلم انك تحتاج الى هذا أو ترى ذلك ولست آخذك ثمنًا ، انما أنا مولاك ولكن ادفع الله أن يرد قهني ذكرًا سويًا يحبكم أهل البيت ، فابني خلعت أعلي تنحس ، فقال انطلق إلى منزلك فقد وهب الله لك ذكرًا سويًا وهو من شيعتنا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپا دے دیا۔ آپ کے پاؤں منور ہو گئے۔ غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس دم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک مہیہ مجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لیتا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ مہیہ کو لے کر چھوڑ پایا۔ امام حسن نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس ہمارا تیل خریدے اور قیمت دے دے۔ مہیہ نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس بے پل، دے دیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کا دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیت کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ سے کو درد زہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سو چودہواں باب

ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(باب ۱۱۴)

مَوْلِدُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وَلَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ فِئْسَ لِحَبْلِهِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَبِئْسَتْ مِنَ الْهَجْرَةِ وَلَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرُهُ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَايْدَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ عَلَى الْخَبَلِ النَّبِيِّ خَارِبَةً وَ قَتَلَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ لَعَنَهُ اللَّهُ ، وَ كَرَّ لَا يَوْمَ الْإِنْتِصَارِ ، يُشِيرُ حُلُونِ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَ أُمُّهُ فَاطِمَةُ زَيْنَتْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

امام حسین علیہ السلام سسر میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم سال ۶۱ میں جبکہ آپ کی عمر ۵ سال تھی اور چند ماہ آپ کے قتل کا باعث ہوا عبید اللہ بن زیاد ملعون جو والی کوفہ تھا یہ واقعہ حکومت بنی ہاشم میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپ کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے ماہ ربیع الاول میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں انہیں شہان سسرہ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ سَعْدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مَهْرَبَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَهْرَبَانَ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ إِبراهيمَ مُشْكَلٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَاشُوْنَا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۵ سال تھی۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عليه السلام وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمَهَلَةِ سِتَّةٌ أَشْهُرٌ وَعَشْرًا .

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوُثَّاءِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوُثَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَزَّوَانٍ ، عَنْ أَبِي حَدَّجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتَلِدُ غُلَامًا تَقْدُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحَبِنَ وَسَمِعَتْهُ كَرِهَتْ وَسَمِعَتْهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَمْ تَرَ فِي الدُّنْيَا أُمَّ تَلِدُ غُلَامًا تَكْرَهُهُ وَلَكِنَّهَا كَرِهَتْهُ .

إِنَّمَا عَلَّمْتُ أَنَّهُ سَيَقْتُلُ ، قَالَ : وَفِيهِ تَزَلَّتْ خَنِيذَةُ الْآيَةِ : وَوَصَّيْتُ الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَكَمَهُ أَمُّ
كُرْهًا وَوَصَّيْتُهُ كُرْهًا وَحَمَلَهُ وَفِيَالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۱۹/۸ عکبرت

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسین کا مکمل قرار پایا تو جبریل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ غرض یہ تھا کہ ایک لاکھ کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب ناظر ماملہ جویش تو رہنمیدہ ہوئی اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رہنمیدہ ہوئی حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے من لہ کے اپنے لاکھ کے پیدا ہونے پر نہ بخشیدہ نہ بدوئی ہوگی ان کی یہ معلوم ہو چکی تھاکہ ان کا یہ پیشا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسین کے بارہ برس یہ بیت نامی ہوئے تھے انسان کو رویت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بھلائی میں بھی رہنمیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور وضعہ بڑھائی کہ مدت بیس مہینے تھی۔

۴۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيَّاتِ ، عَنْ وَجْهِ بْنِ
شُعْبَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِنَّ جَبْرِئِيلَ ع قَالَ : تَزَلُّ عَلَى مُحَمَّدٍ ع فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ
إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُؤْكَلُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِي ، قَالَ : يَا جَبْرِئِيلُ ، وَعَلَى رِثَتِي
السَّلَامُ لِأَخَاخَةِ لِي فِي مَوْلُودٍ يُؤْكَلُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّ بَنِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَّجَ ثُمَّ حَبَطَ ع قَالَ
لَهُ وَمَنْ ذَلِكَ ، قَالَ : يَا جَبْرِئِيلُ ، وَعَلَى رِثَتِي السَّلَامُ لِأَخَاخَةِ لِي فِي مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمُّ بَنِي مِنْ بَعْدِي ،
فَعَرَّجَ جَبْرِئِيلُ ع إِلَى السَّاءِ ثُمَّ حَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ رَبَّكَ يُبَشِّرُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ وَأَنَّهُ
جَائِلٌ فِي دَرَجَةِ الْإِمَامَةِ وَالْوَلَايَةِ وَالْوَصِيَّةِ ، قَالَ : قَدْ ضَعُفْتُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُ بِي
بِمَوْلُودٍ يُؤْكَلُ لَكَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّ بَنِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ لِأَخَاخَةِ لِي فِي مَوْلُودٍ لِي بَنِي ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ
مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ فِي دَرَجَةِ الْإِمَامَةِ وَالْوَلَايَةِ وَالْوَصِيَّةِ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ وَأَنِّي
قَدْ ضَعُفْتُ وَحَمَلْتُ كُرْهًا وَوَصَّيْتُهُ كُرْهًا وَحَمَلَهُ وَفِيَالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشَدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ
سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَتِي وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَأَصْلِحَ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْ لَا أَنَّهُ قَالَ : أَسْلِخَ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتِي كُلُّهُمْ أَمِيَّةً . وَلَمْ يَزِدْ
الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَلَا مِنْ أُمِّي ، كَانَ يُؤْنِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَصَحَّ وَإِنَّمَا فِيهِ
قِيَمَتُهَا مِنْهَا مَا يَكْتَسِبُ الْيَوْمِينَ وَاللَّيْلَ ، قَبِلَتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ ع مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَمِهِ ﷺ
وَلَمْ يُولَدْ لَيْسَتْ أَشْهُرُ إِلَّا عَسَى ابْنُ مَرْزَمٍ ع وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ع .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسَانَهُ فَيُصَمُّهُ فَيَجْتَنِزِي بِهِ وَلَمْ يَزَلْ يُصَمَّمُ مِنْ أَتَنِي.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے چچا رسول خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ محمد اللہ آپ کو
 شناخت دینا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اسے چرنیل میرے رب
 کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطنِ فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے چرنیل نے ہوا ذکی
 اسی کے بعد پھر آئے اور ایسا کہہ کیا۔ فرمایا اسے چرنیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہتا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں چرنیل
 گئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ سلام ہو وہ آپ کو شہادت دینا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت و ولایت و وصایت کو قرار
 دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا
 اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں ہے آپ
 کے بعد آپ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے
 تب حضرت فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بحالتِ حمل بھی دنگ رہیں اور بوقت وضعِ حمل بھی اور حمل اور
 دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت و صلے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پردہ کا
 مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے
 اعمالِ صالحہ بجالاؤں کہ تجھ سے راضی رہوں اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذاتی
 نہ فرماتے (اور صرف فدایتی فرماتے) تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی
 ہوتا ہے لہذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔

امام حسین نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرت کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا
 ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسین اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی
 پس حسین کا گوشت رسول کے گوشت سے آگاہ ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ
 بن مریم اور حسین کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یعنی کا عمل بھی چھ ماہ تھا)
 اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کے پاس امام حسین کو لایا
 جاتا تو آپ اپنا زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسین اس کو چوستے اور یہ چوستا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے
 کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : وَ قَتَلْنَا نِسَاءَ

فِي الْجُودِ ۝ فَقَالَ: إِنِّي سَعَيْتُمْ ۝ قَالَ: حَيْبَ قَرَأَى مَا يَحِلُّ وَالْحُسَيْنِ ۝ فَقَالَ: إِنِّي سَعَيْتُمْ لَنَا يَحِلُّ وَالْحُسَيْنِ ۝

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ العنکاف کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تہمارے ساتھ عید گاہ نہیں جاسکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان معیتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر کرنے والی تھیں پتہ چلا یا اور فرمایا، معصائب حسین کے پیش نظر سر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح:- نجوم کے متعلق صحیح طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجوم موسیٰ کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اقول تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی امارتیں علامہ میس نے بحار الانوار کی کتاب الاسماء والاعمال میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزار بار برس پہلے واقعہ شہادت کیور پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجوم کی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی مقدار سے معلوم کر کے پیش گوئیوں کر دیتے ہیں تو اگر غلطی خدا نے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلا دیا تو کیا تعجب کی بات ہے کہ لوہے کے شہر رومی رسولی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلا دیا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اخراجات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ معد اپنے اثرات کے انقی پر نمودار ہوا جو رسولی اسٹار کہلاتا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاهٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۝: لَمَّا كُنْ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ۝ مَا كُنْ سَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّهِ بِالْبُخَاءِ وَ قَالَتْ: يُعْزِلُنَا وَالْحُسَيْنِ سَعَيْتُكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ۝ قَالَ: قَالَهُمُ اللَّهُ لَكُمْ يَلَّا الْفَاتِمَ ۝ وَقَالَ: يَهْدَا أَتَيْتُمْ لِهَذَا.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی ہلاک دہم عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسین پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قائم آل محمد کا پر تو انہیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مُمْ حُسْرُ النَّصْرِ أُولَافًا لَهُ فَاخْتَارَ لِفَاءِ اللَّهِ.

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِّسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَقْدِسِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ؑ أَزَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُؤْتُوا وَهُوَ الْحَبْلُ، فَكَانَتْ فِئْتَةٌ لِرَبِيبٍ: يَا سَيِّدَتِي! إِنَّ سَفِينَةَ كُوسٍ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى حَبْرَةَ وَقَالُوا: مُوْ بِأَسَدٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْخَارِثِ! مَا مَوْلَى كَمَوْلَى اللَّهِ ﷻ، فَهَمَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الْغُرْبِيقِ وَالْأَسَدِ رَابِعٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَدَعَانِي أَمْنِي الْبَدَوِ أَعْلَيْهِ مَا مَنَ مَنَ يَوْمُونَ غَدًا، قَالَ: قَمَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا أَبَا الْخَارِثِ! مَرَّعَ رَأْسُكَ ثُمَّ فَالَتْ: أَتَنْدَرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَفْعَلُوا غَدًا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُؤْتُوا وَهُوَ الْحَبْلُ طَهْرَهُ، قَالَ: قَمَسْتُ حَتَّى وَصَحَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ ؑ، فَأَقْبَلَتِ الْحَبْلُ فَلَمَّا تَنَظَّرُوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ: لَعَنَهُ اللَّهُ: فِئْتَةٌ لَا تُكْبَرُ وَهِيَ إِنْشَرَفُوا، فَأَنْصَرَفُوا.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد مانگے آسمان وزمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقا الہی کے پس حضرت نے لقا الہی کو اختیار کیا۔

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس قوم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو ہا مال سیم اسباب کرنا چاہا۔ جناب فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابو حارث میں غلام رسول اللہ ﷺ شیر نے آہستہ آواز دی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کھل گیا اور سو گیا۔ فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کئی کئے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فقہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رخ کیا اور آواز دی۔ اے ابو حارث شیر نکلا۔ فقہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبد اللہ حسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یس کو قاتل کی طرف رخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاشِ حسین پر رکھ دیا۔ جب سواریاں مالی کئے بڑھے اور انہوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنہ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مَعْقِلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمْ يُقَلِّ الْحُسَيْنِ عليه السلام أَفَاسُوَ اقْرَأَهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَائَتًا وَبَيَّكْتَ وَبَيَّكْتَ النَّسَافُوَ الْخَدَمَ حَتَّى جَعَلَتْ دُمُوعُهُمْ وَدَعَعَتْ قَيْنَا فِي كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَمَهَا فَقَالَتْ لَهَا : مَا لَكَ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكَ ؟ فَأَلَتْ : إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجُذْشَرُ بَشَرْتُهُ سَوِيحًا ، قَالَ : فَأَمَرْتَ بِالطَّغَامِ وَالْأَسْوَقِ ، فَأَكَلْتَ وَشَرِبْتَ وَأَفْطَمْتَ وَتَفَتَّ وَفَالَتْ : إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَنْفَوِيَ عَلَى النَّكَوِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، قَالَ : وَأَهْدِي إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوزًا لِنَسْتَمِينَ بِهَا عَلَى مَائَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتْ الْجُوزَ قَالَتْ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا حَدِيثُهُ أَهْذَاهَا فَلَا تَنْسَمِينِي عَلَى مَائَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَقَالَتْ : لَمَّا فِي غُرْبٍ ، فَمَا تَسْمَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرْتَ بِيْنَ فَأَخْرِجَنِي مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أَخْرِجَنِي مِنَ الدَّارِ لَمْ يَحْشَ لَهَا حَيْثُ كُنَّا نَمُوتُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يُمْرَلْهُنَّ بِهَا بَعْدُ خُرُوجِي مِنَ الدَّارِ أَتَرُونَ

۸۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بی بی کلب سے تھیں معروف ماں تھیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتار دیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور دفن باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو ہلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوا تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امم نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعمہ کا اور تر پینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسین پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھایہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیج دیا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے آنکھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ ماہرین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَفِيهِ فِي سَنَةِ خَمِيسٍ وَتِسْعِينَ وَكَانَ سَبْعَ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَامُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ بْنِ كِشْرَى أَبِرْدَ وَبَزْدَ كُلُّ يَزْدَجَرْدَ آخِرُ مَلُوكِ الْفَرَسِ.

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَعَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُرَّائِيِّ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: لَمَّا أَقْبَمَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَى عُمَرَ أَشْرَفَ لَهَا مَنَازِلُ الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ السُّجُودُ بِسُوءِهَا لَمَّا دَخَلَتْ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عُمَرُ غَلَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: أَفْ يَبْرُوجُ بَاذَا مُرْمَزُ قَفَالٍ عُمَرُ: أَتَشْتَمِينِي هُنَا وَهَهُنَا؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام: كَيْسَ ذَلِكَ لَكَ، خَيْرُهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَخْبِنَهَا بِقَبِيلِهِ، فَخَيْرُهَا وَجَاعَتٌ حَتَّى كَسَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَتْ: حَبَّانُ شَاهٍ، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام: بَلْ شَهْرَبَانُوِيَّةُ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَيْلِدَنَّ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، قَوْلَكَتْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخَيْرَيْنِ، فَخَيْرَةُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ خَائِمٌ وَمِنْ النَّجَمِ فَارِسٌ. وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ الدُّبُلِيِّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنْ عَلَمًا بَيْنَ كِشْرَى وَخَلِيسٍ
لَا تَكْرُمُ مَنْ نَبْطَتْ عَلَيْهِمُ السَّيَافُ

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ میں بمصر ۵ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ دزبان مشہور شہر یافو ہے ممکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو۔ بنت یزدجرد بن شہر بار بن شہر وہ بن کسری تھا اور یزدجرد و ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت بزدل و جود حضرت عمرؓ کے پاس آئیں تو مدینہ کی باگروہ لوگ یہاں ان کا حسن و جمال دیکھنے والے ہائے ہام آئیں جب سجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے سمندر روشن ہو گئی۔ مرنے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا: بڑا ہوسہرہ کا کہ اس کی سوتے تیسری سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کیا تو مجھے گالی دیتی ہے کہ میرے دیکھنے کو دوزخ بد کہا؟ اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے بعد غنیمت میں اس کو سمجھ لیا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں۔ ادا امام حسینؓ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المومنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جاساں وہ، حضرت نے فرمایا: نہیں بلکہ شہر بانو، پھر اراہم حسینؓ سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہوگا جو اہل نریں میں سب سے بہتر ہوگا چنانچہ علی ابن حسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب نامی ہونے کی وجہ سے اور بہترین علم سے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اُنہا اَلْمَوْلَا الَّذِي لَمْ يُولَدْ لَمْ يَلِدْ سے ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ: كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ع نَاقَةٌ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَاجَةً، مَا قَرَّهَا قَرَّةً قَطُّ، قَالَ: فَجَاءَتْ بِمَنْدُ مَوْتِدٍ وَمَا شَعَرَ نَابُهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَتْ بِمَنْعُ حَكَمًا أَوْ بَعْضِ الْمَوَالِي فَقَالَ: إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَنْبَرَتْ كَثَّ عَلَيَّو، قَدْ لَكْتَ بِجِذَارِهَا الْغَبِيرَ وَهِيَ تَرْغُو، فَقُلْتُ: أَذَرُ كَوْعًا أَدْرُ كَوْعًا وَحِشْوُ وَبِهَا قَبْلَ أَنْ تَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْعًا، قَالَ: وَمَا كَانَتْ تَرَأَى الْقَبْرَ قَطُّ.

۱۔ مادی کہتا ہے کہ علی ابن حسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک نادر تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کسی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک لوگ نے خبر دی کہ نادر گھر سے نکلا کہ علی ابن حسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر سے ملنے لگا اور وہ ددناک آوازیں نکال رہا تھا۔ ہم نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ منافقوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْخَنَزَرِيِّ، قَعْنٌ ذِكْرُهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ع جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنْ

الرَّحْمَى حَتَّى حَرَبَتْ بِجَرَانِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِهَا قُوْدَتْ إِلَى مَرْغَاها وَإِنْ
أَبَى فَلْيُجْعَلْ عَلَيْهَا وَيَعْتَمِرُ وَلَمْ يَقْرَءْهَا قَرَعَةً قَطْ .
ابن بابويه .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن حسین نے انتقال فرمایا تو ان کا مرقہ گاہ سے آیا اور
اپنی گھٹیا تبرہ رکھی اور درہنگا سے قبر پر رکھا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے گاہ واپس لے جائے اور میرے والد اس پر سوار ہو کر چھ
عرہ بجالائے تھے اور اس کو آپسے کچھ کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ سے نقل کی ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سُعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ،
عَنْ أَبِي عِمَارَةَ ، عَنْ زُجَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ يَكُنْ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي دُعِيَ فِيهَا عَلِيُّ
بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ابْنِي وَصُوءًا قَالَ : قَعَمْتُ فَعَيْتُهُ يَوْصُوءًا . قَالَ : لَا أَبْنِي
هَذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئًا مَيِّتًا ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَعَيْتُ بِالْمِصْنَجِ فَإِذَا فِيهِ فَارَةٌ مَيِّتَةٌ فَعَيْتُهُ يَوْصُوءًا غَيْرِي .
قَالَ : يَا بُنَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وَعِدْتُهَا ، فَأَوْصِي بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْتَطَرَّ لَهَا حِفْظًا وَأَنْ يُقَامَ لَهَا عِلْفٌ ،
فَعَيْتُ فِيهِ . قَالَ : فَلَمْ تَلِدْ أَنْ حَرَجْتَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ فَجَرَبَتْ بِجَرَانِهَا وَدَعَتْ وَهَمَلَتْ عَيْنَاهَا ،
فَأَتَيْتُ نَعْتَهُ بِنِ عِلْفِي فَجَبَلْ لَهُ ، إِنَّ الشَّافَةَ قَدْ حَرَجَتْ فَأَنَانَا قَعَمَال : سَمِعَ الْأَنْ قَوْمِي بِأَرْكَ اللَّهِ فَبَكَ ،
فَلَمْ تَقْمَلْ . قَعَمَال : وَإِنْ كَانَ لَيَخْرُجُ عَلَيْهَا إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقُ السَّوْطَ عَلَى الرَّخْلِ فَمَا يَقْرَءُهَا حَتَّى
يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ
الْعُرُومُ الدَّنَانِيرُ وَالذَّاهِمُ حَتَّى يَأْتِيَ بَابًا بَابًا ، فَيَقْرَءُ ثُمَّ يُنْبِلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ
بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذَلِكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ يَقْعَلُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال
ہوئے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے
پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ کثرت میں ایک مردہ چمچہ ہے میں نے اور
پانی لاکر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے نازک کے متعلق وصیت کی کہ اسے
اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے نازک کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا
تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گر ڈرایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو شہر دی گئی کہ نانا کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا ممبر کہ اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مگر کو جانتے تھے تو کوڑا سواروں پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک نانا کو کوڑے سے مارنے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن حسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلے کے نکلنے میں دس درہم دوینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جلتے دس کھٹ کھٹاتے جو آنا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو کرتے آئے علی بن حسین تھے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّلْتِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِشْتِ الْإِبْرَاهِيمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسَا حَضَرَتْهُ الْوَفَاءُ الْغَنِيَّةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَإِنْ كُنَّا نَأْتِيكَ وَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَدَّقَنَا وَعَدَهُ وَأَوْفَدَنَا الْأَرْضَ نَبْتَوُّهُ مِنَ الْجَبَّةِ حَيْثُ نَفَا، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَنْفَلْ شَيْئًا.

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن حسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بیہوش طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورہ واقعہ اور سورہ انعام کی تلاوت کی اور فرمایا محمد سے اس خدا کا جس نے اپنے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا واث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ نہ بکے۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّانَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّانَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِثَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُبِضَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ وَ خَمْسِينَ سَنَةً، فِي عَامِ حَقِّهِ وَتِسْعِينَ، غَاشَّ بَعْدَ الْحُسَيْنِ حَمْسًا وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۵ سال کی عمر میں ہوا ۵۹ سال میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۳ سال زندہ رہے۔

ایک سو سو لہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

۵۰ (باب ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ ۱۱ سَنَةِ سِتِّينَ وَخَمْسِينَ وَفِي سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَةً وَلَمْ يَسْمَعْ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبَيْعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۱۱ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةُ. ۱ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي الْقَبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۱۱ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي غَائِمَةً عِنْدَ جَدِّهِ فَصَدَّ عَنِ الْجَدِّ وَصَمَّهَا مَدَّةً شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بَيْنَمَا: لَا وَحْيَ الْمُسْلِمِ مَا أَذِنَ اللَّهُ لَكَ فِي السُّعُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقًا فِي الْجَوْ حَتَّى جَارَتْهُ فَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو الْقَبَّاحِ: وَذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۱ جَدُّهُ أُمُّ أَبِيهِ يَوْمًا فَقَالَ: كَانَتْ مِائَةً، لَمْ تُدَكِّ فِي آلِ الْحَسَنِ ۱۱ أُمْرًا وَمِثْلَهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۳ھ میں ۵۵ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی بن حسین سے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر رحم

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دلیہ کے بیسے بیٹے تھیں کہ ناگاہ دلیہ متین ہوئی اس کی آواز میں نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا تم سے جن محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی پس وہ فضائیں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی دلیہ ان کے باپ کی ماں سعدیہ تھیں اولاد امام حسن میں اور کوئی محنت ان کی مثل نہیں ہوئی محمد بن الحسن نے جلد اللہ بن احمد سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا مُتَّعِيًا إِلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ مُعْتَمِرٌ بِمَعَامَةِ سُوْدَاءَ وَكَانَ يُنَادِي يَا بَاقِرُ الْعِلْمِ ، يَا بَاقِرُ الْعِلْمِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جَابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكَانَ يَقُولُ : دَوَّاهُ مَا أَحْجَرَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّكَ سَتَدُوكَ رَجُلًا مِمَّنِي اسْمُهُ اسْمِي وَتَمْلَأُهُ تَمْلَأِي لِي رَيْبُ الْعِلْمِ بَقَرًا ، وَذَلِكَ الَّذِي دَعَانِي إِلَى مَا أَقُولُ ، قَالَ : فَبَيْنَا جَابِرٌ يَسْتَرِدُّ مَوْدَاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقٍ فِي ذَلِكَ الطَّرِيقِ كِتَابٌ فِيهِ جَدُّ بَنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ : يَا غُلَامُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَذْبِرْ فَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ : تَمْلَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، يَا غُلَامُ مَا أَسْمُوكَ ؟ قَالَ : اسْمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسْتَلِ رَأْسَهُ وَ يَقُولُ : يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبُوكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُغْفِرُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى الْحُسَيْنِ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ دَعْرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ وَكَدَّ قَلْمًا جَابِرُ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَلَزِمَ بَيْتَكَ يَا بُنَيَّ ، فَكَانَ جَابِرٌ يَأْتِيهِ طَرَفِي السَّهَرِ وَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعْتَبَاهُ لِجَابِرٍ يَأْتِي هَذَا الْغُلَامُ طَرَفِي السَّهَرِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّ يَلِمْ أَنْ مَضَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتِيهِ عَلَى وَجْهِ الْكَرَامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا أَجْرًا مِنْ هَذَا ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا يُحَدِّثُنَا عَنْهُمْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : فَصَدَّقُوهُ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاری صحابہ رسول میں سے آخر تھے رسول نے ہم اہل بیت کے سب سے قریب تھے جو ہم سے مسجد رسول میں بیٹھ رہتے تھے بے تحت ان کے کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور ہار بارتھ تھے۔ یا بقرہ العالم یا بقرہ العلم (وہ علم کے شکار کرنے والے اہل مدینہ یہ سن کر کہتے تھے جابر دلوں سے ہونگے ہیں، اب کوس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں اب کوس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کچھ سنا ہے کہ وہ جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے فضائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافہ کر کے گایہ ہے وہ بات جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ان
افغان کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزر رہے تھے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے
جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگئے، پھر کہا ذرا پیچھے چرنا پھر وہ پیچھے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ
ہیں کہے شمائیں ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن حسین ہے یہ سن کر جابر نے سرِ امام پر ہر سر
دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر ہند امیوں و آپ کے باپ رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔
یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ در آنحضرت اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعہ اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا
بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح و شام آتا کرتے تھے۔ اہل
مدینہ کہا کرتے تھے جسے قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آسوی سمانی رسول پوکراس لڑکے کے پاس آتے ہیں کہ وہ بعد
جب حضرت علی بن حسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا دبر صحبت رسول حاصل
تھی جابر کے پاس آئے گئے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے
اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ وہ واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہ نے ایسا
فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا عجیب ہے یہ شخص کہ رسول کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ اس سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا
تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تمہیں علم کرتے تھے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَتَّى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ
أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتُمْ وَرَزَقَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: نَعَمْ،
قُلْتُ: رَسُولُ اللَّهِ وَابْنُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلُّنَا عِلْمُوا؟ قَالَ لِي: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ
تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتُبْرِزُوا الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا بَنِي اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِذَا دُنِيتِي يَا أَبَا عَلِيٍّ
فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعَ عَلَيَّ وَجْهِي وَعَلَى عَيْنِي فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَكُلَّ
شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَتَحِبُّ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا ذَلِكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَوْ تَمُوتَ كَمَا كُنْتَ ذَلِكَ الْجَنَّةُ خَالِصًا؟ قُلْتُ: أَعُوذُ كَمَا كُنْتُ، فَسَمِعَ عَلَيَّ عَيْنِي فَقُنْتُ كَمَا
كُنْتُ، قَالَ: فَهَذَا نَسْتُ ابْنَ أَبِي عَمِيرٍ يَهْدُنَا، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ الشَّارْحَ حَقٌّ.

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ وارث رسول اللہ ہیں؟
فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر ہر دوں کہ مردوں
کو زندہ کریں اور انھوں اور مردہوں کو اچھا کر دیں؟ فرمایا ہاں اللہ کے ارادے سے، اے ابو محمد رکعتیں، ابو بصیر تم میرے

قرب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا میں نے سورج آسمان و زمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لیے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا میں نے یہ واقعہ اپنی امی عمر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اس طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حَمِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْمًا إِذْ وَقَعَ رُوحُ زَوْجَانِ عَلَى الْحَائِطِ وَهَذَا حَدِيثُهُمَا قُرْءَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامُهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ تَبَيَّنَا، فَلَمَّا طَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَذَا الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثَى سَاعَةً، ثُمَّ تَبَيَّنَا فَقُلْتُ: قَدْ لَكَ مَا هَذَا الْعَاجُزُ؟ قَالَ: يَا ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هَذَا الزَّوْجَانِ عَلَيَّ يَأْمُرُ أَتَيْتُ فَحَلَفْتُ لَهُ مَا قُلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَانِي بِمَحَبَّةِ بْنِ عَلِيٍّ، فَرْضِيَا بِهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَالِمٌ فَصَدَّقْنَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ تینوں کا ایک جوڑا دروازہ پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا ان کا تون کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دروازہ پر پھر بیٹھے اور کچھ عرصہ کے بعد کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں ان ظالموں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اسے اس مسلم پر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے پرندے ہوں یا چوپائے یا پر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس فراموشی نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق ذکر دو کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے، اس نے ملت سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ تم نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس رنے۔ اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان میں ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَشْبَاهٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَضْرُجِيِّ قَالَ: لَمَّا حُكِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الْقَامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ صَارَ يَأْمُرُ قَالَ لَا تُصْحَبُ وَمَنْ كَانَ يَحْضُرُهُ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَّخْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

قَدْ سَكَّتْ فَلْيَقْبِلْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُؤْتِخُهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤْتِيَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَعَسَتْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَارْتَدَّ هِشَامٌ عَلَيْهِ حَقًّا بِمَرْكَةِ
 السَّلَامِ عَلَيْهِ وَالْخَلِيفَةُ وَجُلُوسٌ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَقْبَلَ يُوَئِيحَهُ وَ يَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
 لَا يُزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدْ شَقَّ عَسَاةَ الْمُسْلِمِينَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَزَعَمَ أَنَّهُ الْإِمَامُ سَعَا وَ فَلَمَّا عَلِمَ وَوَبَّحَهُ
 بِمَا أَرَادَ أَنْ يُوَئِيحَهُ ، فَلَمَّا سَكَّتْ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُوَئِيحُهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ،
 فَلَمَّا سَكَّتِ الْقَوْمُ بَعْضُ عَلَيْهِ فَأَتَاهَا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ تَرَادُّونَ ، يَا هَذِهِ
 اللَّهُ أَوْ لَكُمْ دِينًا نَحْنُ آخِرُكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مَمْلُوكٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكًا مُوَحَّدًا وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا
 مُلْكٌ لِأَنَّا أَهْلُ الْمَعَادَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْمَعَادَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ
 إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَسَّعَ وَكُنَّ إِلَيْهِ ، فَجَاءَ سَاجِدًا الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ
 فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هَذَا ،
 ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِحَبْرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُولَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيَرُدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرِجَ
 لَهُمُ الْأَسْوَاقَ وَخَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا تَلَانًا لَا يَجِدُونَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتَّى
 انْتَهَوْا إِلَى مَدِينَةٍ ، فَأَغْلَقَ بَابَ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَكُنَّا أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَدَّ جَبَلًا
 يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا يَقِيَةُ اللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «يَقِيَةُ
 اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ» وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ، قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ
 لَهُمْ : يَا قَوْمُ هَذِهِ دَعْوَةُ مُعْتَبِرٍ إِلَيْهِ وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَنُؤْخِذَنَّ
 مِنْ قَوْفِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَنْ جَلِيسَكُمْ قَصِدَ قَوْفِي فِي هَذِهِ الْمَرْءَةِ وَأَطِيعُونِي وَكَذِّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْتُونَ
 فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَجَادُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَكَلَعَ هِشَامٌ
 بَيْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ خَبَرَ السَّبِيحِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يَنْدَ مَا صَنَعَ بِهِ

۵۔ ابو بکر صغریٰ سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو شام میں عبدالملک نے شام میں بلایا اور

آپ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور عافریں سے کہا جو جی آئیے میں سے کچھ جی میں محمد بن
 علی سے سرزنش کر سکیں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت
 دو جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپ ایک

جگہ بیٹھ گئے ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایان سلطنت سلام کیوں نہ کیا۔ دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سرزنس کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اذروئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سرزنش کرنی چاہتا تھا کہ جب وہ چپ ہو تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھتا آتا ہے یہ دور آؤنگ پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوئے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کوگو تم کہاں بچکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو۔ تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخروالوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہوگی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہوگی میں کے بعد کوئی حکومت نہ ہوگی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام ستیقول کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا جو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہل شام کے دل آپ کی طرف سے پھرتے جائیں اور جن مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدینہ میں پہنچے تو اصل شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والوں جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرمانا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب بنی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو خدائی عذاب تمہیں اوپر سے اور نیچے سے گھیرے گا اگر اس مرتب میری قصد تھی کہ اور میری اطاعت کرو اور جو کچھ ہونے والا ہے (گر شاہدوں) تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر پتہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْجَعْفَرِيُّ حَبِيبًا، عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مَهْرَبَازٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرَبَازٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْلَمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُبِسَ إِلَيْنَا مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْبَاقِرِ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً، فِي عَامِ أَرْبَعِ عَشْرَةِ وَمِائَةٍ.

غاش بعد علی بن الحسین (علیہ السلام) تسع عشرة سنة وشهرين .

۶- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امیر مومنین علی بن الحسین کے بعد ۱۹ سال و ۹ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے اور حضرت علی بن الحسین

ایک سو ستر ہواں باب

ذکر مولد ابو عبد اللہ محمد بن محمد علیہ السلام

(باب ۱۱۷)

مَوْلِدُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِئَةِ فِي شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةِ وَلَهُ خَمْسٌ وَشِشُونَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْبَيْتِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمُّهُ أُمُّ قُرَّةُ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ عَجَّازٍ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

۱- عَجَّازُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَجَّازٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَبِ وَالْقَاسِمُ بْنُ عَجَّازٍ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْكَافِلِيُّ مِنْ نِفَاتِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَحْسَنَتْ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ : وَقَالَتْ أُمِّي : قَالَ أَبِي : يَا أُمَّ قُرَّةُ إِنِّي لَا دُعَاءَ لِمُدْنِي شِعْمَتِي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلَسَمَرَةُ ، لِأَنَّا نَحْنُ فِيمَا يُؤْتَانِي الزَّادَانَا نَسِيرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ الثَّوَابِ وَهُمْ يَعْبُرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ عرصہ میں پیدا ہوئے اور شوال ۳۸ میں ۱۹ سال انتقال فرمایا اور بیعت کے بعد ۱۱ عرصہ میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں ان کی والدہ اُمّ قُرّہ تھیں ام قُرّہ کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر تھیں۔

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابو خالد کا بل معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

غضب خدا سے دلتھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں تمہارا شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایک بار بار دعا کرتا ہوں ہم تمہیں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

۲۔ یَعْنُ أَصْحَابَنَا ، عَنْ ابْنِ جُمَيْوَزٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَشْهُورُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ وَالْبُؤْ عَلَى الْحَرَمَيْنِ أَنْ أَخْرَجَ عَلَيَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ذَاوَهُ ، فَأَلْفَى الشَّارَ فِي ذَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَتْ الشَّارَ فِي الْبَابِ وَالْوَحْلَيْنِ ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَتَحَطَّى الشَّارَ وَيَمْسِي فِيهَا وَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَعْرَاقِ الشَّرِّ أَنَا ابْنُ إِزَاهِمَتِ حَلِيلِ اللَّهِ ﷻ .

سہرا دی کہتا ہے کہ مشہور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو مشہور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلادیں جس نے آپ کے دروازہ اور درہیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلتے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ رُفَيْدٍ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ عُمرٍ وَابْنِ حُبَيْرَةَ قَالَ : سَخَطَ عَلَيَّ ابْنُ حُبَيْرَةَ وَخَلَفَ عَلَيَّ لِبُغْتَلْنِي . فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمْتُهُ خَبْرِي ، فَقَالَ لِي : انْصَرِفْ وَأَقْرَأْهُ بِرَبِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْدًا فَلَا تَهْبِطُ بِسُوءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شَامِي خَبِثُ الرَّأْيِ كَقَالَ : أَذْهَبَ إِلَيْهِ كَمَا أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي بَغْدَادِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءِ اسْتَقْبَلَنِي أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرَى وَجْهَ مَقْذُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرَجَ يَدَكَ ، فَعَمَلْتُ فَقَالَ : يَدُ مَقْذُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرَزَ جَسَدَكَ ؟ فَعَمَلْتُ ، فَقَالَ : جَسَدُ مَقْذُولٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرَجَ لِسَانَكَ ، فَعَمَلْتُ ، فَقَالَ لِي : امْنِ ، فَلَا تَأْسَ عَلَىكَ فَإِنَّ فِي لِسَانِكَ رِسَالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبَالِ الرَّوَّاسِي لَأَثَقَاتَ أَكْ ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى وَقَعْتُ عَلَى نَابِ ابْنِ حُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : أَأَنْتَ يَا هَؤُلَاءِ رِجَالَهُ يَا عِلْمُ النَّطْعِ وَالسَّيْفِ ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَكَيْفَ وَشَدَّ رَأْسِي وَفَاتَمَّ عَلَيَّ الشَّيْءُ لِيَسْرِبَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَمْ يَنْظُرُ بِي عَنُوتٌ

وَأَمَّا حِفْظُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَمَهْنًا أَمْرًا أَدَّكَ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَحَاكَ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: أَخْلِي
فَأَمْرٌ مَنْ حَصَرَ قَهْرًا قُلْتُ لَهُ: حَمَقُ بْنُ عَمْرٍو يُقَرِّفُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: قَدْ أَجَزْتُ عَلَيْكَ
مَوْلَاكَ رَقِيبًا فَلَا تَجِبْهُ بِسَوْءٍ فَقَالَ: إِنْ أَلَّفَ لَقَدْ قَالَ لَكَ حَمَقُ بْنُ عَمْرٍو هَذِهِ الْمَعَالِفَةُ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ؟
فَحَلَلْتُ لَهُ قَوْلَهُ مَا عَلِمْتُ لَهَا ثُمَّ حَلَّ أَكْثَابِي، ثُمَّ قَالَ: لَا يَغْنِيُ مِنْكَ حَتَّى تَفْعَلَ بِمَا فَعَلْتُ
بِكَ، قُلْتُ: مَا تَنْطَلِقُ بِنَدِي بِذَلِكَ وَلَا تَطْلُبُ بِنَدِي نَفْسِي، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا يَغْنِيُنِي إِلَّا خَالِكَ، فَعَمَلْتُ بِهِ
كَمَا قَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَادَوْنِي خَاتَمُهُ وَقَالَ: أُمُورِي فِي يَدِكَ قَدَّرْتَ فِيهَا مَا شِئْتَ.

سہرہ غلام زید پر لایا گیا بیرونہ بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو کچھ پر غصا کیا اور اس نے میرے قتل کرنے کا قسم کھائی میں بھاگ کر امام
جعفر صادق کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام کو کچھ کہنا ہے
دی ہے لہذا اب اس کے ساتھ برائسلوک نہ کرنا میں نے کہا کہ وہ مرد شاہی بدلتا ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے
اسے بیان کر، میں جلد، ایک با دیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک عمرانی عرب مجھے ملا اور کہا کہاس جانا ہے میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پا
را ہوں پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا۔ میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا: پیر دکھا میں نے دکھایا۔ اس
نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھیجی کہا، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی اس نے کہا جا اب تیرے لیے خون
نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر توفیق ہو طرہاڑوں کو پہنچا دے تو وہ بھی تیرے ملیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب
ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اسے غلام پھرا لیا
اور تلوار لہرا پھر اس نے میرے ہاتھ میں لے کر اسے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلد متصل
کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا
ہوں اس نے کہا بیان کر، میں نے کہا غلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا: حضرت امام جعفر صادق نے بعد سلام
فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام زید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کہ امام نے اب فرمایا ہے
مجھے سلام کہہ کر کچھ ملے میرے قسم کھائی، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوا یا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چپین نہ
گا جب تک تو بھی اس طرح میرے ہاتھ نہ دے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے
اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے
ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يُونُسَ
بْنِ مَرْثَدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ، وَأَبِي سَلَمَةَ الشَّزَّازِ، وَالْحَسَنِ بْنِ مُوَيْتَرٍ، عَنْ أَبِي فَاخِشَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عِنْدَنَا حَزَائِنُ الْأَرْضِ وَمَعَاتِبُهَا وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِخْدَى رِجْلِي أَخْرَجِي مَا فِيكَ مِنَ الدَّهَبِ لَأَخْرَجْتِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بِإِخْدَى رِجْلِيهِ قَطَعَهَا فِي الْأَرْضِ حَتَّى قَاتَمَتْ جَبَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ يَتِيمُ فَأَخْرَجَ سَبَكَةً دَهَبٍ قَدَّرَ فِيهِ مِثْمَ قَالَ : أَنْظُرُوا حَسَنًا ، فَتَنَظَرْنَا فَلَدَّ اسْبَائِلُكَ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَكَلَّا فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : جُعِلَتْ قَذَاكَ أَغْنَيْتُمْ مَا أَغْنَيْتُمْ وَشَبَّهْتُمْ مُخَنَاجُونَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَيُدْخِلُ عَذَابَنَا الْجَحِيمَ .

۳۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: میرے پاس خسراؤں زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیسہ مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال کر وہ نکال دے گا پھر آپ نے میرے زمین پر خط و بازمین وہاں سے شق ہو گئی، پھر لیٹے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک باشت تھی نکال اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا: آپ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیکھئے فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح :- دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب تاہم آل عمرہ اور فرامین کے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ازہم و زمان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

۵۔ - أَلْحَسَنُ بْنُ مُجْمَرٍ ، عَنْ الْمُكَلَّمِ بْنِ مَجْمَرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ قَامَسَابَ مَالًا ، فَأَعَادَ قِيَانَا وَكَانَ يَجْمَعُ الْجَمْعَ الْبَدِيَّ وَ يَشْرِبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤْذِنِي ، فَتَكُونُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَهُ فَلَمَّا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي : يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَى وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُنَافَى ، فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِسَاحِكٍ رَجَوْتُ أَنْ يُبَيِّدَنِي اللَّهُ بِكَ ، فَوَقَعَ ذَلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ خَالَهُ ، فَقَالَ لِي : « إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَشْمَعُ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيمَنْ أَتَى ، فَأَخْبَرْتَنِي عِنْدِي حَتَّى حَلَا مَنْرِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّافِقِ عليه السلام فَقَالَ لِي : « إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَشْمَعُ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَبَكَى

تُمْ قَالَ لِي : اَللّٰهُ لَعَنَ ذَاكَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هَذَا ؕ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَكَ اَنْتَ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ . فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَعْنَى . فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ اَيَّامٍ بَعَثَ اِلَيّْیْ قَدَعَانِیْ وَاِذَا هُوَ خَلَفَ ذَاوُو غَرْبَانَ ، فَقَالَ لِي : يَا اَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللّٰهِ مَا بَقِيَ فِيْ مَنْزِلِيْ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ اُخْرِجْتُهُ وَاَنَا كَمَا تَرَى . قَالَ : فَمَعْنَى اِلَى اِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ لَمَّا تَابَ عَلَيْهِ اَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتّٰى بَعَثَ اِلَيّْیْ اِثْنِيْ عَشَرَ فَاَتَيْتِيْ فَحَلَفْتُ اَخْتَلِفِ اِلَيّْیْ وَ اَعَالِجْهُ حَتّٰى تَزَالَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عَنْدهُ خَالِیًا وَهُوَ یَجُودُ یَسْتَفِیْ ، فَقَسَمَ عَلَیْ عَشْرَةٍ ثُمَّ اَفَاقَ . فَقَالَ لِي : يَا اَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى مَا جِئْتُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُضِيَ - رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمَّا حَجَّجْتُ اَنْتَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ؑ فَاتَّذَنْتُ عَلَیْهِ فَلَمَّا وَحَلَفْتُ قَالَ لِي اِبْتَدَاةً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَ اِحْدَى رِجْلِيْ فِي السَّحْنِ وَالْاُخْرٰى فِي دُمْلِیْ ذَاوُو بَا اَبَا بَصِيرٍ ؕ قَدْ وَفَّيْنَا لِصَاحِبِكَ .

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا اہم سایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا گاتا تھا اور شرب پیتا، مجھے سنت اور بیت بیچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی، مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ امر کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بڑی ہیں اگر آپ میرا معاملہ مذمت امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل پر یہی آیا۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کو نہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جو جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب جھوٹے دعوے ہیں کہ تم نے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کو نہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ دو بھائی آیا۔ میں نے اسے روک رکھا جب غلط ہوئی تو میں نے کہا۔

اسے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انہوں نے فرمایا۔ جب کو نہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب جھوٹے دعوے ہیں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے تم کو کھا کر کہا ہے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں پرہیز ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز تھی تمہارے لئے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو مال ہے وہ تم دیکھ لو مجھ سے جو میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس پہننے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کچھ دن میں اس کے پاس د گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں غلط ہوں، میں گیا اور برابر جہان مارا اور اس کا علاج کرنا نہ پایا نہ تک کہ موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزاری کیفیت ظاہر تھی ذرا افتادہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر رکب کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی رحمت بہت ہے جب میں حج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذن دخول پا یا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پر دروازے میں تھا اور دوسرا بیڑ میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اسے ابو جعفر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو دعوہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ لِي: أَتُنَدِي مَا كَانَ سَبَبَ دُخُولِنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَكَمْ مَعْرِفَتَنَا بِهِ وَمَا كَانَ عَيْنَنَا مِنْهُ فِي كَرِّ وَلَا مَعْرِفَتُهُ مِنِّي وَمِمَّا عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَمْنَى أَبَا الدَّوَانِقِ قَالَ لَا بِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ: يَا مُحَمَّدُ ابْنُ لِي رَجُلًا لَهُ مَقْدُ يُودِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَدْ أَتَيْتُهُ لَكَ هَذَا فَلَاؤُ بِي مُهَاجِرٌ خَالِي، قَالَ: فَأَتَيْتِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هَذَا الْمَالَ وَأَتِ الْمَدِينَةَ وَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ: إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شَبَقٌ مِنْ شَيْئِكُمْ وَجِئْتُ إِلَيْكُمْ بِهَذَا الْمَالِ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى سَرٍّ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا اقْتَبَلُوا الْمَالَ فَقُلْ: إِنِّي رَسُولٌ وَأُجِيبْ أَنْ يَكُونَ مَعِيَ خَطُوطُكُمْ بِقَبْضِكُمْ مَا بَقِيتُمْ، فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِقِ وَنَحْوَهُ بِنِ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِقِ مَا وَرَأَيْتَ قَالَ: أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَهَدَيْتُ خَطُوطَهُمْ بِقَبْضِهِمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ وَمَوَاصِلِي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ فَجَلَسْتُ خَائِفًا وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَأَذْكُرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ، فَجَلَسْتُ وَأَنْصَرَفَ، ثُمَّ انْفَكْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا هَذَا أَتَيْتَ اللَّهَ وَلَا تَتَمَرَّ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنْهُمْ فَرَبُوا الْعَهْدَ يَدُوكَ لِي نَبِي مُرَوِّدًا وَكُلُّهُمْ مُخْتَابُجٌ، فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَأَذْنِي زَأْنُ مَيْتِي وَ أَخْبَرَنِي بِحَمِيٍّ مَاجِرِي بَيْتِي وَبَيْتِكَ حَتَّى كَانَتْ هَئِلَتْنَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ! اْعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَمَّدٌ وَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مَحْدُّنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هَذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهَذِهِ التَّفَالَةِ.

۷۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کہیں اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہماری کوئی تعلق تھا دیگر کہ اس کا باپ محمد اشعث تھلا جعفر بن محمد سے تھا صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور راوی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میسر ی طوت سے لکے

میرے باپ نے کہا۔ غلام ابن ہاجر اپنے ماموں کی کلام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو آئے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن ہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبد اللہ بن حسن و شعیب بن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مروسا فرماؤں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیا تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں جو کہو کہ آپ نے کیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد شاعت بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہ کہو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے بلا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے چل گیا مگر نماز کے بعد ان سے وہاں کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑ کر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈرا دم ابن بیت کو دھوکا نہ دے کہ مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ منصور نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا، اب وہ منہ بھرا مال ہیں) لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے، پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اہل بیت سے دیکھیں ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد مٹ ہی یہ سب سچے میری اس گفتگو کا۔

۷۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُمِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جَمْعُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ ابْنُ حَمْسٍ وَ سِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَ عَاشَ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَزْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابوبیسر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر نوے و تین سو سال شہادت ۶۵ سال تک تھی۔

۸۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَرٍ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَقَسْنُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوَيْنِ ، كَانَ يُعْزَمُ فِيهِمَا وَ فِي قَبَسٍ مِنْ مُصَدِّ وَ فِي عِلْمَةٍ كَانَتْ لِعَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ وَ فِي بَرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا .

۸۔ نروای امام موسی کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ و دشمنوں اور ایک قریہ کا نام امیر بن کا آپ اسام باندھے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے علمد میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خرید لیا تھا۔

ایک سواٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسی بن جعفر علیہ السلام

۱۱۸ (باب)

مَوْلِدُ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى ع بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَشْجُ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَيْسُ ع رِسَتْ خُلُونُ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةً وَهُوَ ابْنُ أَذْهَبٍ أَوْ حَمْسِي وَحَمْسِينَ سَنَةً وَقَيْسُ ع يَفْغَدُ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونُ حَمَلَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لِيَالٍ بَقِيَتْ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ يَشْجُ وَ سَبْعِينَ وَمِائَةً وَقَدْ قَدِمَ هَارُونُ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُمْرَةِ كَهْمٍ مَعْمَانٍ ، ثُمَّ شَحَصَ هَارُونُ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَحَبَسَهُ عِنْدَ عَمَسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، ثُمَّ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ ، فَحَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَمُتَوَفَتْ ع فِي حَبْسِهِ وَفِي بَغْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَامَةُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُمَيْدَةُ .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمَيْسِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُمَيْسَةَ بْنِ مُعَمَّرٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع قَائِمًا عِنْدَهُ ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِيًّا فَقَالَ : حَبَسَتْ حَبَسَتْ يَا كُلُّهُ الْفَيْحُ الْكَبِيرُ وَالشَّيْءُ الصَّغِيرُ وَتِلَاوَةُ وَآدَبَةٌ يَا كُلُّهُ مَنْ يَطْلُ أَنْهُ لَا يَشْبَحُ وَكُلُّهُ حَبْسَتَيْنِ حَبْسَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لَا بِي جَعْفَرٍ ع : لَا بِي سَمِيٍّ لَا تَزُوجُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ أَذْرَكَ التَّزْوِيجَ ، قَالَ دَرَبَيْنِ يَدْبُرُ مَهْمَا خَوَمَهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ سَجِيٌّ تَخَافُ مِنْ أَهْلِ بَرْزِ قَبْرِكَ ذَاكَ مَيِّمُونَ ، فَتَشْتَرِي لَهُ بِهَذِهِ السَّرَّ وَخَارِبَةً قَالَ : فَأَتَى لِذَلِكَ مَا أَتَى ، فَقَدَحْنَا يَوْمًا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ع فَقَالَ : أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنِ النَّخَاسِ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَكُمْ فَقَدْ قَدِمَ ، فَادْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ السَّرَّ تَمِثْهُ جَارِيَةً ، قَالَ فَأَتَيْنَا النَّخَاسَ فَقَالَ : قَدْ مِثْتُ مَا كَانَ عِنْدِي وَلَا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْتَلَعُ مِنَ الْأُخْرَى ، قُلْنَا : فَأَخْرَجْنَاهَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجْنَاهَا

قَالُوا : يَكُنْ سَبْعِينَ أَلْفًا مِائَةً قَالَ : سَبْعِينَ دِينَارًا ، قُلْنَا أَحْسَنَ قَالَ : لَا أَتَمَّصُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا
 قُلْنَا لَهُ تَشْرِبُهَا مِنْكَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَمَا بَلَغْتَ وَلَا تَنْدِي بِهَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ،
 قَالَ : مُكِّدُوا وَزِنُوا فَقَالَ النَّحَّاسُ : لَا تَمَكُّوْا فَرَسَهَا إِنْ نَقَصَتْ حَبْصَيْنِ سَبْعِينَ دِينَارًا لَمْ أَبَا يَمَكُّكُمْ
 فَقَالَ الشَّيْخُ : ادْنُوا ، قَدَنُونَا وَفَكِّحْنَا الْخَاتَمَ وَوَزَّنَا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَارًا لَا تَزِيدُ وَلَا
 تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَذْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرَنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا
 كَانَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا أَسْأَلُكَ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةً ، فَقَالَ حُمَيْدَةُ فِيهِ الدُّنْيَا
 مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ ، أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَبُوكَ أَنْتَ أُمِّ تَيْبٍ ؟ قَالَتْ : بَلَى قَالَ : وَكَيْفَ لَا يَنْقُصُ فِي
 أَبِي الدُّنْيَا النَّحَّاسُ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ ، قَالَتْ : قَدْ كَانَ يَجْعَلُنِي قَبْعُودُ مَسِيٍّ مَقْعُودُ الرَّجُلِ مِنَ الشَّرِّ أَوْ
 قَبْسُطُ اللَّهِ عَلَيْهِ رَجُلًا أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْبِسُهُ حَشَى يَوْمَ عَسِيٍّ ؛ فَعَمَلُ بِي مِرَادًا
 وَفَعَلَ الشَّيْخُ بِهٖ مِرَادًا فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ قَوْلْتُ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنُ
 جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

امام موسی کاظم علیہ السلام شانہ میں مقام البرائید ہوتے اور درجہ شریف میں ۵۵ برس کی عمر میں
 شہادت پائی۔ سند کی بنیاد آپ کی وفات ہوئی۔ غلبہ ہارون جب اپنے عہد سے فارغ ہو کر ۸۰
 ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس
 ہوا اور صیقل بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلدا کر تک سند کی نگرانی میں قید
 رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کئے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں
 بن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ نتجہ شہ رادی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے
 آپ نے انگوٹھی کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دان کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دان تو بڈھایا پھر اپنی کمزوری
 کی وجہ سے کھانے اور جوان پار چار دانے کھانے وہ حریفیں چوڑتا ہے کہ میں سیر ہونے سے زور جاؤں تم دو دو دانے
 کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابو عبد اللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ
 شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش اسے دالا ہے جو درمیان
 میں تمام کرے گا۔ اس سے ہم کینز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ گزر کرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کامیں نے ذکر کیا تھا اگلیا فرمایا۔ تم جاؤ اس تحصیل کے بدلے اس کمیز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بروہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیار کمیز ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انھیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جو ان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا سترہ۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تحصیل کے بدلے خریدنے سے ہمیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص میں کے سر اور دائرے کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تحصیل کو کھول کر رقم لے لو، بروہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر سترے کم تک تو میں نہیں بیچوں گا۔ پڑھنے کے کہا میرے پاس آؤ اور تحصیل کی کمر توڑ وجہ ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینار تھے۔ ذکر نہ زیادہ۔ ہم نے خرید لیا اور اسے کرامام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مکمل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثناء کے بعد کمیز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمود ہو آخرت میں، کچھ بتاؤ تم بارہ ہویا تم سب انھوں نے کہا بارہ فرمایا، یہ کیسے خناسوں کے ہاتھ جو موت آجاتی ہے وہ اسے بارہ نہیں رہنے دیتے۔ انھوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا یہی عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھا ہے پس خدا نے اس پر ایک مرو بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو مارنے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا۔ ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اسے ابو جعفر اس کو، وہ اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص ہوئی ناپی پیدا ہو گا۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ سِيَّانَ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ حُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: حَبِيبَةُ مَصْفَاءَ مِنَ الْأَنْدَالِيسِ كَسِبَتْكَ الذَّهَبَ، مَنَازِلَ الْأَمْثَلِ تَحْرُسُهَا حَسَى أَرَيْتَ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي.

۲۔ فرمایا۔ ابو محمد اللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک و صاف ہیں حمام اندلس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کھیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کہ خدا کی طرف سے وہ گرائی فات مجھے ملے جو میرے بعد خدا کی حجت ہو گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الرَّبَاطِيِّ قَالَ: لَمَّا أَقْبَمَ أَبِي الْحَسَنُ مُوسَى عليه السلام عَلَى التَّهْدِي الْقُدَمَةِ الْأُولَى نَزَلَ رَافَهُ فَكُنْتُ أَحَدَهُ، قَرَأَنِي مَقْمُومًا فَقَالَ لِي: يَا أَبَا خَالِدٍ مَا لِي أَرَاكَ مَقْمُومًا؟ قُلْتُ: وَكَيْفَ لَا أَقْمَمُ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هَذِهِ الطَّاعِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يَحْدُثُ فِيكَ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كُنْتُ مَقْمُومًا كَذَا وَيَوْمَ كَذَا قَوَّافِي فِي أَوَّلِ الْمَجْلِ، فَمَا كَانَ لِي مَهْمٌ إِلَّا إِحْضَاءُ الْقَهْوَرِ

تَحَرُّوا وَتُكْفَرُوا وَقَدْ بَعَثْنَا قُلُوبَهُمْ . قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ : إِنِّي لَأَشْرَعُكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا أَكُونُ بِكَ
وَأَنْتَ تَكَلِّمُ مَا أَقُولُ فِي سِدِّي مَا أَقُولُ وَكَذِبِي . وَإِلَهُ لَقَدْ أَفْطَاكَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ
بَيْعِهِ مَا لَا يَخْطُرُ الْخَائِرُونَ وَلَا يَشْرَهُ السَّائِرُونَ وَلَا يَكْتَبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ . فَقَوْلِي لَكَ فِي ذَلِكَ
الْحَقُّ كَمَا ذَكَرْتُ . فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَعَجَلَكَ أَيْضًا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا
قَلْبُ مَنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : أَخْبَرَنِي مَا سَمِعْتُ أَمَّ مَرْيَمَ وَأُمِّي يَوْمَ تَبَحَّتْ فِيهِ مَرْيَمُ وَلكُمْ مِنْ سَاعَةِ
مِنْ النَّبَاءِ . وَأُمِّي يَوْمَ وَصَّتْ مَرْيَمَ فِيهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلكُمْ مِنْ سَاعَةِ مِنَ النَّبَاءِ ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ :
لَأُؤَدِّي . فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَّا أُمَّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْيَمُ وَتَزَوَّجَتْ وَهَبَتْ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي
حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمَ الَّذِي هَبَّ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ
عِيْدُكَانَ أَوْلَى مِنْهُ . عَظَّمَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ . فَأَمَّا أَنْ يَجْعَلَ عِيْدًا فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الثَّانَاءِ . لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَيُسَبِّحُ مِنَ النَّبَاءِ وَالنَّبِيُّ الَّذِي
وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : هُوَ الْفَرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالْكَرْمُ
وَلَيْسَ بِسَادَى بِالْفَرَاتِ غَيْرُ بَلَدٍ لَكُمْ يَوْمَ النَّخْلِ . فَأَمَّا الْيَوْمَ الَّذِي حَبَّثَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَبْدُوسُ
وُلَدَهُ وَأَشْبَاهُهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَسْطَرُوا إِلَى مَرْيَمَ . فَقَالُوا لَهَا مَا قَسَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي
كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ . فَقِيلَ قَوْمُهُ : قَالَ : نَعَمْ وَقَرَأْتُمْ الْيَوْمَ الْأَخَذْتُ . قَالَ : إِنَّ لَأَعْوَمُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى
يَهْدِيكَ اللَّهُ . قَالَ النَّصْرَانِيُّ : مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِاللَّسَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ اسْمُ أُمِّيَ
بِاللَّسَانِيَّةِ عَنفَالِيَّةً . وَعَنْتَوْرَةُ كَانَ اسْمُ جَدِّكِ لَأَبِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّيَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ عِيَّةٌ وَأَمَّا اسْمُ
أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ . قَالَ : سَدَقْتَ وَبَرَزْتَ . قَمَا كَانَ
اسْمُ جَدِّي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُ جَدِّكِ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَسْمِيَّتُهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا قَالَ : أَمَّا
إِنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا ؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَعَمْ وَقَتْلَ شَهِيدًا . دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادُ فَقَتَلُوهُ فِي مَنَازِلِهِ
غَيْلَةً وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ . قَالَ : قَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُتُبِي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ السَّيِّدِ
فَال : قَمَا تَسْمِيْنِي ؟ قَالَ : اسْمِيَّكَ عَبْدُ اللَّهِ . قَالَ : فَإِنِّي آمَنْتُ بِاللَّهِ الْعَلِيمِ وَعَشِمْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحَدَّثَ لَأَشْرِيكَ لَهُ . قَرَدَا سَدَدًا . لَيْسَ كَمَا يَسْمَعُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا يَسْمَعُ الْيَهُودَ وَلَا جُنُسَ
مِنْ أَجْنَاثِ الْيَزِيدِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ . أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِ وَعِي النَّبِطِلُونَ
وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَخْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلِّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْتَرُ مَنْ أَبْتَرُ وَ

اَعْتَدَنِي مَنِ اعْتَدَنِي الْمُنْطَلِقُونَ فَشَرَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَذْعُرُونَ ، وَاشْهَدُ اَنْ وَاَيْتُهُ تَلْقَى بِحُكْمَتِهِ
وَاَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَلَقَّوْا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَارَدُوا عَلَى الطَّاعَةِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَ
اَعْلَهُ وَاللَّيْ خَبِيْ وَاَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الْمَلَالَةِ وَكَسَرُوعُمْ اَللّٰهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَمِنْ
هُمْ اَوْلِيَاءُ وَلِلَّذِيْنَ اَنْشَأُوْا ، يَحْشَوْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِهِ اَتَمَّتْكَ بِالسَّغَرِ مِنْهُمْ وَالْكِبَرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ
مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ اَذْكُرْ اَتَمَّتْكَ بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، ثُمَّ قَطَعَ رِثَاةُ وَقَطَعَ صِلَاةُ اَكَانَ فِي
عُجْبِهِ مِنْ دَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : اَمْرُنِي حَتّٰى اَتَمَّتْكَ صَدَقَتِيْ حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ : هُبْنَا اَخْ لَكَ كَانَ عَلَى
مِثْلِ ذِيْكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَبِيْ اَبِيْ ثَمَلَةَ وَهُوَ بِيْ نِسْبَةٍ كَيْفَ تَمْلِكُ فَنَوَاسِيَا وَتَجَاوِزَاوَاوَلْتُمْ
اَدْعُ اَنَا وَدَعَلْتُمْ كُنَّا حَقًّا كَمَا فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ اَسْلَخْتُكَ اَللّٰهُ اِنِّيْ لَقَتِيْهِ وَكَفَدْتُ تَرَكْتُ تَلَايِقِيَّةَ
مَلَرُوْا بَيْنَ قَرَسٍ وَقَرَسَةٍ وَفَرَكْتُ اَلَيْكَ تَهْمِيْ ، فَحَفَفْتُكَ فِيْهَا اَوْفَرُ مِنْ حَقِّيْ ، فَقَالَ لَهُ : اَنْتَ مَوْلٰى
اَللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَاَنْتَ فِيْ حَيْدٍ تَسْلِكُ عَلَى خَالِكَ ، فَحَسَنَ اِسْلَامُكَ وَتَرَوُجُ امْرَاةٌ مِنْ بَنِيْ فِهْرِ وَاشْهَدُهَا
اَبُوْ اِيْزَاهِيْمَ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا مِنْ صَدَقَةٍ عَلَيَّ مِنْ اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ وَاُخْتُمَةُ وَبَوَّأَهُ وَاَقَامَ حَتّٰى اُخْرِجَ
اَبُوْ اِيْزَاهِيْمَ عَلَيْهِ ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ نعران آیا اور ہم حضرت کے ساتھ
مقام عریض میں تھے۔ نعران نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں میں اپنے رب
سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ
عالم ہو پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالا حصے میں رہتا ہے میں اس کے پاس پہنچا اور
اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ
عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں مانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لانا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی
ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور تورات کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے خواب پر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے
مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جانتا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قبائلی بنی سرجیل سامری
والا علم چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہنود
اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آپ یا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا
ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر سے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مرث اور
بعثت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو نبی کا ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے اُس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا کر اپنے پیروں سے چل سکتا ہوں اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہوں تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو پیشہ کر گھٹتا ہوں اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے ہلنے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اس نے کہا تو فوراً جا اور شرب پینے میں نہ کہا۔ میں تو شرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم بیٹھ ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی ہاشم بن مالک بن خزار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سالیاں سے پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور ضلیعہ اور زیادہ سنت ہے۔

پھر بنی عمرو بن منذر سے جو یقیناً ذہیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہوگا جتنا تم نے کیا ہوگا۔ پھر ان کو سنانا کہ مطران علیہ نے جو غزوہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اخبار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعات بیان کرنا وہ کچھ کہ عطا پر تکبر کیے ہوئے تھے پھر کہنا اسے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعلیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھے کی اجازت ہے تکبیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اٹا کر کہا میں آپ پر خدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا نہ تو اسے ہی اس نے ہو۔
نصرانی نے کہا کہ میں شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جو اسلام کرتے ہیں یا دوسم کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا اسلام یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو تم پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی توفیق کی۔

فرمایا: فہم اور اس واقعہ اور دشمن کتاب کو ہم نے مبارک دات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے غلط و ہڈی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا ہم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہجو میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دعوت م اور اس مشرورع دلائل کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب میں سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد قاطبہ میں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر ایک کو مراد ہے کہ یہی قاطبہ ہے غیر کثیر کا تھوڑا یعنی مروءیکم امام حسن، مروءیکم امام حسین، مروءیکم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تاملور قاطم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اول و آخر کا وصف بیان کیجئے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تبصرے کا لڑا احسن میں اس غرور کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں اہلعت ناقابلت باقی رہے، ان مرتبہ نے تہذیب و تحریک مذکورہ اور انکار کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں چھپاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ چھپانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں پس میرا قول اس بار سے میں حق ہو گا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ میری ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطور مریم میں میری کنیت کی روح چھو گئی تھی اور دن کی کس ساعت میں آیا ہوا اور میری کنیت کس روز حضرت عیسیٰ کو جنم اوردن کی کوئی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا کچھ معلوم نہیں حضرت نے فرمایا میری کنیت ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشش ہوئی ہے یہی رقمیوں میں ان کا نام منہ لکھا ہے چیرے کے تھے کہ وہ نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا شہور ہو چکا اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس گئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عہد نہیں اللہ نے ہوں اس کو صاحب عفت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے یہ، پس مکہ مکرمہ کا روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش مسیح بنہ کہوئی چار گھنٹہ دن پڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہر کو ملتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنم دیا تھا اس نے کہا نہیں فرمایا وہ نہر مندرات تھیں جس کے قریب قرعہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی راعین ان کا یہ قول صحت تھا اور یہی تھا کہ قید و سلاخ م قوم یہود نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھر میں سے نکالا کہ وہ مریم کے معاملہ میں خود کو یہی انھوں نے مریم کے بلسے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تھا اباب بھادی تھا نہ تمہاری ماں بیکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو بھول کر اس نے کہا ہاں میں نے نہیں میں پڑھا ہے اس دن کو یہاں لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہو گئی تو اب بغیر نہایت پائے یہاں سے نہ اٹھاؤ۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میری ماں کا نام سر ساری اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سر ساری میں علاقہ یہ تھا اور تیری دادی کا نام منصور تھا اور تیری ماں کا نام رابا بیست ہے اور تیرے باپ کا نام جیدا بیست ہے عربی میں عبد اللہ ہے کیونکہ یہ کہ کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیک کی اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبد الرحمن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ مسیح بنہ قتل کیا گیا اس پر ایک شکر نے حمد کے شہید کر دیا اور یہ شکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عدا العلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبد اللہ اس نے کہا۔ خدا نے عظیم پر ایمان لایا اور
گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاریٰ بیان کرتے ہیں
(تین میں کا تیرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیز بن عبد اللہ) قدر نہ وہ جناس مشبرک
میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے ہمدرد رسول ہیں جن کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل حق
ان پر ظہر ہو گیا اور ان اہل باطل پر مست ہوتے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت
تمام بنی فوج کے درمیان مشترک ہے بس جسے صاحب بعیرت بتاتا تھا بن گیا اور جسے ہایت یا ہقی پال۔ باطل پرست اندھے بنے
رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی باطل نہ ہو سکتا ہے اور
ان سے پہلے جو انبیاء ارگرد چکے انھوں نے بھی مکت بالذم سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور
باطل اور اس کے ہاتھ والوں اور پیسیدگی (گناہ) اور اس میں طرٹ لوگوں کو انھوں نے پھوڑا اور انھوں نے گمراہی کے
راستہ کو ترک کیا خدا نے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کی نصیحت سے بچائے رکھا پس وہ
اولیائے خدا ہیں اور نامور دین ہیں لوگوں کو تیردیرکت کی طرٹ بخت دلالت اور شہادت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا
میں ان کے ہر چھوڑے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور ہلد مرتبہ والے
رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زبیر نوڈرالا اور سونے کی صلیب کو نکال لیا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں
تا کہ میں اس کے مطابق نیک کر دوں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو عرب میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تہذیبی قوم کا آدمی ہے قبیلہ قیس
میں تعلیم سے اور اس کو بھی اللہ نے تہذیبی طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس نے اگلا یہ ہمدردی کرو اس کی جیسا نیک انتہا
کر دو اور تم دونوں کے لطف کے لئے جو اسلام میں تہذیبی واقعہ ہے میں اسے پورا کروں۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں
مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں میں تین سو سچب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر
مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم اپنا وقت بحیثیت ابن اسبیل ہمارے یہاں
ہو الغرض وہ ایک راستہ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے شادی کی اور نام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اودھا
امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا ہوا دیا اور خدمت کے لئے قیس دین رہے کو گھروا اور جب تک امام کو
مدینہ سے نہ جایا گیا آپ کے ساتھ ہر حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۷۰ روز زندہ رہا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَخُوهُ بْنُ مَهْرَانَ جَمْعًا، عَزَمَهُ بَنُو عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ،
عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَاثَةٌ وَجُلُّ مِنْ أَهْلِ تَجْرَانِ الْيَمَنِ مِنْ
الرُّهْبَانِ وَنَمَّةٍ رَاحِيَةٍ، فَاسْتَأْذَنَ لَهَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ، نَالَ لَهُ: إِذَا كَانَ غَدًا فَأَتِ بَيْنَا عِنْدَ أَبِي
أُمِّ حَبِيٍّ، قَالَ: قَوَّامِنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ ذَاقُوا حَرَّ بَحْصَةِ بَوَارِي، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَخَارِبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِسْمَاكَانَ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْمُتَحَارِبِينَ حَتَّى جَاءَتِ الْقِتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَحْوِ
وَعَمْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَقَوَّيَ الْبَلَاءِ مِنْ أَهْلِ الْقِرْتِ وَحَلَّتِ السَّيْمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَهَوَّ لَوْ
وَبَدَّلُوا وَنَقَلُوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الْوَيْهَاقَةِ وَتَعَالَى - أَلْبَطْنُ لَا يَلِي نَحْوَهُ وَالظُّهْرُ مَثَلُ - : وَإِنْ
يَعْنِي إِلَّا أَسْمَاءَ سَمَّيْتُمُوهُمَا أَنْتُمْ وَالْأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: وَإِنِّي قَدْ تَعَرَّبْتُ
إِلَيْكَ مِنْ بَلَدِي بِعَبِيدٍ، تَعَرَّبْتُ إِلَيْكَ بِخَارِ وَأَعْمُومًا وَهَمُومًا وَخَوْفًا وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤْتَسِلًا
أَكُونُ ظَفَرْتُ بِخَاجَتِي، فَقَالَ لِي: مَا أَرَى أَمَّاكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَهَا مَلَكُكُمْ كَرِيمٌ وَ
لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَتَاكَ الْوُقُوعُ بِأَمْسِكَ إِلَّا وَقَدْ اغْتَسَلَ وَجَامَعَا عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَدْرَعُهُ إِلَّا أَنَّهُ
قَدْ كَانَ دَرَسَ الشُّفَرِ الرَّابِعِ مِنْ شَهْرِ ذِيكَ، فَخَيْمَ لَهُ بِخَيْرٍ، إِنْ جِئْتَ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ، فَانْطَلِقْ
حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ نَحْوِ رَجُلٍ الَّذِي يُقَالُ لَهَا طَبِيعَةٌ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَنْزِلُ، ثُمَّ اغْبِذْ
إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَيْتُجُ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ، فَانْزِلْهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثًا،
ثُمَّ سَلْ [عَنِ] الشَّيْخِ الْأَسْوَدَ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِنَا يَسْمَعُ الْبَوَارِي وَهِيَ فِي بِلَادِهِمْ اسْمُهَا الْحَصَفُ،
فَالْطَّفُ وَالشَّيْخُ وَقُلْ لَهُ: يَسْتَبِي إِلَيْكَ تَرْبُتُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الرَّأْوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ
الْحَشِيئَاتُ الْأَرْبَعُ، ثُمَّ سَلْ عَنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ الْفُلَانِي وَسَلْهُ إِنِّي نَادَيْتُهُ وَسَلْهُ أَيُّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا
فَلَيْتُهُ أَوْ يَمُرُّ لَكَ، فَتَعَرَّفُهُ بِالْمَقَامَةِ وَسَأَلْتُهُ لَكَ، فُلْتُ: فَإِذَا لَقِيتُ فَاسْتَعِ مَاذَا؟ قَالَ سَلْهُ
عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنْ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينٍ مِنْ مَعْنَى وَمَنْ بَقِيَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
قَدْ نَصَحْتُكَ صَاحِبَكَ الَّذِي لَقِيتُ، فَقَالَ الرَّابِعُ: مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: هُوَ مُنْتَمِسٌ بِنِ
فِرْدُوسٍ وَهُوَ مِنْ أَبْنَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ وَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَعَبَّاهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِيمَانِ
وَقَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْمًا وَهَذَا لِسَبِيلِ الرَّخَاءِ وَجَمَلُهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَغَرَفَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلَصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجًّا وَبَغْتِمْ فِي رَأْسِ كُلِّ
شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ، فَسَلَا مِنَ اللَّهِ وَتَوَنَّا وَكَذَلِكَ يَجْزِي أَهْلُ الشَّارِكِينَ،
ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّابِعُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّابِعُ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ
عِنْدَ الرَّابِعِ فِيهَا عَنِّي، فَأَخْبَرْتُهُ بِهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّابِعَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرَفٍ تَرَكْتُ قَتِيئِينَ
فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْبَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ عَلَى مَنْ تَرَكْتُ تِلْكَ الْأَرْبَعَةَ الَّتِي فِي الْبَوَاءِ وَمَنْ
يَسْتَعْرِمُهَا؟ قَالَ: ذَاكَ قَائِمًا، يُسِّرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيُقَرِّبُهُ وَيَسِّرُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَسِّرْ عَلَى الْبَقِيَّةِ وَفِيهِ الرَّسُولُ

وَالْمُهَيَّيْنَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّابِعُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْأَخْرَبِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ
مَامِيَّةٌ ، قَالَ : أَخْبِرُكَ بِالْأَرْبَعَةِ كُلِّهَا ، أَمَّا أَوَّلُهُنَّ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِيَا ، وَ
الثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْلِصًا وَالثَّالِثَةُ نَعْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شَيْئَانَا وَنَحْنُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَبَّ الرَّابِعُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِدِينٍ عِنْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ أَنْتُمْ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شَيْئَكُمْ الْمُطَهَّرُونَ
الْمُسْتَبْدَلُونَ وَلَكُمْ عَاقِبَةُ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَدْغَا أَبُو إِسْرَاهِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِجَبَّةٍ خَيْرَ وَقَبِيصِ
قَوْمِيهِ الْوَلَبِيِّانِ وَحَبَّ وَقَلَسُوهُ ، فَأَعْظَاهُ إِشَاهَا وَصَلَّى الظَّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتِئِنِ ، فَقَالَ : قَدْ
اخْتِئِنْتُ فِي سَابِغِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو خنجران میں کارہنہ والا تھا اور
اس کے ساتھ راہب بھی تھے مدینہ میں آیا ، فیصل بن ربیع نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت
نے فرمایا میں ان کو اپنے لئے کنویں کے پاس لے آتا ہوں راوی کہتا ہے ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت
کو پہنایا جانے لگا یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے ، پس ہم سب بیٹھے راہب نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے
آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکے اس کے بعد وہ مسلمان
ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا ، راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور
نصارت میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا میں نے سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس
کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یاردار میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے ۔

میں نے (راوی) پر حجاب ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں ، میں نے کہا اس کے شعلق تو نہ بیان
کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے شعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر سے باقیوں کا
ختم اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظم
نے پوچھا اللہ کے کئے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دمار نہیں ہوتا۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص میں سے
سائل کا سوال وہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں ، قسم
اس الشک کہ جس نے تورات کو موسیٰ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لئے ایک
آدمش قرار دیا اور محمد کو رحمت و برکت اور علی کو مقام عبرت و بصیرت اور ان کی مثل میں اور عیسا کو قرار دیا اور میں کچھ
نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے بے آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آتا اور نہ سوال کرتا۔ امام نے فرمایا

اجاب تم اس چند کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسماء کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیا ہے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیلئے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلا یا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندوؤں کا گمان ہے کہ بچہ خرم بڑی اور بل چلتے اس کے یہاں فلا آگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا نہ فتح ہوا کیا اور نہ کوئی جھٹوک۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرتِ خدا دروازہ کھلا کہ ایک گائے اُن کے لیے لیے تھیں دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے نیچے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ مجھے لوگ کہتے ہیں اس کے کہیہ ایک نیک ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم مجھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسماء الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس کے نام بیت المقدس کو جاتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جاتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے عیسیٰ علیٰ آلہ وسلم کے میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جیسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبیلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں خلیفہ الماریب کہا جاتا تھا کہ بیت المقدس یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اپنی شکر کی بلاناہل ہوئی اور شیاعین کے گروں میں جو عجیب باتیں یقیناً وہ ظاہر جو کہیں انھوں نے اولیٰ جملہ شریک کر دی اور نہ نئے نام ایسا کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر کا کہ میں اور ظاہری الیٰ علیہ السلام ہیں یہ ولادت و مری و پہن و غیرہ ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی توفیق نہیں دی گی۔

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دروازہ شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانیوں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برآئے گی۔ انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غفل کیا تھا اور محال ہے کہ اس کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو تو ریت یا انجیل کی چوٹی کتاب غرور پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس نے تیرا اہتمام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جاؤ ورنہ کے مدد میں میں پہنچا جھے طلبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام شرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو یقین کہتے ہیں وہاں سرے مراد کا پتہ لگا گا اور تین دن اس میں ٹھہرا۔ پھر دیانت

کرنا اس سیاہ غام بڑھے کو جو سرائے کے دروازے پر پورے بننا ہے اس کا یہ پوریہ وہاں کے شہروں میں خفیت کھانا ہے اس بڑھے سے ہرانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار کمریاں تھیں (یعنی جو کھٹ تھی کو اڑھتھے) پھر اس سے نفل بن نفل (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خوش رکھنے کا یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گی۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لیتا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے۔

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو چوپکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا میں سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا ستم ابن بزرگہ سلف فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدا سے وعدہ لاشربیکہ پر ایمان لائے اور غلوں و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انہیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور مراد مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے نفس بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں جا کر آتے ہیں اور ہر مہینے کے شروع میں عروہ بجا لاتا ہے۔

اور اپنی خدمتستانی رفاقت گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے نفل و وعدہ ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آیت عزت بتائی ہے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی چار میں ارض زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہو گا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا فائز ہو گا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز جس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقیوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں، فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اولیٰ کہ لا الہ الا اللہ لاشربیکہ لہ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کہ محمد رسول اللہ کہنا ہے صلوات قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسول اللہ سے ہیں اور رسول ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے آئے ہیں حق ہے اور آپ لوگ مخلوق الہی کے غلام ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذات باری میں شک کرنے سے اور انہیں لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجیل بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک دیش کی جہت منگایا اور تو کسی فیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ٹھکر نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم متنبہ بھی کرالو اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو چکی تھی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِعْنَى وَجْهِ تَبْكِي وَصِيْبَانَهَا حَوْلَهَا يَتَكَوَّنُ وَقَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقَرَةٌ ، قَدْ نَأَتْ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا يُبْكِيكِ يَا أُمَّةُ اللَّهِ ؟ قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ : إِنَّ لَنَا صِيْبَانَا يَنْأَمِي وَكَانَتْ لِي بَقَرَةٌ ، مَعْبُودَتِي وَصِيْبَانِي كَانَ مِنْهَا وَقْتَمَاتَتْ وَبَقِيَ لِي مَقْلَعًا فِي دِيَارِي لِأَحِبَّةٍ لَنَا ، فَقَالَ : يَا أُمَّةُ اللَّهِ اهْذِي لِي أَنْ أُحْيِيَهَا لَكَ ، فَأَلْهَمَتْ أَنْ قَالَتْ : نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، فَتَحَنَّى وَصَلَّى وَتَنَعَّى ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ لِعَبْقَةٍ وَحَرَكَ تَفَنُّدَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَخَشَّهَا خُشَّةً أَوْ صَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، فَانْشَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً ، فَلَمَّا تَنَظَّرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ سَاحَتْ وَقَالَتْ : هِيَ سَيِّئُ مَرْيَمَ وَذَوْبُ الْكُتَيْبَةِ ، فَخَالَطَ النَّاسُ وَسَارَ بَيْنَهُمْ وَمَعْنَى الْحِكْمَةِ .

۷۔ عبد اللہ بن مفیر سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سنا میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزر رہے تھے اس کی گائے مرگئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں روتی ہے سارے نے کہا اے بندہ خدا میرے شیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مرگئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے ہاہم رہائی کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکہ ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گائے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کبر کی قسم یہ میری مرہم ہی لوگ وہاں میں ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے گئے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَوَاهُ اللَّهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَتَنَبَّأُ إِلَى رَجُلٍ نَفْسَهُ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَتَى يَمُوتُ الْمَرْجُلُ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَأَلْتَمَسْتُ إِلَيْهِ رَيْبَةَ الْمَغْشَبِ ، فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُشْدُ الْهَجْرَةِ يُعْلَمُ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوَّلِيَّاتِ أَوَّلَى يَعْلَمُ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ : إِصْنَعْ مَا أَنْتَ صَانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ مَذْفُونٌ وَأَنْتَ تَمُوتُ إِلَى سِتِّي وَأَخَوْتِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ لَا يَبْقَوْنَ بَعْدَكَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى تَتَفَرَّقَ كُلُّهُمْ وَتُحْدِثُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَشْتَمَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ، فَكُنْ هَذَا فِي نَفْسِكَ ، فَقُلْتُ : فَأَنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي ، فَلَمْ يَلَيْتِ إِسْحَاقَ يَتَذَهَّبُ الْمَجْلِسِ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَ ، فَمَا أَنَّى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بَنُو عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَقْلَسُوا

۷۔ اسماعیل بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسماعیل! شیعہ ہجری موتوں اور اہل بدعت کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسماعیل! جو تمہیں کہتا ہے کہ تو مہ دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور فاضل ان کے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ طبعہ ہو جائیں گے بعض بعض کو فاضل قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شہادت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے ہیں کہ میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسماعیل مر گیا اور بنو عمار اس کی وصیت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہل کاروں کو اتنی دشنت دی کہ شمس ہو گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِشَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبُجْلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَكَوَيْدًا غَمَزَنَا غَمَزَةً رَجَبٍ وَتَحَنَّنَ يَوْمِيئِهِ يَسْكَنَةً، فَقَالَ: يَا أُمَّمُ إِنِّي أُرِيدُ بَقْدَادَ وَكَوَيْدًا أَحَبُّنَا أَنْ أَوْدَعَ عَتَمِي أَبَا الْحَسَنِ - يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ أَحَبُّنَا أَنْ تَذْهَبَ مَعِيَ إِلَيْهِ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ نَحْنُ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ وَاللَّهِ بِالْحَوْلَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقَلِيلٍ، فَصَرَبْتُ الْبَابَ فَجَاءَنِي أَخِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا قُلْتُ: عَلِيُّ فَقَالَ: هُوَ ذَا أَخْرَجَ وَكَانَ يَطْلِي الْوُضُوءَ، قُلْتُ: الْعَجَلُ قَالَ وَأَعْجَلُ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُنُقِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَمَةِ الْبَابِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ: فَأَنْكَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ: قَدْ جِئْتُكَ فِي أَمْرٍ إِنْ تَرَهُ صَوَابًا فَالْتَمِسْهُ، وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا تُخْطِئُ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: هَذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُوَدِّعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَقْدَادَ، فَقَالَ لِي: أَوْعِهِ قَدَعُوهُ وَكَانَ مُتَنَجِّسًا، قَدْنَا مِنْهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَسْقِي اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيبًا لَهُ مَنْ أَرَادَكَ يَسُوءَ فَقُلْ اللَّهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يَرِيدُهُ يَسُوءُ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، فَقَالَ: يَا نَعَمْ أَوْصِنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَسْقِي اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ اللَّهُ بِهِ وَقُلْ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا نَعَمْ أَوْصِنِي، فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَسْقِي اللَّهَ فِي دَمِي وَقَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ يَسُوءَ، ثُمَّ تَخَشَّى عَنْهُ وَمَعَتْ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي: يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ، فَتَمَكَّنْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مِنْزِلُهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاولَ صُرَّةً فِيهَا مَائَةٌ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ: قُلْ لِبَنِي أَخِيكَ، يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَعَرِهِ قَالَ عَلِيُّ: فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي خَاشِيَةِ رِدَائِي، ثُمَّ نَاولَنِي مَائَةً أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضًا، ثُمَّ نَاولَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ أَعْطِهِ أَيْضًا، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ كُنْتُ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتَ ، فَلَمْ تَعْبُدْهُ عَلَى نَفْسِكَ ؟ قَالَا : إِذَا صَلَّوْهُ وَ قَطَعْنِي قَطَعَ اللَّهُ أَجَلَهُ .
 ثُمَّ تَنَادَوْا مُخَدَّعَةً أَدِيمُ ، فِيهَا ثَلَاثَةُ آيَاتٍ دُرِّعِمُ وَصَحَّحُ وَ قَالَ : أَعْطِيَهُ هَدِيَّةً أَيْضًا قَالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ
 فَأَعْطَيْتُهُ الْبَائِقَةَ الْأُولَى فَفَرَّحَ بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَدَعَا لِعَمِي . ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ فَفَرَّحَ بِهَا
 حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلَا يَخْرُجُ . ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ الْآيَاتِ دُرِّعِمُ قَمْعِي عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى دَخَلَ
 عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ قَالَ : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتَّى تَأْتِيَ قَمْعِي مُوسَى
 بْنُ جَعْفَرٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَبِالْخِلَافَةِ ، فَأَرْسَلَ هَارُونَ إِلَيْهِ بِثَاثَةِ أَلْفٍ دُرِّعِمُ فَرَمَاهُ اللَّهُ بِالذَّبْحَةِ فَمَا تَنَظَّرَ
 مِنْهَا إِلَى دُرِّعِمُ وَ لَمْ يَنْتَهِ .

۸۔ مل جل جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرو رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کوہم نے کہا
 چچا ہیں ہندو جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابو الحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہو لوں میری درخواست ہے
 کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر چلا ہوں وہاں ہمارے چچے ہیں۔ میں نے دن الہاب کیا میرے
 بھائی نے چچا کو کہہ دیا۔ میں نے کہا مل جل ہوں، فرمایا میں ابھی آنا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا وضو جلدی
 کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گلاب اسٹن سے رنگ ہوئی لاز بند لگیں، پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کو دیکھ پریشان ہوئے، علی ابی جعفر
 نے جھک کر سر پر ہوس دیا اور کہا میں ایک ایسے ہر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے غصا ہوئی ہی ہے حضرت نے
 فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے کے ہیں ہندو جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلایا وہ
 ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر ہوس دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا میری
 نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرنے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ ہدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب
 نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی، پھر حضرت کے سر پر ہوس دے کہہا۔ اسے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا میرے خون کے بارے
 میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے ہدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو ہوس دے کہہا مل جلے
 نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب انگ ہونے میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ مل بھائی آپ رک جلیئے۔ میں
 رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر تنو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے کے مجھے کہیں کہیں اس رقم سے اپنے سفر
 میں مدد حاصل کرے۔

مل نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے
 دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خون ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں سفر ملایا
 جب میں مسلہ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چڑھے کا ایک ٹیکہ اٹھایا میں

میں کھڑے تین ہزار دہم تھے تو باپ بھی اسے دے دو میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر جس نے باقی رقمیں دیں میں سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ یغداد میں جلسے کا میکن وہ چلا گیا اور جب ہمدان کے سامنے گیا تو اس کو فلیطہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے سے خیال میں روئے زمین پر دو فلیطہ تو ہیں یہاں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ فلیطہ رسول کہہ کر سلام کرتے ہیں ہمدان نے ایک لاکھ دہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

۸۔ - سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرَبَادٍ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرَبَادٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَبِيحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ عَنْ ابْنِ مُشْكَلٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي غَاوٍ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَهَاجَةً . وَغَاشَ بَعْدَهُ جَعْفَرٌ ثَلَاثًا وَخَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۹۔ ابی بصرہ روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۴۵ سال کی تھی۔
اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(باب ۱۱۹)

(مَوْلَا ابْنِ الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ أَرْبَعِينَ وَهَاجَةً وَ قُبِضَ عَلَيْهِ فِي سَعْدٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَ هُوَ ابْنُ حَسَنِ وَ خَمْسِينَ سَنَةً وَ قَدْ اخْتَلَفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هَذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْبَلُ مِنْ ظَاهِرِهِ . وَ تُوُفِّيَ عَلَيْهِ بِطَبُوسٍ فِي قَرْيَةِ بُغْلَا لَهَا : سَبَاكُمِنْ نَوْفَلٍ عَلَى دَعْوَةٍ . وَ دُفِنَ بِهَا فِي الْمَقَامِ الْمُخَصَّصَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرَدٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصَرَةِ وَ فَارِسَ : فَلَمَّا خَرَجَ

الْعَامُونَ وَخَصَّ إِلَى بَعْدَ أَنْ خَصَّهُ مَعَهُ، فَتَوَقَّعْتُ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. وَامَّةٌ أُمَّ وَلَيْدٌ يُقَالُ لَهَا :
أُمَّ الْبَنِينِ.

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ وَشَامٍ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ
لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلِيُّ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِيمٌ ؟ قُلْتُ : لَا. قَالَ : بَلَى قَدْ قَدَّمَ رَجُلٌ
فَانْطَلِقْ بِنَا، فَارْكَبْ وَارْكَبْ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْتُمَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ دَقِيقٌ
قُلْتُ لَهُ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَابٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا خَاجَةَ لِي فِيهَا،
ثُمَّ قَالَ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا خِيارَةٌ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تُعْرِضَهَا فَأَبَى
عَلَيْهِ فَاَنْصَرَفَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْقَيْدِ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَائِبَكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَكَذَا،
قُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا، فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَتَمَّهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا، قُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا
فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلَكِنْ أَخْبِرْنِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ قُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ قُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ : أَخْبِرْكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ
إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَفْضَى الْمَغْرِبِ لَتَلْبِثُنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ
قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْتَبِئُ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ عِنْدَ وَطَيْكَ إِنَّ هَذِهِ الْخِيارَةُ
يَنْتَبِئُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَلَا تَلْبِثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَامًا مَا يُؤْكَلُ
بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا وَمِثْلُهُ، قَالَ : فَاتَّبَعْتُهَا فَلَمَّ تَلْبَثَ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ الرَّجُلَ سَاحِلًا

امام رضا علیہ السلام میں پیدا ہوئے اور سلاطین میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ
وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریب سناہاد میں ہوئی جو نوقان سے قریب
ہے مامون نے آپ کو مدینہ مرو میں بلایا تھا اور مرو بھرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریب سناہاد میں پہنچے تو رحلت فرمائی آپ کی والدہ
ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی (برہہ) فروش آیا
ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آجیے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو، پس حضرت الدین سوار ہو کر چلے ہم ایک ایسے شخص کے
پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کیز یہ تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کینڑ ہے۔ اس سے کہا اے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور دو گروانی کی، حضرت نے مجھ دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے ضریر لی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ بیشک لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہوگی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کینڑ کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خرید لیا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کینڑ کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خرید لیا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھے گا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا دل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں نے آیا۔

تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو دَاوُدَ، عَنْ صفوانِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَفْنَا عَلَى بَيْنِ ذَلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْرًا عَظِيمًا وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هَذِهِ الطَّاعِنَةَ، قَالَ: فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْتَنِي كُنْتُ جُهْدَهُ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے بزرگ کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش دہانوں اسے خود سے ہیں۔ فرمایا۔ وہ گفتی ہی کو کشش کرے میرے اوپر قابو نہ پاسکے گا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جُوفِ بَيْتٍ لَيْلًا، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةَ مِثَابِحَ وَ اشْتَدَّنَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقُلْتُ يَدَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہو گئی گویا اس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریاں لیا جا ہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴۔ عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

الْفَارِی قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي ذَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُقَالُ لَهُ طَبِيسٌ عَلَمِي حَقٌّ ، فَتَقَامَنِي وَأَلَمَعَ عَلَيَّ وَأَعَانَهُ النَّاسُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرَّسَالَةِ ﷺ وَهُوَ يُؤَمِّنُ بِالْمَرْيَمِ ، فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى جَنَانٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاءٌ ، فَلَمَّا تَنَازَلْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَعْتُ وَنَظَرُ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ - وَكَانَ خَيْرَ رَمَضَانَ - فَقُلْتُ : جَعَلَنِي اللَّهُ ذَاكَ إِنْ لَمَوْلَاكَ طَبِيسٌ عَلَمِي حَقًّا وَقَدْ وَاللَّهِ شَرَبَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالْكَفِّ عَنِّي وَوَاللَّهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَكَ عَلَمِي وَلَا تَسْتَبِئُ لَكَ شَيْئًا ، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ ، فَلَمَّ أَزَلْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا سَائِمٌ ، فَصَاحَ صَدْرِي وَأَدْرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ ، فَمَسَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَرَحَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أَحَدُهُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا أَحَدُهُ عَنْهُ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ : لَا أَطْلُبُكَ أَطُفَرْتُ بِئِدًا ، فَقُلْتُ : لَا ، فَدَعَا لِي بِطَلَامٍ ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغَلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِيَ فَأَسْنَتُ وَالْغَلَامُ مِنَ الطَّلَامِ ، فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِي : اذْهَبِ الْوَسَادَةَ وَخُذْهَا تَحْتَهَا فَزَعْفُهَا وَإِذَا دَنَا بِنْتُ فَأَخَذْتُهَا وَدَسَعْتُهَا فِي كُمِّي وَ أَمَرَ أَدْبَعَةً مِنْ عِبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِيَ حَتَّى يَبْلُغُونِي مَنْزِلِي ، فَقُلْتُ : لَجُلُوكَ فِذَاكَ إِنَّ طَائِفًا مِنْ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَأَكْثَرُهُمْ أَنْ يُلَاقِيَانِي مَعِيَ عِبِيدُكَ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ الرَّشَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا دَدَدْتَهُمْ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَآتَسْتُ دَدَدْتَهُمْ فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسَّرَاجِ وَتَنَازَلْتُ إِلَى الدَّانِبِ وَإِذَا بِي ثَمَانِيَةٌ وَأَدْبَعُونَ دِينَارًا وَكَانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعَجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّ بِثَمُونِ السَّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ : حَقُّ الرَّجُلِ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا وَمَا بَقِيَ فَبُهِوْ لَكَ ؛ وَلَوْلَا اللَّهُ مَا عَرَفْتُ مَا لَكَ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّنِي وَلِيَّتُهُ ،

۳- راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام الودائع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامے اس کا میرے ادھر قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور مجھ پر ستمی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسول میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز دعویٰ تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لارے ہیں جسم پر ایک تیش ہے اور روا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے مشروم آں ، حضرت میرے قریب آ کر کھڑے گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چلوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپ مدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور میرا برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بگڑ بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افکار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے کیا نام لگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھانے کو فرمایا اس تکبیر کو اٹھاؤ اور جو اس کے پیچھے ہے اسے لو۔ میں نے اٹھایا تو اس کے پیچھے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی تینوں میں رکھ لے حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میرے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صاحب ہے اللہ تمہاری ود کرے اور غلاموں سے کہا۔ یہاں سے یہیں لوٹنا چاہی پلٹ نا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اچھٹان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گئے تو ۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنائی پر غیب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے دل کو یہ عزت بخشی۔

۵۔ عَنِ ابْنِ إِسْرَٰءِیْلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ أَخْرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ النَّبِيِّ حَجَّ فَبُهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَاتَّهَنَ إِلَى حَبَلِي - عَنْ يَسَّارِ الطَّرِيفِيِّ قَأْنَتْ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُغَالُ لَهُ فَارِغٌ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي فَارِغٍ قَدْ هَارُونَ بِفُطُوحٍ يُرْبَا إِرْبَا ، فَلَمْ تَذَرِهِ مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلَّى ذَا فَنِي هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْأَمْرُ بِنِجَاصٍ صَدِيقٌ جَعَلَ مِنْ بَنِي ذَلِكَ الْجَبَلِ وَ أَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثَمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا دَجَّ مِنْ مَكَّةَ صَدِيقُ الْبَيْتِ فَأَمَرَ بِهَبْمَعٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِعَ إِرْبَا إِرْبَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کہ وہ عراق کے پاس پہنچے تو حکم جلتے ہوئے بائیں طرف پڑنا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے منہ نہ کیے، حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ بن یزید اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو دیکھا کہ ہارون اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ، بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلَحَّضْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَنْهٍ أَطْلَعَهُ مِنْهُ، فَكُنَّ يَعْبُدُونِي، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقِيلَ وَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ إِلَى قَرْبِ قَصْرِ فَلَانٍ، فَتَوَلَّى تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَفَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا نَائِلٌ، فَقُلْتُ: جِئْتُكَ فَذَاكَ هَذَا الْعَبْدُ قَدْ أَطْلَعْنَا وَلَا دَأْبَ لِمَا أَمْلَيْتَ دَرَعًا قَمَا يَوْمًا فَهَكَذَا يَسْطُوهُ الْأَرْضَ حَكْمًا شَدِيدًا، ثُمَّ صَرَبَ يَدِيهِ فَنَادَوْا مِنْهُ سَبِيكَةً دَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَفِيعْ بِهَا وَانْكُثْ مَا رَأَيْتَ.

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ نے یہاں کیا میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا وہ وعدہ فرمایا کہ تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو بھیجے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ فلاں قعر کے ساتھ پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا میں نے کہا آج حید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ تو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جردیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبر دلا نہ کرنا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَاسِرِ الْخَازِمِيِّ وَالزَّيْهَانِيِّ بْنِ السَّلْتِ جَمْعًا قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْعَامَّةِ كَتَبَ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسْتَفْدِيهِ إِلَى خُرَاسَانَ، فَأَعْلَفَ عَلَيْهِ أَبُو الْعَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعَلٍّ، فَلَمْ يَزَلِ الْعَامَّةُ يَكْتَبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّ لَا يَكْفِي عَنْهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَلَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْعَ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْعَامَّةُ: لَا تَأْخُذْ عَلَيَّ بِرَبِيقِ الْجَبَلِ وَنَفْمٍ، وَخُذْ عَلَيَّ طَرِيقَ الْبَحْرِ وَذِلَّ الْأَهْوَاؤَ وَفَارِسٍ، حَتَّى دَافِيَ مَرَوْ، فَعَرَسَ عَلَيْهِ الْعَامَّةُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْجِلَافَةَ، فَأَبَى أَبُو الْعَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ قَوْلًا لِي الْعَبْدُ: فَقَالَ: عَلَى شُرُوطٍ أَلَكُنَا قَالَ الْعَامَّةُ: كَلْ، سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وَلَايَةِ الْعَبْدِ، عَلَى أَنْ لَا أَمُرَ وَلَا أَنْهِيَ وَلَا أَفْقِي وَلَا أَفْقِي وَلَا أُولِي وَلَا أُفْلِحُ وَلَا أُغْنِي عَنِّي وَمَا هُوَ قَائِمٌ وَتَمُوتُ مِنِّي ذَلِكَ كَلِمَةً فَأَجَابَهُ الْعَامَّةُ إِلَى ذَلِكَ كَلِمَةً، قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِأَمْرٍ قَالَ: فَلَمَّا حَصَرَ الْعَبْدُ بَقِيَ الْعَامَّةُ

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کے چارہ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادہ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی۔ مامون نے لکھا کہ آپ براہ و عظیم و قہ نہ آئیں (مہاں شیعوں زیادہ تھے۔ اندیشہ تھا کہ روک نہ لے جائیں) بلکہ براہ بصرہ و اجواز و فوارس مژگوں پیچیں، جب آپ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (استحاثا) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ کوئی حکم دلا گا نہ نہیں کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصلہ کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سواری ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط ہیں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے مرث ہے کہ آپ کی طرف سے لوگوں کے متوجہ مصلحت ہو جائیں اور آپ کی نفیلات کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور اگر میرا مذہب قبول نہیں تو میرا ہی طرح نماز کے لئے ٹکٹوں کا جس طرح رسول اللہ اور امیر المؤمنین نکلے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کو وہ سواری ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکاؤں کی چھتوں پر آ بیٹھے و مرد و عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جہاں حضرت کے دروازے پر آسمو جھومے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے فضل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھوڑ سینہ پر لٹکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو۔ پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابہ نہ تھے اور پابامہ کے اپنے نصف سات تک آٹھے جو تھے تھے اور دامن گروانے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور پازیکیری کہیں ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے درمیان کاجواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سرداران سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر ٹھہرے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کھانکے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چہ پاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور محمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یا سرِ غلام نے کہا آواز گرے بے شہر ہو و گرج اٹھا۔ جب لوگوں نے امامؑ کو رہنمائی دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین یکساں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور ہزار نگینوں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مروجین و محض گریدہ یکساں ہے۔ جب ماموں کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اس طرح عید کا دمک پیچھے تو لوگ ان کے گرد یہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے کوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ ماموں نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے مٹکائے وہیں کرسوا رہے اور لوٹ آئے۔

۸۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْمُأْمُونُونَ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُونَ بُغْدَادَ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذُو النَّسْتِ بْنِ خَرَجَ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي النَّسْتِ كِتَابٌ مِنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَتَخَلَّى فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ، أَتَى تَقَرُّتُ فِي تَحْوِيلِ الشَّعَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَدْعُو فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ حَرَّةَ الْحَدِيدِ وَحَرَّةَ النَّارِ وَأَدْرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرَّضَا الْحَمَامُ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَتَخْتَصِمَ فِيهِ وَتُسَكَّ عَلَى يَدَيْكَ الدِّمُ لِمَنْ وَلَدَ عَنْكَ تَحْتَهُ، فَكَتَبْتُ ذُو النَّسْتِ إِلَى الْمُأْمُونِ بِذَلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذَلِكَ، فَكَتَبَ الْمُأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَامِ عَدَا وَلَا أَدْرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَامَ عَدَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلِ عَدَا الْحَمَامِ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَامَ عَدَا وَلَا أَدْرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَامَ عَدَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُأْمُونُ سَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَامِ عَدَا وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ: فَلَمَّا أَمْسَبْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُولُوا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذَلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّبْحَ فَأَمَرَنَا: اسْتَعِدُّوا عَلَى السَّلَاحِ فَاسْتَعِدَّ كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا صَبَحْتُ سَمِعْتُ السَّجَّةَ وَالتَّحَنُّتَ وَكَثُرْتُ فَإِذَا نَحْرُ الْمُأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ! آخِرُ لَيْلَةٍ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَتَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالشُّبُوبِ فَقَتَلُوهُ وَآخِذَ وَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ نَفَرٍ كُلُّهُمْ ابْنُ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنُ ذِي الْقَلَمِ فَقَالُوا: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالنُّوَادُ وَتَمَنَّى كُلُّ مَنْ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمُأْمُونِ قَالُوا: هَذَا اغْتَالُهُ وَقَتْلُهُ - يَمْنُونُ الْمُأْمُونُونَ - وَنُظِّلْنَ بِعِيهِ وَجَاوَدُوا بِالْبِزْيَانِ لِيُخْرِقُوا الْبَابَ، فَقَالَ الْمُأْمُونُ لَأَبِي

الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا سَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتَقَرَّ بِهِمْ؟ قَالَ: فَقَالَ يَأَيُّرُ : قَرَّ كَيْبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِي : اذْكَبْ قَرَّ كَيْبَتْ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرْنَا إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَرَاخَمُوا ، فَقَالَ لَنَّهُمْ يَتَّبِعُهُ نَظَرُ قَوْمًا تَمَرُّ قَوْمًا ، قَالَ يَأَيُّرُ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ يَتَّبِعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَعَ وَعَمَرَ .

۸۔ یا سرے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے سے مامون خراسان سے چلا، فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام

بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی حن بن سہیل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ تھلا جینے تم پریم چار شنبہ گزری آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کرو چنے جاؤ

گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المؤمنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو تو جماعت کرنا

(جہنمے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا تاکہ نخواست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے مامون کو اطلاع

دی اور درخواست کی کہ ابو الحسن کو بھی اطلاع دے دو مامون نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب

میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے میں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے مامون نے دوبارہ اس بارے میں

لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا۔ فرما رہے ہیں اسے مل کل حمام میں

نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ مامون نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی پسند ہیں اور

رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یا سر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو حادثہ ہونے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔

یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سنو کیا آواز آتی ہے۔ میں اور گیا تو شور و غل

سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس مامون کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے

گھر کی طرف تھا وہ حضرت کی طرف متبادہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے میرے آقا ابو الحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس

نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ کھولیں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں

کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالاکاٹیا فضل بن تعلین (دو دفتروں کا نشی) تھا یا سر نے کہا پس جمع ہونے لشکر

اور سردار حن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے مامون کے دروازے پر اور کہنے لگے اس نے کہا ما اور فضل کو ایسے لینے مامون

نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور دیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ مامون نے کہا۔ اے میرے آقا ابو الحسن

آپ جا کر ان لوگوں کو براگتہ کیجئے۔ یا سر کہتا ہے حضرت سوار ہونے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہویم گھر کے دروازے سے

جب تک تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر بہت متفرق ہو جاؤ یا سر کا بیان ہے کہ لوگ اس

طرز پر آئے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جس کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چلی دیا۔

۹۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسَافِرٍ، وَعَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَزَادَ هَارُونَ بْنُ الْمُصْطَبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْغَبَ إِلَيْكَ وَقُلْ لَهُ: لَا تَخْرُجْ عَدَا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ عَدَا هَرَمْتَ وَقَتْلَ أَصْحَابِكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ لَا تَخْرُجْ عَدَا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هَرَمْتَ وَقَتْلَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَأَمَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَفْصِلْ رَسْمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَنْهَزَهُمْ وَقَتْلَ أَصْحَابَهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبُيُوتِ قَوْمٍ يَحْتَجُّ بِنِ خَالِدٍ فَقَطَعُوا رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَايِرِ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لِي لِيَدْرُونَ مَا يَحِلُّ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونَ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ - وَصَحَّ وَصَحَّ - قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَعْتُهِ مَعَهُ.

۱۰۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مصیب حاکم مدینہ نے جاہل جنگ کے محمد بن ہادی سے جنھوں نے مکہ میں حضور کی حق اور زید بن رفر کے امام تھے اور فرساں میں وفات پائی، امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل تفریح نہ کرنا درود شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیے جائیں گے۔ اگرچہ مجھے تو نے یہی جانا تھا کہ وہیں کہیں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کہ آپ شروع کر دیں درود شکست ہو گیا اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا کہ میں نے کہا تو اب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے ان کو قتل کر دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس نے شروع کیا اور ہمارے مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا کہ میں بن خالد پر مکہ اور ہرے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا پیرہ گزرا اور ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ پیارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا (فضل بن یحییٰ کا حق) پھر مسافر نے کہا: حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا ہوں کہ ہارون کہتا ہے کہ حضرت کے پاس پادریں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَدَّثَنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا لَأَهُ حَكْمٌ، قُلْتُ أَزْهَرَتْ بِهِ قَالَ: فَأَقْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هَذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرِّ بِهِ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ الْمُسْتِ وَالْأَمَاءُ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّ وَقَالَ يَدِيدُو (وَقَالَ) لِلْعَلَامِ: مَضَى عَلَيَّ الْمَاءُ قَالَ: فَجَعَلَ يَسْبُلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الْمُسْتِ دَهَبٌ، ثُمَّ انْقَطَعَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ هَكَذَا (لَا) يَمْلِكُ بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامان

لے کر آیا۔ آپ نے انہاں مسرت دیکھا۔ لائے والا زخمیدہ ہوا اور پتھل میں کچنے لگا۔ میں اس مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ نے غلام سے فرمایا۔ فطش اور ہانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے فطش میں سونا گرے لگا۔ پھر آپ نے اس شخص سے کہا۔ میں پر خدا کا فضل جو اس کو کیا پراد ہے اس مال کا جو اس کے پاس لا باقی ہے۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا : عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزَلَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَلَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَبِيحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُبِسَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٌ ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَ عِمَاتَيْنِ . غَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرِينَ سَنَةً إِلَّا شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۳۹ سال کا عمر میں ۲۶ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم تیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

۱۲۰ (باب)

مَوْلِدُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسِيٍّ وَ عِشْرِينَ وَ عِمَاتَةٍ وَ قُبِسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ سَنَةً وَ عِشْرِينَ وَ عِمَاتِيَّةً عَشَرَ يَوْمًا وَ ذُوْنَ يَنْفَادَةٍ فِي مَغَايِرَ مُرْتَضَى عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَدْ كَانَ الْمُسْتَعِيمُ أَتَّخَذَهُ إِلَى يَنْفَادَةٍ فِي أَوَّلِ حُلِيِّ السَّنَةِ النَّبَوِيِّ فِيهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ . وَامْرَأَتُهُ وَلَدَتْ لَهُ ابْنًا سَبْعَةَ نَوَاسِثَ وَ قَبْلَ آبِنَا : إِنَّ اسْمَهُ كَانَ خَيْرَ زَانَ . وَ رَوَى أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَخَارِبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ . قَالَ مُحَمَّدٌ : وَ كَانَ رَدِّيْنَا .

قَالَ: كُنْتُ بِالْمَسْكَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلًا مَحْبُوسًا مِنِّي بِوَرْنٍ فَاجِئَ الشَّامَ مَكْبُولًا وَقَالُوا:
إِنَّكَ تَبَيَّنَ، قَالَ عَلِيٌّ بْنُ خَالِدٍ: فَاتَيْتُ الْبَابَ وَذَارَيْتُ الْبُؤَابِ وَ الْحَجَّيَّةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
رَجُلٌ لَهُ قَهْمٌ، قُلْتُ: يَا هَذَا مَا بَيْتُكَ وَمَا أَمْرُكَ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا بِالشَّامِ أَعْبَدُ اللَّهَ فِي
الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ قَبِينَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي مُنْ
بَلَا، قَفَعْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ لِي: تَعْرِفُ هَذَا الْمَسْجِدَ؟ قُلْتُ:
نَعَمْ هَذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ، قَالَ قَسَلْتُ مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ
بِالْمَدِينَةِ، فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَبِينَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ، فَلَمْ أَرْكَعْهُ حَتَّى قَضَى تَلَايِكُمْ وَقَفَّيْتُ مَنَابِكِي مَعَهُ قَبِينَا أَنَا مَعَهُ
إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَعَى الرَّجُلِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْغَابِلُ إِذَا أَنَا
بِهِ قَبْلَ يَمَلِّ يَفْعَلُهُ الْأَوَّلَى، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ تَلَايِكُمْ وَدَدَنِي إِلَى الشَّامِ وَمَعَى بِمُفَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ:
سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَفَدَّكَ عَلَى مَا دَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَنَا هَذَا بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مُوسَى
قَالَ فَتَرَأَى الْخَبْرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّيَّانِ، فَبَيَّتَ إِلَيْهِ وَأَخَذَنِي وَكَبَّلَنِي فِي
الْحَبِيدِ وَحَمَّلَنِي إِلَى الْبَرَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَارْقِعَ الْقَبِيَّةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَفَعَلَ وَذَكَرَ
فِي قَبِيَّةٍ مَا كَانَ مَوْضِعَ فِي قَبِيَّةٍ، قُلْتُ لَئِنْ أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي بِلَدٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَدَدْتُ لَعْنُ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْلِكَ هَذَا، قَالَ عَلِيٌّ بْنُ
خَالِدٍ قَسَمَنِي ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَدَفَعْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْمَرْأَةِ الْقَصِيرَةِ قَالَ: ثُمَّ بَكَرْتُ عَلَيْكَ فَإِذَا الْجُنْدُ
وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَصَاحِبُ التَّيْجِ وَخَلْفُ اللَّهِ، قُلْتُ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي
تَبَيَّنَ انْتَقَدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْنَى أَحَدٌ مِنْهُ إِلَّا خَطَفَهُ الطَّيْرُ.

امام محمد تقی علیہ السلام ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخری قعدہ ۲۲۰ھ میں پر عمر ۲۵ سال دو
۸۵ھ اور دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قرش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال
آپ کی وفات ہوئی اس کے اول میں مقتسم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کزیزہ تھیں جن کا نام سبیکہ ثویبہ
تھا اور ان کو خیز زمان بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ مدینہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسول اللہ کے حنفان سے
تھیں۔

۱۔ عل بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدہ زیدی تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ تاجیہ شاہ سے

ایک شخص تیر کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر گیا اور وہ بانوں پہرہ داروں کو بٹھایا جو اس شخص تک پہنچائیں گے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اسے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس پر مشغول عبادت تھا جس کو مقام کن اس میں تپتیں اس مانت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہڑا جو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کو قدم پائا۔ اس نے کہا جاننا ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا یاں یہ مسجد کو نہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم حدیث میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسول اللہؐ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس رسولؐ پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو ملک میں پائا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میرا قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پہلین شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبد الملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے سسٹھڑی اور میڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف بھیج دیا۔ راوی کہتے ہیں اس نے اس سے کہا۔ یہ قعد تم محمد بن عبد الملک سے بیان کرو در خواست میں لکھو کہ میں دعویٰ نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واقعہ) اللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کو نہ لے گیا اور کو نہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹا یا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت مدد پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ لشکر وے جو یکبار پہرے دار اور بہت ہی مخلوق میں ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو دعویٰ نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین تلگ لگائی یا کوئی بزدل اسے اٹھالے گیا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَشْجَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّيْنٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ - مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ - وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي كُنْ يَوْمَ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ قَسْرًا، فِي الصَّحْنِ وَصَبَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَسَبَ عَلَيْهِ وَبَرَّجُ إِلَى بَيْتِ فَاظِمَةً عَلَيْهَا السَّادَمُ، فَيَخْلَعُ ثِيَابَهُ وَيَعُومُ قِيَامًا قِيَامًا إِلَى الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: إِذَا نَزَلَ فَاقْبَعْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التَّرَابِ الَّذِي يَطْلَعُ عَلَيْهِ، فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَتْلِيهِ لِأَقْلَمُ هَذَا.

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَفَتْ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ﷺ عَلَى حِمَارِهِ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ
وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُسَلِّي فِيهِ فَعَمَلَ هَذَا أَيْثَامًا ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ ثَغْلِيهِ حَتَّى فَاحَظْتُ
الْحَصَا الَّذِي يَطْلُقُ عَلَيْهِمْ يَقْتَمِعُونِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْفَجَاءَةِ عِنْدَ الزَّوَالِ نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ
دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُسَلِّي فِيهِ فَسَلَّى فِي ثَغْلِيهِ
وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى قَعَلَ ذَلِكَ أَيْثَامًا ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَّبِعْنِي هُنَا وَلَكِنْ أَذْهَبَ إِلَى بَابِ
الْحِمَامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحِمَامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطْلُقُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحِمَامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ
فَقَبِلَ بِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حِمَامًا بِالْبَيْعِ لِرَجُلٍ مِنْ وَلَدِ طَلْحَةَ فَتَمَرَّتْ يَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ
الْحِمَامُ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحِمَامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّلْحِيِّ أَحَدَهُ ثُمَّ أَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ﷺ فَقَالَ الطَّلْحِيُّ
إِنْ أَرَدْتُ دُخُولَ الْحِمَامِ ، فَمَنْ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَنْهَيْتَا لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ وَلَيْمَ ، قَالَ : لِأَنَّ
ابْنَ الرَّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحِمَامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنْ ابْنُ الرَّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ حُمُودَ
صَالِحٌ وَوَرَعَ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُودُونَ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحِمَامُ عَمْرُو ؟ قَالَ : مُعَلِّي لَهُ الْحِمَامُ إِذَا جَاءَ
فَالَ : قَبِيتُ أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ﷺ وَمَعَهُ عِلْدَانُ لَهُ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى ادْخَلَهُ
الْمَسْلُحَ فَسَمِعَهُ وَوَأْفَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الصَّخْرَةَ عَلَى حِمَارِهِ وَدَخَلَ الْمَسْلُحَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ ، فَقُلْتُ
لِلطَّلْحِيِّ : هَذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِنَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّالِحِ وَالْوَرَعِ ؟ فَقَالَ : يَا هَذَا لَا إِلَهَ مَا فَعَلَ هَذَا
قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ ، قُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَبَيْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يُخْرَجَ
فَلَمَّا بَلَغَ مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَادْخَلَ الْمَسْلُحَ وَوَكَّبَ مِنْ تَوْفِي
الْحَصِيرِ وَخَرَجَ ﷺ قُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ دَانَ آذِيَتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَدًا وَصَحَّ
عَزَمِي عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَفَتْ الزَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الْمَسْحِي فَدَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ
يُسَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِي فَاظْمَنَ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَخَلَعَ ثَغْلِيهِ وَفَافَ يُسَلِّي .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسول میں مقیم تھا میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقتِ زوال
مسجد رسول میں آتے ، میں نے اُسے اور غیر رسول کے پاس جاکر سلام کرتے اور بیتِ فاطمہ کے طرف سے جوتے اُتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں دوسو سوڑا لاکھ حضرت اپنی سوارچی اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لوں میں حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تا کہ یہ کام کروں جب نوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر دوسرے رسول پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جو تا آتا رہے تو کس منکر میں سے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقت نوال تشریف لائے اور پتھر پر اتے پھر اتر گئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر بیٹھے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اندر سے نماز پڑھی ایک منہر کی نعلین میں نماز پڑھی جا سکتی ہے کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام مانا چاہیے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی اسے لوں گا۔ میں نے پتہ چلا کیا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا یقین والے حمام میں جماد الاول طلمس سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردو طلمس سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلمس نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اشوا اور اندر داخل ہو ورنہ نہت و برسر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزغہ امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہوا چونکہ پتہ چل گیا ہے تو میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا ان کو محمدؐ ہے یہی صاحب زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جا سکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کر دیتے ہیں ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے ایک نوکر کے پاس پورے تھا۔ جب حضرت باسلام آئے کہ جگہ داخل ہوئے تو اس نے پورے پچھا دیا آپ مہار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے لگے کہ پتھر پر بیٹھے تو مجھے پتہ چل گیا۔ میں نے مردو طلمس سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیت نفس کی قوت تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیا ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کہتے چلا آ رہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوئے آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلح میں دیکھ کر اُگرتے کی جگہ داخل کیا۔ آپ پورے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس میں کمال طرف نہ لوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقت نوال جب سوار ہو کر آئے تو میں نے اسی جگہ اترے جہاں اتر کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ اترے جہاں بیت خاٹ میں نماز پڑھا کرتے تھے جو تہ انار لے کر اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳- الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَلٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَشْبَاهٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ قَتْلَى فَمَنْطَرْتُ إِلَى دَائِيهِ وَرَجَلَيْهِ لَا وَفَّ فَمَنْتُهُ لِأَصْحَابِنَا وَمَضَى قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَمَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ

اَحْتَجَّ فِي الْاِيْمَانَةِ بِمَثَلِ مَا اَحْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ ، فَقَالَ : « وَ آتَيْنَا الْحُكْمَ صَبِيحًا » قَالَ : « لَئِنْ بَلَغَ أَشُدَّهُ لَتَبْلُغَ أَزْعَجِي سَنَةً » فَقَدْ يَجُورُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيحًا وَ يَجُورُ أَنْ يُطْلَعَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ علی ابن ابی طالب سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قدر و قیمت کا ذکر وہ اپنے اصحاب سے معمر میں کروں میں خود ہی کہہ رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا : اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار رحمت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک بلکہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) پہن میں دیا دوسری بلکہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا پس یہ بھی ہمارے ہے کہ اپنا حکم پہن میں دے دے اور یہ بھی ہمارے ہے کہ چالیس سال کے بعد دے دے آپ کا یہ مقدمہ تھا کہ تم میرے پیچھے کے قدر و قیمت پر نہ جاؤ خدا کی حمد و تعلق کی پسین سے مخصوص نہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيْثَانِ قَالَ : اخْتَالَ التَّائِمُونَ عَلِيَّ ابْنِ جَعْفَرٍ بِكُلِّ حَبْلَةٍ ، فَلَمْ يَمَكِّنْهُ فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا اِفْتُلَ وَ ارَادَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهِ اِسْتَنْقَعَ اِلَيْهِ مَا تَقِي . وَ صَبَغَهُ مِنْ اُجْمَلِي مَا يَكُونُ ، اِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمْ جَامَا فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقْبِلُ اَبَا جَعْفَرٍ . اِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْاَخْبَارِ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِمْ وَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ مَنُونٍ وَ عُودٍ وَ صَرَبٍ ، طَوِيلُ الْيَحْبَرِ ، قَدْ غَاوُ التَّائِمُونَ فَقَالَ : يَا اَعْمَرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا قُلَانَا اَوْ كُنْهَكَ اَمْرٌ ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِي جَعْفَرٍ . فَسَوَّقَ مُخَارِقٌ شَهَقَةً اِجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الدِّارِ وَ جَعَلَ يَسْرُبُ بِعُودِهِ وَ يُغْتَبِي ، فَلَمَّا فَعَلَ سَاعَةً وَ اِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ لَا يَسْمَعُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ . رَفَعَ اِلَيْهِمْ رَأْسَهُ وَقَالَ : اَسْتَوَّ اللهُ يَا اَيُّهَا الْمُتَنَوِّنُونَ قَالَ : فَسَقَطَ الْمِشْرَابُ مِنْ يَدَيْهِ وَ الْعُودُ فَلَمْ يَسْتَفِيعْ يَتَذَبُّهُ اِلَى اَنْ مَاتَ قَالَ : فَسَأَلَهُ التَّائِمُونَ عَنْ خَالِهِ فَقَالَ : لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ فَرَعْتُ فَرَعَةً لَا فِيْهَا شَيْءٌ اَبَدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو ادا کرنے کے لئے ماموں نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فتنہ ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی پیش سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کہ دوسو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موقیہ یا ہوا ہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شامی امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور مشورہ کریں دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب ماموں اس تدبیر میں ناکام ہوا تو نرا حق گوئیے کہ جو دراز ریش تھا بکلیہ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دشمنی و خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہوجوں گا۔ پس ماموں کے عمل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گارہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ خدا ہی ظن دیکھا نہ باتیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا اور دروازہ کھولا خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فراتے ہی مضطرب اور باہر اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اترتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ یہی کار ہو گئے۔ ماموں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام کے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا ارتکاب ممکن ہے۔

۵۔ عِلِّيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ذَاؤَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَعِيْتُ ثَلَاثَ رِفَاحٍ غَيْرَ مُؤْمِنَةٍ وَاسْتَبَهَتْ عَلَيَّ فَأَعْتَمْتُ كَفْتَاوَلِ إِخْذِيهَا وَقَالَ : هَذِهِ رُفْعَةٌ زِيَادٌ مِنْ شَيْبٍ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : زِيَادٌ رُفْعَةٌ فَلَانٍ ، فَبُوتَ أَنَا فَتَنَلْتُ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ قَالَ : وَأَعْطَانِي ثَلَاثِيَاثَ رِفَاحٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهَا إِلَى بَعْضِ أَبِي عَمِيهِ وَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ : دَلَّنِي عَلَى حَبِّ بَنِي بَشْرٍ لِي بِهَا مَنَاعًا ، قَدْ لُهُ عَلَيْكَ . قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِالْأَمْرِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا هَاشِمٍ دَلَّنِي عَلَى حَبِّ رَافِعٍ بَشْرٍ لِي بِهَا مَنَاعًا ، فَقُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : وَكَلَّمَنِي جَمَالٌ أَنْ أَكُونَهُ لَكَ لِيَدْخُلَهُ فِي بَعْضِ أُمُورِهِ ، قَدْ خَلْتُ عَلَيْكَ لَوْ كُنْتُ لَهْ قَوْماً جَدُّنَا كُلُّهُمْ جَمَاعَةً وَلَمْ يَكُنْ بِي كَلَامُهُ ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلُّ وَاسِعٍ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ : ابْتَدَأَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ - يَا غُلَامُ انْظُرْ إِلَى الْجَمَالِ الَّذِي أَنَا نَاهِي أَبُو هَاشِمٍ قَضَمَهُ إِلَيْكَ . قَالَ : وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بَشَانًا فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَمَوْلُجٌ يَأْكُلُ الطَّيْنَ ، فَادْعُ اللَّهَ لِي ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ (لِي) بَعْدَ (ثَلَاثَةٍ) أَيَّامٍ ابْتَدَأَ مِنْهُ : يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ أَدْعَبَ اللَّهُ عَنكَ أَكْلَ الطَّيْنِ . قَالَ أَبُو هَاشِمٍ : قَمَا عَمِيَ أَهْلُ بَيْتِي مِنْهُ الْيَوْمَ .

۵۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس میں خط تھے جن کے آذان میں مکتوب لایا کہ امام نے سخا میں شب میں پڑ گیا اور نگین ہوا حضرت نے ان میں سے ایک کو بے کفر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیب کے نام ہے پھر دوسرا اشکار فرمایا یہ سنوں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تہنم کیا۔ پھر تیسرے میں سوندار دے کر فرمایا ان کو میرے نسلان چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجھ پر کار کو متاؤ جو میرے لئے سالمان خنریہ دے۔ دواہی کہتا ہے ایک سادہ بان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے ذکر کر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناوَل فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھا کر کھا کر حضرت نے بغیر کچھ کچھ خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس سادہ بان کو بلا ہے ابو ہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں اٹھ کھڑے کی طرت راغب ہوں پس آپ دعا فرمائیں یہ سن کر خاموش ہو گئے تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کا خستہ ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابلِ نفرت نہ تھی۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَزَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عُقْبَةَ أَوْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عَرِيضٍ حَيْثُ بَنَى رَابِعَةَ الْمَأْمُونَةِ كُنْتُ تَنَاقُلُكَ مِنَ اللَّيْلِ دَوَاءً فَأَدْرَكْتُ دَخَلَ عَلَيَّ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا وَفَدَّ أَمَّا بَنِي النَّطَشِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَطَرَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: أَطْلُكَ عَطَشًا نَا، قُلْتُ أَجَلٌ، قَالَ: يَا عَلَّامُ أَوْ جَارِيَةُ اسْمُهَا مَاءٌ قُلْتُ فِي نَفْسِي: الشَّاءُ يَا نَوْتُهُ يَمَاءٌ يَسْمُوهُ بِهِ فَاغْتَمَسْتُ لِيَذْكَ فَاقْبَلُ الْعَلَّامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَلَّامُ نَاوَلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلُ الْمَاءَ، فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلْنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطَشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُو بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأَوَّلَى، فَلَمَّا جَاءَ الْعَلَّامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي وَمِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأَوَّلَى، فَتَنَاوَلُ الْقَدَحَ، ثُمَّ شَرِبْتُ فَتَنَاوَلْنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَزَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَطْلُكُمْ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتے ہیں کیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ کی شادی بنتِ مامون سے ہوئی تھی، میرے رات کو دروا کاٹی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا معلوم ہوتا ہے تم پیاس سے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر دیے نہ فرمایا اسے سیراب کر میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ نہ مل لائے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر سکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تب فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشَّيْخَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَسَأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ عليه السلام وَلَمْ يَغْشَ مِنْهُمْ.

۷۔ ابراہیمؑ اپنے باپ سے رحلت کیا جبکہ انہم محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شخصوں نے کہا کہ اگر وہ نے اذان چاہا، حضرت نے اہل بیت وہ لوگ اُسے ابراہیمؑ کے مکان میں حضرت سے ۳۰ روزہ سال کے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ عَظِيمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، قَالَ: فَقَالَ: لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ؟ قَالَ: نَمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ لِي: تَأَذَّبْتَ.

۸۔ راوی کہتے ہیں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا تم نے الحمد للہ نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے اب حاصل۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَجْوِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ حَدَّثَ بِأَلْفِ قُرْآنٍ حَدَّثَ: فَقُلْتُ: مَاذَا عُمَرَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، حَتَّى أَصْبَحْتُ لَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يَسْرُكَ لَجِئْتُ خَافِيًا أَعُوذُ إِلَيْكَ، قَالَ: يَا عَجْوُ، أَوْ لَا تَنْدِي مَا قَالَ - لَنَنَدِي اللَّهُ - لِمُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: خَالِكَةُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: أَطْلُكَ سَكْرَانٌ فَقَالَ أَبِي: أَلَمْ تَكُنْ تَقُلُّمُ أَنْبِيَا أَعْتَبَيْتُكَ لَكَ صَائِمًا فَأَذَقَهُ طَعْمَ الْخَرْبِ وَدَلَّ الْأَسْرَ، قَوَّالُهُ إِنَّ دَهَيْتِ الْأَيْتَامَ حَتَّى حُرِبَتْ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ نَمَّ أَخَذَ أَسِيرًا وَمَوَدًّا قَدْ مَاتَ لِأَرْحَمَةِ اللَّهِ وَقَدْ ذَوَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا ذَالَ يُدْبِلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَهْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتے ہیں کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے محمد آل فریق دغلام علی بن یقین اس کے لئے کوئی عادت پیش کیا۔ میں نے کہا عمر (فریق کا بیٹا) مر گیا۔ حضرت نے ۴۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ غریب کو اتنا خوش کرے گی تو کیا ہر روز تاجروں کو آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے معاملہ کیا تو اس نے کہا آپ نشر میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روز سے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے دی۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مر گیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيْبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقَبْلَةِ سَوَاءً وَدَّكَرَ أَنَّ السِّدَّةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ بَابَةً، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ، فَدَعَا بِمَا وَدَّ تَهَيَّأَتْ السِّدَّةُ فَعَاشَتْ السِّدَّةُ وَأَوْدَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ غَاوِيَا.

۱۰۔ اردو کہتے ہیں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر و مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں، وہاں پیری کا ایک سوکھا درخت تھا حضرت نے پانی منگوا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہر اس میرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَلٍ، عَنِ الْحَجَّالِ وَغَيْرِهِمْ عَنْ هُشَيْنٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ الْمَطْرِفِيِّ قَالَ: مَعِيَ أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام وَلِيَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَزَعْمُ، قُلْتُ فِي نَفْسِي: ذَهَبَ مَا لِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَدًا فَأَتْنِي وَلَيْسَ كُنْ مَمْلُوكًا هَذَا وَأَوْزَانُ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي: مَعِيَ أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَزَعْمُ، قُلْتُ: نَعَمْ قَرَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَإِذَا تَحْتَهُ دُانَابَرٌ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ.

۱۱۔ مطرق کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار دینم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضا کا انتقال ہو گیا ہے اور کہا ہے ان پر چار ہزار دینم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مسئلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

۱۲۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمِيعًا، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُهَنْبَرٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِسَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا، ثُبُوقِي يَوْمَ الثَّلَاثِ لَيْسَتْ حُلُوفُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةً وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، غَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ سِتَّةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روزِ شنبہ ۱۲ ذی الحجہ کو ۲۳۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو ایک سو ال باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

۱۲۱ (باب)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ
وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اِثْنَيْ عَشْرَةَ وَ مِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ وَلِدَتْهُ
رَجَبِ سَنَةِ اَرْبَعِ عَشْرَةَ وَ مِائَتَيْنِ . وَمَعْنَى لِاَرْبَعِ بَقِيَّتِ مِنْ جُمَادَى الْاُخْرَى سَنَةِ اَرْبَعِ وَ خَمْسِينَ وَ
مِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ قُبِسَ عَلَيْهِ فِي رَجَبِ سَنَةِ اَرْبَعِ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَكَأَنَّ أَحَدَ وَاذْبَعُونَ سَنَةً وَبَنَتْهُ
أَهِلُّهُ ، وَاَذْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخَرِ الَّذِي رَوَى ، وَكَانَ الْمُنَوَّكِلُ أَشْخَصَ مَعَ بَعْضِ بَنِي هَرَمَّةَ
بْنِ أَعْيَنٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرٍّ مِنْ زَايَ ، فَتَوَفَّى عَلَيْهِ بِهَا وَوُفِّيَ فِي دَاوِدَ . وَاعْتَمَدَ وَلَدُ يَغَالُ
لَهَا سُمَانَةَ .

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّارٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ الْوَشَّارِ ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَشْبَاهِي قَالَ : قُبِسَتْ
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي : مَا خَبَرُ الْوَائِي عِنْدَكَ ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَفْتُ فِي
عَافِيَةٍ ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنْ أَهَلَّ
الْمَدِينَةَ يَقُولُونَ : إِنَّهُ مَاتَ ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي : إِنَّ النَّاسَ عَلِمَتْ أَنَّهُ هُوَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا قَعَلَ جَمْعُهُ ؟
قُلْتُ : تَرَكَهُ أَسْوَأَ النَّاسِ خِلَافِي السَّجْنِ ، قَالَ : فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ سَاجِدُ الْأَمْرِ ، مَا قَعَلَ ابْنُ الرَّيَّانِ ؟
قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ شَوْمٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ
وَقَالَ لِي : لَا بُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ ، يَا خَيْرَانُ ! مَاتَ الْوَائِي وَقَدْ قَعَدَ الْمُنَوَّكِلُ
جَمْعُهُ وَقَدْ قُبِلَ ابْنُ الرَّيَّانِ ، قُلْتُ : مَعْنَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : بَعْدَ خُرُوجِكَ بَيْتَةِ أَيَّامٍ .

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے
اور ہم عماد کی کوثر ۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر اس سال
تھی اور ایک روایت کے مطابق ۳۰ سال ماہ متوکل عباسی نے کبلی بن برکتر بن امین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرو بلایا

و میں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سہما نہ تھا۔
انجیران کا بیسان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے اس کو معاذ اللہ چھوڑا ہے میں اذروئے قلعن سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہل مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہیں نے فرمایا ہے پھر فرمایا معفر برا در واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں بڑے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صاب۔ یہ حکومت ہو گا۔ پھر فرمایا محمد بن عبد الماک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سہ سالہ ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ فائوش ہو گئے پھر سہرا ہے جو مقدرات الہیہ ہیں ان کا جباری ہونا ناگزیر ہے اسے خیران واثق مر گیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابن زیات قتل کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ضَالِحِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا فِي كُنْهِ الْأُمُورِ أَزَادُوا إِغْفَاءَ نُؤُودِكَ وَالْتِقَابَكَ، حَتَّى أُنْزِلُوكَ هَذَا الْخَانَ الْأَفْتَحَ، خَانَ السَّمَالِيكِ ۥ فَقَالَ: هُبْنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعْدٍ ثُمَّ أَوْفَا بِيَدِي وَقَالَ: أَنْظِرْ قَنْظَرِي، فَإِنَّا أَنَا بِرِوَضَاتِ آفَافٍ وَ رَوْضَاتِ بَابِزَاتٍ، فَبَيْنَ حَزَنَاتِ عِظَامَاتٍ وَ وَلَسْنَا كَمَا تَكُنُّ اللَّوْلُؤُ السَّكُونُ وَالْمِلَادُ وَ يَلْبَاؤُ وَ أَتَاهَا تَقَوُّرٌ، فَخَارَ بَصَرِي وَ حَسَرْتُ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا قَهْذَا لَنَا عَيْدٌ، لَنَا فِي خَانِ السَّمَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یہ دس دستوں وغیرہ آپ کے نور کو بھگا چاہتے ہیں اور آپ کو بغیوت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں جہان بلا کفر قسیم کیا ہے جو حسان الصعاليک یعنی مستلاح غائب ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما میرے بچھے باغات ہیں ان میں مین عورتیں خوشبو میں ہمیشہ اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکی جیسے اور خوب صورت لڑکیاں، لیور خوشنما ہیں خوب صورت ہر ن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہرگز موجود ہے ہم مختلف خانہ میں نہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَمًا كَثِيرَةً، فَقَدَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ اسْطَبْلِ دَابِرِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَغْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ فِي تِلْكَ الْغَنَمِ فَبِمَنْ أَمَرَ نَبِي بِهِ، فَبَنَتْ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ

وَإِلَى وَالِدَتِهِ وَقَفَرْنَا مِنْ أَمْرِي، ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْأَنْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدَيْهِ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّزْوِجَةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ يُبَيِّنُ عِدًّا عِدْنَا ثُمَّ تَنَصَّرَتْ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ أَقْبَلْتُ عَنْهُ وَبِئْسَ كَيْلَةً الْأَخْضَى فِي رِزَاقِي لَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ أَنَا بِي فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ، ثُمَّ قَالَ: فَعَفْتُ فَتَفَتَّحْتُ عَيْنِي فَلَمَّا أَنَا عَلَى بَابِي يَبْتَغِيَانِ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: عَزَّ فُتُّ بِالْمَشْكِرِ وَخَرَجْتُ يَبْتَغِيَانِ إِلَى الْعَبِيدِ.

۳۰۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے لئے بہت سی بریاں قراؤں کے لئے خریدیں۔

حضرت ایک وسیع اسلین میں بے گئے جس میں نے کچھ نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے علم کے مطابق ہر شخص کے نام کی کبری جدار کے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا اکل ہمارے پاس رہو۔ پھر ملے جانا۔ میں کچھ کس یوم عرس میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ میں کو حیدر شہر تھی جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا: اے سمان! اچھا میں کچھ اڑھویں۔ کچھ کھول تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعراسے ملا میں نے ان سے کہا عرضہ تو میں نے عسکر دسامرو میں کیا اور حیدر بغداد میں کی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ: مَرَّ مِنَ الْمُنَوَّرِ كَيْلٌ مِنْ خُرَاجِ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَالِ، فَلَمْ يَجْعَزْ أَحَدٌ أَنْ يَتَسَبَّحَ بِحَدِيثِهِ، فَتَنَكَّرَتْ أُمُّهُ إِذْ عُوِي. أَنْ تَحْوِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَلَا جَلِيلًا مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَافَانَ: لَوْ بَشِئْتُ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتُهِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو أَنْ يَكُونَ عَنْدهُ سِقَّةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ، فَبَشِئْتُ إِلَيْهِ وَصَفْتُ لَهُ عَيْتَهُ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤَخَّرَ كُسْبُ الشَّامِ فَبَدَأَتْ بِمَا وَرَدَ فَبَوَّسَعَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا بِهَرْدُونٍ مِنْ قَوْلِهِ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ: هُوَ وَابْنُ أَعْلَمَ بِنَا قَالَ وَأَخْصَرَ الْكُتُبَ وَعَيَّلَ كَمَا قَالَ وَوَسَّعَ عَلَيْهِ فَقَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ مِنْ عَيْتِهِ فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَغْلُخَانِيُّ الْعَلَوِيُّ فَحَبَلَتْ إِلَيْهِ عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتِمِهَا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ مِنْ عَيْتِهِ فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَغْلُخَانِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنْ أَمْنُوا لَا تُعْمَلُ إِلَيْهِ وَبِالْأَحَا، فَقَالَ لِسَيِّدِ الْحَاجِ: أَعْجَبْتُ عَلَيْهِ بِاللَّبْلِ وَخُفْنَا تَحْدُ عَنْدهُ مِنْ الْأَمْوَالِ وَالسَّلَاحِ وَآخِيهِ إِلَيَّ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَقَالَ لِي سَيِّدُ الْحَاجِ: مَرْتُ إِلَى دَاوُدَ بِالْبَيْلِ وَمَعِيَ سَلَمٌ فَصَدَّقْتُ السَّلَاحَ، فَلَمَّا تَرَّكْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَسِيلَ إِلَى اللَّهِ إِيَّاهُ ، فَكَذَابَنِي يَأْتِسِبُهُ ، مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ وَشَعْمُهُ ، كَلَّمَ أَلَيْتُ أَنْ أَسْؤَنِي بِشَعْمِهِ ،
فَقَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُثَّةٌ صَوْفٍ وَقَلَسُوهُ وَمِنْهَا وَسَجَادَةٌ عَلَى حَصْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَتُكْ أَنْ كَانَ
يُسَلِّمُ ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتَ كَدَحَلْنَاهَا وَفَتَشْتَبَاهَا فَلَمْ أَحِذْ فِيهَا شَيْئًا وَ وَجَدْتُ الْبَنْدَةَ فِي بَيْتِهِ
مَعْتُومَةً بِخَاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَكِبَابِ مَخْنُومًا وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمَصْلَى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفًا فِي
خُفَيْنِ غَيْرِ مُكَبَّسٍ ، فَأَخَذْتِي بِغُرْ حَتَمِ الْخَاسَةِ أَذْنَاهَا فَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عَيْنِكَ لَمْ أَتَيْتُ
وَمِنْكَ إِنْ عَوفَيْتَ حَمَلَكُ الْإِلَهُ مِنْ مَالِي عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ فَحَمَلَتْهَا إِلَيْهِ وَهَذَا خَاتَمِي عَلَى الْكَبَشِ
وَفَتَحَ الْكَبَشَ الْآخَرَ قَائِدًا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةٍ دِينَارٍ قُصِمَ إِلَى الْبَنْدَةِ بَنْدَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمَلِ ذَلِكَ
إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَوَدَدْتُ السَّيِّئَ وَالْكَبْشِينَ وَكُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَرَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَتَبْلُغُمُ الَّذِينَ
تَلَمَّوْا أَنِّي مُتَقَلِّبٌ بِتَقْلِيْبُونُ .

۴- دہلی کہتا ہے کہ متوکل کے دوں نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوئی تھی
کہ شتر سے شگاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذکر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سال حضرت امام علی نقی
علیہ السلام کو دے گی۔ فتح ابن حنظلہ درریر متوکل نے متوکل سے کہا کہ امی کے پاس بیجا جانے اور علاقہ کے لیے کیا جانے میں چلانے کے پاس
کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان
کیا وہ شخص لوٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی سیکنی کو عرق گلاب میں ملا یا جائے اور لگدی بنا کر دل پر
رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فتح نے کہا ایسا نہ کرو اطمینان نہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس
سیکنی منگوا کر حسب ضرورت امام علیہ السلام کی جیب لگدی کو پھوڑ پر رکھا تو غنیمت غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوٹ گیا
اور مواد باہر آگیا۔

اس کی ماں کو مصحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی ہر لگا دی جب
متوکل اچھا ہو گیا تو پہلی کے ایک ملوی نے کہا کہ امام کے پاس دو لکھ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان صاحب سے
کہا کہ رات کو چھاپ بارود اور جو کچھ گھر میں ہوا ہے آؤ از قسم مال و ہتھیار، ابما ہم بن محمد رادی ہے کہ کچھ سے سعید صاحب
نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیر می تھی۔ میں چپت پر چڑھا۔ جب میں اترتا تو
نارنگی کی وجہ سے مجھے ذہین نظر آتا اور کچھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی اسے سعید ٹھہر جا شمع
آتی ہے میں ٹھہر گیا۔ شمع آن تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اوٹی تجھ پہنچے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور پورے کا

مصلیٰ ہے مجھے یقین ہوا کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فہم ہوا۔ گھر کے سب حق تیرے سامنے ہیں میں نے کوڑ نہ تلاش کیا۔ سوئے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند ہر کردہ مہانیاں اند ایک تھیلہ ہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مٹنے کو بھی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں پیٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب بے کو متوکل کے پاس گیا جب اس نے مہانوں پر اپنی ماں کی ہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیسادی سے ملاؤں جوگی تھی یہ سند رانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علیؑ کو دس ہزار دینار دے دوں گی چنانچہ میں نے بیسوار اپنے یہ ہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے متوکل نے ایک مہانی کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اے حضرت کے پاس ملے جا میں دو دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا انعام اتنا تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا شکر کیا ہوا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّوْقَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْنَا بِأَمْرٍ: أَجْمَعُ أَمْرَكَ وَحَدَّ حَدِّكَ^(۱) قَالَ: فَأَنْبَأَنِي جَمْعُ أَمْرِي (وَأَنْتَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيْنِي) حَتَّى وَدَّ عَلِيُّكَ رَسُولٌ حَكَمَنِي مِنْ مَعْرِ مُقْبِئًا وَهَرَبَ عَلَى كُلِّ مَا أَمَلْتُكَ أَنْ تُكُنْتُ فِي السَّجْنِ ثَمَانِ سِنِينَ، ثُمَّ وَدَّ عَلِيُّكَ مِنْهُ فِي السَّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تُنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْخَافِيفِ الْقَرِيبِ، فَتَرَأَى الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكُونُ إِلَيْنِي بِهَذَا وَأَنَا فِي السَّجْنِ، إِنَّ هَذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكُنْتُ أَنْ حَلَّيْتُ عَشِيَّ وَالْيَحْدُ فِيهِ. قَالَ: وَ كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَ مَا يَسُؤُكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا خَصَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَتَبَ إِلَيْنَا بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَضْبِ^(۲) إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا: أَخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرَجَكَ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد فضلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرج نے کہا کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا دانش ہے اسے ہمیں کہ اور امتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے کا لیکن میری کچھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دیکھو بدو بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر لے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پہنچا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا، میں نے خدا پر دعا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے خط لکھیں گے میرے قعب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہو گیا اور الحمد للہ

محمد بن الفرغ نے اپنی زمیںوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ غریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ احمد بن حنبل نے محمد بن الفرغ سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا، تم باہر چلے جاؤ اور اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

۶- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ : رَأَيْتُ - يَعْنِي نَحْمًا - قَبْلَ مَوْبِذِ السَّكْرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدْ اسْتَقْبَلَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : فَكَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَعْتَلَّ مِنْ عَدُوِّهِ فَقَدَحَتْ إِلَيْهِ عَائِدًا بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عَلَيْهِ وَقَدْ تَعَلَّ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بَنُو بَنِي فَأَحَدَهُ وَ أَدْرَجَهُ وَوَسَّعَهُ ثَمَّ رَأَيْتُ ، قَالَ : فَكَلَّمْتَنِي فِيهِ . قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ : يَرْجِعُكَ فِذَاكَ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ الْمَقْدَمُ فَمَا لَيْتَ إِلَّا أَدْبَمَةَ أَيَّامٍ حَتَّى وَضَعَ اللَّهُ حَقَّ عَلَى سَائِقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ يُبَيِّنُ . قَالَ : وَدَوِيَ عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي اللَّهِ أَوْ الَّتِي يَطْلُبُهَا مِنْهُ ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَا قُعْدَنَ بِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَدًا لَا يُبْقَى لَكَ بَاقِيَةٌ ، فَأَحَدَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْأَيَّامِ

۶- احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار ہوا میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور پیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنا یا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جاییے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جانے گا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب دوسرے در سلطنت عباسیہ کا پیر شکستہ میں دے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام علیہ السلام سے ہجر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا ترے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکستہ میں آگیا۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ يَمْنَى أَصْحَابِنَا قَالَ : أَخَذْتُ مُسَخَّاةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّلَاثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَحْيَى بْنِ عَزْمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَجَاءَتْنِي وَهِيَ مُسَخَّاةٌ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقُدْرَتِكَ ، رَاجِعٌ لِقَرَارِكَ ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ ،

يَقْدِرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَسْلَحَ اللَّهُ بِهِ خَالِكَ وَخَالَتَهُ وَتَجَسَّتْ بِهِ عِرْكَ وَ عِرَاهُ
وَأَدْخَلَ الْيَمِينَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَنْتَهِي بِذَلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَذَانُ مَا أَفْرَسَ عَلَيْهِ فَيْتُكَ وَ فَيْهِمْ
وَعَنْدَايَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَرَفَ عَبْدِي اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ
وَإِذَا كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتُ مِنْ جِهَالِيَةٍ بِخَوَلِكِ وَأَسْتَعِظُكَ بِقُدْرِكَ وَعِزِّدَانَا مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ
مِنْ الْأُمَرَاءِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِرَأْسَتَيْهِ وَصِدْقِ بَيْتِكَ فِي تَرْكِ مَخَاوِلِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤْخِذْ
نَفْسَكَ لَهُ وَقَدْ وَلى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسَلِ وَأَمَرُهُ بِإِكْرَامِكَ وَتَبَجُّلِكَ
وَالْإِنْتِهَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَالتَّخَرُّبِ إِلَى اللَّهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُشْنَأَى إِلَيْكَ
يُجِبُ إِخْدَاتِ الْعَهْدِ إِلَيْكَ وَالْإِنْقِلَابِ إِلَيْكَ ، فَإِنْ تَشَلَّتْ لِي يَأْتِيهِ وَالْمُعَامَلَةُ مَا رَأَيْتَ تَحْصُصُكَ مِنْ أَحَبِّيَّةِ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشِيكَ عَلَى مُهَلَّةٍ وَطَمَأْنِينَةٍ ، تَزْجُلُ إِذَا ضِيقَتْ وَتَنْزِلُ إِذَا ضِيقَتْ وَتَسْتَرْ كَيْفَ
ضِيقَتْ وَإِنْ أَحَبِّيَّةَ أَنْ يَكُونَ يَخْبِي بَيْنَ مَرْقَمَةٍ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشْتَبِعِينَ
لَكَ يَزْجُلُونَ بِرَحْمَتِكَ وَتَسْتَرْ مِنْ يَسْتَرْكَ فَلَا مَرْفُوعَ ذَلِكَ إِلَيْكَ خَشِ نُوَاهِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ
إِخْوَانِهِ وَوَلَدِيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ الْطُفْلِ وَنُسْرَتِهِ وَلَا أَحَدٌ لَهُ إِثْرَةٌ وَلَا هُوَ لَهُمْ أَفْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ
وَيَوْمَ آيَهِمْ أَسْكَنْ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَكُتِبَ
إِنْشَاءً مِنْ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ۵۶۴۳ میں یحییٰ بن ہریر سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد امیر المؤمنین آپ کے حق کا اعتراف ہے اور آپ کی قربت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے ہواشی اسلالت ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں، امیر المومنین سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا ہے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیر المؤمنین نے مناسب سمجھا ہے ہر طرف کرنا عبد اللہ بن محمد کا جو میرا رسول میں جنگ اور نماز پر بھلے کا فتنہ دہر تھا کیونکہ میرا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپ کی ذات میں سے برتری ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت ہی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المؤمنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضال کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ والی مدینہ بنایا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعلیم و تکریم کی پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کرے خدا اور امیر المؤمنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المؤمنین کو آپ سے ملنے کا بیڑا خشیاق ہے وہ عہد محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی رائے کے مطابق مدائن کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہیں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا افسانہ ہر گاہ جب چاہیں روانہ ہوں ہر سان چاہیں اٹھائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن ہریرہ غلام امیر المؤمنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر از در سے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر فخر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعث مسکونہ و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم ابیہا نے اور درود و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

(ایسے ایسے جملوں سے ہمارے کہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آجائے تھے تو ان پر قلم کسٹم کے پھاڑ مارے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار مہرے ہلاک کئے جاتے تھے)۔

۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْقُشَيْرِيُّ يَقُولُ: بَيْنَمَا سِرْتُ كَانَ الْمَنْوُكِيُّ يَقُولُ: وَيَحْكُمُ قَدْ أَتَيْتَنِي أَمْرُ ابْنِ الرِّسَا، أَيْ أَنَّ يَشْرَبُ مَعِيَ أَوْ يُنَادِيَنِي أَوْ أَحَدٌ مِنْهُ فَرَمَا فِي هَذَا، فَقَالُوا لَهُ: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مِنْهُ فَبِذَا أَخُوهُ مُوسَى قَسَّاتٌ عَزَّافٌ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَمَسُّقُ، قَالَ: ائْتِنَا إِلَيْهِ فَعِيشُوا بِهِ حَتَّى نَمُوتَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقُولَ ابْنُ الرِّسَا، فَكُنْتُ الْبَعْدَ أَشْجَسَ مُكْرَمًا وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْقَوْدُ أَدْوَالُ النَّاسِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا دَافَى أَقْطَعَهُ قَلْبُهُ دَافِي لَمْ يَبْهَ وَ حَوَّلَ الْحَسْرَيْنِ وَ الْوَيْانَ إِلَيْهِ وَ سَلَّوْهُ بَرًّا وَ جَعَلَ لَهُ مَنَزَلًا سَرِيًّا حَتَّى يَزُورَهُ مَوَافِقُهُ، فَلَمَّا دَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي مَنَظَرَةٍ وَ جِيبَةٍ وَ هُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّى فِيهِ الْقَائِمُونَ، فَدَلَّ عَلَيْهِ وَ وَفَّاهُ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ قَدْ أَحْضَرَكَ لِيَهْنِكَ وَ يَضَعَ يَدَكَ فَلَا تَقْرَ لَكَ أَنَّكَ حَرَبْتَ نَبِيًّا قَدْ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهَذَا قَسَّاتِي، قَالَ: فَلَا تَضَعُ مِنْ قَدْرِكَ وَلَا تَقْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَنْكَكَ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ: أَمَّا إِنَّ هَذَا مَجْلِسٌ لَأَجْتَمَعَ أَنْتَ وَ هُوَ عَلَيْهِ أَبَدًا، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ، يُبْكِي كُلَّ يَوْمٍ فَيَقَالُ لَهُ: قَدْ

تَشَاغَلَ الْيَوْمَ قَرْنٌ ، قَرْنٌ مَوْجٌ قَيْطَالٌ : قَدْ سَكِرَ فَبَكَرَتْهُ ، فَبَكَرَتْهُ قَيْطَالٌ : شَرِبَ ذَوَا ، فَمَا ذَالَ عَلَى
هَذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى قِيلَ الْمَتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْنِعْ عَمَّةً عَلَيْهِ .

۸۔ رادی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا اسے جو تم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں
کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیئے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس
معاہدے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ ہیں، ان کے بھائی موسیٰ آج جو نہایت ادا بالی اور عیاش آدمی
ہیں۔ شراب پیئے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں جب ان کی یہ خبر رادی مشہور ہوئی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی
ان کے بھائی ہیں، متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابنِ ارضا
ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عورت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب
وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خودوں اور
کھانے بھانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہوں گی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل
اس کے پاس آئے جائے موسیٰ پیئے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیفہ کے مقام پر ملے جہاں آئے جانے والوں کا غیر مقدم کیا
جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعلیم اور کیا اور فرمایا۔ اس شخص متوکل اسے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے
مرتبہ کو کھینچتے رہے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو
فرمایا دیکھو اچھی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری جھک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا حضرت
نے مکر دکھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال دہے
ہر روز صبح کو جلتے تھے اور دربان یہ کہہ کر نکلتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جائے تو وہ کہتا، شراب میں مست
ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دوا کھائے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي رَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَيْدٍ
قَالَ : مَرَّ شَيْءٌ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لِيَلَا قَوْصَفَ لِي دَاخِلًا . وَلَمَّا أَخَذَهُ كَذَا وَكَذَا يَوْمًا قَلَمْتُ بِمَكْنِي .
قَلَمْتُ بِخُرُوجِ الطَّبِيبِينَ الْبَابَ . حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ نَعْرُ . فَيَا رُوْدَةَ فَبِهَا ذَلِكَ الدَّوَاءُ . يَسْتَبِيحُ فَقَالَ لِي : أَبُؤُ الْحَسَنِ
يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هَذَا الدَّوَاءَ . كَذَا وَكَذَا يَوْمًا فَأَخَذْتُهُ فَقَرَّبْتُهُ قَبْرَتِي . قَالَ فَقَرَّبْتُ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ :
قَالَ لِي رَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَأْتِي الطَّاعِنُ آيْنَ الْفَلَاةِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راوی حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ فروری مجھے زید بن علی بن حسین بن زید نے کہیں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دعا کے متعلق کہ اسے دن میں پانچ اچھے استعمال کرنا میرے لئے ایسا ناکام نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصرت کشیشی نے کہ کیا جس میں دسی و داحتی اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور یہ قیام و طبع کے اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہوئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعوں کا لہجہ کی حدیث ہے کہ وہ اس کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں ان کا دھوکا چاہیے کہ یہ مگاشعہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(باب) ۱۲۲

مَوْلِدُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي لَيْلَةِ آخِرَى فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ] سَنَةِ اُتَيْتُ بِمَوْلَايَ وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِسَانُ لِبَالٍ خُلُوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ لَوْ سَنَتَيْنِ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَذُفِنَ فِي ذَاوِجِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي ذُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ يَوْمَ مَنْ رَأَى وَاسْتُؤْمِرَ وَلَدَهُ يُقَالُ لَهَا : حُدْبَةٌ ، [وَقَبِلَ : سُوْنٌ] .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُمَا قَالُوا : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَافَانَ عَلَى الصَّبَاغِ وَالْخَرَّاجِ يَوْمَ فَجْرِي فِي مَجْلِسِهِ يَوْمًا ذُكِرَ الْقُلُوبَةُ وَمَذَاهِبُهُمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّسَبِ فَقَالَ : مَاذَا بَيَّتَ وَلَا عَرَفْتُ يَوْمَ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنَ الْقُلُوبَةِ وَمِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الرَّسَا فِي هَذِهِ وَسُكُونِهِ وَغَنَافِهِ وَتَبْلُغُهُ وَكَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيرِهِمْ إِنَاءً عَلَى دَوِي السَّيِّئِ مِنْهُمْ وَالْعَطَرِ وَكَذَلِكَ الْقَوَارِ وَالْوَرْدَاءُ وَغَنَافَةُ النَّارِ ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْمًا قَائِمًا عَلَى رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمَ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرَّسَا بِالْبَابِ أَفْقَالَ بَصَوْتٍ عَالٍ : إِنْ دُنُوا لَهُ ، فَتَمَجَّجْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يُكْسُونَ رَجُلًا عَلَى أَبِي وَحَضَرَتِهِ

وَلَمْ يَكُنْ عَنْدهُ إِلَّا خَلِيفَةُ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْ مَن أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يَكُنِيَ ، كَدَحَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ،
حَسَنُ الْقَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، حَبِيبُ الْبَشَرِ ، حَدَّثَ النَّبِيَّ ، لَهُ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَبِي
ثَامُ يَمْشِي إِلَيْهِ خَطَا وَلَا أَعْلَمُهُ قَوْلَ هَذَا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَا ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ غَانَتْهُ وَقَبِلَ
وَجْهَهُ وَصَدَّهُ وَأَخَذَ يَمِيزُهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَى مَسَلٍّ ، الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ
وَجَعَلَ يَكَلِّمُهُ وَيُقَدِّمُهُ يَتَفَرِّقُهُ وَأَنَا مَتَّعَ جَسَدِي بِأَرَى مِنْهُ إِذْ دَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحَاجِبُ فَقَالَ : الْمُؤَدِّي
فَدَجَاءَ وَكَانَ الْمُؤَدِّي إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِي تَقْدَمُ حُجَابُهُ وَخَاصَّةً قَوَاوِيرُ ، فَقَامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ
بَيْنَ بَابِ الدَّارِ يَمَاطِينَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَيُخْرَجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلًا عَلَى أَبِي تَحْمُو مُعَدُّهُ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى غُلَامَيْنِ الْخَاصَّةِ فَقَالَ حَبِيبٌ إِذَا شِئْتَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ ، ثُمَّ قَالَ لِحُجَابِهِ : حُدُوا بِخَلْفِ
السَّامَانِيِّ حَتَّى لَا يَرَاهُ هَذَا - يَعْنِي الْمُؤَدِّي - ، فَقَامَ وَفَامَ أَبِي وَغَانَتْهُ وَمَعْنَى ، قُلْتُكَ لِحُجَابِ أَبِي
وَعِلْمَاوِيرُ : وَيَكَلِّمُكَ مِنْ هَذَا الَّذِي كَسَيْتُمُوهُ عَلَى أَبِي وَقَعَلَ بِهِ أَبِي هَذَا الْفِعْلُ ، قَالُوا : هَذَا عَلَوِي
يَقَالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِأَبْنِ الرَّضَا فَازْدَدْتُ تَعْجَبًا وَلَمْ أَزَلْ يُؤَمِّرُ ذَلِكَ فَلَقَا مُتَّفَكِرًا
فِي أَمْرِهِ وَأَمْرِ أَبِي وَمَا أَتَيْتُ فِيهِ حَتَّى كُنَ اللَّيْلُ وَكَانَتْ عَادَتُهُ أَنْ يُسَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَسْأَلُ
فِيهَا خُتَابَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤَامِرَاتِ وَمَا يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَلَسْتُ بِحُجَّتٍ فَجَلَسْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلَيْسَ عَنْدهُ أَحَدٌ فَقَالَ لِي : يَا أَحْمَدُ لَكَ حَاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يَا أَبَهَ فَإِنْ أَدْنَتْ لِي سَأَلْتُكَ
عَنْهَا ؟ فَقَالَ : قَدْ أَدْنَيْتُكَ يَا بَنِي فَقُلْ مَا أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يَا أَبَهَ مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي رَأَيْتُكَ بِالْقَدَا
قُلْتُ بِهِ مَا قُلْتُ مِنَ الْأَجْلَالِ وَالْكَرَامَةِ وَالتَّجَبُّلِ وَقَدِيمَتِهِ وَنَفْسِكَ وَأَبَوِيكَ ؟ فَقَالَ : يَا بَنِي
ذَاكَ إِمَامُ الرِّافِضَةِ ، ذَاكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِأَبْنِ الرَّضَا ، فَسَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي
لَوْ دَانِيَتْ الْإِمَامَةُ عَنْ حُلْفَائِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَا اسْتَحَقَّهَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَيْرُ هَذَا وَإِنْ هَذَا لَيْسَتْ حَقُّهَا
فِي قَسْطِهِ وَغَنَائِهِ وَهَدْيِهِ وَبِشَائِئِهِ وَوَهْدِيهِ وَعِبَادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلَاقِهِ وَسَلَاحِهِ وَلَوْ رَأَيْتُ أَبَاهُ دَانِيَتْ رَجُلًا
جَزَلًا ، تَبَيَّلًا ، فَاجِلًا ، فَازْدَدْتُ فَلَقًا وَتَفَكَّرًا وَغَبَطًا عَلَى أَبِي وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزِدُّهُ فِي قَوْلِهِ
وَقَوْلِهِ فِيهِ مَا قَالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا السُّؤَالُ عَنْ حَبِيرٍ وَابْتَحَثَ عَنْ أَمْرِهِ فَمَا سَأَلْتُ
أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَا وَالْكِتَابِ وَالْقَضَاءِ وَالْفَقْهَاءِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا وَجَدْتُهُ عَنْدهُ فِي غَايَةِ
الْأَجْلَالِ وَالْإِنْخِطَامِ وَالتَّحَلِّيِ الرَّفِيعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالْقَدِيمِ لَهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشَائِخِهِ
قَعْلَمٌ قَدَرُهُ عِنْدِي إِذْ لَمْ أَرَهُ وَلَيْسَ وَلَا عُدُوًّا إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالنَّاسَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَصَرَ مَجْلِسَهُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَا بَكْرٍ قَمَا خَبَّرَ أَخِيهِ جَعْفَرٌ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرُ
فَنَسَّأَلُ عَنْ خَبِيرٍ أَوْ يُقَرَّرَنَّ وَالْحَسَنُ جَعْفَرُ مُعَلِّقُ الْفَيْسِقِ فَأَجِرْ مَا جِئَ بِشَيْءٍ لِلْخُصُوفِ أَقْلُ مِنْ
رَأْيَتِهِ مِنَ الرِّجَالِ وَأَهَمُّهُمْ لِيَقْبِعَ ، خَفِيفٌ ، قَلْبَلٌ فِي تَقْبِيعِهِ ، وَلَقَدْ وَرَدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَ أَصْحَابِهِ
فِي وَقْتٍ وَفَاتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَجَعَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اُعْتَلَّ بَعَثَ
إِلَى أَبِي أَنْ ابْنَ الرِّضَا قَدْ اُعْتَلَّ فَرَكِبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبَادِرَ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلًا
وَعَمَّةُ خُصَمَاءُ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ بَقَايَا وَخَاصَتِهِ فِيهِمْ نَحْرِيذٌ ، فَأَمَرَهُمْ بِإِزْدَادِ دَارِ
الْحَسَنِ وَتَرْكِي خَبِيرٍ وَخَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى نَعْرِ مِنَ الْمُتَطَلِّبِينَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِخْلَافِ إِلَيْهِ وَ تَسَاهُلِهِمْ
سُبْحًا وَمَسَاءً ، فَلَمَّا كَانَ بِمَعْدِلِكَ يَوْمَينِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَخْبَرَهُ قَدْ صَعَفَ ، فَأَمَرَ الْمُتَطَلِّبِينَ بِإِزْدَادِهِ وَ
بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقَضَاءِ فَأَخَصَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَلَا مِنْ أَصْحَابِهِ عَشْرَةً يَمُتُّنَ يَوْمَئِذٍ فِي دِينِهِ
وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَخَصَرَهُمْ ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِإِزْدَادِ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ
حَتَّى تَوَفَّيَ عَلَيْهِ فَصَارَتْ سُرٌّ مَنْ رَأَى حُجَّةً وَاحِدَةً وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى ذَاوِ مَنْ قَتَلَهَا وَكَتَبَ
جُجَرَهَا وَحَكَّمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أَمْرَ وَلَدِهِ وَجَاوَزُوا إِلَى يَمْرِقِنَ الْحَمَلِ ، فَدَخَلُوا إِلَى جَوَابِهِ
يُحْتَلُونَ بِالْمَوْتِ قَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَنْ هُنَاكَ جَارِيَةٌ بِهَا حَبَلٌ فُجِّلَتْ فِي حَجَرَةٍ وَوُكِّلَ بِهَا نَحْرُهُ مِنَ الْخَادِمِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَنُوهُ مَعَهُمْ ، ثُمَّ أَخَذُوا بِمَعْدِلِكَ فِي تَهْنِئَتِهِ وَعُطِّلَتِ الْأَسْوَاقُ وَ رَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ
الْقَوَاذِ وَأَبِي وَبَنُو النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ ، فَكَانَتْ سُرٌّ مِنْ ذَايَ يَوْمَئِذٍ سَبِيحًا بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا قَرَعُوا
مِنْ تَهْنِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عَيْسَى ابْنِ الشُّنُوكِلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا وَضَعَتِ الْجَنَازَةُ
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عَيْسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَسَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعُلُوِيَّةِ وَ النَّبَاسِيَّةِ وَ
الْقَوَاذِ وَ الْكُتَّابِ وَالْقَضَاءِ وَالْمَعْدِلِ بْنِ عَلِيٍّ ، هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرِّضَا مَا تَخَفَتْ
أَنْفِيهِ عَلَى فِرَاقِهِ حَصَرَهُ مِنْ حَصَرِهِ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ بَقَايَا فَلَانٍ وَفَلَانٍ وَمِنْ الْقَضَاءِ فَلَانٍ
وَفَلَانٍ وَمِنْ الْمُتَطَلِّبِينَ فَلَانٍ وَفَلَانٍ ، ثُمَّ عَطَى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَبْلِهِ فَحُمِلَ مِنْ وَسْطِ دَارِهِ وَدُفِنَ
فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَ النَّاسُ فِي تَلَبُّبٍ وَلَدِيهِ وَ كَثُرَ التَّقَبُّشُ فِي
الْمَنَازِلِ وَالْأَدْوَارِ وَتَوَقَّعُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَانِيهِ وَلَمْ يَزَلِ الَّذِينَ وَكَلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تَوَهَّبَتْ لَهَا
الْحَمَلُ لِأَمْرِهِمْ حَتَّى تَبَيَّنَ بِطُلَانِ الْحَمَلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمَلُ عَنْهُمْ قَسَمَ مِيرَانُهُ بَيْنَ أَمِيرِهِ
وَأَخِيهِ جَعْفَرٍ فَلَا عَمَلٌ وَبَيْتُهُ وَبَيْتُ ذَلِكَ عِنْدَ الْقَاضِي وَالسُّلْطَانِ عَلَى ذَلِكَ يَطْلُبُ أَمْرَ وَلَدِهِ .

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْثِيَّةً أَخِي وَارْزُقْ لِيكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ ، فَرَبَّرَهُ أَبِي وَاسْمَعَهُ وَقَالَ لَهُ : يَا أَخْمَنُ السُّلْطَانُ حَرَدَ سَبْعَةً فِي الدِّينِ دَعَمُوا أَنْ أُنَالَهُ وَأَخَالَكَ أُنَيْمَةً لِيَرُدَّ هُمْ مِنْ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَسْتَبِأْ لَهُ ذَلِكَ ، فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ سَبْعَةٍ أَهْلِكَ وَأَخِيكَ إِنْ مَامَا فَلَا خَافَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَنْ يَجُوزَ تَبْكُ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا يَغِيرَ السُّلْطَانُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَتَلَبَّأْنَا ، وَاسْتَفَقَهُ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ وَاسْتَفَعَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُجَبَّعَ عَنْهُ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي ، وَخَرَجْنَا وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَهُ وَكَوَيْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۳۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ربیع الاول ۳۷۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر دو سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرو) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کثیرہ تھیں جن کا نام حریث یا سوس تھا۔

۱۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حنا قن تم قس و وزیر مالک و حشر لرح تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناموسی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرو میں علویوں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی نہ محاذ دوش اور سکون قلب اور پاکدامنی اور بے بخل و کرم میں اپنے گھر والوں اور بیٹے ششم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرمد ابن شکر اور دندا اور عام لوگ بھی ان کا احترام مکرر کرتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس چلی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ ایک ایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمد ابن الرضا دروازہ پر ہیں میرے باپ نے بے جا در بند کھد ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا عجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا اول عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گول حیدر تلمت و خوبصورت چہرہ گدا ز بدن فوجان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جو میں میرے باپ نے دیکھا۔ نگے پیران کی طوت چلے، میں نے اب تک کسی نبی یا شتم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور سرمد ابن حکم دت کے ساتھ جب وہ قریب آئے تو اس سے معاف کیا اور ان کے سرادسینہ کو بوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھے تھے۔ میں یہ تعلیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موقوف رہ اور عباس بادشاہ آ رہا ہے اور موقوف جب میرے باپ سے بیٹے آنا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سرمد آگے چلتے تھے پس وہ صف بے صف دروازے

سے لے کر میرے باپ کی نشست کا دھک کھڑے ہو گئے۔ مگر وہ آئے اور پھر چلا جاتے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر بائیں کمرہ رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے درباروں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال دے جاؤ تاکہ کوئی نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معافہ کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے درباروں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کینت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ کیا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرفہ ابن رضیہ ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے میں ہوتے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے والدین کا نفیض اُن پر فرما دیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرفہ ابن رضیہ ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت غلط ہے تو میں اس سے ہٹ جاتے تو یہی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی تفصیل پاک دامنی، نیک روی، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درسی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے مذہب کی تعصب کی بنا پر) میرا فراق و تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کرؤں۔ چنانچہ جب میں نے ہنوز بچہ کے حالات سرداران شکر سے، دشمنوں سے قاضیوں سے اور قریبیوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلال و عظمت، باوجود رتبہ رفیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام خاندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو گئی اور کہیے نہ ہوئی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشوری فریقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد در اوی سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر! ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال نہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر! تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابل کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر حکم کھلا بدکار، زنا کار، لاپرواہ اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ بڑی پردہ دردی اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقت وفات میں بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا تھا۔ ایک روز بادشاہ (معتد بن یحییٰ) کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضایہ میں وہ نور اسوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتدا اور خاص ان خاص تھے ان میں بادشاہ کا خلام خاص غریب تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر ہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیعوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئے جانتیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیعوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور فاضی الفقہاء کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی مشہر سامرو میں نو سو روپے کا آؤ ازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاش میں اور جو کچھ باندہ چوسا یا پھر رنگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھی گئیں تاکہ وہ ملن کی تحقیق کریں۔ وہ مہینے دو کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کینزہ عاتقہ اس کو ٹیٹھوہ مجھ سے ہیں رکھا گیا اور غریب خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ تنگراں مقرر کیا گیا اس کے بعد کینزہ و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ بازار بند ہو گئے اور شوہر با شرم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آئے گئے سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس مینیں ہر متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھئے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو مہنی اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم طوی اور عباسیوں سرداران لشکر، تصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ جس بن علی بن محمد بن ہاشم بن عباسی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتد فکل فکل اور فلال قاضی اور طبیب اور صاحبان عدل و انصاف اس کے بعد چہرہ دکھایا دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے جس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لاکے کی تلاش میں گئے۔ منزلوں اور گروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کینزہ کے نکال تھے میں پر عمل کا مشہر تھا وہ ہمارے نکال کرتے رہے یہاں تک کہ عمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے پاس سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لاکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدس ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام نامہ ارادے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کروں گا میرے باپ نے ان کو ٹانٹا اور کہا۔ اسے اہل بادشاہ تلوار کہتے ہیں۔ چاہے ان لوگوں کے اور جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو مجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سپہ سالار سے ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پائے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دے جائے میری زندگی بھر پس وہ آدمی اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے تونگ کی تلاش میں رہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ النَّخَعَانِيِّ، كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّبْرِيِّ قَبْلَ مَوْبِ الْمُعْتَرِ بِخَمْسِينَ عَشْرَ يَوْمًا، الرِّمَ يَنْتَقِ حَتَّى يَخْدُثَ الْخَادُثُ، فَلَمَّا قِيلَ بِرَيْحَةِ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَثَ الْخَادُثُ قَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هَذَا الْخَادُثُ هُوَ الْخَادُثُ إِلَّا خَرَّ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَرِ مَا كَانَ. وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَجُلٌ آخَرُ يُقَالُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ عَبْدَ اللَّهِ - قَبْلَ قَتْلِهِ بِشَرَّةٍ أَتَاهُ - فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْغَايِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسماعیل بن جعفر ربیری کو مغرور بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب تک کہ اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ تو فرمایا وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتبر ہو جو گزرتی تھی گزری یعنی قتل کر دیا گیا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُعَرُوفِ بْنِ الْكَزْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ النَّخَعَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: الْمُعْتَرِ بِنَا حَتَّى نَسِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ - يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ - فَإِنَّهُ قَدْ وَصَفَ عَنْهُ سَخَاةٌ، قُلْتُ: تَمَرُّهُ؟ فَقَالَ: نَمَّا أَعْرِفُهُ وَمَا دَأْبُهُ قَطُّ، قَالَ: فَصَدَنَاهُ فَقَالَ لِي (أَبِي) وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَخَوْجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَنَا بِخَمْسِينَ مِائَةً وَدَعَمَ مِائَتًا وَدَعَمَ لِلِكِسْوَةِ وَمِائَتًا وَدَعَمَ لِلَّذِينَ وَمِائَةً لِلنَّفَقَةِ، قُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَنِي أَمُرُّ لِي بِمِائَتَيْنِ مِائَةً وَدَعَمَ مِائَةً أَشْتَرِي بِهَا جِنَادًا وَ مِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَمِائَةً لِلِكِسْوَةِ وَ أَخْرَجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا دَأْبْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَدَعَمَ ابْنُهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَتَسَلَّمْنَا قَالَ لِي أَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا حَلَفَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَخَيْتُكَ أَنْ أَلْفَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَيْتِهِ وَجَدْنَا غُلَامَهُ قَدْ أَوَّلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ: هَذِهِ خَمْسِينَ مِائَةً وَدَعَمَ مِائَتَيْنِ لِلِكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدِّينِ وَمِائَةً لِلتَّقَى وَأَعْطَانِي صَرٌّ فَقَالَ : خَذِمْ كَلَامًا تَوَدُّهُمْ أَجْعَلَ مِائَةً فِي كَمَلٍ حَمَانٍ وَمِائَةً لِلْكَسْبِ وَمِائَةً لِلتَّقَى لَأَخْرُجَ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرَ إِلَى سُورَةِ الْقَصْرِ إِلَى سُورَةِ الْبُرْجِ وَجَ بِأَمْرٍ أَوْفَى فَخَلَّهَ الْيَوْمَ أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحَ هَذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ مُجِدِّبُنْ إِبْرَاهِيمَ : فَقُلْتُ لَهُ : وَيَحْتَكَ أَنْتَ بِدُ أَمْرًا أَتَيْتَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ .

۳۰۔ محمد بن علی نے بیان کیا کہ جب ہم تکلمہ سستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص سے مام حسن عمری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سماعت کا بہت شہرہ ہے میں نے کہا آپ ان کو سہاتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کون چلے راستہ میں میرے باپ نے کہا ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دوسو لباس کے لئے دوسو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خر دو نوش کر لوں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور گردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم ہمدانی کا بیٹا محمد داخل ہوں یہ ہے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آئے شرم آئی جب ہمارے سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا دوسو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور گردستان نہ جانا بلکہ سو رہنا، پس وہ سو رکھ لیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ قرۃ و اقیقہ (جو امام کوئی کامل علیہ اسلام کو زندہ ماننا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام ہمدانی ہیں) ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ دانے ہو ترے اور کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو اقیقہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ تَخَذَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَبْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْخَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَسْرٍ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتَنَاطَلَى الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبِطِ أَبِي عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَ عِنْدَ الْمُتَعَمِّينَ بَقْلٌ كَمْ يَرَوْهُ مِنْهُ حُسْنًا وَكَيْفًا وَكَانَ يَمْتَعُ ظَهْرُهُ وَاللِّجَامُ وَالشَّرْجُ ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرِّاسَةَ ، فَلَمْ يُمْكِنَنَّ لَهُمْ حِجْلَةٌ فِي دُكُومِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نَصَارَاهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْأَنْبِيَاءُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرِّثَا حَتَّى يَجِيءَ فَلَمَّا أَنْ يَرَوْهُ وَإِذَا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِجُ مِنْهُ ، قَالَ : فَبَعَثَ إِلَى أَبِي عَمْرٍو وَمَعَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو عَمْرٍو الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَظَنَرْتُ إِلَى الْبَقْلِ وَقَدَعَرْتُ حَتَّى سَالَ الْعَرُوضُ مِنْهُ ، ثُمَّ سَالَ إِلَى الْمُتَعَمِّينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَجَبَّ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ

الْحَمْدُ هَذَا الْبَيْتَ فَقَالَ أَبُو عَجْرٍ لَا بِي : أَلْحَمْدُ يَا عَلَامُ . فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ : أَلْحَمْدُ أَنْتَ . فَوَصَّعَ مَلَكُؤُنَا ثُمَّ قَامَ
فَأَلْحَمْدُهُمْ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ . فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَجْرٍ أَسْرِجُهُ . فَقَالَ لَا بِي : يَا عَلَامُ أَسْرِجُهُ . فَقَالَ :
أَسْرِجُهُ أَنْتَ كَلَامٌ ثَابِتٌ فَأَسْرِجُهُ وَوَجَّعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَرْكَبَهُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَرَكِبْتُمُنَّ غَيْرَ أَنْ
يَمْنَعَكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ دَكَمَتْهُ فِي الذَّائِرِ . ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَيْلِجَةِ فَقَسَمَ أَنْتَحَنَ مَشْيِي بِكُونُ . ثُمَّ رَجَعَ
وَتَوَلَّى فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ : يَا أَبَا عَجْرٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ خُشَاةً وَقَرَأَةً
وَمَا يَسْلُجُ أَنْ يَكُونُ مِنْهُ إِلَّا لَا مَعْرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا كَثْمٍ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَحَمَلَكَ
عَلَيْهِ . فَقَالَ أَبُو عَجْرٍ لَا بِي : يَا عَلَامُ حَذِّهِ فَأَخَذَتْهُ أَبِي فَغَادَهُ .

۴۔ راوی نے کہا کہ اہل بیت نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرو میں تھا اور میرا باپ امام
حسن عسکری علیہ السلام کے طریقہ کا سائیس تھا مستعین ریاضت و عبادت کے پاس ایک فقیر تھا جسے خوب صورت اور قد اور
لیکن وہ اپنے اوپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ لجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چاہک
سوار جمے تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک معصاحب نے اس سے کہا۔ اے امیر المؤمنین امام حسن عسکری کو
بلایئے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس
نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں سنا
تھا تو آپ نے صحن میں چمکھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور پہنے لگا۔ پھر آپ
مستعین کے پاس آئے، اس نے مر جا کہا اور قریب بھاڑ کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو گام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جاتا تو
اسے گام دے۔ مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر گام دے دی اور واپس آکر بیٹھ
گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس۔ مستعین نے کہا نہیں آپ ہی یہ کیجئے۔
آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور
گھر میں اسے چلایا۔ دنگن دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے
کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار
کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے آؤ۔ انھوں نے اس کی گام بکھل اور اس کو
اپنے ساتھ لے گئے۔

(افسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا فائدہ کم نہ ہوا)

۵۔ عَنِ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَكَّوْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَكَلَّمَ بِسُوءِ الْأَدَمِ، قَالَ: وَأَحْسَبُ عَطَاءَ يَمْدُودٍ وَأَخْرَجَ حَسَمِيَّةً دِينَارًا، فَقَالَ: يَا أَبَاهَاشِمُ خُذْ وَأَعِدْنَا.

۵۔ ہادی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے بی بی حاجت بیان کی، آپ نے اپنا کوڑا زمین پر رکھا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے دھسکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور عذرت کی۔

۶۔ عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعَلِّمُهُ انْشِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يُخَافُ الْمَطْلَقَ، فَكَتَبَ لَهُ: ائْتُوا فَلَاحُوفَ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَصَحَّوْا سَالِحِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۶۔ ابوعلی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ ابھی قادیسیہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ وہ مکہ میں اطمینان پاس کرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ دواغوش و کروٹاں اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی پس سب جمع و سلام پہنچ گئے

۷۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْبِشَامِيِّ قَالَ: نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ قَالَ: آلِ جَعْفَرٍ خَلَّى لَأَقِيلَ لَهُ مِنْهُمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَشْكُوهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُكْفَوْنَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي كَفَرٍ يَسْبِرُ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عَشْرِينَ أَلْفًا وَهُوَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَلْفٍ فَانْتَبَحَهُمْ.

۷۔ محمد بن اسماعیل طوسی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یاروش کے پاس تیرے گئے اور وہ بڑا امیر اور ابو محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس طرح اذیت دینا آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے دشمن سے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت و جلالت پر شان کی وجہ سے نگاہ اور پرکون اٹھانا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بعیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قولی سب سے افضل تھا۔

۸۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَوِيِّ قَالَ: حُجِسَ أَبُو جَعْفَرٍ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ نَافِعٍ وَهُوَ أَضْبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقِيلَ لَهُ: أَفْعَلْ بِهِ وَافْعَلْ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْمًا حَتَّى وَصَحَ حَدَّ بِهِ لَكَ وَكَانَ لَا يَزِيدُكَ بِسَرٍّ إِلَّا إِلَيْهِ إِجْلَالًا وَإِعْظَامًا، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بِسَرَّةٍ وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلًا.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابو ہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار گئے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی آپ نے تحریر فرمایا: انشاء اللہ تم اس ہم کو سرگرد گدے پس وہ تھوڑے سے لوگ کے مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ ہمیں ہزار سے زائد گئے ان پر فتح حاصل کی۔

۹۔ عِلَّیُّ بْنُ عَمْرٍو وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ السَّمْعَانِيُّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَمْرٍو أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيَّةِ وَكُفُو قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَكَلَّمُوا بِمَنْخَدُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولٍ وَلَا مُؤْمِنِينَ وَابْتِجَاءً قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ: مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هُنَا قَرَّبَ جَمْعَ الْجَوَابِ: الْوَلِيَّةِ الَّذِي يُعَامُ دُونَ وَلِيٍّ الْأَمْرُ وَحَدَّثَكَ نَفْسَكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ؟ فَهُمْ الْأَيُّمَةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَجِبُ أَمَانَتُهُمْ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا دُعا دار درست نہیں بنایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ کتاب میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو کوئی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو بہتر دل میں خیال کیا۔ تو وہ اکثر ہیں جو اللہ پر ایمان لائے ہیں ان کی امان جائز ہے۔

۱۰۔ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: سَكَنْتُ إِلَى أَبِي عَمْرٍو بَنِيكَ الْحَسَنِ وَكُنْتُ الْقَبِيلَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنْتَ تَصْلِيَّ الْيَوْمَ الظَّهْرَ فِي مَنَزِلِكَ فَأَخْرَجْتُ فِي وَقْتِ الظَّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنَزِلِي كَمَا قَالَ بَلَلَا وَكُنْتُ مُسْتَبْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَابَرًا فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنَزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمَاءٍ دَنَابَرًا وَكَتَبْتُ إِلَيْهِ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تُسْخِجِي وَلَا تُخْنِجِي وَالْأَمْلِيَّةُ فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۰۔ ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید غار کی تکلیف اور بیڑی کی معصیت جلدیہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوسرے کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا عیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تشدد سے ہو رہا تھا میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینا مگر میں ادھیر ہوئی جب میں اپنے گھر آیا تو حضرت تشریف لائے اور سودینار دے کر فرمایا، چلا اور رنج ذکر دار جب غرور ہو کر سے لگا دیا کہ راجا اللہ تمہیں دل بایا کرے گا۔

۱۱۔ إِسْحَاقُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْزَجِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمْرَةَ نَصِيرُ الْخَادِمِ قَالَ: رَسِمْتُ أَبَا عَمْرٍو عَمْرٍو بِكَلِمَةٍ عُلْمَانَهُ وَلِقَائِهِمْ، مُرَكَّبٌ وَدَوِيمٌ وَصَفَالِيَّةٌ، فَتَجَسَّسْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ

قُلْتُ : هَذَا وَلَيْتَ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَنْظُرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ ﷺ وَلَا ذَاهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا ،
- أَحَدٌ نَفْسِي بِذَلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَبْتَلِي حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللِّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْأَحْوَاجِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْحَقِيقَةِ
الْمُخْجَوِّجِ قَرْنٌ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو
ترکی، رومی اور عقلانی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہونے کے بعد میں اور امام علی نقی
علیہ السلام کے لئے کلمہ گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انہوں نے یہ زبانیں سکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دلائل پر کما حقہ
ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ہر کلمہ پر اپنی جہت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انساب و
آمال و حواشی۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے جہت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ - إِنْخَأَقُ ، عَنْ الْأَوْجَعِ قَالَ كُنْتُ إِلَى أَبِي عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ هَلْ يَحْتَلِمُهُ وَقُلْتُ
فِي نَفْسِي بَعْدَ مَا قُصِّلَ الْكِتَابُ : الْإِيمَانُ شَيْءٌ وَقَدْ أَغَادَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ ، قَوْلُهُ
الْجَوَابُ : خَالِ الْأَيْمَةَ فِي الْإِيمَانِ خَالَتُهُمْ فِي الْبَقْلَةِ لَا يَنْفِرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَقَدْ أَغَادَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ
لَمَعَ الشَّبَّانِ كَمَا حَدَّثْتَكَ نَفْسَكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو کھانکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہو گیا اس خط کو روانہ کرنے
کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کافر شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب
دیا کہ آئندہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور بیدار کی حالت میں خیال کیا ہے خدا اپنے
اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ - إِنْخَأَقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَرَبٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَثَلَانِ أَزْدَتْ
الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي عُمَرَ ﷺ فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ ﷺ إِذَا قَامَ بِمَا يَقْبُضِي وَأَيُّ مَجْلِسِهِ
الَّذِي يَقْبُضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَزْدَتْ أَنْ أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ لِعُمَى الرِّبِيعِ فَأَعْلَسْتُ حَبْرَ الْعُمَى فَجَاءَ
الْجَوَابُ سَأَلْتُ عَنْ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ الْبَيْتَةَ وَكُنْتُ
أَزْدَتْ أَنْ تَسْأَلَ لِعُمَى الرِّبِيعِ فَأَنْتَيْتُ ، فَأَكْتُبُ فِي وَزْفَةٍ وَعَلَيْهِ عَلَى الْمُحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْزُرُ

يَا دِينَ اللَّهِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ يَا نَارَ كَوْنِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. فَعَلَّمْنَا عَلَيْهِ مَا دَخَرَ أَبُو جَبْرٍ عَلَيْهِ قَافَا.

۱۳۔ حسن بن علی نے کہا کہ میرے دلیں دو مسلول کی کٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسلولوں کو روک دوں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ خاتم آل محمد کا نام و ہر گز تو آپ تعالیٰ کا فیصلہ فرما کر دے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ جو تھی کہ بخار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ تمام آل محمد اپنے علم سے اسی طرف فیصلہ کریں جیسے داؤد و غیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ جو تھی کہ بخار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یا نار کوئی بروداً و سلاماً علیٰ ابراہیمؑ اشارہ اللہ صحت ہوگئی میں نے یہ تعویذ بعض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہوگیا۔

۱۴۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَجَّو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ طَلَبُ قَالَ : قَعْنَدْتُ لِأَبِي عَجَّوٍ عَلَيْهِ عَلَىٰ كُلِّهِ الطَّرِيقِ قَلَمًا وَرَبِّي شَكُوتُ إِلَيْهِ الْحَاجَّةُ وَخَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْعَمٌ قَمًا فَوْقَهَا وَلَا عَدَاةٌ وَلَا عَشَاءُ قَالَ : فَقَالَ : تَخْلُفُ بِاللَّهِ كَافِيًا وَقَدْ دَفَعْتُ مِائَتِي دِينَارٍ : وَكَأَيْسَ قَوْلِي هَذَا قَمًا لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَفَطِئَ يَا غُلَامُ مَا مَكَكَ ، فَأَعْطَانِي غُلَامٌ مِائَةً دِينَارٍ ، ثُمَّ أَفْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحَرِّمُهَا أَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِنَّكِهَا يَعْني الذَّنَائِرُ النَّبِيَّ وَكَفْتُ وَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَكَانَ كَمَا قَالَ دَفَعْتُ مِائَتِي دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْرًا وَكُنْهُمَا لَنَا فَاسْطَرَزْتُ حُرُوزَةً شَدِيدَةً إِلَىٰ كَيْفَى أَتَقَهُ وَأَنْفَلْتُكَ عَلَيَّ أَبْوَابُ الرَّزْقِ فَتَبَشَّطَ عَنْهَا فَإِذَا ابْنُ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَعْنَدْتُ مِنْهَا عَلَىٰ كَيْفَى .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے استخار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت نے فرمایا تمہارے جھوٹی قسم کھانے سے تمہارے دوسو دینار زمین میں دبا گئے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دینا نہیں، اسے قلم اس کو سو دینار دے دے پھر مجھے سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تمام میں سچو میں نے دوسو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا۔ چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور رکھو دار میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا یا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور کچھ کچھ ملا۔

۱۵ - اسحاقی قال : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ رِيفٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ لِي قَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُنْجَبًا كَثِيرٌ ذَكَرَهُ فِي التَّحَالِي قَدْ حَلَّتْ عَلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا فَقَالَ لِي : مَا قَعَلْتَ قَرَسُكَ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عَشِيرِي وَهُوَ ذَا هُوَ عَلَيَّ بِأَيْكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقَالَ لِي : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَدْتَ عَلَيَّ مُشْتَرِي وَلَا تَوْخِرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَقَعْتُ مُتَعَبِكِرًا أَوْ مَعْبِتٌ إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أَخِي الْحَبْرَ ، فَقَالَ : مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا ؟ وَشَحَحْتُ بِهِ وَنَفَسْتُ عَلَى النَّاسِ يَتَّبِعُونِي وَآمَنُوا قَاتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فَقَالَ : يَا مَوْلَانِي تَقْضِي قَرَسُكَ فَأَقْتَمَمْتُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ عَنِّي هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ آيَاتِهِ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي : لَيْتَهُ أَخْلَفَ عَلَيَّ ذَابَةً إِذْ كُنْتُ أَغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ : نَمَّ تَخَلَّفَ ذَابَةً عَلَيْكَ ، يَا غُلَامُ أَطْعِمِي بِرَدُّنِي الْكَمِينَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قَرَسِكَ وَ أَطْعِمِي وَأَطْعِمِي عُمَرَا .

۱۵۔ ارادای کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حق نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جاہل اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس نہیں ہے آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آتا ہوں۔ فرمایا: شام سے پہلے اگر کوئی فریاد ملے تو اس کا شہادہ کرو اسی اشنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام متعلق چو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فرشتہ میں سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش کیا جس کے ہاتھ بیچوں شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے سائیس اگر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا ہے سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا چند روز بعد میں خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا: اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اسے غلام میرا کیت خیران کو دے دے اور مجھ سے کہا: یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

۱۶ - اسحاقی قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَخَذَ الْهِنْدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِي يَا سَيِّدِي الْخَمَلِيَّةَ الَّذِي شَفَلْنَا ، فَقَدْ بَلَّغْنِي أَنَّهُ يَنْهَى ذَلِكَ وَيَقُولُ : وَاللَّهِ لَا تُجْلِسُهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ قَوْعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَبْلٍ ذَلِكَ أَقْصَرُ لِمَعْمُورٍ عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ آيَاتٍ وَ يُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السَّائِسِ بَعْدَ هَوَانٍ وَ اسْتِغْفَافٍ يَبْرُ بِهٍ فَكُنْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانہ میں ہندو نے شعیان علی کے قتل کی ہم شریعت کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی قوم ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے بغیر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمک دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت و حقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي يَدْعُو اللَّهَ لِي مِنْ وَجَعٍ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَائِبَةً وَالْأُخْرَى عَلَى شَرْفِ دَعَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَيْنُكَ فَأَفَادِي السَّحَابَةُ وَوَقَعَ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آخِرُ اللَّهُ وَأَحْسَنُ كَوَائِكَ ، فَأَعْتَمْتُ لِيذَلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَدًا مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَنِي وَفَاءُ ابْنِي طَيْبٌ قَمَلْتُ أَنَّ التَّغْيَةَ لَهُ .

۱۸۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری در چشم درد ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جا ہی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے میری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صبح سالم ہوئی۔ بعد کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے ، میں پڑھ کر ٹھیک ہوا میرے غافلان میں کوئی مراد تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعویذ تھی۔

۱۸۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسَرٍّ مِنْ رَأَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَنْظُرُ إِلَى الْمُهَنْدِي فِي شَيْعَتِهِ قَدْ غَسَبَهَا إِثْنَاءُ شَفِيعِ الْخَادِمِ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَضْرَبْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرٍ هَا فَكَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا نَأْسُ عَلَيْكَ سَيْمُكَ مُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقِيَامِ الْوَكِيلِ الَّذِي فِي يَدِهِ السَّيْمَةُ وَخَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللَّهُ رَبُّ النَّالِبِينَ فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ السَّيْمَةُ قَدْ كَتَبَ إِلَيْنَا عَنْ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأُودَّ الشَّيْعَةَ عَلَيْكَ قَدْ هَا عَلَيْكَ بِحُكْمِ الْغَانِسِيِّ ابْنِ أَبِي الْقَوَارِبِ وَتَهَادَى الشُّهُودُ وَلَمْ يَحْتَجِ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمْ إِلَى الْمُهَنْدِي فَصَادَتْ الشَّيْعَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا حَبْرٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هَذَا قَالَ : خَلَفْتُ ابْنَ أَبِي عَلِيٍّ بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَإِنِّي آخِرَ أَسْرٍ مِنْهُ كَانَ وَصِيَّتِي وَقِيَمَتِي عَلَى عِيَالِي وَفِي يَدِي هَا فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي أَسْأَلُهُ الدَّعَا لِي بِالْمَلِكِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوِيَ إِلَيْكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصِيَّتُكَ وَفِيَّتُكَ فَاحْتَدِ اللَّهَ وَلَا تَجْرِعْ فَيَحْبِطَ أَجْرُكَ قَوَّزَ عَلَيَّ الْعَبْرُ أَنَّ ابْنِي
قَدْ عُوِيَ مِنْ عَائِي وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي عُمَيْرٍ ۝

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سارہ میں ایک شخص ہمارے پاس معرے آیا جس کا نام سیف ابن الیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا کہ جسدی بادشاہ عباس سے اس کے غلام شعیب کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے بہت امر کے لئے درخواست کرے حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کرتی زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈراما سلطان اعظم نے خدا سے جو بلائیں ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا تیرے بھرے گئے ہیں شعیب نے تجھے گھما کر میں تجھے بل کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے فاضل ابوالشورابہ کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو دے دی اور جسدی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا مرضی اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کو کاہلہ نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا میرے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا کہ ہمارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیمار گیا۔ خدا کی حمد کہ وہ اور بے قرار نہ ہو ورنہ ثواب سے محروم رہ جوتے ہیں، یہ سافحرت نے کہا تھا دوسری ہجرت تھی۔

۱۹۔ اسحاق قال: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقَشِيرِيِّ مِنْ قُرْبَى نَسْتَقِي قَبْرَ، قَالَ: كَانَ لِأَبِي عُمَيْرٍ ۝
وَكَيْلٌ قَدِ امْتَدَّ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةٌ يَتَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَيْبَسُ قَارَادَ الْوَكَيْلِ الْخَادِمَ عَلَى
نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ يَسْتَبِيعُ فَاحْتَالَ لَهُ يَسْتَبِيعُهُ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي عُمَيْرٍ ۝ ثَلَاثَةَ أَبْوَابٍ
مُغْلَقَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكَيْلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِالْأَبْوَابِ فَتَفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بَيْنِيهِ قَوَّزٌ
عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ اسْتَعُوا اللَّهَ خَافُوا اللَّهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ رَبِيعَ الْخَادِمِ وَابْخَرَا حَاجِي
مِنْ الدَّارِ ۝

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریب قریب بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید نام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اسے شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب پیتا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگہ دروازے کھلے اور حضرت شریفؑ آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو تم خدا سے ڈرو، اور ہر چیز کا رہن جو۔ صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

۲۰ - إِسْحَاقُ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّافِعِيُّ قَالَ : نَافَرْتُ رَجُلًا مِنَ النَّوْبَةِ بِالْأَهْوَا، ثُمَّ قَبِضْتُ مَنْ رَأَى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِنْ مَغَالِيهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَيْهِ بِابْرِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو عُمَيْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَارِ الْعَامَةِ يَوْمَ الْمَوَكِبِ فَتَنَزَّلَ إِلَيَّ وَأَشَارَ بِسَبَاحَتِهِ وَأَخَذَ أَحَدُ قُرْدَةٍ فَسَكَطَتْ مَقْشِبًا عَلَيَّ .

۲۰۔ راوی نے خردی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک محوسی سے۔ پھر میں سامو آیا۔ اس محوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑی تھی میں احمد بن خضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام ابھیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اسی پر انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکساں ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

۲۱ - إِسْحَاقُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَآنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَوْعُظُ بِهِ خَاتَمًا أَتَّبِعُهُ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَأَنْتَبَهْتُ مَا جِئْتُ لَهُ ، فَلَمَّا وَقَعْتُ وَتَهَشُّتُ نَعْمِي إِلَيْهِ بِالْعَلَامِ كَقَالَ : أَدْرَيْتَ فَتَمَنَّا خَاتَمًا رُبِعَتْ النِّعَمُ وَالْكَرَامُ ، مَنَّكَ اللَّهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ ، فَتَلَّ : يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ وَإِمَامِي الَّذِي أَهْبَنَ اللَّهُ بِظَاعِنَيْهِ ، فَقَالَ : عَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ .

۲۱۔ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بدلنے کے لئے چاندی انگوٹھا کر کے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلتے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف بھیجی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور تم بھی اور بنوانے کی اجازت بھی۔ اسے ابو ہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے ولی ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقلے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

۲۲ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النِّبَّاتِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنَاقَةَ قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَشُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأَجِلُّهُ أَنْ أَدْعُو بِالنَّارِ فَيَقُولُ : يَا عَلَامُ : اسْتَعِزَّ وَرَبُّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنُّهُوسِ فَأَفَكَّرْتُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ : يَا عَلَامُ : دَابَّكُمَا !

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو یہاں سامنوتا تو مجھے آپ کی جلاست

شان کی وجہ سے پانی اگلنے کی ہمت نہ ہوئی حضرت خود کا غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اسے غلام سوار دیں۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ الْمُبَاشِيرُونَ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَهْبٍ، وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ، الْمُشْكِرِينَ عَنْ هَذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَهْبٍ، عِنْدَ مَا حَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ: وَمَا أَسْنَعُ؟ قَدْ وَكَلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ قَدَرْتُ عَلَيْكَ، فَقَدْ سَارَا مِنَ الْعِيَاذِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّيِّئِ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ، قُلْتُ لَهُمَا: مَا بَيْتُهُ؟ فَقَالَا: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَمُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَشَاغَلُ؟ إِذَا تَكَلَّمْنَا إِلَيْكَ إِذْ تَمَكَّنَتْ قُرَائِنَا وَبَدَأَ خَلْقَنَا مَا لَا تَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ انْتَصَرَفُوا خَائِبِينَ.

۲۳۔ داری نے کہا صالح بن وہب کے پاس کچھ عیسیٰ کے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکری کے ساتھ صالح بن وہب کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا میں نے مشریر ترین دو آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا تھا وہ دونوں مدت گذار اور صوم و سلاۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قیدی کے بارے میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا، تم کیا بڑھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النهار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کا صوم میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کا پت جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر تافیل برداشت فرماتا ہے یہ سن کر وہ لوگ نالام واپس گئے۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُكْتُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ بَعْضِ قَسَادِي الْعَسْكَرِ مِنَ التَّضَادِي أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمُومُ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَالَ لِي: أَفَصِدْ هَذَا الْعِرْقُ قَالَ: وَنَادَيْتَنِي عِرْفَا لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوفِ الَّتِي تَقْصِدُ، قُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَعْجَبُ مِنْ هَذَا يَا مُرْتَبِي أَنْ أَفْصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَكَيْفَ يَوْفِي قَسِدَ وَالثَّانِيَةَ عِرْقِي لِأَفْهَمُهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: اسْتَظِرُّوْا كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَشَى دُعَانِي وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ يَنْفُذُ اللَّيْلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَ قَالَ: فَسَرَّحْتُ ثُمَّ فَسَرَّحْتُ دَمَ أَفْئُورٍ كَأَنَّهُ لَيْلُحٌ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: احْجِسْ قَالَ: فَحَبَسْتُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَتَيْتُ أَفْئُورَ مَآئَةٍ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَأَخَذْتُهَا

وَحَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ ابْنَ بَحْبَشُوعَ الشَّرَافِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَلَقَدْ مَا أَفْنَمُ مَا تَقُولُ وَلَا أَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِلَّةِ وَلَا قَرَأْتُهُ فِي كِتَابٍ وَلَا أَعْلَمُ فِي دَعْوَانَا أَعْلَمُ بِكُتُبِ الشَّرَافِيَّةِ مِنْ قُلَانِ الْفَارِسِيِّ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ قَالَ : فَأَكْتَرَيْتُ رَدُّوهُ إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوَازَ ثُمَّ مَرَرْتُ إِلَى فَارِسَ إِلَى صَاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ : فَقَالَ لِي : أَنْظِرْنِي أَيْتَامًا فَأَنْظِرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ مُتَمَنِّيًا قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَنْ هَذَا الرَّجُلِ قَعْلَةُ الْمَسْبُوحِ فِي دَعْوِهِ مَرَّةً .

۲۴۔ محمد بن مکیف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نعرانی فساد کی رہائی بیان کیا کہ امام حسن عسکری نے مجھے ایک روز نماز تہجد کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رنگ کی فعد کھول اور ایک رنگ بتاؤ جس کو فعد کھول جانے والوں میں سے نہیں جانتا تھا۔ میں نے وہاں کہا۔ اور یہ امر اور دیا وہ تعجب خیز ہے کہ وقت نماز فعد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فعد کا وقت نہیں اور پھر ایسے رنگ کا پھیر میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا تم اشتداد کرو اور گھوس ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بلایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا اور پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ تم یہیں ٹھہرو جب کبھی رات ہوئی تو مجھے بلایا۔ خون نکالو خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نکال کر فروغ نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کرو، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بَحْبَشُوعَ نعرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میرے سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور دیکس کتاب میں دیکھا۔ فعدانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بغیر وکس کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لے لی اور وہاں سے اہواز تک آیا اور اس مروافہ سے ملے اور وہ واقف بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ ہلکت دو چند روز بعد میں تقاضے کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے ہو کیا جو میرے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْبَرٍ إِلَى أَبِي تَجَلٍ يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ دُلْتُ وَبَرِّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كُتِبَتْهُ وَأَمَّا بَرِّدٌ فَإِنَّ لَكَ وَكُلَّ مَقَامًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، قَامَتْ عَبْدَ الْعَزِيزِ وَكُنْتُ بَرِّدٌ مَحْتَبِنٌ حُجْبَرٍ .

۲۵۔ محمد بن حجر نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی کہ عبد العزیز بن دلف اور بَرِّد بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ مشکبہ جو ملے گا لیکن بَرِّد بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیشہ خدا سے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور بَرِّد بن محمد بن حجر تائب کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى يَحْيَى بْنِ قَتَنٍ بِمَنْتَقَى عَلَيْهِ وَبُودِيهِ قَالَ: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَبَلَكَ اِسْتَقَى اللَّهَ، لَأَتْنِدِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ، وَكَوْنَهُ سَلَاخَةً وَغَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَا تَمِيتِي بَيْنَ السَّبَاحِ، ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ بِهَ قُرْبَى عليه السلام فَأَمَّا يُسَلِّي دَمِي حَوْلَهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو فریاد بھندی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پرہیز ستمی کرنا اور ستانا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتے ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پانچ لکڑیاں کھجے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو دندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان دندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي نَظْرًا إِلَى حَلِيٍّ فَأَعْرَفَنِي إِذَا وَكَّدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَبَخَنُكَ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْبَلِيطِ إِلَى الْقَلَمِ الذِّقْبِيِّ فَلَا تُكْشَرَنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَدَاوِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَبِيدُ إِلَى مَعْجَرَى الدَّوَاوِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: اسْتَوْجِبُهُ الْقَلَمُ الَّذِي كَتَبَ بِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ بِحَدِيثٍ نَبِيٍّ وَهُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِسَنْدِيلِ الدَّوَاوِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَالِكٌ يَا أَحْمَدُ، فَنَادَى لَيْسَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِسَنِيٍّ يُسَبِّحُ فِي نَفْسِي وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْعُضْ لِي ذَلِكَ، فَقَالَ: وَهَاهُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُدِّي لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنْ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْدِيهِمْ وَنَوْمَ الشُّفَاقِينَ عَلَى شِمَائِلِهِمْ وَ نَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذَلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُعْكِسُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ اذْنُ مِثْنِي قَدْ نَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَدَكَ تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَأَدْخُلْهَا فَأَخْرِجْ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ وَأَدْخُلْهَا تَحْتَ رِجْلَيْهِ، فَسَمِعَ يَبْكِي الْيَمِينُ عَلَى جَانِبِي الْأَيْسَرِ وَيَبْكِي الْاَيْسَرُ عَلَى جَانِبِي الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْبَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَادِي مُنْذُ قَعَلَ ذَلِكَ بِي عليه السلام وَ مَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَسَلًا.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھادیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کرادہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات سنگنی اور لکھا۔ چونکہ سیاحیں رواں نہ تھیں پس ہذا پانی نکالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے علم فرائض تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کر دی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر سر ہایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشاں خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگ کو اسے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آباء کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کرٹ سے اور منافقین بائیں کرٹ سے اور شیاعین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا میں داہنی طرف سوتے کی کوشش کرنا چوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کرٹ پر نیند نہیں آتی۔ حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کر دھر حضرت نے اپنا آستین صاف ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا تین بار فرمایا اے احمد اب تو بائیں کرٹ نہ سوتے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک ستوتیسواں باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(باب ۱۲۳)

مَوْلِدُ الصَّاحِبِ اَلْمُرْعِيَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ ﷺ لِلنَّبِيِّ مِنْ كُفَّيْنِ سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ حِينَ قُتِلَ الزَّيْبُرِيُّ : هَذَا جَزَاءُ مَنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ فِي أَوَّلِيَائِهِ ، دَعَمَ اللَّهُ يُقْنَلُنِي وَكَلَيْسَ لِي عَقَبٌ فَكَيْفَ رَأَى مُدَّةَ اللَّهِ . وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ مُحَمَّدًا ، سَنَةِ سِتِّينَ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

حضرت ۱۵ شعبان ۶۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب مدبری دہشتی بادشاہ عباسی قتل کر دیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر ہمت لگتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی منتر زندہ نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کسی قدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م. ج. م. د. رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ھ میں ہوئی۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالٍ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ - عَنْ سَوَّاهُ بْنِ عَلِيٍّ الْعَجَلِيِّ عَنْ دَجَلٍ مِنْ أَهْلِ قَارِسَ سَمَاءُ قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مَن رَأَى وَلَدَهُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ فَقَدَّعَانِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَتَانِي. فَلَمَّا دَخَلْتُ وَنَلَمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فَلَانٍ كَيْفَ حَالُكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَتَقْدِرُ يَا فَلَانُ ؟ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَبَنِيٍّ مِنْ أَهْلِي. ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْتَمَكَ ؟ قُلْتُ : رَغْبَةً فِي خَلْعَتِكَ. قَالَ : فَقَالَ : فَالَّذِي لَكَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَلْعِ ثُمَّ مَرَّتْ أَشْرَافُ لَهُمُ الْخَوَانِجِ مِنَ الشُّوفِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ ابْنٍ إِذَا كَانَ فِي دَارِ الرَّجُلِ جَالٍ. فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي دَارِ الرَّجُلِ جَالٍ : فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَتَنَادَانِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ. فَلَمْ أَجِبْ أَنْ أُخْرَجَ وَلَا أَدْخُلُ : فَخَرَجْتُ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا نَتْنٌ مُعْطَلٌ ثُمَّ نَادَانِي أَدْخُلُ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةُ فَوَجَعْتُ فَقَالَ لَهَا : اكْنِصِي عَصَاكَ فَكَشَفْتُ عَنْ عَلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنَ الْوُجُوهِ وَ كَشَفْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ كَبْشَةٍ إِلَى سُرَّةٍ أَخْضَرَ كَلَيْسَ بِأَسْوَدَ. فَقَالَ هَذَا صَاحِبُكُمْ. ثُمَّ أَمَرَ هَافِظَ كَلْبِهِ فَقَالَ رَأَيْتَهُ بَعْدَ ذَلِكَ خَشِيَ مَعْنَى أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ سَوَّاهُ بْنُ عَلِيٍّ : قُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتُ تَقْدِرُ لَهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سِتِّينَ فَالْعَبْدِيُّ : قُلْتُ لَسَوَّاهُ : كَمْ تَقْدِرُ لَهُ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعٌ عَشْرَةَ سَنَةً. قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ تَحَنُّنٌ تَقْدِرُ لَهُ وَحْدَى وَ عَشْرِينَ سَنَةً.

۳۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا کہ محمد بن محمد اور جن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۵۹ ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہے محمد بن علی بن عبد الرحمن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضرور ابن جمل سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامروں میں امام حسن عسکری کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹے جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس عرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکران کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لانا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی حضرت کی آواز آئی ٹھہر جا۔ یہ سن کر میری ہمت نہ چوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کبوتر نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھے سے فرمایا: اندھا جاؤ، میں داخل ہوا آپ نے گیز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا: ان کے شکم کو بھی کھول دے میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا: یہ تمہارے اہام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر بھی ان کو نہ دیکھا۔ ضرور ابن علی نے ان سے پوچھا تو نے ان کی عمر کا کیا اندازہ کیا کہ ادا دوسال، جسوی نے کہا میں نے ضرور سے پوچھا تمہارا اندازہ کیلئے کہا چودہ سال اور ابوعلی اور ابو عبد اللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح :- حدیث اول میں حضرت جنت کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۵۶ھ دونوں بھی ہیں، علامہ محسنی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غایا شمس اور غمری صاحب کی بنا پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۵ھ ہے۔ علماء گھلے کہ لفظ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سال ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ محسنی نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ کہ غمری نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلاء جامعہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت جنت کا غور امام اسانوں نے پیغمبر تھا لہذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ عَنِ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَشْخَانِ الْقُتَيْبِيْنَ ، عَنْ عَجْرِ بْنِ عَمْرِو الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ غَالِبٍ الْهِنْدِيِّ قَالَ : كُنْتُ بِمَدِيْنَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِغَشْمِيْرٍ الذَّاخِلَةِ وَامْحَابِ لِيْ يَغْمُذُنْ عَلَى كِمْدَاسِيْ عَنْ يَمِيْنِ الْمَلِكِ ، اَزْهَمُوْنَ رَجُلًا كَلَّمَهُمْ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْاَزْدِيَّةَ : التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَالزَّبُوْرَ وَصَحَّفَ اِمْرَاَهُمْ ، نَقَضِيْ بَيْنَ النَّاسِ وَتَفَقَّهَهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ وَتَفَقَّهَهُمْ فِيْ حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ ، يَقْرَعُ النَّاسَ اِلَيْنَا الْمَلِكُ قَمَنْ دُوْنَهُ فَتُجَاوِزُنَا وَكَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُلْنَا : هَذَا النَّبِيُّ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكُتُبِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا اَعْرُوْهُ وَجِبَّ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبْ اَمْرُوْهُ وَاسْتَقْرَأْنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى اَنْ اُخْرِجَ فَاَزَادُوْهُمْ ، فَخَرَجْتُ وَمَعِيَ مَالٌ جَلِيْلٌ ، فَمِيْرْتُ اَنْتَبِيْ عَشْرَ كَمْرَا حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابِلٍ ، فَمَرَسَ لِيْ قَوْمٌ مِنَ التَّوْكِ فَقَطَعُوْا عَلَيَّ وَآخَذُوْا مَالِيْ وَجَرَحُوْهُ جِرَاحًا شَدِيْدَةً وَ دَفَعْتُ اِلَى مَدِيْنَةِ كَابِلٍ ، فَانْقَضَتْ لِيْ مَلِكِيَّا لَمَّا وَقَفْتُ عَلَى حَبْرِيْ اِلَى مَدِيْنَةِ بَلْجِ وَعَلَيْنَا اِذَا ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ النَّبَاسِ بْنِ اُمِي الْاَشُوْرٍ ، كَبَلَهُ حَبْرِيْ وَآتَنِيْ حَرَجْتُ مُرْتَادًا مِنَ الْهِنْدِ وَتَمَلَّكَ الْفَارِسِيَّةَ وَتَاغَزَرَ الْعَقَبَةَ وَامْحَابَ الْكَلَامِ ، فَارْتَسَلَ اِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَاَحْضَرَنِيْ مَجْلِسًا وَجَمَعَ عَلَيَّ الْعُقَبَاءَ فَتَاَمَلُوْنِيْ فَاعْلَمُوْنِيْ اَنْتَبِيْ خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِيْ اَمْلِكُ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكُتُبِ ، فَقَالَ لِيْ : مَنْ مَعُوْهُ مَا اسْتَبِيْ ، فَقُلْتُ : هُوَ ، فَقَالُوْا : هُوَ بَيْتُنَا الَّذِي سَلَطَ ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ شَرَائِعِهِ ، فَاعْلَمُوْنِيْ اَقْلَبْتُ لَهُمْ : اَنَا اَعْلَمُ اَنْ هَذَا نَبِيٌّ وَلَا اَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي يَقُوْمُوْنَ اَمْ لَا فَاعْلَمُوْنِيْ مَوْجِبَهُ لَا قَسْمَهُ لَا سَأَلَهُ عَنْ

عَلَامَاتٍ عِنْدِي وَدَلَالٍ، فَإِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِي مَلَكَتْ أَمْنَتُ بِهِ، قَالُوا: قَمَسْنِي بِحَبْلٍ فَقُلْتُ: مَمْنُ وَصِيَّتِي وَخَلِيفَتُهُ قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: كَسَمُّوهُ لِي فَإِنْ خُونَهُ كُنَيْتُهُ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ نَسَبُوا إِلَى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَأَنْسِبُوا لِي نَسَبًا تَسْكُمُ قَسْبُوهُ لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هَذَا صَاحِبِي الَّذِي مَلَكَتْ، صَاحِبِي الَّذِي أَطْلَبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَرَدَّجَ ابْنَتَهُ أَبُو وَلِيدٍ، لَيْسَ لِهَذَا النَّسَبِ دَرَجَةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وَلَدِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قَالَ: رَجُلًا بِي وَقَالُوا: أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنَّ هَذَا قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْكُفْرِ هَذَا حَلَالُ الدِّمِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: يَا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِي دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لَا فَارِقَهُ حَتَّى أَرَى مَا مَوَافَقُونِي مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ هَذَا الرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْبِلَادِ الَّتِي كُنْتُ فِيهَا لَهَا، قُلْتُ فَخُصْتُ عَنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمُ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ النَّصُوفِيُّ فِي الْكِتَابِ فَكَلِمُوا عَنِّي وَبَيِّنْهُ لِي الْغَائِلُ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيَةَ قَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: نَازِلُ هَذَا الرَّجُلِ الْهِنْدِيِّ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَسْلَحَكَ اللَّهُ حِينَئِذٍ الْعَقَبَاءُ وَالْمُلُكَاءُ وَنَعْمَ أَهْلُكُمْ وَأَبْتَرُ بِمَنَافِعِهِ، فَقَالَ لَهُ: نَازِلُهُ كَمَا أَقُولُ لَكَ وَاخْلُ بِهِ وَاطْلُقْ لَهُ، فَقَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيَةَ بَعَثَ فَأَوْصَتْهُ: إِنَّ صَاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هُوَ لَا، وَكَيْسَ الْأَمْرُ فِي خَلِيفَتِهِ كَمَا قَالُوا، هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَصِيَّتُهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ رَدَّجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ غَانِمٌ أَبُو سَيْفٍ: قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا الَّذِي مَلَكَتْ، فَاغْتَرَفْتُ إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَجَدْتُ مَا تَطْلُبُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَبَرَّ بِي وَوَصَّلِي، وَقَالَ لِلْحُسَيْنِ تَقَعَّدْهُ، قَالَ: قَمَسْتِ الْيَدَ حَتَّى آتَسْتُ بِهِ وَفَقَسْتَنِي فِيهَا احْتَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْأَفْرَاسِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّمَا تَعَرَّأْتُ فِي كُنَيْتَا أَنْ مُحَمَّدًا بِحَبْلٍ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ لَأَنِّي بَعْدَهُ وَأَنْ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى وَصِيَّتِي وَوَارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِي، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لِأَيِّزَالِ أَمْرِ اللَّهِ جَارِيًا فِي أَهْلَائِهِمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، مَمْنُ وَصِيَّتِي وَصِيَّتِي مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنَا مُحَمَّدٍ بِحَبْلٍ، ثُمَّ سَأَلَ الْأَمْرَ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ بِحَبْلٍ ثُمَّ أَقْلَمْتَنِي مَا حَدَّثْتَ، فَلَمْ يَكُنْ لِي حِمَّةٌ إِلَّا مَلَكَتِ النَّاجِيَةَ قَوَافِي ثُمَّ وَقَعْتُ مَعَ أَصْحَابِي فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى دَافَى بِبَنَدَارٍ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ الشُّوْخَانِ كَانَ صَحْبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قَالَ:

فَعَدَّ تَبِي غَائِبٌ قَالَ : وَأَنْكَرْتُ مِنْ دَفْعِي بَعْضَ أَخْلَاقِهِ فَهَجَرْتُهُ ، وَخَرَجْتُ حَتَّى بَرْتُ إِلَى الْعَبَاسِيَّةِ
 أَنْتَهَكَ لِلشَّامِ وَأَصْلِي وَابْنِي لَوَاقِفٌ مُتَّكِئِينَ فِيهَا قَصَصْتُ لِقَائِهِ إِذَا أَنَا بِأَيِّ قَدِّ أَتَانِي قَالَ : أَنْتَ
 فُلَانٌ ؟ أَسْمُ الْبَلَدِ فَقُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : أَجِبْ مَوْلَاكَ كَقَصَصْتَ مَعَهُ قَلَمٌ يَزَلُ يَتَحَلَّلُ فِي الطَّرِيقِ
 حَتَّى أَتَى ذَاوَادَ وَبُشَنَاءَ فَإِذَا أَنَا بِهَذَا جَالِسٍ ، قَالَ : مَرْحَبًا يَا فُلَانُ - بِكَلَامِ الْهِنْدِيِّ - كَيْفَ
 خَالِكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَقْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا ؟ حَتَّى عَدَّ الْأَذْيَمِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ وَاجِدًا وَاجِدًا ،
 ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِمَا تَجَارَبْنَا كُلَّ ذَلِكَ بِكَلَامِ الْهِنْدِيِّ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ تَجِيعَ مَعَ أَهْلِ قَوْمٍ ؟ قُلْتُ :
 نَعَمْ يَا سَيِّدِي ، قَالَ : لَا تَجِيعَ مَعَهُمْ وَانْصَرَفَ سَنَكَ هَذِي وَجِيعٌ فِي قَابِلٍ ، ثُمَّ أَلْفَى إِلَيَّ مَرْثَةً
 كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : اجْعَلْنِي تَقْفَتَكَ وَلَا تَدْخُلْ إِلَى بَنْدَاكَ إِلَى فُلَانٍ سَعَاءُ ، وَلَا تَقْلِعْ عَلَى
 شَيْءٍ ، وَانْصَرَفَ إِلَيْنَا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وَافَانَا بَعْضُ الْقُتُوجِ فَأَعْلَمُونَا أَنَّ أَسْعَابَنَا انْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ
 وَصَلَى نَحْوُ خُرَاسَانَ كُلِّهَا كَانَ فِي قَابِلٍ حَجٌّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِبَيْتَيْنِ طَرَفِ خُرَاسَانَ فَأَقَامَ بِهَامَدَةَ ،
 ثُمَّ هَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۱۳۵ ابو سعید فاضل ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخل حصہ کا رہنے والا تھا اور
 میرے چالیس سال تھے ہم بادشاہ کے واسطی طرف کریموں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریث و انجیل و زبور اور موب
 ابراہیم پڑھا کرتے ، لوگوں کے تفصیلاً فیصل کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور
 بادشاہ اور رعایا ، سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے ۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا ۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر کیا آسمانی
 کتاب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے ۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں
 ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جا کر حالات معلوم کروں ۔ میں ماہ کبیر کے نکلا ، بارہ ماہ سفر کرنے کے
 بعد کابل کے قریب پہنچا ، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بری طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل
 میں پہنچا یا گیا ۔ جب میری رسائی وہاں کے بادشاہ تک پہنچی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا ۔ تو مجھے شہر میں بھیج دیا ۔
 وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابوالاسود تھا ۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے
 فارسی زبان سیکھ لی تھی ۔ پس وہاں کے فقہاء اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد ابن عباس نے مجھے اپنے دربار میں
 بلایا ۔ فقہاء کو جمع کیا ۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا ۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں
 جس کا ذکر میں نے آسمانی کتاب میں پڑھا ہے ۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے ۔ میں نے کہا : محمد ۔ اس نے کہا وہ ہمارے
 نبی ہیں جن کی تو تلاش میں ہے ۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد بن ابی بکر نے ان کا وصف تم نے بیان کیلئے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاناں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وہی کون ہے۔ کہا ابو بکرؓ میں نے کہا یہ تو کفایت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان اور قریش بنک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے بھائی کا نسب بھی بیان کیجئے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عمرؓ ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد دوئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر! یہ شخص شہر کے سے نکلیں کہ کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پائوں گا اس کو ترک نہ کروں گا میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اس عورت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیبہؓ سے کہا اس شخص سے مناظرہ کرو۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلکہ میں اور بہت سے فقہاء و علماء میں جو مجھ سے زیادہ جانتے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم یہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیبہ کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی ہے جس کا وصف ابن لوگوں نے بیان کیلئے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر غلانت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبد اللہ حسینؓ اور ان کے وصی علی ابن ابی طالبؓ ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمدؓ کے شوہر ہیں اور حسنؓ و حسینؓ کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

خاتم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر! وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پایا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلہ رحمہ کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ میرا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ ازمم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمد خاتم النبیین ہیں۔

ان کے بعد کوئی نئی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وہی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہے گا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمد کے وہی کا وہی کون ہے اس نے کہا حسن و پیر حسین و فرزند ان محمد و پیر و وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمان تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھ سے واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرٹ جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غاتم تم پہنچا اور ۵۶۴ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک مسند صلی سماعی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غاتم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے سماعی کے بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدا ہوا اختیار کیا اور میں تم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں منکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غاتم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے جہاں ایک بزرگ بیٹھ تھے انھوں نے فرمایا میرا اسے غاتم پیر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کوس حال میں چھوڑا ہے۔

تو انہی کے آپ نے نام بتلے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اپنی قوم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے قافلہ دہا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا اور نہ قزاق لوٹ میں گئے اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کو نہ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی مجھے وہی اور فرمایا اسے اپنی ضروریات میں صرف کر دو اور فلاں شخص کے پاس بغداد جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غاتم میرے پاس آگیا مشہر تم میں۔ پھر اس نے اپنے مقدمہ میں کامیابی (حضرت حجت کی حقوری) کے بعد تم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے سماعی جو حج کے لئے نکلے تھے عقبہ پشت گھاٹی سے واپس آگئے (ڈاکوؤں کے خوف سے) غاتم خراساں چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراساں سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ عتیکہ دین رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ الْحُجْرِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ الشَّعْرَةَ أَبَا صِدَامٍ وَجَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُنْبَغِي أَبِي عَمْرٍو فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَأَذَادُوا الْفَخْصَ فَبَجَّاهُ الْحَسَنُ بْنُ الشَّعْرَةِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: ابْنِي أَبُودُ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَحَبُّهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ (ابْنُ الشَّعْرَةِ): ابْنِي أَفْرَغُ فِي النَّسَاءِ وَلَا أَبَدُ مِنَ الْخُرُوجِ وَأَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْقَى بْنِ جَمَادٍ وَأَوْصَى لِلنَّاجِيَةِ بِعَالٍ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئًا إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ مَا يُوْرِدُ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا دَأْبْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَكْثَرَيْتُ ذَادًا فَكَّرْتُ لَهَا فَبَجَّاهُ بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِشَابٍ وَدَنَابِيرٍ وَخَلَفَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ قَالَ هُوَ مَا تَرَى، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بِمِثْلِهَا وَآخَرُ حَتَّى كَسَبُوا الدَّانَ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مِمَّا تَقَبَّلْتُ وَبَيْنَهُ مُتَفَكِّرًا فَوَدَّعْتُ عَائِي دَفْعَةً لِرَجُلٍ ^(۱۲) إِذَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَاحْمِلْ مَا مَعَكَ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا بَيْنِي وَفِي الطَّرِيقِ صَلُوعُوكَ يَقَطُّعُ الطَّرِيقَ فِي بَيْنَيْنِ رَجُلًا فَاجْتَزَيْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَوَاقَيْتُ الْمُسَكَّرَ وَتَرَكْتُ، فَوَدَّعْتُ عَائِي دَفْعَةً أَنْ أَحْمِلَ مَا مَعَكَ فَعَبَيْتُهُ ^(۱۳) فِي سِنَانِ الْعَمَالَيْنِ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدَّيْلَمِيَّ إِذَا فِيهِ أَسْوَدُ فَأَيْمُ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النُّشْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْنًا وَقَرَعْتُ سِنَانِ الْعَمَالَيْنِ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ خُبَيْرٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَانِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْعَمَالَيْنِ رَغِيفَيْنِ وَآخِرُ جَوَا وَ إِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَتَوَدَّعْتُ مِنْهُ: يَا حَسَنُ بْنُ النُّشْرِ! أَحْمِدُ اللَّهُ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشْكُرْ، فَسَوَّدَ الْقَبْطَانُ أَنَّكَ شَكَّكَتَ وَ أَخْرَجَ إِلَيَّ قَوْيَيْنِ وَ قَالَ: خُذْهُمَا فَتَسْتَخْجِ الْبَيْتَ فَاخْذُثُمَا وَ خَرَجْتُ، قَالَ سَعْدُ: فَانْتَصَرَ الْحَسَنُ بْنُ النُّشْرِ وَفَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ كَثِيرٌ فِي النَّوَبَيْنِ.

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نمراد ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن مکرری کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے وکلاء کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا میں اس کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی، میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یحییٰ بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال تاجید مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کہا یہ ہر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر میرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور فکر لاحق ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا استنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکروں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے میرے سامان گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حملوں کے بعد میں سامان لے کر آیا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا۔ تم حسن بن النضر جو میں نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ، میں صحن خانہ میں آیا جمالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی رویشیاں دیکھیں اس نے ہر حال کو دو رویشیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن لطف خدا کا شکر کہ اس نے مجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک ذکر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا یہ ان کی مجھے ضرورت پڑے گی۔ میں نے کئے سعید کہتے ہیں کہ حسن بن النضر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہو گیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّوَيْهِ السُّوَيْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ قَالَ: شَكَكَتْ عِنْدَ مُصَنِّهِ أَبِي مُحَمَّدٍ ۥ وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٍ جَابِلٌ، فَحَمَلَهُ وَذَكَبَتِ السَّهْبَةَ وَخَرَجَتْ مَمَّةً مُقْبِعًا، فَوَعَكَتْ وَتَكَأْتَدِيدًا، فَقَالَ: يَا بَهْتِي، دُذْنِي، فَوَوَّ الْمُؤْتُ وَقَالَ لِي: إِنِّي اللَّهُ فِي هَذَا الْبَالِ وَأَوَمِّي إِلَيَّ قَمَاتٍ، فَمَلَّكَتْ فِي نَفْسِي: لَمْ يَكُنْ أَبِي كَبُوسِي يَخْتَلِفُ بَيْنِي وَبَيْنَ صَاحِبِ، أَحْمِلْ هَذَا الْمَالِ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْثَرِي ذَارًا عَلَى الْقَطْرِ وَلَا خَيْرَ أَحَدًا يَسْتَحِدُّ وَإِنْ وَصَحَ لِي فَمَنْ كَوْضُوجِي [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ ۥ أَتَقَنَّهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ، فَتَقَنْتُ الْعِرَاقَ وَكَثَرْتُ ذَارًا عَلَى الْقَطْرِ وَبَهْتِي أَيْتَامًا، فَإِذَا أَنَا بِرُفْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فَبُهَا: يَا عَجَّةً، مَتَكَ كَذَا وَكَذَا فِي جَنُوبِ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى قَصَّرَ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَتَيْ وَمَا لَمْ أَحِطْ بِهِ عَلِمًا فَتَقَنْتُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَهْتِي أَيْتَامًا لَا يَرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَأَغْتَمَمْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقْنَنَاكَ مَخْلَنَ أَبِيكَ فَاحْمِدِ اللَّهَ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال خیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ بکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بھرو واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کر اسے حضرت جنت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو مصراق کے جانوں کا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں (اجمازی شعبان سے) ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت جنت کے پاس بیٹھ دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرو آیا اور میں نے لک شیط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک فاضل حضرت جنت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس آتا آتا مال فلان فلان چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درو سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رتعمیر سے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارا باپ کی جگہ اپنا دیکھ لیا۔

۶۔ عَجَّلَ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّامِيِّ قَالَ: أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِمَرْزَبَانِي الْخَارِجِيِّ فِيهَا يَزَارُ ذَهَبٌ، فَقِيلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ الشَّوَارِ، فَأَمَرْتُ بِكَسْرِهِ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسْطِهِ مَنَاقِبُ حَدِيثٍ وَنَحَاسٍ أَوْ صُغْرٍ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَتَقَفْتُ الذَّهَبَ فَقِيلَ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبانانِ خارجی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے حضرت نے دو کنگن واپس کر دیئے میں نے ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو پتھر میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا پتھر میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر پتھر یا تو حضرت نے لے لیا۔

۷۔ عَلِيٌّ بْنُ عَجَّيٍّ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ الْخَزَّازِ التَّمْلِثِيِّ مَوْلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ عَجَّيٍّ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتْ الْوَطَائِفُ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو عَجَّيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ، فَوَكَدَتِ الْوَطَائِفُ عَلَى مَنْ تَبَيَّنَتْ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَقُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ، فَلَا يُدْ كَرُونَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالْخَصْدُ يَدْرِبُ الْعَالَمِينَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ بنت عجم غفرلہ مداحین نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبینِ حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینِ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرتِ حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

۸۔ عَلِيٌّ بْنُ عَجَّيٍّ قَالَ: أَوْصَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّوَادِ مَالًا قَرَدَ عَلَيْهِ وَبَقِيَ لَهُ: أُخْرُجَ حَقُّ وَلَدِ عَمَّتِكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَدَرَاهِمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ صَبِيغَةُ لَوْلَدٍ عَمِّهِ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَسَبَهَا عَلَيْهِمْ، فَتَنَزَّلَ فَإِذَا الَّذِي لَوْلَدُ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَدَرَاهِمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَتَقَفْتُ الْبَاقِي فَقِيلَ.

۸۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرتِ حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچا زاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچا زاد بھائی کا ایک زمین تھی جس میں اس کی مشرتک تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے قبول کر لیا۔

۹۔ اَلْفَايِمُ بْنُ الْمَدَاوِي قَالَ : وَلِدَ لِي عِدَّةٌ مِنْ كُنْتُ أَكُنْتُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يَنْكُثُ إِلَيَّ لَمْ يَنْكُثْ ، فَمَا تَوَا كُنْتُ ، فَلَمَّا وَلِدَ لِي الْحَسَنُ رَأَيْتُ كُنْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَا جُنْتُ يَنْكُثُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۹۔ فاسم بن ملا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کر کے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھنا تھا۔ حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لاکھن چیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کر لکھا حضرت نے جواب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : (كُنْتُ) حَرَجْتُ سَنَةً مِنَ التَّيْنِ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِيهِ الْخُرُوجَ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقْبَضْتُ اثْنَيْ دَعِيرَيْنِ يَوْمًا وَقَدْ حَرَجْتَ الْغَائِلَةَ إِلَى الشَّيْرَوَانِ ، فَأَقْبَضْتُ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَذْيَاءِ وَقَبِلَ لِي : أَخْرَجَ فَيَوْمَ ، فَحَرَجْتُ وَ أَنَا فِي مِشْرِ مِنَ الْغَائِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَاقَيْتُ الشَّيْرَوَانِ وَالْغَائِلَةَ مُقْبِصَةً ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَقْتُ حِمَالِي خَيْطًا حَتَّى رَحَلْتُ الْغَائِلَةَ ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ غَالِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلْقِ سِوَهُ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکل کر حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا رہا اور سنا فخریہ ان کی طرف کوچ کر گیا حضرت صاحب الامر نے چہا رشید کو سفر کی اجازت دی میرے سفر کیا اور میں تافہ سے مل جانے سے ایس تھا کہ میں جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکھا ہوا تھا میں نے اپنے اونٹن کو جتنی دیر کھلایا پلا۔ تافہ رکھا رہا پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ پھر کچھ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بھلائی کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ صَالِحٍ الْجَلِيلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ الشَّامِيِّ قَالَ : حَرَجَ بِي نَامُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَرَيْتُهُ الْأَطْيَافَ وَأَقْبَضْتُهُ عَلَيْهِ إِلَّا قَالُوا : لَا تَعْرِفُ لَهُ دَوَا . فَكُنْتُ رُفْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَعَ عَلَيَّ إِلَهِي : أَلْبَسَكَ اللَّهُ الْمَافِيَةَ وَ جَمَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا آتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ حَتَّى عُوْذْتُ وَ صَارَ مِثْلَهُ الْحَبِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيبًا مِنْ أَصْحَابِنَا وَ أَرَيْتُهُ إِثْمًا ، فَقَالَ :

مَا عَرَفْنَا لِهَذَا دَوَاءً .

اور رادوی کہتا ہے۔ میرے پافانہ کے مقام پر ایک تاسور ہو گیا۔ میں نے لمبیوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامر کو لکھا اور دعا کا خواستگار رہا۔ حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جہو آیا تو مجھے صحت ہو گئی اور تاسور میری تسخیل کی طرح برابر ہو گیا۔ میں نے آپ کے دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ، قَالَ كُنْتُ بِمَقْدَادَ فَبَيَّضَتْ قَافِلَةُ اللَّبَاءِ بَيْنِي
وَأَبْنَتِ الْخُرُوجِ مَعَهَا، فَكَبَيْتُ النَّفْسَ الْأَدْنَى فِي ذَلِكَ، فَخَرَجَ : لِأَخْرُجَ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي
الْخُرُوجِ مَعَهُمْ حَيَرةٌ وَأَفْهِمُ الْكُوفَةَ قَالَ : وَأَكُنْتُ وَخَرَجَتِ الْقَافِلَةُ فَخَرَجْتُ عَلَيْهِمْ حَفَلَةً فَأَجْنَحْتُهَا
وَكَبَيْتُ اسْتَأْذِينَ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِبِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي بَيْتِكَ
السَّفَرِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرَكِبٌ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَعُوا
عَلَيْهَا، وَدَرَسَتْ الْعُسْكَرُ فَأَتَيْتُ الدَّرَبَ مَعَ الصَّبِيِّ وَلَمْ أَكَلِمَ أَحَدًا وَلَمْ أَعْرِفْ إِلَى أَحَدٍ أَنَا
أَصْلِي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قِرَائِي مِنَ الرِّبَاةِ إِذَا يَخْلُمُونَ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : هُمُ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ
إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا تَعْلَمُ أَتُرْسِلُ إِلَى غَيْرِي، فَقَالَ : لَأَمَّا تُرْسِلُ
وَلَا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَتُرْسِلَ فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ
بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَأَلَنِي، فَلَمْ أَزِدْ مَا قَالَ لَهُ : حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أحتاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عَنْدهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
فَأَسْتَأْذَنِي مِنَ الرِّبَاةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَوَزْتُ كَلِمًا

۱۲۔ علی بن اُمیہ ایمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے عیینہ والوں کے قافلہ میں جیلے کا لاد اورو کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ موت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کو قہر میں ٹھہرے رہو میں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو خنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان گشتیوں کا حال معلوم کیا جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بچی۔ ہندک ایک قوم نے جو دریائے ڈاکو کو تھامے ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا (سمرقند) اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آ گیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعدِ تہتم نماز زیارت بجا لایا۔ ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا: اٹھو، میں نے کہا: کہاں چلوں اس نے کہا: گھر چلو، میں نے کہا: تو جاننے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا: نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن حسین نے قاصد جعفر ابن ابراہیم سے انقضیٰ دے مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں، تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں دوسرے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۲ - الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ الْيَمَانِيُّ قَالَ: كَتَبَ أَبِي بِحَظِّهِ كِتَابًا فَوَزَّدَ جَوَابَهُ ثُمَّ كَتَبْتُ بِحَظِّهِ فَوَزَّدَ جَوَابَهُ، ثُمَّ كَتَبَ بِحَظِّهِ رَجُلٌ مِنْ قُفْلَاءِ أَصْحَابِنَا، فَلَمْ يَرِدْ جَوَابَهُ فَتَنَزَّلْنَا فَكَاتَبَ الْعَلَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ تَحَوَّلَ قَرْمَلِيًّا، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ: فَوَزَّذْتُ الْإِرَاقَ وَوَزَّذْتُ طُومَرًا وَعَزَمْتُ أَنْ لَا أُخْرَجَ إِلَّا عَنْ بَيْتِي مِنْ أَمْرِي وَتَجَاعٍ مِنْ حَوَالِي، وَلَوْ احْتَجَجْتُ أَنْ أَقْبِمَ بِهَا حَتَّى أَصْدَقَ قَالَ: وَفِي خِلَالِ ذَلِكَ يَسْبِقُ سُدِّي بِالْمُعَلِّمِ وَأَخَافُ أَنْ يَمُوتَ بِي الْحَجُّ قَالَ: فَجِئْتُ يَوْمًا إِلَى عُثْمَانَ أَحْمَدَ أَتَشَاءُ فَقَالَ لِي: سِرْ إِلَى مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ يَلْفَاكَ الرَّجُلُ، قَالَ: فَسِرْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَلَمَّا نَظَرُ إِلَيَّ سَجَّكَ وَقَالَ: لَا تَقْنَمَ فَإِنَّكَ سَتَجِيعُ فِي هَذِهِ السَّكْرَةِ وَتَتَصَرَّفُ إِلَى أَهْلِكَ وَوَلَدِكَ سَالِمًا، قَالَ: فَاهْتَمَمْتُ وَسَكَنَ قَلْبِي وَأَقُولُ ذَا مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ: ثُمَّ وَدِدْتُ الْمَسْكِرَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ صُرَّةً فِيهَا دَنَانِيرُ وَتَوْبٌ فَاهْتَمَمْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: جَزَائِي عِنْدَ الْقَوْمِ هَذَا وَاسْتَعْمَلْتُ الْجَهْلَ فَوَزَّذْتُهَا وَكَتَبْتُ رُفْعَةً لَكُمْ بِشَرِّ الَّذِي قَبَّلَهَا بِنَفْسِي عَلَيَّ بِحَظِّهِ وَلَمْ يَسْأَلْكُمْ فِيهَا بِحَظِّهِ ثُمَّ تَوْبْتُ بَعْدَ ذَلِكَ تَدَامَةً شَدِيدَةً وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: كَثُرْتُ وَرَدِّي عَلَى مَوْلَايَ وَكَتَبْتُ رُفْعَةً أَتَعْتِدُ مِنْ فِعْلِي وَأَبُوهُ بِالْإِيمِ وَأَسْتَغْفِرُ مِنْ ذَلِكَ وَأَتَقَدِّمُهَا وَقُمْتُ أَسْتَسْجِعُ فَأَنَافِي ذَلِكَ أَفْكِرُ فِي نَفْسِي وَأَقُولُ إِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ الدَّنَانِيرُ لَمْ أَخْلُصْ مِنْهَا وَلَمْ أُحْدِثْ فِيهَا حَتَّى أَخْلِيَهَا إِلَى أَبِي فَإِنَّهُ أَقْلَمُ مِنِّي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِمِثْلِي، فَخَرَجَ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي حَمَلَ إِلَيَّ الصُّرَّةَ: أَتَاكَ إِذْ لَمْ تُعْلِمِ الرَّجُلَ أَنَّا رُبَّمَا قَعَلْنَا ذَلِكَ وَمَوْلَانَا وَرُبَّمَا سَأَلُونَا ذَلِكَ بِبَيْتٍ كَوْنٍ بِهِ وَخَرَجَ إِلَيَّ أَطْلَعْتُ فِي كَوْنٍ بَرٍّ نَا فَإِذَا اسْتَعْفَرْتُ اللَّهَ، فَاللهُ يَقْبَلُكَ، فَلَمَّا إِذَا كَانَتْ عَزِيمَتُكَ وَتَعَقَّدَ نَيْتُكَ أَلَّا تُحْدِثَ فِيهَا حَدَثًا وَلَا تُقَدِّمُهَا فِي طَرِيقِكَ، فَقَدْ صَرَفْنَاكَ عَنْكَ قَامَتَا التَّوْبَةِ فَلَا بُدَّ مِنْهُ لِيُخْرِجَ مِنْهُ، قَالَ: وَكَتَبْتُ فِي مَعِينَتِي وَأَوْدَعْتُ أَنَّ أَكْتُبُ فِي الثَّالِثِ وَأَمْسَلْتُ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ

ذَلِكَ : فَوَرَدَ جَوَابُ الْمُنْبِتِينَ وَ التَّائِيَةِ الَّذِي طَوَيْتُ مُفَسَّرًا وَ الْحَمْدُ لَهُ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَاقِفًا جَعَلْتُ مِنْ إِتْرَاهِمِ النَّبَاؤِي وَ بَيْتَابُورِ عَلَى أَنْ أَرْكَبَ مَعَهُ وَ أَرَامِلَهُ فَلَمَّا وَاقِفًا بَعْدَ ذَلِكَ فَاسْتَقَلْتُ وَ وَصَلْتُ أَطْلُبُ عِدِيَّ ، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْدَانِ - بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ الْيَتِيمَ سَأَلْتُ عَنْ يَكْتَرِي لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهًا - فَقَالَ لِي : أَنَا فِي مَلِكِكَ وَ قَدْ قَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَخْبِرْ مُعَاشرَتَهُ وَ اطْلُبْ لَهُ عَدِيًّا وَ اخْتَرْ لَهُ .

۳۳۔ حسن بن فضل بن زید یحییٰ کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا حضرت نے اس کا جواب دیا پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا اس کا جواب نہ آیا۔ بہن نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرطبی مذہب کا ملنے والا ہے حسن بن فضل نے کہا میں نے سامرو میں امام علی نقی اور صادق امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں کیا (لفظ طوس) کتاب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ خط لکھا ہے جس کے معنی میں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام) پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ لکھا کہ سامرو سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔ میں اپنی مدت ٹھہرا کر میں آگئے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ قول قیام سے کہیں میرا راج فرت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکر میں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر اتفاقاً سا کروں اس نے کہا تیرا دل مسدود ہے جاؤ وہاں ایک شخص سے ملو گا پھر چلنا چاہیے میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا ہم ذکر۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس بھی و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی دوسری بار میں پھر سامرو آیا۔ پھر بھی مجھے میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے دینا چاہیے تھا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا میں شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے بدلے کے بعد میں سخت نام ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے مولیٰ کو دینے ہوئے مال کو رد کر دیا۔ میں عداوت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ لوگوں کا گا اور نہ ان میں تعرت کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ مجھے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت بڑا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بغیر برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ قرآن اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے و کیونکہ تو ان میں تعرت کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن کیڑے بھیجے ہیں تاکہ تو حج کے

وقت ان سے اعزام ہائے ۔

اس نے کہا ۔ میں نے دو حاجتوں کے لئے حضرت کو لکھا اور تیسری بات سن خوف سے نہ لکھی کہ مبارک حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے دل میں تھا حسن نے کہا ۔ میں نے جعفر بن ابیہم نیشاپوری سے یہ سنا کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجا وہ ہوجیب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے عہد شکنی اختیار کرنی اور میں اپنا ہم کجا وہ تلاش کرنے کے لئے نکلے میری ملاقات وہ دن سے ہوئی ۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا ۔ میں نے اس کو اپنے سے ناخوش پایا اس نے کہا ۔ میں کئی روز سے تیرے تلاش میں ہوں حضرت صامد لامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جلتے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجا وہ ہنسنا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا ۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : شَكَكْتُ فِي أَمْرِ حَاجِرٍ ، فَجَمَعْتُ شَيْئًا ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعُسْكَرِ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ : كَيْسَ فَبِنَا شَكَّ وَلَا فَبَيْنَ يَقُومُ مَقَامَنَا وَأَمْرُنَا ، رَدَّ مَا مَتَكَ إِلَى حَاجِرٍ بْنِ يَزِيدَ .

۱۴۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے دوکیل حاجر کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچا ہے یا نہیں میں نے اُن غس و زکوٰۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامر پہنچا حضرت کا حکم آیا کہ شک کا مکمل نہیں نہ ہمارے ہاں میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا تمام مقام بنائیں ۔ پس جو کچھ ہمارے پاس ہے حاجر بن یزید کو دے دو ۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ عَبْدِ بْنِ مَالِجٍ قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ حَارَ الْأَمْزَلِي ، كَانَ لَا يَبِي عَلَى النَّاسِ سَفَاحٌ مِنْ مَالِي الْغَرِيبِ ، فَكَبَيْتُ إِلَيْهِ أَعْلِيَهُ فَكَتَبَ : طَائِبُهُمْ وَ اسْتَقْبَى عَلَيْهِمْ فَقَسَّابِي النَّاسِ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَتْ عَلَيْهِ سَفَنَةٌ وَادْعِيَاءُ دُشَانٍ فَحِشْتُ إِلَيْهِ أَطَالِيَهُ فَمَا عَلَنِي وَ اسْتَحَقَّ لِي أَنَّهُ وَ سَفَ عَلَيَّ ، فَشَكَرْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ : وَ كَانَ مَا ذَا ، فَكَبَيْتُ عَلَى أَخِيهِ وَ أَخَذْتُ بِرَجُلِهِ وَ سَجَّعْتُ إِلَى وَسَطِ الدَّارِ وَ رَكَلْتُ دُكُلًا كَثِيرًا ، فَخَرَجَ أَنَّهُ يَسْتَعِيبُ بِأَهْلِ بَنْدَا وَ يَقُولُ : قُمِي دَائِبِي قَدْ قَتَلَ وَالِدِي ، فَأَجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْخَلْقُ فَزَكَيْتُ دَائِبِي وَ قُلْتُ : أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَنْدَا تَمْلِكُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَسْلُومِ ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَمْدَانَ مِنْ أَهْلِ الشُّعَةِ وَ هَذَا يَسْبِي بِي إِلَى أَهْلِ قُمْ وَ أَلَوْ فَنِي لِيَدْعَبَ بِخَفِي وَ مَالِي ، قَالَ : فَمَالُوا عَلَيْهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى خَائُوهُ حَتَّى سَكَنَهُمْ وَ كَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفَنَةِ وَ خَلَفَ وَالطَّلَاقِي أَنْ يُوقِفِي مَالِي حَتَّى أَخْرِجَهُمْ عَنْهُ .

۱۵۔ محمد بن صالح کہتے ہیں کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا وکیل تھا ہمدان میں جب مرگیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپردگی کا کام کیا تھا میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے خسر یہ فرمایا۔ ان سے مانگوا اور سن کر وہ میں نے مانگا تو اور دو گولے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے میں اس سے مانگنے گیا تو مال منول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیلئے جو اب سن کر اس کی داڑھی پکڑ لی اور اس کو سپرد سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیش کیا۔

۱۶۔ اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اسے اپنی بقدا یہ شخص تم کا رہنے والا ہے اور انفی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اسے اپنی بقدا تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اپنی قم اور فتن کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بیٹھا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلکہ مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہوں۔

۱۶۔ عَمَلِيٍّ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْعَسَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ رِذْوَانَ، عَنْ بَدْرِ عَلَامٍ أَحْمَدَ بْنِ الْعَسَنِ قَالَ: وَدَعْتُ الْعَجَلَّ وَأَنَا لَا أَقُولُ بِالْإِيمَانَةِ أَجْمَعِمْ جُمْلَةً، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَوْصَى فِي عَيْلَتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ التَّمَنُّدَ وَتَبِيعَهُ وَتَنْطَقَهُ إِلَى مَوْلَاهُ فَخَفْتُ إِنْ أَنَا لَمْ أَدْفَعْ الشَّهْرِيَّ إِلَى إِذْ كَوْنِي كَيْفَ نَأْتِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّيْتُ الدَّائِمَةَ وَالشَّيْفَ وَالْمِنْطَقَةَ بِسَبْعِ مِائَةٍ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أَطْلُعْ عَلَيْهِ أَحَدًا فَإِذَا الْكِتَابُ كَذَّ وَدَّ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ: وَجِدَ السَّبْعَ مِائَةَ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا قَبْلَكَ مِنْ تَمَرِ الشَّهْرِيَّ وَالشَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ.

۱۷۔ بدیع الام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آمرا کا قتل نہ تھا لیکن بن سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبد العزیز مرا تو اس نے اپنی بیوی میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا تلوار اور شمشیر کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذ کو کین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کر دے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا مال کسی سے بیان نہ کیا ناگا و حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کر دو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پیکے کی۔

۱۷۔ عَلِيٌّ، عَشَرَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَدَلَّيْ وَلَدٌ فَكُنْتُ أَشْتَانُ فِي طَهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَأَتَمْعَلَ قَمَاتِ يَوْمِ السَّابِعِ أَوْ الثَّامِنِ، ثُمَّ كُنْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَتْخَلْفَ غَيْرِهِ وَغَيْرُهُ مُسْعِبُهُ أَحْمَدُ وَمِنْهُمْ أَحْمَدُ جَعْفَرًا، فَجَاءَهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: وَتَبَيَّنْتُ لِحَاجَةِ وَدَّ عَنِ النَّاسِ وَكُنْتُ عَلَى الشَّرُوحِ فَوَرَدَ: نَحْنُ لِذَلِكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ، قَالَ: فَطَأْتُ صَدْرِي وَاعْتَمَمْتُ وَكُنْتُ أَنَا مُعْجَبٌ عَلَى السَّابِعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُعْتَمِدٌ بِتَخَلُّفِي عَنِ الْحَاجَةِ فَوَقَّعَ لَا يَنْتَهِيَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ تَنْجَحُ مِنْ قَابِلٍ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كُنْتُ أَشْتَانُ، فَوَرَدَ الْإِذْنَ فَكُنْتُ أَنِّي غَادُكُ ثُمَّ بَيْنَ الْمَنَاسِ وَأَنَا وَابْنُ بَدِيَّاتِهِ وَبَنَاتِهِ، فَوَرَدَ: الْأَسَدِيُّ نَعَمْ الْمَدِينَةُ فَإِنَّ قَدِيمَ فَلَا تَحْتَزَّ عَلَيْهِ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَمَا دَلَّهُ.

ماہر علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز منصرف کرانے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوئے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا چاہتا تھا۔ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو وراہ کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال چلنے کو اچھا نہیں جانتے آگے نہیں اٹھتا ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رو جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا تنگ دل نہ ہو انشاء اللہ آگے سال حج کرو گے۔ آگے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور حشر پر کیا کہ اپنا ہم کماؤ محمد بن عباس کو بشا لیا ہے وہ مہمند ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا مدد ملے ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کما دیا۔

۱۸۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ: أَوْدَعَ الْمُجَرَّوُحَ مِرْدَاسَ بْنِ عَلِيٍّ مَالًا لِلنَّاحِيَةِ وَلَكِنْ عِنْدَ مِرْدَاسِ مَالٍ لِنَعِيمٍ بْنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلِيُّ مِرْدَاسٍ: أَتَيْدُ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشَّهْرَازِيُّ.

۱۸۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح۔ مرداس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناہیدہ مقدس میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرداس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھیج دو جسے شہر ازنی نے سپرد کیا ہے۔

۱۹۔ عَلِيٌّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى الْعَمْرِيَّيْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو حَكِيمٍ وَوَدَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ، فَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ أَبَا حَكِيمٍ مَضَى مِنْ غَيْرِ حَلْفٍ وَالْحَلْفُ جَعْفَرُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَضَى أَبُو حَكِيمٍ عَنْ حَلْفٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا

يُكْسِي بَابِي طَائِلَ كَوْدِ الْعُسْكَرِ وَمَعَهُ كِتَابٌ ، فَصَارَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بَرْهَانَ ، فَقَالَ : لَا يَنْتَبِهُنَّ فِي هَذَا الْوَقْتِ ، فَصَارَ إِلَى الْبَابِ وَ أَتَقَدَّ الْكِتَابَ إِلَى أَصْحَابِنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا : أَجَزَكَ اللَّهُ فِي صَاحِبِكَ ، فَقَدْ مَاتَ وَ أَوْصَى بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَهُ إِلَى تَقْلِيدِ عَمَلٍ فِيهِ يُمْرَأُ يَجِبُ وَ أُجِيبَ عَنْ كِتَابِهِ .

۱۹۔ حسن بن علی نے جس کی کنیت البر محمد ہے۔ بیان کیا کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہو گیا تو سرکار ایک شخص کو کچھ مال کے کر مکتہ آیا تاکہ ناچیدہ سر پہنچا دے۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لا وہ مرے اس کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس معنی نے ایک شخص ابوطالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرو آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کر سکتا۔ وہ حضرت صاحب الامر کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ فدائیر سے سہمی کہ ابجد سے مرگیا اور جمال اس کے پاس تھا اس کی وصیت لکھا معتدلاً دلی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی مشک کے مطابق صرف کسے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آيَةِ نَسَبِهِ يُوَصِّلُهُ وَ نَسَبِي سَبِيحًا بِآيَةِ . فَأَتَقَدَّ مَا كَانَ مَعَهُ فَكُتِبَ إِلَيْنَا : مَا خَبَرَ السَّيْفَ الَّذِي نَسَبْتُهُ .

۲۰۔ علی بن محمد نے بیان کیا۔ آہ کے ایک شخص نے اہل آہ سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ پہلے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا اجر تم بھول گئے ہو۔

۲۱۔ الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُمْ خَادِمَانِ وَ كُتِبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يُخْرِجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخَادِمَيْنِ مُسْكِرًا فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَدَّ كِتَابَ مِنَ الْعُسْكَرِ بِرَقِ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَ كُتِبَ عَنْ الْخِمْعَةِ .

۲۱۔ حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادموں کو مدینہ منورہ کے لئے بھیجا اور ان کا نگران اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کوثر پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کہہ دے نکلے تھے کہ حضرت کا حکم سامرو سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیج دیجو اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ (أَحْمَدَ بْنِ) أَبِي عَلِيٍّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى بِرِثَتِهِ بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بِذَاتِهِ وَ سَيْفٍ وَمَالٍ وَاقْتَدَمُوا الَّذِي أَبْعَدُوا وَغَيْرَ ذَلِكَ وَلَمْ يَبْعَثِ السَّيْفُ قَوْلَهُ: كَانَ مَعَ مَا بَيْنَهُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَجِبْ - أَوْ كَمَا قَالَ - .

۲۲ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن حسن سے روایت کی ہے کہ بڑے بن عبد اللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال کو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھیج دو نہیں بیٹھی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیفہ الفاظ دہیں)۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَادَانَ الْبَسَاطِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسِيَّةٌ وَدَعَمُ نَقْعُ عَشْرِينَ وَدَعَمًا فَأَرَيْتُ أَنْ أَبْعَثُ وَخَمْسِيَّةً تَنْقُصُ عَشْرِينَ وَدَعَمًا قَوْلَهُ مِنْ عِنْدِي عَشْرِينَ وَدَعَمًا وَبَشْتًا إِلَى الْأُسْدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ خَالِي فِيهَا قَوْلَهُ: وَصَلَتْ خَمْسِيَّةٌ لِقَوْلِهِمُ الْكَ مِنْهَا عَشْرُونَ وَدَعَمًا .

۲۳ ابن شادان بشاری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پاس سو درہم میں سے کچھ اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں سو درہم کہیں بھیجوں میں نے بیس درہم اپنے پاس سے خالی کر دیئے اور حضرت صاحب الامارہ کو کلین اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا، حضرت نے جواب لکھا کہ سو درہم مل گئے میں میں تمہارے بھی ہیں تھے۔

۲۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرِدُ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِخْرَاقِ عَلَى الْجَنْدِ فَأَتَى فَارِسَ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَّ اشْتِاقًا مِنَ السَّاحِبِ لِإِخْرَاقِ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرِدْ فِي أَمْرِ الْجَنْدِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَأَعْتَمْتُ لِذَلِكَ قَوْلَهُ نَعْمُ الْجَنْدِيُّ بَعْدَ ذَلِكَ .

۲۴ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کہ تمام اذلیف جاری کرنے کے لئے جنید قائل فاریس بن حاتم غالی اور ابو الحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرثیہ کے بعد حضرت صاحب الامر نے ایما دیا۔ ابو الحسن اور اس کے ساتھ کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرثیہ کا حال معلوم ہوا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجِبًا بِهَا فَكَتَبْتُ أَتَأَمَّرُ فِي اسْتِغْلَاذِهَا، قَوْلَهُ اسْتَوْلَيْهَا وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ، قَوْلُهَا فَكَبَلْتُ، ثُمَّ اسْتَعْلَبْتُ فَكَبَلْتُ .

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کنیز تھی جس کے منہ نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیکھیے حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کر لے گا پس میں نے اس سے چھپ کیا وہ حاملہ ہو گئی مگر حمل ناقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْمُعْجِزِ جَعَلَ ثُلُثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَكَتَبَ بِذَلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثَّلَاثَ دَفْعَ مَالًا لِأَبْنَيْ أَبِي الْعُقَدَامِ ، لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهِمَا حَدًّا إِلَّا كَتَبَ إِلَيْهِ : قَائِنَ الْمَالِ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْعُقَدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجزی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا میں کا نام ابو المقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلق نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابو المقدام کو دے دیا ہے۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عِيسَى بْنِ نَعْرِ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الْمُشْتَرِي بِسَائِلَ مَسْكَنًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيَّ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نضر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامر کو علی بن زیاد میری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں متاچ کفن ہو گے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَادُونَ بْنِ عِشْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلَيَّ خَمْسِيَاةٌ دِينَارٌ قَصِفَتْ بِهَا دَعَا ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي : لِي خَوَانِيَّةٌ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِيَاةٍ وَثَلَاثِينَ دِينَارًا قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِيَاةٍ دِينَارٍ ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِضِ الْخَوَانِيَّةَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَادُونَ بِالْخَمْسِيَاةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْكَ .

۲۸۔ ہمدانی بن عمران نے کہا کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار فرض تھے جب میرا مال ختم ہو گیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری کانیوں میں کوئی نے پانسو تین دینار میں خریدا ہے اور ناجہ مقدمہ کو دینے ہیں پانسو لہذا یہ کانیوں دسے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہمدانی کی کانیوں پر پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمدانی پر (قرض) ہے قبضہ کر دو۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَعْفَرًا فَبَيْعَتْهُ بِأَعْيُنِهِ جَعْفَرَةُ كَانَتْ فِي الدَّارِ يُرَبُّونَهَا . فَبَيْعَتْهُ بَعْضُ التَّلَوِيِّينَ وَاعْلَمَ الْمُشْتَرِي خَيْرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَتَلْتِ نَفْسِي بِرَبِّهَا وَأَنْ لَا أَدْرَأَ مِنْ تَمِيمِهَا شَيْئًا ، فَخَذَهَا ، فَدَعَبَ التَّلَوِيُّ فَاعْلَمَ أَهْلُ النَّاجِيَةِ الْخَبَرَ فَبَيْعُوا إِلَى الْمُشْتَرِي بِأَحَدٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبَتِهَا .

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکری نے فروخت کر دیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی ہیں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پاس ایک ملوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپس پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جا کر سدہ ملوی اپنے ناچیدہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۴ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

۳۰۔ الْمُحْسِنُ بْنُ الْحَسَنِ التَّلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ لُثَمَاءِ رُوَاحِ حَسَنٍ وَ آخَرُ مَعَهُ قَالَ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْعِبُ الْأَمْوَالَ وَلَهُ وَكَلَاءٌ وَ سَمُّوا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي النَّوَاجِي وَأَتْنَى ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اعْلَبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ غَلِيظٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ : نَقِصْ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دَسُّوا لَهُمْ قَوْمًا لَا يَهْتَفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَتَمَّ قَبْضُ مِنْهُمْ شَيْئًا قَبِضَ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بِأَنْ يَنْقَدِمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ يَمْنَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَانْدَسَّ لِيُحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَاهُ فَقَالَ : مَتَى مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ نَحْنُ غَلَطْنَا أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ لَهُمْ وَنَحْنُ يَتَجَاهَلُ عَلَيْهِمْ وَبَنُوا الْجَوَاسِسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ .

۳۰۔ حسین بن الحسن ملوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روہ حسی کے ہم نشین میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبید اللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ابنا نہ کرو و شیوہ کثرت سے ہیں منتہر بہر پوچھنے کے بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اسی کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرت سے تمام دکار کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو مدد کا اور یہ ظاہر کر کے کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان چاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے غوث میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تم نے دعوہ کا کھا یا ہے اور غلطی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چالیس کڑا ہا لکڑی کا چٹا لعلی ہی ظاہر کرتے رہے۔ چاسوسوں نے بہت زحمت دلائی لیکن تمام دکار نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ نَهْجٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحَبَشَةِ (۱) فَلَمَّا كَانَ بِمَنْدَ أَشْهَرٍ دَعَا الْوَزِيرَ الْبَاقِلَانِيَّ فَقَالَ لَهُ : أَلَيْسَ بَنِي الْفَرَاتِ الْبُرْسِيَّةِ وَقُلْ لَهُمْ : لَا يَزُودُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يُنْعَقَ كُلُّ مَنْ ذَاكَ فَيُقْبَضَ (عَلَيْهِ) .

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کافلین) اور حبشہ (دکنہ) اور صلہ کے دو دیہان کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقلائی کو بلا کر کہا تو الہافرات اور حبشہ سے منکر ہو کر مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب آئمہ اثنار عشر کی امامت پر نص

(باب) ۱۲۴

مَاجِلَا: فِي الْإِنْفَنِي عَقَرٍ وَالنَّعِي عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَارِثٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَنْجَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَقْبَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُسَكِّيٌّ عَلَى يَدَيْهِمَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

يَوْمَ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا قَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ يَتَّبِعُوا بِمَا مَوْنَهُ فِي دُنْيَانَهُمْ وَآخِرَتِهِمْ
وَأَنْ تَكُونِ الْآخِرَى عَلَيْهِمْ أَتَكَرُّهُمْ بِرُحْ سَوَاءٍ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: سَلْبِي عَمَّا بَدَأَكَ.
قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَنَعَّبَ رُوحُهُ؟ وَعَنْ الرَّجُلِ كَيْفَ يَدْكُرُ وَيَسْئَلُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ
كَيْفَ يَقْبَلُ وَلَكِنَّهُ الْأَعْنَامُ وَالْأَحْوَالُ؟ فَالْتَمَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ
أَجِبْهُ. قَالَ: فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَلَّمَ أَرْثَرُ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ
أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمَ أَرْثَرُ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَرَسُولُ اللَّهِ عليه السلام وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ
يُؤَدِّي إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكَلَّمَ أَرْثَرُ أَشْهَدُ بِهَا أَشْهَدُ أَنَّكَ وَرَسُولُ اللَّهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ
عليه السلام وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَسُولِي أَخِيهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحَسَنِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ
عَلَى جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ
عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى وَجَعْفَرٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ
عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
يَا أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ لَا يَكْفِي وَلَا يَمْسُ حَتَّى يَنْظُرَ
أَمْرُهُ قَبْلَهُ مَا عَدَلَ كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ
قَامَ قَمَضَى. فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ يَقْضِي فَخْرَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام
فَقَالَ: مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَصَعَ رِجْلَهُ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذُوا أَرْضَ اللَّهِ فَرَجَعْتُ
إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمَنِي. فَقَالَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَمْرُهُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
أَعْلَمُ. قَالَ: هُوَ الْخَيْرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام مع امام حسن مسلمان کے ہاتھ پر یکجہ کے
ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المؤمنین
کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں
اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعوی خلافت کیا وہ اس کے حق دار تھے
اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔
فرمایا ابو جعفر جو مجھ پر بھروسہ ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموں کے رسم و رواج میں مشابہ ہوتی ہے۔

آپ نے امام حسن سے فرمایا: اس کے سوا کت جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا: تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے پیشہ دہی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی رسول ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (ارشاد کیا امیر المومنین کی طرف) اندر یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیر المومنین کے وہی ہیں اور ان کی حجت و برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسول کے ثابت کرنے والے ہیں۔

تقریب ۲: ابن ابی طلحہ رحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمین میں امام حسن کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بہات نوم دوس کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ دوس متعلق ہوتی ہے دس سے اور دس متعلق ہوتی ہے دس سے۔

جب تک انسان بیہوش نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس دس کو پھر دس کی طرف لوٹنے کا ہوتا ہے تو یہ دوس دس کو اور دس پر اور جذب کر لیتی ہے اور بدلتی کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدلتی میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدلتی کی طرف لوٹے تو ہر دس کو جذب کر لیتی ہے اور دس دس کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان جن پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد و آل محمد پر درود بھیجتا ہے پھر اس مسئلہ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے مختلف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کر لے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا لفظ آچل کر عروقی امام پر جا کر گزرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروق انوال پر گزرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین بن علی اپنے مہائی کے وہی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بعد محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمد ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

جنت خدا ہونے کی جو یہ حسن بن علی ہے اس کا نام اور کیفیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پُر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظالم و جور سے پھر کرے گی ہوگی اور سلام چڑھ آپ پر اے امیر المومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسن باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں غائب ہو گیا میں امیر المومنین کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور امیر المومنین بہتر مانتے والے ہیں۔ فرمایا وہ غفر سے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السَّعَافِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ مِثْلَهُ سِوَاهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَوَدِدْتُ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ جَاءَنِي مِنْ غَيْرِ جَبَّةٍ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْخَبَرِ رِيعَتُهُ سِتِينَ.

۶۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابو جعفر کیا احمد بن عبد اللہ کے ملاوٹ کسی اور سے ہیں یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبد اللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت محمد بن ابراہیم لائے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ طَلْحَةَ وَعَلِيِّ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَشَّارٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبِي لِعَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَنْ يَبْعَثْ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: أَيُّ الْأَوْقَاتِ أَحَبُّنَا فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ: يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللُّوْجِ الَّذِي رَأَيْتُهُ فِي يَدِ أُمِّتِي فَأُطِيعَهَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَنَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَخْبَرْتَنِي بِأُمِّتِي أَنَّهُ فِي ذَلِكَ اللُّوْجِ مَكْتُوبٌ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَأُطِيعَهَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَيَّئْنَا بَوَادِعَ الْحُسَيْنِ وَرَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحًا أَحْمَرًا، كُنْتُ أَنَا مِنْ مُعْرِضٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتَابًا أَبْيَضَ، فِيهِ لَوْنُ الشَّمْسِ.

قُلْتُ لَهَا يَا أَبِي وَأُمِّي يَا بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا اللُّوْحُ ؟ فَقَالَتْ : هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَنَاتِي وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُشِيرَنِي بِذَلِكَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَعْطَيْتَنِيهِ أَسْكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأَتْهُ وَأَسْتَحْضَتْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَهْلَ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ : نَعَمْ ، فَمَشَى مَعَهُ أَبِي إِلَى الْمَنَزْلِ جَابِرٌ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ دَقِيقٍ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ : انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لَا فَرَّةَ [أَنَا] عَلَيْكَ ، فَطَرَّ جَابِرٌ فِي سُخْرِيهِ فَقَرَأَ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفَ حَرْفًا ، فَقَالَ جَابِرٌ : فَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللُّوْحِ مَكْتُوبًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَوَلَدِهِ وَسُقْبَرِهِ وَحِجَابِهِ وَدَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، عَظُمَ يَا عَدُوَّ أَشْقَانِي وَاشْكُرْ نِعْمَاتِي وَ لَا تَجْعَدْ إِلَّا لِي ، إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاسْمُ الْجَبَّارِينَ وَمُذِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَدِيْنُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عِزِّي ، عَذَابُهُ عَذَابًا لَا عُدَّةَ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِنِّي فَأَعْبُدُ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أَهْبُتْ نِيحًا فَأَكْمَلْتُ أَشْيَاءَهُ وَأَتَسَمَّيْتُ لَهُ إِلَّا حَبْلَكَ لَدَوِصًا وَإِنِّي فَسَلَّكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَسَلَّكَ وَبَيْتَكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشَيْئِكَ وَبَشَيْئِكَ حَسَنَ وَحُسْنٍ ، فَحَبْلَكَ حَسَنًا مَعِينٌ عَلَيَّ ، بَعْدَ اتِّعَازِي بِهِ وَأَهْبُتْ حُسْنِيَا خَائِرَ وَحَبِي وَأَكْرَمُهُ بِالْقَهَادَةِ وَحَبْلَكَ لَهُ بِالسَّعَادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ اسْتَشْفَادِ وَأَرْفَعُ الشَّهَادَةِ وَدَجَّةً ، حَبْلَكَ كَلِمَتِي الثَّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِي الْيَالِقَةَ عِنْدَهُ ، بِعِزِّي دَائِمِيَّةً أَعَاقِبُ أَوْلِيَاءَهُ عَلَيْهِ سَيِّدُ الْمَاجِدِينَ وَرَبُّ الْأَوْلِيَاءِ الْمَاضِينَ وَابْنُهُ شَيْبَةُ جَدِّهِ الْمُحْمُودُ وَجَدُّهُ الْبَاقِرُ عَلَيَّ وَ الْمَعِينُ لِحُكْمَتِي سَبِيلُكَ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الزَّادُ عَلَيْهِ كَالزَّادِ عَلَيَّ ، حَقِّ الْقَوْلِ مِثْلِي لَا كَرَمَ مِنْ مَثْوَى جَعْفَرٍ وَلَا مَرَّةً تُهَيَّ أَفْئَادِيهِ وَأَنْصَارُوهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ ، أُنَبِّهَتْ بَعْدَهُ مُوسَى وَنُشِئَتْ عَقِيْبُهُ جَدُّوسُ لِأَنَّ حَبْلَهُ قُرْبَنِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَى وَأَنَا أَوْلِيَاؤِي يُسْقُونَ بِالنَّكَاحِ الْأَوْفَى ، مَنْ جَعَدَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ جَعَدَ نِعْمَتِي وَمَنْ عَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدْ أَفْتَرَى عَلَيَّ ، وَبِذَلِكَ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ اتِّعَازِي بِهِ وَمُوسَى عَيْنِي وَحُبِّي وَخَيْرِي فِي عَلَيٍّ وَبَنَاتِي وَنَاسِرِي وَمَنْ أَسْعَى عَلَيْهِ أَعْبَاءُ النَّبِيِّ وَوَأَتَتْهُ بِالْإِسْطِلَاعِ بِهَا ، يَقُولُ عَفْرِيَتْ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الضَّالِّحُ إِلَى حَبِيبِ دَرِّ خَلْقِي ، حَقِّ الْقَوْلِ مِثْلِي لَا مَرَّةً تُهَيَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَخَلِيفَتَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عَلَيْهِ ، فَهُوَ مَعِينٌ عَلَيَّ وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلَى خَلْفِي لِأَيُّومٍ مَّحْدٍ بِوَإِلَّا جَمَلْتُ الْجَنَّةَ مَنَازِلًا وَنَفَعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ
فَذَا سَوَّجُوا النَّارَ وَأَخْبَرُوا بِالسَّادَةِ لِأَبْنِ عَلِيٍّ وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِي خَلْفِي وَآمَنِي عَلَى
وَحْبِي، أَخْرَجَ مِنْهُ الذَّامِي إِلَى سَبِيلِي وَ الْخَائِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ وَ اكْتُمِلَ ذَلِكَ بِأَبْنِهِ مَحْمُودٍ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَ نَبَاهُ عِيسَى وَصَبْرُ أَيُّوبَ قَيْدُ أَوْلِيَائِي فِي رَمَائِهِ وَ مُتَنَادِي
رُؤُوسِهِمْ كَمَا مُتَنَادَى رُؤُوسُ التَّرَكِي وَ الَّذِي يَلْمُ فَيَقْتُلُونَ وَ يَحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ، مَرْغُوبِينَ
وَ حِلِينَ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَ يَنْشَوُا الْوَيْلَ الرَّثْمِي يَسْلُبُهُمْ أَوْلِيَاكُ أَوْلِيَائِي حَقًّا بِبَيْتِهِ
أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمِيَّةٍ جُنْدِيٍّ وَبِهِمْ أَكْشَفُ الرِّيّالَ وَ أَدْفَعُ الْآسَادَ الْغَالِي أَوْلِيَاكُ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ أَوْلِيَاكُ هُمْ الْمُتَعَدُّونَ.

فَالْ عَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ: قَالَ أَبُو بَسِيرٍ: كَوَلَّمْتُ سَمْعَنَ فِي ذَهْرِكَ، إِلَّا هَذَا الْحَبِيبَ
لَكَفَاكَ، فَصَنَعْتُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

۳۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پد پزر گوار نے جابر بن عبد اللہ
الصداری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس
ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اسے جابرا مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول
اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں
حیات رسول میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسین کی ولادت کی مبارکباد دینے میں نے ان کے
ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمر کی حق اللہ اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے
بنت رسول یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا اللہ نے اپنے رسول کے پاس بھیجا ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے
دوروں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی مثل سے ہوں گے۔ اس حضرت نے مجھے عطا فرمایا ہے تاکہ میں اسے دیکھ
کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی ہیں اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اسے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا ہاں میرے والد جابر کے ساتھ
ان کے قریب گئے جابر نے وہ وصیفہ پرست پر لکھا ہوا نکال دیا حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر
سے مقابلہ کر کے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ
میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ تحریر عن وحسکم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور جہاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے کرنازل ہونے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسماء کی تعلیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہیوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی مکر توڑنے والا اور ظالموں کو دولت دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہیوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دلاں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیاء مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ اتم کو تمام انبیاء پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نو اسوں حسن اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خزانہ دینی اور میں نے عزت دی اے شہادت سے اور شہر کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل و ارفع شہداء ہے اذروئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تقرر دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نازنا فی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اقل علی ابن الحسینؑ سید العابدین ہیں جو میرے اولیاء کی نسبت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قاب و ستانش بعد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شکار کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفرؑ کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے، ان کی ہدایت کو روکنے والا میرے حق قول کو روک دینے والا ہے میں مقام جعفرؑ کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، نامزدوں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پیروں کو بھی خوش کروں گا ان کے وقت میں فطالت کے تقصیر ہوں گے اور لوگ کسزد و اعتقاد کے ہوں گے ایسے فطالت آگین دور میں ہمارے اولیاء معرفت کے بحر نور سا غرلے سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے جیب، میرے نیک بندے کو ٹھکے مرے پران کے فرزند علیؑ کے بارے میں جو میرا ولی میرا نام اور یہ وہ ہے جس کو جس پر باریہوت کی مثال بارہکوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک معتبر و رجحوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جو بسا یا ہے بعد صالح و فدا القرم بنے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ارادین) کے میرا قتل حق ہے میں اپنے بندہ علیؑ (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمدؑ (امام محمد تقی علیہ السلام) سے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسماء کی جگہ ہیں اور میری حق پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دیں گا اور اس کو شفیق و مہربانوں کا اس کے خدا نمان کے لئے ستر آدھریوں کے لئے جو ستر پہنیں گے اور میرے اس امانت کو سماعت کو مخصوص کیا ان کے بعد مل رہا ملقی علیہ السلام کے لئے جو میرے ولی و نام نہی اور میری مخلوق پر گواہی میری ہی کے کائنات میں ہیں ان میں سے پیدا کر دیں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے راستہ کی طرف اور فلاح ہے میرے علم کا اور کمال کر دیں گا میں اس دین کو اس کے فرد مذموم سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موتی کا کمال ہے بیسی کی شان ہے الہی کا میرے میرے اولیاء اس کے ناز و نصیب میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دہلیز والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلدے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگیں ہو جائے گی اور رونے پٹنے کی آواز ان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے بچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کر دیں گا اور زلزلوں کو دور کر دیں گا اور ان کے ذریعے سے مصلحت کو آسان کر دیں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوة و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبد الرحمن بن سالم سے مروی ہے کہ ابو العیر نے کہا اگر تو نے اشبات امانت آئمہ اثناعشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو عمر بن حدیث میرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نا اہلوں سے بیان نہ کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْبَاقِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ؛ وَحَدَّثَ بَيْنَ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي
عُمَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَدْنَةَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَلَالٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَدْنَةَ
عَنْ [أَبَانٍ] ابْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارَ يَقُولُ: كُنَّا
عِنْدَ مُعَاوِيَةَ: أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ، وَجَعَلُوا
بَيْنِي وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَلَّابٍ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِنَّا اسْتَشَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ كُنْ
إِبْنُ عَلِيٍّ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
فَإِنَّا اسْتَشَدَّ عَلَيَّ فَقَابَلْتُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَاسْتَدْرَكُهُ يَا عَلِيُّ، ثُمَّ
ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَاسْتَدْرَكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يَكُونُ لِي أَشْيَ عَشْرَ إِيَّامًا
يَسْتَعِينُ مِنْ وَلِيِّ الْحُسَيْنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاسْتَشَدَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ
وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ، فَشَدَّ إِلَيَّ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ سُلَيْمٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلَامًا وَأَبَى دِيْنًا وَالْمَقْدَارُ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ہم سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسلم بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں چوری تھیں میں نے معاویہ سے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفوس سے اولی ہوں میرے بعد میرے بھائی بن ابی طالب تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفوس سے اولی ہوں گے پھر میرا بیٹا حسین اس کے بعد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن حسین اولی ہیں مومنین کے نفوس سے اور علی تم ان کو دیکھو گے پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اور اسے حسین تم ان کو دیکھو گے پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر عبد اللہ بن جعفر نے کہا میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسلمہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے سلیم نے کہا میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان والی بوند و مقداد اسے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ الشَّرْحِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَلِيمَانَ الْكِسَائِيِّ، عَنْ أَبِي الطَّيْلِ قَالَ: حَدَّثْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَحَدَّثْتُ عُمَرَ حِينَ بُوْعِي وَعَلِيَّ جَالِسًا نَاجِيَةً فَأَقْبَلَ عَلَّامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلٌ (الْوَجْه) بِهَيْئَةٍ عَلَيْهِ نِيَابٌ حَسَنٌ وَمَعُو مِنْ وَلَوِ حَادُونَ حَسَنٌ فَأَمَّ عَلِيٌّ رَأْيِي عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَقْلَمُ هَيْئَةٍ أَلَمَّا بِكِنَانِهِمْ وَأَمْرٍ نَبِيهِمْ؟ قَالَ: فَلَمَّا عَمَرَ رَأَيْتُهُ، فَقَالَ: إِشْرَاكَ أَهْبِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لِمَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنِّي حَسْبُكَ مُرْتَادًا لِنَفْسِي، شَاكَا فِي دِينِي، فَقَالَ: دُونَكَ هَذَا الشَّابُّ، قَالَ: وَمَنْ هَذَا الشَّابُّ؟ قَالَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلَابٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا رُوْحٌ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: أَكْذَاكَ أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَقَالَ: يَا حَادُونِي مَا سَأَلَكَ أَنْ تَقُولَ سُبْحًا؟ قَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُكَ عَنْمَا بَعْدَهُنَّ وَإِنْ لَمْ تَمْلِكْ لِي عَلِمْتُ أَنَّكَ لَنْ تَبْسُرَ فَبِكُمْ عَلَامٌ، قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَأَبَى أَنْ أَسْأَلَكَ بِاللَّهِ الَّذِي تَدْعُهُ لَنْ أُنَا أَجِبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدْعَنَ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي؟ قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَلِكَ، قَالَ: فَسَلْ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَلْبَرَةٍ دِمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْمَنِ تَطْرُقُ فِيهِ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاسْتَعَلَى

وَجِدَ الْأَرْضَ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلَ شَيْءٍ اعْتَرَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْآخِرِ، أَخْبِرْنِي عَنْ عَجَبٍ يَسْأَلُكُمْ لَهُ مِنْ إِيَّائِي عَذَلٍ
 وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَأَلَهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونَ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ أَشْيَ عَشَرَ
 إِمَامًا عَذَلًا، لَا يَصْرُفُهُمْ خِيَلَانٌ مِنْ خَدْلِهِمْ وَلَا يَسْتَوْجِسُونَ بِخِيَالِي مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ
 أَوْسَعُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَّاسِي فِي الْأَرْضِ، وَمَسْكَنٌ عَجَبٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أَدْلَالِكَ الْإِنْتَانَا عَشَرَ الْإِمَامُ
 التَّنْدُلُ، فَقَالَ: سَدَقْتَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِيَّائِي لَا جُعْلًا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونَ، كَتَبَهُ يَسْلَمُ
 وَأَمْلَاهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيَّتِي تَعْبُو كَيْفَ يَمِيشُ مِنْ
 بَعْدِي؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونَ! يَمِيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا يَزِيدُ يَوْمًا وَلَا يَنْقُصُ
 يَوْمًا ^(۱)، ثُمَّ يَمُوتُ مَرْتَبَةً هُنَا - يَعْنِي عَلَى قَرْنِهِ - فَتُخَصَّصُ لَهُ مِنْ هَذَا قَالَ: فَسَاحَ الْهَارُونِيُّ
 وَقَطَعَ كَسْبِيحَةً ^(۲) وَهُوَ يَقُولُ: أَتَعِدُّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 وَأَنَّكَ وَصِيَّتِي، يَنْبَغِي أَنْ تَعُوذَ بِإِسْمَائِيلَ وَأَنْ تَعْتَظَمَ وَلَا تُسْتَغْفَرَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلَيْهِ عليه السلام
 إِلَى مَنْزِلِهِ فَمَلَأَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابو کر کے وقت موجود تھا اور اس وقت میں جب عمر سے بیت کی گئی
 علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا
 اس نے عمر سے کہا۔ اے ابی المومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جلتے والے کتابِ خدا اور امرِ نبی کے ہیں یہ
 سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس
 نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ
 کون ہیں؟ کہا علی بن ابیطالب ہیں عمر رسول اور رسولِ خدا کے دونوں بیٹوں حسن و حسین کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسول
 اللہ ہیں وہ حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا
 ہوں حضرت یہ معمولی طور پر سکرانے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا میں پہلے آپ سے تین سوال
 کروں گا اگر جواب دے دیا تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا میں تجھ سے پوچھتا
 کہ جس کی توحید ات کہلے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا
 میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قدر و خون

ہمایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ دے گا زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتائیے۔ محمد کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمد کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمد کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرور پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ مور دین میں پس پاؤں سے زیادہ مستحکم ہوں گے بسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مفسون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا مولیٰ نے لکھا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتائیے۔ محمد کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمد کے بعد ۳۳ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ دیا وہ ان کے سر پر فریت لگے جس سے ان کا سرخوشی سے بھر جائے گا سن کر وہ خوشی سے سچے انکھار ادا کیا کہ کراہ کا کٹ کر چھینک یا اور کچھ نکلا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وعدہ لا شرک ہے اور محمد اس کے جلیل در رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر نوبت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحب غلث ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے ادا حکام دین الہی کی اس کو تعلیم دی۔

۶۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْفَضْلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وَلَدِهِ مِنْ نُورٍ عَظِيمٍ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحًا فِي بَيْتِهِ نَوْرًا يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُسَمِّحُونَ سُوْنَهُ وَهُمْ الْأَيْمَةُ عليه السلام مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۷۔ (المعزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمد علی اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و غلث سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تہلیل کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولاد رسول سے۔

۷۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّشَابِ ، عَنْ ابْنِ شِهَابَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِثَامٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْإِنْسَانُ عَشَرُ الْأِمَامِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام . فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ - وَ كَانَ أَخَا عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِأُمِّهِ - وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَصَرَّحَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِقَوْلِهِ : أَمَّا ابْنُ أَبِي أُمٍّ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آل محمد سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسول اور اولاد علی سے رسول اور علی دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن حسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو اس پر عقیدہ آیا اور فرمایا: تیری ماں کا بیٹا بھی تو ان میں سے ہے۔

۸۔ 'عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَسْعُودَةَ بِنْتِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَجَدْتُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي هَبٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَبِيحٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ خَاصِرًا لِمَا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَاسْتَخَلَفَ عُمَرُ أَقْبَلَ يَهُودِيٍّ مِنْ عَطَاةٍ يَهُودِيٍّ يَتَرَبَّعُ وَتَرَعُمُ يَهُودِيٍّ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ أَقْبَلَ دِمَانَهُ حَتَّى رَفَعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ، إِنِّي حِفْظُكَ أَرِيدُ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَتَاكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَقْبَلَهُ أَصْحَابُ نَحْوِي بِالْكِتَابِ وَالسَّيِّئَةِ وَجَمِيعِ مَا أَرِيدُ أَنْ أَتَاكَ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنِّي لَسْتُ مِمَّا لَكَ لِكَيْتِي أَرِيدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَقْبَلُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسَّيِّئَةِ وَجَمِيعِ مَا قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ وَهُوَ ذَاكَ - فَأَوْتَا إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: يَا عُمَرُ، إِنْ كَانَ هَذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِبَيْتَةِ الشَّامِ؟ وَإِسْمَاذَاكَ أَقْبَلْتُمْ؟ فَزَبَرَهُ عُمَرُ، ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ؟ فَقَالَ: وَمَا قَالَ عُمَرُ؟ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَهْلِي أَرِيدُ أَنْ أَقْبَلَ هَلْ يَعْلَمُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَقْبَلَهُ أَنْتُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرَ الْأَمَةِ وَأَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذَلِكَ أَدْخَلَ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامَ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أَخْبِرَكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا يَهُودِيُّ كَيْفَ لَمْ تَقُلْ: أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَيْتَةِ وَالْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَنْتَ أَخْبَرْتَنِي فِي هَذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَقْبَلُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَأَفْضَلُهُمْ وَأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِي حَجَرٍ وَضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ وَ أَوَّلِي حَجَرَةٍ غَرَسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ وَأَوَّلِي لِحْيَةٍ نَبَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ الْأَمَةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامٍ هُدًى؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ بَيْتِكُمْ نَحْوِي أَيْنَ مَنَزَلُهُ فِي الْجَنَّةِ؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ مَعْمَةٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْإِمَامَ الْأَمَّةَ أَنْتَ عُمَرُ إِمَامَاهُ هُدًى مِنْ بَيْتِنَا بَيْتِ نَبِيِّنَا وَهُمْ هُدًى وَأَمَّا مَنَزَلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَهِيَ أَفْضَلُهَا وَأَشْرَفُهَا جَنَّةٌ عَزِيَّةٌ وَأَمَّا مَنْ مَعْمَةٍ فِي مَنَزَلٍ فِيهَا فَمَوْلَاؤُنَا الْإِنْسَاءُ عَشْرَمِنْ دَرَجَتِهِ وَهُمْ وَجَدَهُ ثُمَّ

وَأَمَّا أُمَّتِي فَأَنَا أَصْلُكُمْ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنِّي وَلَا بُدَّ مِنِّي لَكُمْ

۱۰۸۔ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابو بکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تمام مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب و سنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب و سنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا اعلیٰ کی طرف یہودی نے کہا اے عمر اگر ایسا یہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے جھڑکا یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کیا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں شک ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہلے میں دیا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھو۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اسے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھو جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے۔ کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر لگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :- کلینی علیہ الرحمہ نے بغیر اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرم ہے جسے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین و داریت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی داریت سے اور ان کی بائیں اور وادیاں اور پر وادیاں ان کی۔ ان کے سوا اور کوئی مشترک نہ ہوگا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَازِمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَالِمَاتِ السَّلَامِ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهَا ، فَمَدَدْتُ إِلَيْهَا عَصَا آخِرَهُمْ النَّاسِ علیہ السلام ، ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ ، وَثَلَاثَةً وَسِتِّينَ علیہ السلام .

۹۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیاء کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے مشہد کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُهَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُسَيْبِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْجَنَّةِ وَالْأَنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَنِيهِ إِمَامًا مَقَرَّ دُومِيًّا ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَّتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَنِي مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا إِثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام عَلَى سُنَّةِ النَّبِيِّ .

۱۰۔ ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن وانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کوہر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر رہے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المؤمنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِثِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ : قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَبْلَةَ الْقَتْدِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرٌ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرُ وَلَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ مَعَهُ ، قَالَ : أَنَا وَ أَحَدُ عَشَرَ مِنْ صَلَاحِي أَيْمَةً مُحَدَّثُونَ .

۱۱۔ امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیر نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کہ تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے مصلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲۔ وَ هَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: فَالِدَسُّوْلُ اللهُ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمَنُوا بِكَلِمَةِ الْغَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدِهِ الْأَخِ عَشْرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علی ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو اگلے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳۔ وَ هَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمًا: كَلَّا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْتُمْ أَوْلَىٰ بِأَخْيَارِهِمْ مِنْ دُونِهِمْ؟ وَ أَشْهَدُ أَنَّ [عَلِيًّا] رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ شَهِيدًا، وَ اللَّهُ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيُّنَ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ عَزِيزٌ مُتَحَدِّلٌ بِهِ فَاحْذَرْ عَلَى يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَأَزَادَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ قَدْ أَحَدَ عَشْرَ مِنْ وَلَدِي، إِنَّهُمْ مِنْ بَنِي إِلَّا النَّبُوَّةَ وَ تَبَّ إِلَى اللَّهِ مِثْلًا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَأَحَقُّ لَكَ بِهِ، قَالَ ثُمَّ دَعَبَ فَلَمْ يُرَ.

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہِ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زبان پر) دیئے نہ ہو یا تمھارا اس کا بی اثر باعث موت ہوا۔ واللہ تمھارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صوریّت رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المؤمنین نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا یا تحفرت مسلم نے فرمایا۔ اسے ابوبکر علی پر امدان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمھارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم شریف سے گئے اور پھر کی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثَيْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَقْبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا عَشْرُ الْإِسْمَاءِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَلَدِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَرَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٌّ ﷺ هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴۔ زردادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسول اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵- عَلِيُّ بْنُ إِزْرَاعِيٍّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَسْمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تَسْمَعُ أَيْمَتَهُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، تَسْمَعُهُمْ فَأَتَمُّهُمْ .

۵۔ ابراہیم بن محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد تو امام ہوں گے تو ان کا قائم ہوگا۔

۱۶- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَمِدٍ ، عَنْ الْوَشَّارِ ، عَنْ أَنبَاسٍ ، عَنْ رِزَاةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِذَا لَمْ نَمُتْ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثُمَّ الْإِثْنَتَانِ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

۱۶۔ زرارد کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں من حسین ہیں اب باقی اولاد حسین سے ہوں گے۔

۱۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَافِثٍ ، عَنْ أَبِي الْجَدَّادِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي وَ إِثْنَتَا عَشَرَ مِنْ وَلَدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زَرُّ الْأَرْضِ - يَمْنَى أَوْ تَأْذِيهَا [۱] حِبَالُهَا . إِنَّا أَوْتَدَاهُ الْأَرْضَ أَنْ تَبْجَحَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا كُتِبَ الْإِثْنَا عَشَرَ مِنْ وَلَدِي سَاحَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ تَنْظُرُوا .

۱۷۔ ابوجہاد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اسے ملے سب اس زمین کے لئے یسین اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے سکنوں کے ساتھ بے ڈلے نہیں۔ جب بارہ میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین سوا اپنے سکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو ہمت نہ ملے گی۔

۱۸- وَبِهَذَا الْأَمْرُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَلَدِي وَإِثْنَا عَشَرَ كَثِيبًا ، مُجَبَّأًا ، مُخَدَّنُونَ ، مُقَمَّعُونَ ، آخِرُهُمُ الْفَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْزًا .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور منہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھروسے کا جتنی وہ ظلم وجود سے بھروسے ہوگا۔

۱۹- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَعْبَانَ ، عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَمِ، عَنْ كُرْثُومٍ قَالَ: خَلَعْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا كُلَّ لَعْنَامَا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ شَيْعَتِكَ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ كُلَّ لَعْنَامَا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَسَمْتُ إِذَا يَا كُرْثُومُ، وَلَا تَسْمَعُ الْعَبِيدِينَ وَلَا مَلَائِكَةَ الشَّرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا وَلَا مَرِيضًا فَإِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَبِلَ عَجَبَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: يَا زَيْنًا أَتَدْنِ كُنَّا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتَّى تَجِدَ هُمْ عَنْ حَبِيدِ الْأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا، ثُمَّ كَسَفَ حِجَابًا مِنَ الْحُجُبِ فَأَدَا خَلْفَهُ عَجْدٌ وَآتَانَا عَشْرَ وَصِيَّاءَ كَمَا عَلَّمَنَا وَأَخَذَ بِيَدِ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفًا مِنْ بَنِيهِمْ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَوَاتِي وَيَا أَرْضِي يَهَذَا أَنْتُمْ (لِهَذَا) فَقَالَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ کرام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمد ہو۔ پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۲، ۱۳، ۱۴ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان وزمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کا نپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمان اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے ہاروی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمان اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَآخَمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ مُحَمَّدَانَ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مَرْثَدَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ بَصِيرٍ وَنَحْنُ ابْنُ عَمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْزِلٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَانَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَحْنُ أَتْنَا عَشْرَ مُحَدَّثَاتٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ بَصِيرٍ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَخَلَعُهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ ابْنُ بَصِيرٍ: لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بکر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شہر میں بارہ ہیں ابو بکر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بخلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو پچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے پاس میں کہی جاوے اور اس میں نہ پانی جاوے تو اس کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں پانی جائے گی

(باب ۱۲۵)

فِي اللَّهِ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ قُلْتُمْ يَكُنْ فَبَدَّ وَكَانَ فِي وَكَلِدٍ أَوْ وَكَلِدٍ قَالَتْهُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِسْرَافِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ إِبْنِ مَجْبُوبٍ عَنْ إِبْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنَبِيٍّ وَاجِبٌ لَكَ ذِكْرُكَ، سَوِيًّا، مُبَارَكًا، يُبْرِئُكَ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ، وَجَاعِلُهُ رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ، فَخَدَّتْ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَبْذُلَكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ، فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَامًا، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ: رَبِّ ابْنِي وَسَمَّيْتُهَا أَنْثَى وَكَانَ الذَّكَرُ كَلَامِي، أَنِّي لَا يَكُونُ الْبَنْتُ رَسُولًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاللَّهِ أَفْخَمُ مِنَّا وَضَعَتْ، فَلَمَّا وَضَعَهَا اللَّهُ تَعَالَى لِعِزَّتِهِ مِثْسَلِي كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانُ وَوَضَعَهُ إِسْمَاءُ، فَلَمَّا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِثْلَ شَيْءٍ وَكَانَ فِي وَكَلِدٍ أَوْ وَكَلِدٍ قَالَتْهُمُ ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دے گا جسے والاہوں جو کورہیوں اور میریوں کو اچھا کرے گا اور یہ اذن الہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئی تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہو گا۔ لیکن جب

وہی محل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے سے نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی
خدا نے کہا جو جنی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے عیسیٰ کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ
عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں یا اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے
تو اس سے انکار نہ کرو۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَسْبَلِيِّ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَبَّاشِ بْنِ عَشِيٍّ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ
عُمَرَ الْبَيْهَقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلًا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ
أَوْ وَلَدِهِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ
پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہے کرے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعْزٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِثٍ ، عَنْ أَبِي حَذَّافَةَ
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِمَذَلٍّ أَوْ بِجَوْرٍ وَ يُنْسَبُ إِلَيْهِ وَكَلَمْ يَكُنْ
فَاعْمَدْ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوْ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، كَقَوْلِهِمْ هُوَ .

۳۔ ابو نعیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو
وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے
مہاشانہ حقیقتاً۔

ایک سو چھیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

۱۲۶ (باب)

أَنَّ الْآيَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَأَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى ، هَادُونَ إِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَشِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ
أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ : أُنِيبْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَدُّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقَيْتُكَ أَنْ لَأُخْرِجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ فَأْتُمُ آلَ مُحَمَّدٍ
 أَهْلًا، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، ثُمَّ اسْتَعْلَيْتَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ: يَا حَكَمُ، وَإِنَّكَ
 لَيَبُيِّنُنَا بَعْدُ، فَقُلْتُ نَعَمْ، إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ فِيَّ عَلَيْكَ، فَلَمْ تَأْمُرْ بِي وَلَمْ تَنْهَيْ عَن شَيْءٍ وَلَمْ
 تُجِبْنِي بِشَيْءٍ، فَقَالَ: يَكْفُرُ عَلَيْكَ غُدُوَّةُ الْمَنْزِلِ، فَفَدَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَلْ عَن حَاجَتِكَ،
 فَقُلْتُ: إِنِّي جَعَلْتُ فِيَّ عَلَيْكَ نَذْرًا وَ سِيَامًا وَ صَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقَيْتُكَ أَنْ لَا أُخْرِجَ
 مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ فَأْتُمُ آلَ مُحَمَّدٍ أَهْلًا، فَإِنْ كُنْتُ أَنْتَ دَائِبُظَنُّكَ وَ إِنْ لَمْ تُكُنْ أَنْتَ سِرْتُ
 فِي الْأَرْضِ فَلَسَلْتُ الْمَنَاشَ، فَقَالَ يَا حَكَمُ، كُلُّنَا فَأْتُمُ بِأَمْرِ اللَّهِ، قُلْتُ: فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ، قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي
 إِلَى اللَّهِ، قُلْتُ: فَأَنْتَ صَاحِبُ السِّفِّ، قَالَ: كُلُّنَا صَاحِبُ السِّفِّ وَ ذَوَابِثُ السِّفِّ، قُلْتُ: فَأَنْتَ
 الَّذِي تَقْدُلُ أَغْدَاةَ اللَّهِ وَ يَمِيزُ بَيْنَكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَ يَنْظُرُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: يَا حَكَمُ، كَذِبٌ أَكُونُ أَنَا وَ قَدْ
 بَلَغْتُ خَمْسًا وَ أَرْبَعِينَ [سَنَةً]، وَ إِنِّي صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنِّي وَ أَحَقُّ عَلَى
 ظَهْرِ الدَّائِبَةِ.

۱۔ حکم بن نسیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کہہ رکھن و مقام میں
 کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آل محمد میں
 حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اسے حکم اے حکم
 ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا جو میں نے نذر کیا ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم
 دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کلام میرے گوارا ہے۔ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہہ دیں
 نے خدا سے نذر کیا کہ میں رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے طوں کا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کروں گا کہ
 آپ قائم آل محمد میں یا نہیں۔ اگر یہی تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کر دوں گا۔ فرمایا۔ اے
 حکم ہم سب ہم اہل خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تو کیا آپ جہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں
 کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ
 اعدائے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عورت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے توت حاصل کرے گا فرمایا وہ
 میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۵۳ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امت
 ہو کر غائب ہوئے گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سوا کسی پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہیں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَجَّةٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَّةٍ، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ عَنْ أَبِي حَذَّجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ: كُنَّا قَائِمِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كُنَّا. ۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم ہمارا اللہ میں ایک کے بعد دوسرا یہاں تک کہ صاحب سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو ساری میں نہیں ہوتیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ عَجَّةٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «يَوْمَ تَكُونُ كُلُّ أُنَاسٍ بِأَمْرِهِمْ»، قَالَ: «إِنَّمَا يَوْمُ الَّذِي بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ وَهُمْ قَائِمٌ أَهْلُ دِمَازٍ» (۱)

۳۔ محمد بن الحسن بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے، فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کہ غائب ہو کہ۔

ایک سو ستائیسواں باب

امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

۱۲۴ (بَابُ)
(صَلَّى الْإِمَامُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَجَّةٍ بْنِ غَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ رَوَاهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ رَعَى أَنَّ الْإِمَامَ يَخْتِاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَأَوْفَرِ (۱) إِنَّمَا النَّاسُ يَخْتِاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَدُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ سَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا».

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

اس کے نتائج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لے کر وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ رُغْمَةَ، عَنِ الْخَيْرِيِّ وَيُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّارَاهِمِ إِلَى الْإِمَامِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ لَهُ رُزْقًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْفَافًا كَثِيرَةً» قَالَ: هُوَ اللَّهُ فِي صَلَوةِ الْإِمَامِ خَاصَّةً.

۲۔ نجیری اور یونس بن قلیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلہ رحمی ہے امام کے ساتھ۔

۳۔ وَبِهَذَا الْأَشْنَاءُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مَعْنَا بْنِ صَاحِبِ الْأَكْبَسَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَبْدَانِهِمْ قَرْضًا مِنْ حَاجَةٍ بِوَإِلَى ذَلِكَ؛ وَمَا كَانَ يَفْرِي مِنْ حَقِّهِ فَإِنَّمَا هُوَ لَوْ لِيَوْمِهِ.

۳۔ حماد بن معاذ نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنے مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور مذہب اس کے لئے سزاوار ہے وہ اپنے ولی کے لئے چاہتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَعْنَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفُهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ» قَالَ: تَزَلَّتْ فِي صَلَوةِ الْإِمَامِ.

۴۔ اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے؟ فرمایا اس سے مراد امام کا مال پہنچانا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِثْبَاجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا مِثْبَاجُ! رِزْقُكَ يُوسَلُّ بِوَإِلَى الْإِمَامِ أَكْثَرُ وَرِزْقًا مِنْ أُحُدٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے۔ محمد سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے میرا ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جائے وہ از روئے وزن گراں تر ہے کو احادیث۔

۶۔ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِشَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: رَدَّهُمْ يُوَصِّلُ بِهِ الْإِيمَانُ أَفْضَلَ مِنَ الْفَنَى الْقَوْدَعِ فِيمَا يَبْذُرُونَ مِنْ دُجُورِ الْبَرِّ

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جائے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَالَةَ، عَنْ ابْنِ بَكَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَا أَخْذُ مِنْ أَحَدٍ كَمَا الَّذِي زَهَمَ وَإِنِّي لَكِنْ أَكْثَرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مَا لَا مَارِئُهُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ تَطْبُرُوا.

۹۔ ابن کثیر سے مروی ہے کہیں نے ابی عبد اللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سواٹھائیسواں باب

مال فتنے و انفال و تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(باب ۱۲۸)

الْفَنَى وَالْإِنْفَالُ وَتَفْسِيرُ الْخُمْسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَمَعَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلْقَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِمَالِكَيْكُمْ: وَإِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً، فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِأَدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارٍ وَلِكُلِّ قَلْبٍ مُنَادٍ، فَمَا عَلَبَ عَلَيْهِمْ أَفْعَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْغَلِيَةٍ سُمِّيَ قَبِيْلًا وَهُوَ أَنْ يَقْبَلَهُ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةِ حَرْبٍ وَ كُنَّ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ، فَهُوَ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْقُرْبَاةِ الرَّسُولِ فَبِذَا هُوَ الْفَنَى الرَّاجِعُ وَلِمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدَيْهِمْ غَيْرَهُمْ فَأَخَذَهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرَ أَنْ يُوجِبَ عَلَيْهِ يَحْيَى وَلَا رِكَابَ قَبُولُ الْأَقْبَالِ، هُوَ فِيهِ وَلِلرَّسُولِ خَاصَّةٌ، كَيْسَ لَا حَدَّ فِيهِ
الشَّرَكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشَّرَكَةَ فِي يَحْيَى قَوْلُهُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنْ الْقَتْلَامِ أَرْبَعَةً أَشْهُمَ وَ
لِلرَّسُولِ سَهْمَ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ وَهُوَ يَنْفُسُهُ عَلَى سِتَّةِ أَشْهُمَ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلنَّبِيِّ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَقْبَالُ فَلَيْسَ هُنَا سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ سَهْمٌ خَاصَّةٌ وَكَانَ كَذَلِكَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ
وَهُوَ خَاصَّةٌ، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَآمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِهَا، لَمْ يَكُنْ مِمَّهَا أَحَدٌ قَرَأَ عَنْهَا اسْمُ النَّبِيِّ
وَأَمَّا اسْمُ الْأَقْبَالِ وَكَذَلِكَ الْأَخَامُ وَالْمَعَانِي وَالْحَارُ وَالْمَعَاوِدُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةٌ، فَإِنَّ عَيْلَ
فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ وَالْإِمَامُ خُمْسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يُجْرَى مَجْرَى الْخُمْسِ وَ
مَنْ عَمِلَ فِيهَا يَقْبَرُ إِنَّ الْإِمَامَ فَإِلَّا إِمَامٌ يَأْخُذُهُ كُلُّهُ، كَيْسَ لَا حَدَّ فِيهِ يَحْيَى وَكَذَلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئًا
أَوْ آخَرَ فَيُقَاتِلُ أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ يَقْبَرُ إِنَّ صَاحِبَ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا
وَمَنْ كُلُّهَا وَإِنْ شَاءَ بَرَكَهَا فِي يَدَيْهِ.

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے
والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے
ازداد علیہ جس حصہ زمین کو سے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی اس کا نام فقیہے کیوں کہ وہ لوگ ہے
ان کی طرف جنگ میں غالب آئے سے اور اس کا حکم یہ فرمودہ الہی ہو گا۔ جان لو کہ جو چیز حق کو غیبت میں ملی ہے اس کا
پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور ذوی القربی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور
قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فی الواقع کھلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غریبوں کے پاس تھی وہ بزرگ شریف
لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و بیباکی کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے
کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں
میں ہو گی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہو گا۔ وہ سب رسول کا ہو گا اور
امیر المؤمنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فیئ کا اطلاق نہ ہو گا بلکہ اس کو انفال کہیں گے یہی حکم ہے
نیتانوں کا توں دیا توں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں سے بڑا امام کام کریں گے تو ان کے
چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم جس کی طرح ہو گی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہوگا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑنی کو قباہت بٹانے بغیر اذن صاحب زمین اس سے چلے تو کھلے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: كُنْ وَاللَّهِ الَّذِينَ عَلَى اللَّهِ بَيْدِي الْقُرْبَى، الَّذِينَ قَرَأَهُمُ اللَّهُ بِتَسْوِئَةٍ وَبَيَّتَ عليه السلام، فَقَالَ: هَذَا أَفَّاكُهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْبَى فَلِللَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ، مِثْلُ خَاصَّةٍ وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْمًا فِي السَّادَّةِ، أَكْرَمَ اللَّهُ بَيْتَهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يَطْعَمَنَا أَوْ شَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

اسلم بن تیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے دوسری قرنیوں کے اپنی ذات اور نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال خیر میں اللہ نے جو اہل قریب سے حاصل ہو جن کو قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور دوسری قرنی اور نبیوں اور ہمارے سکینوں کا اور ہمارے لئے صدقین کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بھیجا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل بیکل ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَرَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعلموا من غنمتم کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور دوسری قرنی کا اور ہمارا اس سے مراد قرابت رسول اللہ کا اور خمس اللہ کا اور رسول کا اور ہمارا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ وَيُحْيَلْ وَلَا دَبَابٌ، أَوْ قَوْمٌ صَالِحُونَ، أَوْ قَوْمٌ أُعْطُوا بِأَيْدِيهِمْ، وَكُلُّ أَرْضٍ حَرَبِيَّةٍ وَطُورٍ أَوْ دِينِيَّةٍ فَهُوَ لِلرَّسُولِ وَاللَّهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ بِمَعْنَى حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام غیر زمین اور ادیان شامل ہیں یہ سب رسول کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے شرف کرے۔

٤ - علي بن إبراهيم بن حاشم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن
 عبد الصالح بن علي قال : الخمس من خمسة أشياء من الغنائم والقنص ومن الكنوز ومن
 المتاعين والمتاع ما يؤخذ من كل هذه الأنواع الخمس ، فيجعل لمن جعله الله تعالى له و
 يقسم الأربعة الأقسام بين من قاتل عليه وولي ذلك ويقسم بينهم الخمس على ستة أنهم :
 سهم لله وسهم لرسول الله وسهم لذي القربى وسهم لليتامى وسهم للمساكين وسهم لبناء السبيل
 قسم الله وسهم رسول الله لا ولي الأمر من بعد رسول الله عليه السلام وزائفة فله ثلاثة أنهم : سهمان
 وزائفة وسهم مقسوم له من الله وله نصف الخمس كمالاً ونصف الخمس الباقي بين أهل بيته
 قسم ليتاعهم وسهم لساكنهم وسهم لبناء سبيلهم يقسم بينهم على الكتاب والشهادة يستفنون
 به في سهمهم ، فإن قتل عنهم كثره فهو للوالي وإن عجز أو نقص عن اشتغالهم كل على الوالي
 أن يثق من عنيده بقدر ما يستفنون به وإنما سار عليه أن يؤمنهم لأن له ما فضل عنهم وإنما
 جعل الله هذا الخمس خاصة لهم دون مساكين الناس وأبناء سبيلهم ، عوضاً لهم من صدقات الناس تنزيهاً
 من الله لهم لقراءتهم برسول الله عليه السلام وكرامة من الله لهم عن أوساخ الناس ، فيجعل لهم خاصة
 من عنيده ما يقسمهم به عن أن يسيروهم في موضع الذل والمسكنة ولا بأس بصدقات بعضهم على بعضي
 ومؤلا الذين جعل الله لهم الخمس ثم قرأه النبي عليه السلام الذين ذكرهم الله فقال : وأنيذ
 تسيرونك الأقربين ، وهم همو عبد المطلب أنفسهم ، الذكركم منهم والأنتى ، ليس فيهم من أهل
 يوثان قريش ولأمن العرب أحد ولا فيهم ولا منهم في هذا الخمس من مواهبهم وقد جعل
 صدقات الناس لمواهبهم وهم والناس سواء ومن كانت أمه من بني حاشم وأبوه من سائر قريش
 فإن الصدقات تجعل له وليس له من الخمس شيء لأن الله تعالى يقول : وأدعهم لأبائهم ، و
 للأمام صفو المال أن يأخذ من هذه الأموال صفوها الجارية الفارعة والثابة الفارعة والنوبة
 والناع بما يجب أو يقتضي فذلك له قبل القسمة وقبل إخراج الخمس وله أن يسد بذلك
 المال جميع ما يؤوبه من مثل إعطاء المولود قلوبهم وغير ذلك مما يؤوبه ، فإن بقي بعد ذلك
 شيء أخرج الخمس منه فقسمة في أهله وقسم الباقي علي من ولي ذلك وإن لم يبق بعد
 سد الثواب شيء ، فلا شيء لهم ، وليس لمن قاتل شيء من الأرضين ولا ما جلبوا عليه إلا ما
 احتوى عليه التسكر وليس للأقرباء من القسمة شيء وإن قاتلوا مع الوالي لأن

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَالِحٌ الْأَعْرَابُ أَنْ يَدْعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَا يَهَاجِرُوا . عَلَى أَنَّ إِنْ دَعَمَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مِنْ عَدُوٍّ دَعَمٌ أَنْ يَسْتَفِيرَهُمْ فَيُقَاتِلَ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ . وَسُئِلَ جَابِرٌ
 فِيهِمْ وَ فِي غَيْرِهِمْ وَالْأَرْسُونَ النَّبِيُّ أَخَذَتْ عَنْهُ يَحْيَى وَرَجُلًا فِي مَوْقُوفَةٍ مَرَوْكَةً فِي يَدَيْهِمْ
 يَتَعَمَّرُهَا وَيُحْيِيهَا وَيَوْمَ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدَرِ طَائِفَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النَّصِيبُ (أ) وَ
 الثَّلَاثُ (أ) وَالْثَّلَاثُ وَعَلَى قَدَرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صِلَاحًا وَلَا يَصْرُهُمْ ، فَإِذَا أَخْرَجَ مِنْهَا مَا أَخْرَجَ ، بَدَأَ
 فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْعُشْرَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتْ السَّمَاءُ أَوْ سَقَتْ سَبَاحًا وَنَصَفَ الْعُشْرَ مِمَّا سَقَى بِالْإِنْسَانِ
 وَالْوَاسِجِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجَهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللَّهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
 وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْثُلُوثَةَ فَلَوْ لَهُمْ وَفِي الرِّبَابِ وَالْفَارِغِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةَ
 أَشْهُمٍ ، يُقَسِّمُ بَيْنَهُمْ فِي يَوْمِائِهِمْ بِقَدَرِ مَا يَسْتَفِيرُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ وَلَا يَنْتَقِبُونَ ، فَإِنْ كَسَلَ مِنْ
 ذَلِكَ شَيْءٌ رُدَّ إِلَى الْوَالِي وَإِنْ نَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُوتَهُمْ
 مِنْ عَيْنِهِ بِقَدَرِ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَفِيرُوا ، وَيُؤْخَذَ بِعَمَلَاتِهِ مِنَ الْعُشْرِ ، كَيْفَ سَمَّ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ
 الَّذِينَ لَهُمْ مُصَالُ الْأَرْضِ وَ أَكْرَهَتْ ، فَيُدْعَى إِلَيْهِمْ أَنْ يَسْأَلُوهُ عَلَى مَا سَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَيُؤْخَذَ الْبَاقِي
 فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ أَعْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَ فِي مَصْلَحَةِ مَا يَتَوَكَّلُونَ مِنَ تَقْوَى الْإِسْلَامِ وَ تَقْوَى
 الدِّينِ فِي دُجُومِ الْجِهَادِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ
 وَلَهُ بَعْدَ الْخُمْسِ الْأَنْفَالُ وَالْأَنْفَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِيقَةٍ قَدْ بَاءَ أَهْلُهَا وَ كُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوَجَّهْ عَلَيْهَا
 بِحَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنْ صَالِحُوا صُلَحُوا وَأَعْطُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ دُرُوسُ الْجِبَالِ وَ بَطُونُ
 الْأُورِيقَةِ وَالْأَجَامُ وَ كُلُّ أَرْضٍ مَيْتَةٍ لَا رَيْبَ لَهَا ، وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَلَنَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجَدِ
 الْقَسْبِ ، لِأَنَّ الْقَسْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَهُوَ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَمُوتُ مِنْ لَاجِلِهِ لَهُ ، وَقَالَ : إِنَّ
 اللَّهَ لَمْ يَتْرِكْ شَيْئًا مِنْ صُوفِي الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَى كُلَّ دِي حَقِّ حَقِّهِ الْخَاسَةِ وَالْعَامَّةِ
 وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَ كُلِّ صَنِيفٍ مِنْ صُوفِي النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عُدِلَ فِي الشَّيْءِ لَاسْتَفْتَوْا ، ثُمَّ
 قَالَ : إِنَّ الْعَدْلَ أَهْلَى مِنَ النَّسْلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا عَمَّنْ يُحْيِي الْعَدْلَ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 يَقْسِمُ سَدَقَاتِ الْبَزَادِي فِي الْبَوَادِي وَ سَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ
 عَلَى ثَمَانِيَةِ حَتَّى يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثَمَنًا وَلَكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَى قَدَرِ مَنْ يَحْتَصِرُّ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ
 عَلَى قَدَرِ مَا يَقْبَلُ كُلُّ صَنِيفٍ مِنْهُمْ بِقَدَرِ لَيْسَنِيهِ ، لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْقُوفٌ وَلَا مَسْمُومٌ وَلَا مَوْثَلٌ ،

إِنَّمَا يَمْنَعُ ذَلِكَ عَلَى قَدَرِ مَا يَزِي وَيُمَا يَحْضُرُهُ حَتَّى يَسُدَّ فَافَقَوْ كُلَّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَكَّرَ بَيْنَ ذَلِكَ فَكَّرُوا عَرَسُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلَى غَيْرِهِمْ وَ الْأَقْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْبَعٍ فَتَحَتْ فِي أَيْتَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى آخِرِ الْأَيَّامِ وَ مَا كَانَ أَفْشَا بِمَعْقُودِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ التَّمْدِيلِ لِأَنَّ رَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ رَمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَ يَسْتَعِينُ بِنِعْمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ . وَ كَيْسَ فِي مَالِ الْخُمُسِ رَكْعَةٌ ، لِأَنَّ فُقَرَاءَ النَّاسِ جَبِيلٌ أَرَادَهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَ جَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْفَعُ الْخُمُسَ كَأَنْفَاعِهِمْ بِدُونِ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَ تَوَلَّى الْأُمُورَ ، فَلَمْ يَبْقَ قَعْبَرٌ مِنْ قُرْعَاءِ النَّاسِ وَ لَمْ يَبْقَ قَعْبَرٌ مِنْ قُرْعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَ قَدْ اسْتَقْبَلُوا فَلَا قَعْبَرَ . وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَ الْوَالِي رَكْعَةً لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ قَعْبَرٌ مُخْتَارٌ وَ لَكِنْ عَلَيْهِمْ أَفْئِدَةُ تَوْبِهِمْ مِنْ وَجْهِهِمْ وَ لَكِنْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ .

۴۔ فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے جس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے ، مال غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم دروگہر وغیرہ دیا دیکھ لے ، اور خزانے اور کائیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے جس سے نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا کی ہوگی جس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسول کا اور ایک سہم خدا و انبیاء کا اور ایک سہم پیغمبروں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسول کا حصہ رسول کے بعد اولی الامر کو ملے گا ورثہ ہیں امام کے تین حصے ہوں گے۔ دو ورثہ اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی جس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اپنی بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے متبعین کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اختیار دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقے کے لئے کافی ہوگا اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہیں اگر تائب ہو کر ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو نبی کی پوجتا ہے وہ امام کو ملتا ہے جس خاص طور پر آل رسول کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسول کی وجہ سے خدا نے ان کو ملنے کیلئے بھجایا ہے اور اس لئے کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کرے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعث ذلت و توہین و گداز گری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے جس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیلئے لے۔

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ذراؤ اور وہ اولاد مجدد المطلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس شخص کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی مال باختم ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا نفس میں حسد نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے: "ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموزی: سے امام قاضی اور پاک مال لے گا جیسے خبر و کیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسرا، کی ضرورتیں پوری کرے مثلاً مؤلفہ القلوب کو دسے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچے تو اس میں سے نفس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دسے اور جو باقی بچے وہ ان کو دسے جنہوں نے شکر قبول میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان شکر قبول کے لئے جنہوں نے جنگ کی ہے بشرطیکہ ان کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ حراخوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حسد نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور الی غایت میں ان کا کوئی حقد نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غی میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے مل جائیں گی وہ موقوفہ اور محروک ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زمینیاں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے ملے ہوگا یہ قدر ان کی محنت کے نفع دیا جائے گا یا ثلث یا دثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت یا ویش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور میں وہاں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق بہ حکم اپنی آیتھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مؤلفہ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرنے اور قرضوں کا قرضہ ادا کرنے اور را خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک حصہ کو استاد دیا جائے گا کہ وہ بچے گل اور کئی سال بھر کے حشر سے بچے نیاز ہر جائیں۔ اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رو ہوگا اور ان مشرک کار کار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کو دینے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس جب معلمت امام ان کو جمع دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو بدین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔

چاد وغیرہ کے معاملات میں برائے معلمت امام، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال نے میں جس کے بعد انفاق ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں یا نہ ان کی جو زمین
وادیوں کے واسطے مقرر ہو اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور خرک مشکوک کے وہ قطععات جو بدو غصب کئے گئے
ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دشمنان کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام و ائمتہ
جو گاہیں چیر کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد بن حنفیہ کا علم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم
کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، اگر
ان لوگوں کے دوسری اصناف سے عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرنا مگر یہ
جو غریب عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول با دیہ نشینوں کے صدقات با دیہ نشینوں میں قسٹ کرتے
تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آسٹھ اصناف ہیں برابری تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ملے بلکہ تقسیم کرتے تھے
بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ تقسیم
کی خاص صورتیں تھیں نہ ستمی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف و قلب تھی یہ تو حضرت کی موابد پر منحصر تھی اور جو مرد
ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ ناقص تھے بچے جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور
انفال جنی امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانہ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آنحضرت کیسا ہے کہ خواہ وہ انہی زمینوں سے لگتی ہو یا انہی
عدل سے نکول کی زمین ان لوگوں و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے محول ہوا خداوند
قیمت برابر ہے جو فقرار و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امراء کے دوسرے جو مالی نفس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں نزاکت
نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حق اموال الودع سے پاچکے ہیں اب ان میں کوئی باقی درہ۔

اور جو فقرار اور قرابت داران رسول ہیں ان کے لئے خمس مستحق ہے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ
کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام میں اور نہ قرابت داران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر نزاکت
نہیں کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہتا۔ سب اپنا اپنا حق پائے طریقہ سے پاچکے۔

۵۔ عِلَّیُّ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا اَنَّهُ السَّبَّاحِی، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَشْبَاطٍ قَالَ:
لَمَّا وَدَّ اَبُو الْحَسَنِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی الْمَهْدِیِّ رَاَہُ یُرَدُّ الْمَطْلَمَ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا بَالُ
مَطْلَمِنَا لَا یُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَمَّا فَتَحَ عَلٰی نَبِیِّہِ
ﷺ قَدْکَ مَا وَاَلَاہَا لَمْ یُوجِفْ عَلَیْہِ وَیَحْیِلْ وَلَا رِکَابٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّہِ ﷺ وَآتٰہُ الْقُرْآنَ
حَقًّا، فَلَمْ یَنْدِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُمٍّ؟ فَرَاَجَعَ فِیْ ذٰلِکَ جَبْرِیْلٌ وَرَاجَعَ جِبْرِیْلٌ ﷺ رَبُّہُ
فَاَوْحٰی اللّٰهُ اِلَیْہِ اَنْ اَذْفَعْ قَدْکَ اِلٰی فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ، فَدَعَاہَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا:
یَا فَاطِمَۃُ! اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَذْفَعْ اِلَیْکَ قَدْکَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ وَفِیْکَ، فَلَمْ

يَزَلْ وَكَلَامُهَا فِيهَا حَيَاةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَمًا وَلِيَّ أَبُوبَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وَكَلَامَهَا، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ
 أَنْ يُرَدَّ مَا عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: أَتَيْتَنِي بِأَسَدٍ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ، كَجَاءَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّنَ فَجَدَّهَا لَهَا، فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ الْقَتْلِ مِنْ أَفْزَحَتْ وَالْكِتَابُ مَدَّهَا قَلَمًا بِعَمْرٍو فَقَالَ:
 مَا هَذَا مَعَكَ يَا بِنْتَ عَمْرٍو؟ قَالَتْ كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: أَرَيْتَهُ قَالَتْ: قَاتَلْتُهُ
 مِنْ بَيْعَاءٍ وَنَظَرْتُ فِيهِ، ثُمَّ تَمَلَّ قَبِي وَنَحَاءَ وَخَرَقَهُ، فَقَالَ لَهَا: هَذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْكَ أَبُوكَ بِخَيْلٍ
 وَلَا رُكْبٍ فَصَنَعَ الْعِيَالُ لِي رِقَابًا، فَقَالَ لَهُ الْمُهْدِي: يَا أَبَا الْحَسَنِ حَدِّثْهَا لِي، فَقَالَ: حَدِّثْنَاهَا
 جَبَلٌ أَحْمَرٌ، وَحَدِّثْنَاهَا عَرِيضٌ مِصْرٌ، وَحَدِّثْنَاهَا بَيْتُ الْبَحْرِ، وَحَدِّثْنَاهَا دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ، فَقَالَ
 لَهُ: كُلُّ هَذَا، قَالَ: نَعَمْ يَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كُلُّهُ إِنَّ هَذَا كُلُّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَخِيهِ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ بِخَيْلٍ وَلَا رُكْبٍ، فَقَالَ: كَثِيرٌ، وَأَنْظُرْ فِيهِ.

۵۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمدی جہاسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غضب شدہ
 مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غضب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیلئے فرمایا جب اللہ نے
 اپنے نبی کو نذکر پر فتح دی اور بغیر جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے رسول ذری العرفی کا حق اسے دے دو
 جبریل سے حضرت نے پوچھا کہ میں جبریل نے خدا سے پوچھا خدا نے وہی کی نذکر فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو طایا ادا
 فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ تنک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسول نے عطا کیا ہے
 میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے نکاح و حیات رسول تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو انھوں
 نے نکاح فاطمہ کو تنک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابو بکر کے پاس آئیں اور واپس کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالاکر اگر وہ
 لاؤ وہ امیر المؤمنین اور اہل بیت کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابو بکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ
 اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمر بن الخطاب نے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابو بکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا
 مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے دکھا کر کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو بڑھ کر تنک سے مٹایا اور بھلا ڈالا اور کہا
 اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں سی ڈال رہی ہو۔ ہمدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا
 ہیں فرمایا ایک کورہ آمد ہے دوسری عرش مصر تیسری سیف البحر اور چوتھی دوستہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ فرمایا اہل
 اس علاقہ پر لائی نہیں ہوئے۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں خود کران گا

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

حَمَزَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: أَلَا تَقَالُ هُوَ التَّقَالُ وَفِي مَوْزِعٍ أَلَا تَقَالُ
 جَدُّعُ الْأَثَبِ.

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخشش الہی ہے سورۃ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑا دی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الزَّيْشَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ فِيهِ خُمُسُ» وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَاتِلُوا لَكُمْ أَنْ تَكُونَ سِيفٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ أَكْثَرُ وَصِفَتْ أَقْلًا، مَا يَسْتَعْبَهُ؛ قَالَ: ذَلِكَ إِلَى الْإِمَامِ، أَرَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يُرَى، كَذَلِكَ الْإِمَامُ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے کہے: واعلموا انما غنتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سهم کا مالک کون ہے۔ سربراہ رسول اللہ اور جو رسول کا سهم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک منصف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر ہو تو تو ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ کے وقت پہنچا حضرت ابیہار سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے یہی صورت امام کے لئے ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ الدَّهْدِ الْقَيْصَرِيِّ وَالْحَدِيثِ الرَّسَّاسِ وَالْعَقَرِيِّ، قَالَ: عَلَيَّهَا الْخُمُسُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا کیا ہے سونے، چاندی، لوبہ، دانگا اور تانبے کی کارزن کے متعلق سربراہان پر خمس ہے

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ ذَرَّاجٍ، قَالَ: الْإِمَامُ يُجْزِي وَرَسُولُهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ فَإِنَّ نَقَعَ السِّيَّامُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ لَهُمْ يُجْعَلُ لَهُمْ فِي النَّفْيِ وَتَسْبِيًا وَإِنْ شَاءَ قَتَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سپہام جسے چاہے بخشے جسے چاہے عطا کرے۔ رسول اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مال غنیمت میں نہ تھا انہما حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَانَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُؤَدِّ بْنِ عَيْسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ فِيهِ حُصَّةً لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بِمَنْ قَفَيْدٍ عَلَى رُكْبَتَيْكُمْ أَشَدَّ بِبَيْتِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَالْفَرْدُ الْإِفَادَةُ يَوْمًا يَوْمًا إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِئْنَهُ فِي حَتَّى لَيْزَ كُؤًا.

۱۰۔ حکیم مؤذن بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپہ و اعلوہما غنمتہ کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے پیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی کے لئے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمْسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلْبِهِمْ أَوْ كَتَبَتْهُ

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شخص میں ہے جس سے لوگ فائدہ پا ئیں کم چھوڑا زادہ۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَتَبْتُ: حُجَلْتُ لَكَ الدِّعَاءُ تَعْلِمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأَيْتُكَ - أَبْنَاءُ اللَّهِ تَعَالَى - أَنْ تَمْلُكَ عَلَيَّ يَسْبِغَانِ ذَلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُعْتَبَرًا عَلَى حَرَامٍ لِاصْلَاتِي وَلَا صَوْمٍ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِثْلُ يَفْعِدُ إِلَيْكَ فِي تَجَادُّهِ مِنْ رَجْعِهَا وَحَرِّثَ بَعْدَ الْقِرَامِ أَوْ جَائِزَةً.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ پر نذرانوں مجھے فائدہ کہ دیتا ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توفیق سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ اگر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے لفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر قس ہوگا اور زراعت پر بعد مہائی اخراجات وغیرہ۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمْسَ الْآخِرَ مِنْ قَبْلِ الْمُؤَدَّةِ أَوْ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمُؤَدَّةِ.
۱۳۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

۱۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوِيْلَ عَلَيْهِ عَلَى كَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا خُمْسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا حَتَّى يَبُولَ إِلَيْنَا حَقًّا.

۱۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

۱۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : لَمَّا أُذِنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأُرْسِلْنَا إِلَيْهِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : ادْخُلُوا ابْنَيْنِ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنِّي : قُلْتُ لِلرَّجُلِ : أَجِبْ أَنْ تَسْأَلَنِي بِالنِّسَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ نَسَاهُ بَنُو أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُعَرِّمُوا وَلَا يَحْكُمُوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِثْلُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ، فَإِذَا دَخَلْتُمْ (رَدًّا) الَّذِي كُنْتُمْ فِيهِ دَخَلْتُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا يَكَادُ يُغِيدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ ذَوَائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ : فَفَعَلْنَا وَخَرَجْنَا مَسْبِقًا مُعْتَبِرًا إِلَى النِّقْرِ الْقَعْوِيِّ الَّذِينَ يَنْظُرُونَ إِذْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ تَفَرَّقَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَافِعٍ وَبُشَيْرٍ مَا تَكْفُرُ بِمَنْ لِي أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَ لِي : وَمَا ذَاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَائِيَا بَنِي أُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا جِبْتُ أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ، فَقَالَ : وَذَاكَ إِلَيْنَا، مَا ذَاكَ إِلَيْنَا، مَا لَنَا أَنْ نَحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فَقَالَ: أَلَا تُعْجِبُونَ مِنْ فَلَانٍ؟ يَجْعَلُنِي قَبْسَ نَجْلَتِي وَمَا صَنَعَتْ بَنُو أُمِّيَّةَ، كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذَلِكَ لَنَا، وَلَوْ كُنْ تَنْتَفِعُ أَحَدٌ فِي تِلْكَ الْكَلْبَةِ بِقَلْبِلٍ وَلَا كَنْبَرٍ وَلَا أَلَاؤَ كَلْبٍ فَإِنَّهُمَا عَيْنًا بِحَاجَتِهِمَا.

۱۵۔ عبد العزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام ننادگان سلاطین بنی امیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلب کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہا کہ بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دو داخل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے بھائی نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے سختی تو آپ نہیں میں جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توہر کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرت نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم آٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام مغرب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس دو کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کہ میا بی حاصل کی۔ عبد العزیز ابن تافع نے امین کا میا بی کی دوسری کو تعبیر ہو کر بچہ چا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آکر کھجے گئے۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے ہمیں ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے مگر ان شخص سے کہ میں حلال کر دوں مگر بنی امیہ کو انھوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توہر کی تھی اور وہ اس صلہ سے غلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے، گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کہ کسی نے تمہیں کوئی شے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

۱۶۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ صُرَيْشِ بْنِ الْكُنَّاسِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ أَمِنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزَّوْثَا؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي جُعِلَتْ فِدَاكَ، قَالَ: مَنْ قَبِلَ خُمُسًا أَهْلَ النَّبِيِّ، إِلَّا شَيْعَتَنَا الْأَخْلَافِينَ، فَإِنَّهُ مُجَلَّلٌ لَهُمْ لِبَاقًا وَهَمًا.

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں نہ زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا تو ہم اہل بیت کے غم ادا نہ کرے جو تاپے دو گمیزوں کو حشر دیتے ہیں اور جس ادا نہیں

کرتے، میکس ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد ملال ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُعْتَمِرٍ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِي السَّبَّاحِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمٌ قَرَسَ اللَّهُ تَعَاتِنَا، لَنَا الْأَقَالُ وَلَنَا سَعْوُ الْمَالِ.

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَبِيحٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ، لِأَوَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ: هُوَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْآيَةِ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَقَالِ.

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا۔ یسئلونک عن الاقال یعنی امام اس کا مالک ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُعْتَمِرٍ، عَنْ حَشَّاشٍ، عَنْ الْخَلِيعِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكَنْزِ، كَمْ فِيهِ؟ قَالَ: الْخُمْسُ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا؟ قَالَ: الْخُمْسُ وَكَذَلِكَ الرِّسَالُ وَالصُّفَرُ وَالْحَدِيدُ، وَكُلُّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیسے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیسے۔ فرمایا خمس اس طرح دانگا، تابنا اور لوہے ہر معدنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَبَّاحٍ الْأَدْرَقِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمْسِ يَقُولُ: يَا رَبِّ خُمُسِي؛ وَقَدْ طَبَّعْنَا ذَلِكَ لِشَيْئَتِنَا لِنَطِيبَ وَلَدَانَهُمْ وَلِنَرْكُوَ وَلَدَانَهُمَا.

۲۰۔ راوی نے امام محمد قریب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے پہلے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک و صاف ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُمْ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ الْبَحْرِ مِنَ الذَّوْلِ وَالْيَاقُوتِ وَالزُّبُرِ الْجَدِّ وَ عَنْ مُعَاوِنِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَارًا فَقَبِضِ الْخُمْسُ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریائوں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یا قوت ، زبرجد ، سونے اور چاندی کی کشتی مقدار پر جس سے فرمایا۔ ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَأْسِرُ بِي رَجُلٌ دَفَعَ إِلَيَّ مَالًا يَجِبُ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حَقٌّ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمْسُ أَوْ عَلَى مَا قَسَلْتُ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَقِّ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا يَسْ عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس کی کیا ہوتا ہے کہ بعد جاس کے پاس ہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

۲۳۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَزَّاقٍ قَالَ : سَرَّحَ الرَّحْمَةُ صَلَاحًا إِلَى أَبِي ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيْهِ فِيهَا سَرَّحٌ إِلَّا الْخُمْسُ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَا خُمْسَ عَلَيْهِ فِيهَا سَرَّحٌ بِهِ صَاحِبُ الْخُمْسِ .

۲۳۔ امام زین العابدین نے فرمایا تھا اسے اور خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کر دی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کر دیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شخص پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۴۔ سَهْلٌ ، عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْرِيَّازَ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا أَوْجَبَهُ عَلَى أَصْحَابِ الصِّيَابِ نِصْفَ الشُّدِيِّ بَعْدَ الْمُؤْنَةِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ تَقَمْ سِتْمَتُهُ بِمُؤُونَتِهِ نِصْفَ الشُّدِيِّ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قَبَّلْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الصِّيَابِ الْخُمْسُ بَعْدَ الْمُؤُونَةِ ، مُؤُونَةُ الصَّبَةِ وَ خَرَاكِهَا لِمُؤُونَةِ الرَّجُلِ وَ عِيَالِهِ فَكَتَبَ إِلَيَّ : بَعْدَ مُؤُونَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السَّاطِلَانِ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن حنیفہ نے آپ کے پیر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے اربابِ ذراعت پر کہ اخراجات نکالنے کے بعد چھٹے حصے کا نصف رکھتا ہے اور نہیں اس پر نصف مسمد جو اپنے خرچ سے زمین کو قابلِ کاشت بنائے اس میں ہمدی طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ ذراعت پرفس میں ہے بعد وضع اخراجات ذراعت اور فیس سرکاری بغیر اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ ذراعت و عیال و سرکاری فیس واجب ہوگا۔

۲۵۔ تہذیب، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُنْتَشِي قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الطَّبْرِيُّ قَالَ : كَتَبَ مُجَلٌّ مِنْ تَجَارِ فَارِسٍ مِنْ بَعْضِ مَوَالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسْمِ اللَّهِ الْوَاقِعِ فِي الْحُمُسِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ ذَا بَسْمٍ كَرِيمٍ سَمِعَ عَلَى الْعَقَبِ الثَّوَابَ وَعَلَى الْعَيْتِ الْهَمَّ لَا يَجِدُ مَالٌ إِلَّا مِنْ وَجْدِ أَحَدِهِ اللَّهُ وَإِنَّ الْحُمُسَ عَوْنًا عَلَى بِنَا وَ عَلَى عِيَالِنَا وَ عَلَى مَوَالِنَا وَمَا تَبَدَّلَهُ وَ تَشْتَرِي مِنْ أَغْرَانِنَا وَمَنْ تَخَافُ مَقْلُوبَهُ فَلَا تَزِدْهُ عَنَّا وَلَا تُخْرِمْهُمُ أَنْفُسَكُمْ وَهَذَا مَا قَدَّمْتُمْ عَلَيْنَا فَبِئْسَ إِخْرَاجُهُ وَمَنَّا حُزْنُكُمْ وَ تَمْنَحُصُ دُونَكُمْ وَ مَا تُمْتَدُونَ لَا نَفْسُكُمْ لِيَوْمٍ فَأَتِيكُمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ يَبِي يَوْمَ عَيْدِ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجَابَ بِالسَّانِ وَ خَالَفَ بِالْقَلْبِ وَ السَّلَامُ .

۲۵۔ راوی کہتا ہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیے میرے لئے جس کو اپنے لئے غنہ کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ صاحبِ وسعت و بخش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عملِ خیر پر ثواب دینے والا، دنِ جنگ کے عوض کا نہیں، کوئی مال ملال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے ملال کیا ہے جس ہمارے دین کی اعانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں وہ تمہارے غلام سے بننے کے لئے تم اس کو کہہ دے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمہارے روزوں کی کف ہے اور تمہارا گناہوں کو مٹانے والا ہے اور اچانے والا ہے تم کو اتار دے دن سے مسلم وہ ہے جو دن کرے اس عہد کو جس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکام خدا کو زبان سے قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

۲۶۔ وَ يَهْدِي الْإِنْسَانُ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ خُرَّاسَانَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَخْلُصَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْحُمُسِ ، فَقَالَ : مَا أَمَحَلْ هَذَا ، تَمْنَحُصُونَ بِلَا تَزِدُونَ عَنَّا حَتَّى جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا وَ جَعَلَنَا لَهُ وَ هُوَ الْحُمُسُ . لَا تَجْعَلُ ، لَا تَجْعَلُ ، لَا تَجْعَلُ ، لَا تَجْعَلُ .

۲۶۔ رادی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں غصے سے بڑی کر دیجئے فرمایا ایک سی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکنے پر مامور ہے وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ غصے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے مصلحت قرار دے دوں۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ خُزَيْمٍ وَكَانَ يَقُولُ لَهُ الْوَقْتُ قُفْ، فَقَالَ: يَا سَيِّدِي، اجْعَلْنِي مِنْ عَشْرَةِ آلَاءِ فِي جِلِّي، فَإِنِّي أَتَقَنُّهَا، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ فِي جِلِّي، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْلَعُكُمْ يَسَّ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّي آلِ خُزَيْمٍ وَأَهْلَانِهِمْ وَمَنْ سَاكِنِيهِمْ وَفُقَرَاءَانِهِمْ وَأَهْلَاءَ سَبِيلِهِمْ فَيَاخُذَهُ ثُمَّ يَجْهِي، فَيَقُولُ: اجْعَلْنِي فِي جِلِّي، أَتَرَاءُ مَنَ أَبِي أَقُولُ: لَا أَقُولُ، وَاللَّهِ لَيَسَّ لَنَسَمِهِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَن ذَلِكَ سُؤَالًا حَيِّنًا

۲۷۔ رادی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وفد کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خریف میں سے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے فرمایا معاف کر دیجئے فرمایا معاف گئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا اس نے تم کو کیا آل محمد کے تہراں کے شہزادوں اور سفارتوں کے تہراں والوں کے کہ چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے مصلحت قرار دیکھے اس کا نشان تمہارے ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ اور قیامت سخت باز پرس کریگا

۲۸۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْعَنْبَرِ وَالْعُغُوسِ وَاللُّؤْلُؤِ، فَقَالَ عليه السلام: عَلَيْهِ الْخُمْسُ.

۲۸۔ علی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خبر اور غوط سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا

اس پر خمس ہے۔

ایک سو اسی سوال باب

طینت مومن و کافر

۱۲۹ (باب)

طینت المؤمن والكافر

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ رِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيَّ مِنْ طِينَةِ عِلْيَيْنَ : قُلُوبُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ ، وَخَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَمَل] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ يَحْيَى : قُلُوبُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ ، فَخَلَقَ بَيْنَ الْقَلْبَيْنِ ، قِيَمٌ هَذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَيَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هُنَا يُسَبِّحُ الْمُؤْمِنُ الشَّيْئَةَ وَمِنْ هُنَا يُسَبِّحُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو طین سے بنایا ہے اور اسی طین سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طین سے اور کفار کے قلوب طین سمیں سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان ، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنائے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

توضیح :- طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سمیں یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دوزخ کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا یا بدی کرنا تو بالکل تعریف نہ ہوگا بلکہ اس پر جمع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابلِ جہنم ہوگا کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضائے نیکی کرے یا مجبور ہے اسی طرح جس کو طینتِ نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

ردِ شبہ :- کہنے سے پہلے ہی علم الہی میں تھا لہذا اختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیر الہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم صفت ذات ہے لہذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں، ہم بعد وقوع فعل کی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا وہ علم الہی میں بذات و صفات موجود تھا لہذا اس کی خلقت اس لحاظ سے کی گئی جس کو گئی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علم الہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدل الہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری مٹی سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ مشبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صناعت ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی فرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیش نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیش تانچے کے بعض بریچا پرٹے کے، ساخت اور یاد میں یہ اختلاف پُرزوں کی آئندہ کارکردگیوں پر ہے جن کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالم وجود میں جو کچھ کرنے والا متحدہ علم میں ہادی تعالیٰ کے تھا، لہذا اس نے مومن کو طینت سے بنایا اور کافر کو کسب سے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَعْقُبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مُعْتَبِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ الْجَزَّازِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرِينَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِنَّمَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَعْنَى خَيْرٍ طَيِّبَ دُوحَةٍ وَجَسَدَةٍ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْخَبِيرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الطِّينَةِ الْطَيِّبَةِ إِلَّا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمْ الْأَاضِلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْفَرُخُ مِنَ طِينِ الْأَنْبِيَاءِ، كَذَلِكَ لَا يَفْرُقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِعْبَتِهِمْ. وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَلٍ مُسْتَوٍ وَأَمَّا الْمُسْتَنْفَعُونَ فَمِنْ تَرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيْمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَفِيهِ الْمَيْبُتَةُ فَبَيْنَهُمْ.

۱۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندے سے نیک کارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینتِ تین ہیں۔ طینتِ الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینتِ نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لحدِ طینت کی قرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے مومن اپنے ایمان سے اور ناصب اپنے ناصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں شیتِ خدا جاری ہے۔

جواب شبہ:- خاک سے بننا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر عیسیٰ و یحییٰ سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقت انسانیت ہے جو ایک غیر مرنے والا چیز ہے اور وہی لفظ طین کا معنی ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا نفس میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ میں کہنے والا نہ ہوں بلکہ یہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضامین، مضامین الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی میں حقیقت انسانیت ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ لَدُنْ طِينٍ (میں نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، مٹی جس کی خلقت عیسیٰ یا یحییٰ سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو لفظ انسانیت کے اندر چھپا دیا جاتا ہے لفظ میں اجزائے زائد ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزاء کم و بیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روزِ استقامت عالم نے اپنی ربوبیت کا انکار کیا تھا جو بدن ان کے پیٹ میں بننا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقت انسانیت ہیں ناقصہ و تدبیر۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: مِنْ طِينَةِ الْإِيمَانِ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَدًا؟

۳۔ صالح ابن ابراہیم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدا نے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینتِ مومن اور طینتِ انبیاء ایک ہی ہے تو پھر مومن کو تلوینح:- مہی معصوم ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوئے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفیٰ و اطہر ہوتی ہے۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعًا عَنْ عَقْبِ بْنِ أَدْرَمَةَ، عَنْ عَقْبِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْثِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّا مَوْلَاكَ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُوهُ وَأَمَّا أَنْتَ، فَلَسْتَ أَعْرِفُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنِّي وَلِئْتُ وَاجْتَلِيتُ وَتَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ قَامَتِي أَخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، فَأَخَالِطُ الرَّجُلَ جُلَّ قَارِي لَهُ حُسْنُ السَّمْعِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَكَثْرَةُ أَمَانَتِهِ ثُمَّ أَقْبَضُهُ فَأَتْبِيتُهُ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَأَخَالِطُ الرَّجُلَ قَارِي مِنْهُ سُوءُ الْخُلُقِ وَقِلَّةُ أَمَانَتِهِ وَدَعَاؤُهُ ثُمَّ أَقْبَضُهُ فَأَتْبِيتُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ لِي: أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ طَبْعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَطَبْعَهُ مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمْعًا، ثُمَّ نَزَعَ هَبِيبًا مِنْ هَبِيبِهِ وَهَضِيبًا مِنْ هَبِيبِهِ، فَجَارَتْ مِنْهُ أَلَا مَانَةٌ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ السَّمْعِ قَوْمًا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خَلِقُوا مِنْهُ، وَمَا دَرَأَتْ مِنْ مَوْلَاهُ مِنْ قِلَّةِ أَلَا مَانَةٍ وَسُوءِ الْخُلُقِ وَالرَّعَاوَةِ، فِيمَا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعِ النَّارِ وَهُمْ يَعُودُونَ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ

۵۔ عبداللہ بن کيسان کہنے کے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کيسان ہوں فرمایا اب تو میرا بیٹا کی طرح تھے سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا، ملک فارس میں چلا پڑھا، میں تجارت و فرو کے سلسلے میں مختلف جہ کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات اخلاق والا اور امین تھا، جسے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور فاجر سے ملا، لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اسے ابن کيسان نہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ نئی جنت کی ل اور کچھ دوزخ کی۔ ابن دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طبع جنت ہے کیوں کہ لوگ اس طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلق اور فتنہ پرور اتری کہ دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طبع کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اصحاب اولاد آدم میں بنا بر شیت ایزدی دونوں طبعوں کو ملا دیا۔ پھر توضیح ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر ملا دوسری طبع کے ہے جس سے اصحاب آپا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلس نے اس حدیث کو صیغہ تحریر فرمایا ہے

۶۔ عَقْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَقْبٍ، عَنْ عَقْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طَبْعِ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ نَعَمْ.

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ لَمْ يَخْلُقْ لَسَادَاتُ آدَمَ عليه السلام
بَنَاتُ جِبْرِئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَبَضَ بِمِصْبُوحَةٍ بَلَعَتْ قَبَضَهُ مِنَ السَّمَاءِ الشَّامِئَةِ
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَأَخَذَ مِنْ كُلِّ سَنَاءٍ تَرَبُّةً وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ الشَّامِئَةِ الْعُلْيَا
إِلَى الْأَرْضِ الشَّامِئَةِ الْفُضْوَى.

فَأَمَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتُهُ فَأَمَّاكَ الْقَبْضَةُ الْأُولَى بِسَمِيْنِهِ وَالْقَبْضَةُ الْآخَرَى بِسَمَائِلِهِ ، فَفَلَقَ
الْكَلِمَ فَلَغْنِي قَدْزَا مِنْ الْأَرْضِ دَرْدَا وَمِنْ السَّمَاءِ ذَرْدَا فَقَالَ لِذَيْنِي بِسَمِيْنِهِ : إِنَّكَ الرَّسُولُ
وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْسِيَاءُ وَالْيَتِيْمُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ السَّمْعَاءُ وَمَنْ أُرِيدَ كَرَامَتُهُ فَوَجِبَ لَهُمْ مَا قَالُوا كَمَا
قَالَ ، وَقَالَ لِذَيْنِي بِسَمَائِلِهِ : إِنَّكَ الْغَيَاثُونَ وَالْمُسْرِفُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْقَوَاعِثُ وَمَنْ أُرِيدَ مَحْوَانُهُ
وَيَقُوَّتُهُ ، فَوَجِبَ لَهُمْ مَا قَالُوا كَمَا قَالَ ، ثُمَّ إِنَّ الطَّيْشَتَيْنِ خَاطَبَتَا جِبْهَتَهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
وَإِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى ، فَالْحَبُّ طَبَقَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَنْفَى اللَّهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طَبَقَةُ
الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَادَا عَنْ كَيْفِ خَيْرٍ وَإِنَّمَا شِيعَةُ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَادَى عَنْ كَيْفِ خَيْرٍ وَتَبَيَّنَ
عَنْهُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يُخْرِجُ الْحَقَّ مِنَ الْمَيْتَةِ وَيُخْرِجُ الْمَيْتَةَ مِنَ الْحَقِّ ، فَالْحَقُّ : الْمُؤْمِنُ
الَّذِي تَخْرُجُ طَبَقَتُهُ مِنْ طَبَقَةِ الْكَافِرِ وَالْمَيْتَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ : هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ
مِنْ طَبَقَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَقُّ : الْمُؤْمِنُ ، وَالْمَيْتَةُ : الْكَافِرُ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَمَّا كَانَ مِثْلًا
فَاحْتِينَاهُ ، فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَافُ طَبَقَتِهِ مَعَ طَبَقَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حَقٌّ قَرَّقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا
بِكَلِمَتِهِ ، كَذَلِكَ يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمَبْلَاجِ مِنَ الظُّلُمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ
وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَلِيُذَكِّرَ مَنْ
كَانَ حَسْبًا وَيُحَقِّقَ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ (٥)

۴۔ وادی کہتا ہے فرمایا، اے عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روزِ اول کی ساعت میں یحییٰ، انھوں نے اپنی دایستھی میں مٹی سے ساتویں آسمان سے کر آسمان دنیا تک کی خاک لے لی اور چھہ ہاتھیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں بلقعات کی مٹی لے لی پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داغے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور کھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو دہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا: تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اور وہ یک لوگ پیدا ہوں جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا، یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی دھٹی اسے کہا: تجھ سے جبار، شرک و کافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بد بختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا کچھ خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملا یا۔ اسی کو ظاہر کرتا ہے یہ آیت: وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافہ کرنے والا ہے۔ دائر طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں لہذا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیکی سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالنے سے پس زندہ و مومن ہے جس کی طینت، طینت کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس ہی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے مابین چلائی پیدا کر دیا ہے اپنے کلمہ (جبریل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کا لٹ سے نکالتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف سے نکالتا ہے جیسا کہ سورہ یسین میں ہے تاکہ درائے غلاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار و اقصیٰ کو توضیحات:۔ کو انبیاء اور ائمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ معصای ایزدی کو سمجھنا عقول بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھنے کو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا ظہر صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے اور جملہ درسمین لندن کے تعلیم یافتہ تھے۔ اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں:۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور مغفلات الانار سے ہے اس سے جبر کا اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علامہ امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔
۱۔ اخبار یوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو کھنڈوا ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جملہ کافر اور کر لینا چاہیے اور کہنا چاہیے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم ائمہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث معمول بر تقيہ ہے جس میں روایات غامدہ و معاصب اشاعرہ و جبر

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہیں عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ پس اگر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا وہ اصل مختار ہو تا ثابت ہے جیسے کَلَّ فَعُتِبَ، مَنَّا كُتِبَتْ وَهُوَ كَالْفُلْ طُفْلٍ مَوَدَّ تَجَرُّكَ سَوَالِہِی ہن نہیں پیدا ہوتا۔

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کہنا ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا جتن ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابوجہل ایک درجہ میں نہیں بلکہ استعداد قابلیت اور حصول کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابوجہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم الہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم دوزخ میں اللہ نے دوزخ کو مکلف بنایا تو کسی نے باغیہ رخ و رخ کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اس لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جاہل سے ملٹی سنگائی ایک ہی مٹی سے سب کو اعتراض :- کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ شیت ابزدی یہ تھی کہ ہر خطہ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے جو ہر خطہ زمین کی تاثیر خدا کا ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سرزمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہوتا کہ شناخت میں آسانی ہو۔

اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کی ایک اعتراض :- دوسرے سے جدا کرے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سہا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اول وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیطانی کا آزاد ہے اور کفر و شرک، ظلم و تعد پر داری کی بھلاست میں لوث ہے اس کی طینت سہیل ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسان کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوق طینتوں سے ہونا چاہیے۔

اعترافی: ہر جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنالیا ہے جو وہ اس دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

«(بَابُ آخِرُ وَفَتْة) ۱۳۰»

(وَفَتْةٌ رِيَاةٌ وَفَتْةٌ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

۱- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَتَجَدُّ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ أَبِي بَنِی عُمَرَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ أُنْشِئَ الْخَلْقُ مَا اخْتَلَفَ أَشْيَانُ، إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ: كُنْ مَا عَذَّبَا أَخْلَقَ مِنْكَ جَنَّتِي وَأَهْلَ عَائِشِي وَكُنْ وَلِمَا أُخْجَا أَخْلَقَ مِنْكَ نَارِي وَأَهْلَ مَعِيصَتِي ثُمَّ أَمَرَ هُمَا فَاغْتَرَبَا، فَبَيْنَ ذَلِكَ سَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَالْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ لَهَا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَّكَهُ عَرَّكَاً شَدِيداً فَإِنَّمَا هُمْ كَالنَّارِ يَدْبَحُونَ، فَقَالَ لِأَسْحَابِ الْيَمِينِ: إِلَى الْجَنَّةِ وَتَسْلَامٍ، وَقَالَ لِأَسْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَلَا بَالِي، ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأَسْرَحَتْ، فَقَالَ لِأَسْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوا، فَمَا يُؤْمَا، فَقَالَ لِأَسْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوا فَدَخَلُوا، فَقَالَ: كُونِي بَرّاً وَسَلَاماً فَكَانَتْ بَرّاً وَسَلَاماً فَقَالَ لِأَسْحَابِ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ أَقْلًا فَقَالَ: قَدْ أَقْلَنْتُمْ فَادْخُلُوا، فَدَخَلُوا فَمَا يُؤْمَا، فَتَمَّ يَسْتَوِي السَّاعَةِ وَالْمَعِيَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ خُلُقًا أَنْ يَكُونُوا مِنْ خُلُقٍ، وَلَا خُلُقًا مِنْ خُلُقٍ.

اسلام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیوں ہوئی تو وہ آدمیوں کے درمیان

بھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو طعن کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو سپرد کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ تمہیں پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نارا اور اہل معصیت کو سپرد کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا جتنا پھر میٹھا پانی اور کھار پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کے کافروں کا فرسے سامن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ قدرہ قدرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے داہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلاطین سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ پھر تار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا کہ تم سلاطین اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمن سے کہا کہ تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلاطین ٹھنڈی ہو جا۔ وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا کہ ہمارے رب ہمارے رب معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کیا۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز طاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمن۔ اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال۔ اصحاب یمن سے۔

اس حدیث سے چند باتوں پر مدد بخشنی پڑتی ہے (۱) اقامتِ اُدہ کا اعلان کیوں کہ جب ہر شے **توضیح ۱**۔ اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے **وَجَعَلْنَاهُ اَنْثًا مَرَّةً شَعْنَةً** (۲) دم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا، پس جب اشیاء کی اصل ہی مادہ ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ مادہ ہوا (۲) عبادِ اخیر کی تعلقات آبِ شریں و خوش گوار سے ہوتی ہے یعنی جس طرح آبِ شریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکیوں سے نامدہ پہنچتے ہیں (۳) عالمِ دہ میں ہی پتہ چل گیا کہ کس میں فرشتوں کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روزِ اول ہی میں آسمان نے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اس کے لحاظ سے ہوئی۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ اَبَا جَعْفَرٍ ع عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ: «وَ اِذَا اخَذْنَا مِنْكَ مِنْ بَنِي اٰدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْبَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» قَالُوا بَلٰى، اِلٰى اَخِيْرِ الْاَيَةِ، فَقَالَ وَ اَبُوهُ يَسْتَعِ: حَدِّثْنِي اَيُّ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَبَضَ قَبْضَتَيْنِ مِنْ اَرْضِ الثَّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ فِيْهَا اٰدَمَ ع فَصَبَّ عَلَيْنَا الْمَاءَ الْمَلْبَسُ الْفَرَاتُ ثُمَّ خَرَّ كَمَا اَرَبَعِينَ سَبَاحًا ثُمَّ صَبَّ عَلَيْنَا الْمَاءَ الْمَلْبَسُ الْاَلْبَلَجُ الْاَجَاجُ فَخَرَّ كَمَا اَرَبَعِينَ سَبَاحًا فَلَمَّا اَخْتَصَرَتْ الْكَلْبَةُ اَخَذَهَا فَخَرَّ كَمَا عَزَّ شَدِيدًا فَخَرَّ جَوْا كَالنَّارِ مِنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ وَ اَمَرَهُمْ جَمِيعًا اَنْ يَتَّقُوا فِي النَّارِ، فَدَخَلَ اصْخَابُ الْيَمِينِ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَ سَلَامًا وَ اَيُّ اصْخَابِ الْيَمِينِ اَنْ يَتَخَلَّوْا.

۲۔ زُرَّادہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیا، جب تیرے رب نے اولادِ آدم کے

اصحاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفوس پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا میرے پدربزرگ اور حضرت علی بن الحسین بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مسمیٰ خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شہیریہ اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اس حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خیرس ہوئی تو اسے خوب ملاکر اس کا ایک ایک جز علیحدہ چوگیا تو رو میں اس میں سے چوبیسویں کی طرح نکلیں کہ دائیں طرف گیس اور کچھ بائیں طرف۔ غرض سب کو مکم دیا کہ داخل نارچودا پسٹن والی اس میں داخل ہو گئیں آگ سلاست سے ان پر ٹھنڈی پڑی اور بائیں طرف والی لٹے آکا کر دیا۔

توضیح ۱- اصحاب کی طرف سے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دوائی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اول میں اتفاق ہلکے سے مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فراخبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے ناگوار کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہوگا اور نہ کوئی اللہ کا فراخبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دوائی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَلْبِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطَّيْنِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِمَّا كَانَتْ فِيهِ فَرَفَقَتْ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَأَدَّاهُمْ يَدَيْتُونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ ثَرًا فَأَمَرَ أَهْلَ الْإِسْخَالِ أَنْ يَدْخُلُوهُ فَدَخَبُوا إِلَيْهَا قَبَا بُوْهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهُا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْإِثْمِينَ أَنْ يَدْخُلُوهُ فَدَخَبُوا فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ الشَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الْإِسْخَالِ قَالُوا: وَرَبَّنَا أَقْبَلْنَا، فَأَقْبَلَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اذْخُلُوا فَدَخَبُوا قَتَامُوا عَلَيْهَا وَكَمْ يَدْخُلُوهُ، فَأَعَادَهُمْ طِينًا وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَلْبٌ يَسْتَلْبِقُ هَوْلًا أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَوْلَةٍ وَلَا هَوْلًا أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَوْلَةٍ قَالَ: قِيرُونِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ الشَّارَ قَالَتْ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ: «وَقُلْ إِن كُنْ لِلرَّحْمَنِ وَكْدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْمُنَادِينَ».

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسا یا پھر

اس میں ہے مٹے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چوبیسوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو مکہ دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس ٹک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل میں کو مکہ دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کوہِ بڑے خدا نے آگ کو مکہ دیا کہ سلامتی کے ساتھ سر ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطائے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرت پٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا، لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول خدا تھے اس لئے خدا نے فرمایا ہے، اے رسول کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سو اکیسواں باب

(بَابُ آخِرُ مِنْهُ) ۱۳۱

لَسْتُ بِمَنْ يَتَّبِعُنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ حُرَيْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَبِثَ خَلْقَ الْخَلْقِ خَلَقَ مَا عَذَّبَا وَمَا مَالِحَا أَجْلَحَا، فَأَمْتَرَجَ الْمَلَأَانِ، فَأَخَذَ طِينًا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَمَرَكُهُ عَرَكًا شَدِيدًا فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَسِينِ وَمَنْ كَالَّذِي يَذْبُونُ: إِلَى الْجَنَّةِ أَمْ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَسِينِ: إِلَى النَّارِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ، ثُمَّ أَخَذَ الْمُهَاشِقَ عَلَى الْيَسِينِ، فَقَالَ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَأَنْ هَذَا نَعْدُ رَسُولِي، وَأَنْ هَذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالُوا: بَلَى قَبِلْتُمْ لَهُمُ الْبُيُوتَ وَأَخَذَ الْمُهَاشِقَ عَلَى أُولَى الْعَرَمِ أَتْسَبِي رِبِّكُمْ وَنَعْدُ رَسُولِي وَنَعْدُ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْشِيَاءَهُ مِنْ بَنِيهِ وَلَا أَمْرِي وَخَيْرٌ أَنْ يَعْلَمِي وَأَنْ الْمَهْدِي أُنْتَبِهُ بِدِلْدَبِي وَأَعْلَمُ بِدِلْدَبِي وَأَنْتُمْ يَوْمَ مِنْ أَعْدَائِي وَأَعْبُدُوا طَوْعًا وَكَرْهًا قَالُوا: أَفَرَدْنَا يَا نَارَ وَشَهِدْنَا وَلَمْ يَجْعَدْ أَدَمَ وَلَمْ يُخْرِ قَبِلْتُمْ الْعَرِمَةَ لِيُؤَلِّهَ الْخَمْسَةَ فِي الْمَهْدِي وَلَمْ يَكُنْ لِأَدَمَ عَزَمٌ عَلَى الْفَرَادِ يَوْمَهُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ نَسِيٍّ وَلَمْ تَجِدْ لَهُ عَزَمًا، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ قَوْلُهُ ثُمَّ أَمَرْنَا أَوْ حَبِثَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَسِينِ: أَدْخُلُوا مَا قَبُولُهَا، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَسِينِ: أَدْخُلُوا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا . فَقَالَ أَصْحَابُ الْإِيمَانِ : يَا رَبِّ أَقُولُ : فَقَالَ : قَدْ أَقْبَلْتُمْ أَذْعِبُوا فَاذْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا . قَتَمَ تَبَتُّهُ الطَّاعَةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْمَعِيَّةُ .

۱۔ حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے سیٹھا پانی پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی طح ارض پر بنی اس کو یہ قدرت نے خوب ملا اس کے ذروں سے چوشتیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پروا نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے یشاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ محمد تمہارا رسول ہے اور یہ علی امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاء اولوالعزم و نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمدؐ سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی رسالت کا اور علیؑ کی امامت کا اور ان کے بعد جوئے والے اوصیاء کا جو و الیمان امیر الہی اور خاندانِ علیؑ پروردی ہیں اور ہمدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا نام ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کر دے گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی دوسرے سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بد خوشی ہو یا یہ اگر وہ سب نے کہا پروردگار میرے اقرار کیا اور اگر اپنی دی۔ اور آدمؑ نے نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار کیا۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عہدِ نبوت ثابت ہوئی۔ ہمدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔

لہٰذا نہ فرمایا۔ اس آیت میں نبی کے معنی ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ نشاں ہو جب شعلے بھڑکے تو اصحابِ یمن سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحابِ شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطائے درگزر، درگزر کی، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معیت کا ثبوت ملتا ہے۔

توضیح :- میٹھے اور کڑے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کسی وہ خوش ہوتا ہے کسی قوت ہے اور آپ نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

خدا اس سے جو چیزیں بنیوں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یا باعث تکلیف اور رنج ایمان و عرفان ہیں یہی وہ ہیں جن کو نقطۂ انسانی کے اللہ چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کی جزائے بشری کی صورت میں بالی رکھنے کے ذمہ دار ہیں جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذریں صاحب عقل و شعور تھے ورنہ اسمت ہو بیکھر کے جراب میں ہلے
رہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اس
عالم میں اس کی رویت کی نشان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری
سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض ایمان تھا تاکہ فرماں روا اور نافران کا علم ہو جائے۔ خدا کو
تو علم تھا یہ تو عمر بن عبدلہ پر انعامِ جنت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔
اصحابِ یمن اور اصحابِ شمال سے مراد فرماں روا اور نافران ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ
پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمن کہا گیا ہے اور بُروں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیائے نظام
حیات بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دین الہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت
اور آخرت کی امامت کا افسار لینا ضروری تھا خصوصاً امامِ ہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر مشہد
قدس تعالیٰ قیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر نظامِ کائنات کے متعلق جن کے پاس
آئے گا چونکہ مددِ جلیلہ دین الہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرارِ امامتِ امامِ ہدی علیہ السلام
ضروری ہوا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِسْرَافِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَتْعُوبٍ ،
عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ الشَّجَرِيّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَمَّا أَخْرَجَ دُوَيْبَةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ طَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمَهْبَاقُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَدُوَّ السُّبُوتِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ
أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمَهْبَاقُ يُبُوؤُ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا آدَمُ : ائْتُرْ
مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَظَنَرْتُ آدَمَ عليه السلام إِلَى دُوَيْبَتِهِ وَهُمْ دَرٌّ قَدَمَلًا وَالْهَلَاةُ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا
أَكْثَرَ دُوَيْبَتِي وَلَا مِرْمَا خَلَقْتَنِي ، فَمَا تَرِيدُ وَنَهْمُ بِأَخْوَالِ الْمَهْبَاقِ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَسْأَلُونَكَ
لَا يُخْبِرُ كَوْنُ بِي شَيْئًا وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَسْمَعُونَ نَهْمُ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذُّلِّ أَكْثَرُ
مِنْ بَعْضٍ وَيَسْأَلُونَكَ لَمْ يُؤْمَرْ كَثِيرٌ وَيَسْأَلُونَكَ لَمْ يُؤْمَرْ قَلِيلٌ وَيَسْأَلُونَكَ لَيْسَ لَهُ نُورٌ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ
خَلَقْتُهُمْ لَا يَلْوَهُمْ فِي كُلِّ حَالَتِهِمْ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَتَأَذَّنْ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَيْتُكُمْ ، قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبَقَتْكَ (مِنْ) أَخْلَاقِ كَيْفُوتِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتُ

خَلَقْنَاهُمْ عَلَىٰ مِثَالٍ وَاحِدٍ وَقَدَرٌ وَاحِدٌ طَبَقَةٌ وَاحِدَةٌ وَجِلْدَةٌ وَاحِدَةٌ وَالْوَلَانِ وَاحِدَةٌ وَأَعْيُنُهُمْ وَاحِدَةٌ
وَأَرْزَاقُهُمْ سَوَاءٌ لَمْ يَسْجَعْ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَخَافَةٌ وَلَا تَبَاطُحٌ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ بِرُوحِي تَلَقَّطْتَ وَيَتَعَبُ طَبَقَتِكَ تَكَلَّفْتَ مَا لَا عَلَيْكَ لَكَ رِيوَانَا الْخَالِقُ الْمَالِي
يَمْلِكُ خَالَقُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَرَمَقْنِي بِمَنْعِي فِيهِمْ أَمْرِي وَإِلَى تَدْبِيرِي وَتَقْدِيرِي صَارُونَ لَا يَتَدَبَّرُ
لِخَلْقِي إِلَّا مَا خَلَقْتُ الْحَيَّ وَالْإِنْسَ لِيَتَبَدَّدُونَ وَخَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ اطَاعَنِي وَعَقِدَنِي مِنْهُمْ وَأَتَّبَعْتُ
رُسُلِي وَلَا يُبَالِي وَخَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ سَرَبِي وَتَمَانِي وَلَمْ يَتَّبِعْ رُسُلِي وَلَا يُبَالِي يُوَخِّلُكَ وَخَلَقْتُ
فَرْشَكَ مِنْ غَيْرِ فَاغْنِي بِهَا الْبَلَاءَ وَالنِّبَمَ وَإِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُمْ لِأَهْلُكَ وَأَهْلُكُمْ أَنْ تَكُنْ أَحْسَنَ عَمَلًا فِي
دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَبَقَلْ مَنَاسِكُمْ فَلِذَلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالنَّبَاةَ وَالْمَوْتَ وَالطَّاعَةَ
وَالْمَعْصِيَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَكَذَلِكَ أَدْرْتُ فِي تَقْدِيرِي وَتَدْبِيرِي وَ يَمْلِكُ الْتَأْفِدُ فِيهِمْ خَالَقُ
بَيْنَ سُورِهِمْ وَأَجْسَامِهِمْ وَالْوَلَانِ وَأَعْيُنِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَطَائِفَتِهِمْ وَمَعِينَتِهِمْ فَجَعَلْتُ مِنْهُمْ الْقَبِيحَ
وَالشَّعْبَةَ الْبَصِيرَ وَالْأَعْيُنَ وَالْقَصِيرَ وَالْكُوفِلَ وَالْجَمِيلَ وَالنَّبِيمَ وَالْمَالِيَّ وَالْجَابِلَ وَالْقَبِيحَ وَالْقَصِيرَ
وَالطَّيِّبَ وَالْمَالِيَّ وَالصَّحِيحَ وَالشَّعْبَةَ وَمَنْ يَدِ الرِّمَانَةِ وَمَنْ لَاحِقَهُ يَدُ الْقَبِيحِ الْمَحْبُوحِ إِلَى الدَّيِّ
يَدِ الْعَاقَةِ فَيَحْدِنِي عَلَى عَاقِبَتِهِ وَيَنْظُرُ الدَّيِّ بِالنَّاعَةِ إِلَى الْمَحْبُوحِ فَيَعْنُو وَيَسْأَلُنِي أَنَا غَايَتُهُ
وَيَسْمِعُ عَلَى بِلَاقِي فَأَنْبِئُهُ جَزْءَ عَطَائِي وَيَنْظُرُ الْقَبِيحَ إِلَى الْقَبِيحِ فَيَحْدِنِي وَيَشْكُرُنِي وَيَنْظُرُ
الْقَبِيحَ إِلَى الْقَبِيحِ فَيَعْنُو وَيَسْأَلُنِي وَيَنْظُرُ الْمُؤْمِنَ إِلَى الْكَافِرِ فَيَحْدِنِي عَلَى مَا هَدَيْتُهُ فَلِذَلِكَ
خَلَقْتُمْ فِي بِلَاقِي فِي الشَّرِّ وَالصَّرَّاهِ وَفِيهَا أَهْلُ الْبُيُوتِ وَفِيهَا الْبُكْبُورُ وَفِيهَا الْغُطُورُ وَفِيهَا أَعْيُنُهُمْ
وَأَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْغَادِرُ وَلِي أَنْ أَمْنِي جَمْعُ مَا قَدَرْتُ عَلَى مَا دَبَّرْتُ وَلِي أَنْ أُغَيِّرَ مِنْ ذَلِكَ مَا يَشَاءُ
إِلَى مَا يَشَاءُ وَأَقْدِمُ مِنْ ذَلِكَ مَا أُخَرْتُ وَأُخَرُ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدَرْتُ وَأَنَا اللَّهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا تُسْأَلُ
عَمَّا أَفْعَلُ وَأَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا هُمْ فَاعِلُونَ

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے عز و جل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب
اولاد آدم پر نشت آدم سے نکالا تا کہ ان سے اپنی ربوبیت اور پرہیز کی نبوت کا جملہ ہے۔ تو سب سے پہلے جن کی نبوت کا
میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ تھے۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف
نگاہ کی۔ وہ سب چھوٹے کی شکل تھے جن سے بعد آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پائے والے میری اولاد کو قدر زیاں
ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے میرے لئے کچھ کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پائنے والے میں بعض مرد چلی (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں، بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزمائوں، آدم نے کہا پائنے والے، کلام کے مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ جو تو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے۔ آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بعض نہ پایا جاتا اور کسی شخص میں اختلاف نہ ہوتا خدا نے کہا اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گواہ کیا اور تیری صنف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انہیں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور ان کے لئے نافرمانی کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جہنم میں بیٹھ کر رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ ورنہ کیا میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزمائوں کہ از روئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اس میں سے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے میں نے الگ الگ پیدا کیا ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، بخوبی و بُر اور بد صورت، عالم و جاہل، خفی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، خندہ رست اور سیار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ خندہ رست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تند رستی پر اور تند رستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالال کر دوں گا اور خفی کو فقر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو پادشاه کی مانند بنایا تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزمائوں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور مریض کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو موخر کروں اور موخر کو مقدم، جو کر میں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں بلکہ میں اسے تو چھوں گا اس کے اہل ان کے ہاتھ میں۔

۲ - عَنْ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعُتَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَالِحِ بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ عَقْبَةَ جَسَبًا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مِنْ أَحَبِّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مِنْ أَيْفُسٍ مِمَّا
أَيْفُسَ وَكَانَ مَا أَيْفُسَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الشَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظُّلُمِ فَقُلْتُ: وَأَنْجَى عَنِّي الظُّلُمِ
فَقَالَ: أَلَمْ تَرِ إِلَى ذَلِكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ - ثُمَّ بَعَثَ هَهُمُ النَّبِيِّينَ فَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِفْرَاقِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَوَلَقَدْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِفْرَاقِ
بِالنَّبِيِّينَ فَأَقْرَأَهُمْ بِهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقْرَأَهُمْ بِهَا وَاللَّهُ مِنْ أَحَبِّ وَأَنْكَرَ مَا
مِنْ أَيْفُسٍ وَهُوَ قَوْلُهُ: مَا كَانُوا يَلْعَنُونَ إِيَّاهُ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا قُلْ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ الْكَذِبُ نَمَّ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی
پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بُری تھی یعنی
طینت نار سے، پھر بھی ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کچھ ہے
بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ درج بلبدن کے تھے۔ پھر ان میں بیرون کو بیسوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار با اللہ کی طرف لوگوں
کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے
تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں
امام نے فرمایا تکذیب وہی ہوئی تھی۔

ایک سو تیسواں باب

سب سے اول اقرار بربوبیت کرنے والے رسول خدا تھے

((باب ۱۳۲))

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ مَالِجِ بْنِ سَتْلٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا نَبِيَّ شَيْءٌ سَمِعْنَا أَلَيْبًا مِمَّا نَأْتِي بِمُسْتِ
آخِرُهُمْ خَاتِمُهُمْ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ أَوْلَىٰ عَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلُ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَهُ مِثْلَاقِ
النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدُهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ نَبِيٍّ قَالَ بَلَىٰ، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِفْرَاقِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا کہ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپ سب سے آخری نبی نہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بالیہ کہنے والا میں تھا۔ میرے ان سب انبیاء پر اقرار اللہ میں سبقت کی۔

۶۔ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: حُبِلْتُ بِذَاكَ إِنَّمَا لَأَرَى بَعْضَ اصْحَابِنَا يَمْتَرُ بِهَذَا الرَّقِّ وَالْجِدَّةِ وَالْقَلْبِ فَأَنْتُمْ لَذَلِكَ غَمَّاءُ شَدِيدًا وَأَرَى مِنْ خَلْقِكَ قَارَاءُ حُسْنِ السَّهْمَةِ قَالَ: لَا تَقُولُ حُسْنُ السَّهْمَةِ فَإِنَّ السَّهْمَةَ سَمْتُ الْقَرْيَةِ وَلَكِنْ كُلُّ حُسْنِ السَّهْمَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: مَسْهَاتُهُمْ فِي دُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ الشُّجُوءِ، قَالَ: قُلْتُ: قَارَاءُ حُسْنِ السَّهْمَةِ وَلَهُ قَارَاءُ فَأَنْتُمْ لَذَلِكَ، قَالَ: لَا تَقُولُوا إِنَّمَا رَأَيْتُمْ مِنْ تَرْفِ اصْحَابِكُمْ وَلِيْنَا رَأَيْتُمْ مِنْ حُسْنِ سَهْمَةٍ مِنْ خَالَكَ، إِنْ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ أَزَلْ أَرَى أَنِّي يَخْلُقُ آدَمَ خَلْقَ تِلْكَ الطَّيْشَتَيْنِ، ثُمَّ مَرَّ قَبْهًا فَرَقَبَتَيْنِ، فَقَالَ لِاصْحَابِ الْبَيْتَيْنِ: كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي، فَكُنُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لَوْ اللَّهُ يَسْمَعُ، وَقَالَ لِأَهْلِ الْقِيَامَالِ: كُونُوا خَلْقًا بِإِذْنِي، فَكُنُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لَوْ اللَّهُ يَسْمَعُ، ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَارًا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ مُحَمَّدٌ عليه السلام ثُمَّ اتَّبَعَهُ لَوْلَا الْعَزَمُ مِنَ الرُّسُلَةِ أَوْصِيَانَا وَمُتْمُ وَأَتَابُهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِاصْحَابِ الْقِيَامَالِ: ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي، فَقَالُوا: رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُخْرِجَنَا، فَصَوَّرْنَا، فَقَالَ لِاصْحَابِ الْبَيْتَيْنِ: اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ، لَمْ تَكَلِّمِ النَّارَ مِنْهُمْ مَكَلَمًا، وَلَمْ تُؤَيِّرْ فِيهِمْ أَثَرًا، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ اصْحَابُ الْقِيَامَالِ، قَالُوا: رَبَّنَا قَرَى اصْحَابَنَا قَدْ سَلَدُوا فَأَقُولُوا وَمَرْنَا بِإِلَهِ خَوْلٍ، قَالَ: قَدْ أَقْلَبْتُمْ قَارِءُ خَوْلٍ، فَلَمَّا دَتُوا وَأَسَابَهُمُ الْوَحْجُ رَجَعُوا فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا لَا صَبْرَ لَكَ عَلَى الْإِخْتِرَافِ فَصَوَّرْنَا، فَأَمَرَهُمْ بِالْخَوْلِ، فَلَمَّا دَتُوا كُلُّ ذَلِكَ يَمْصُونَ دَيْرَ جِعُونَ وَأَمَرُوا وَلَكَ - نَكَلْنَا - كُلُّ ذَلِكَ يَطْمَعُونَ وَيَخْرَجُونَ، فَقَالَ لَهُمْ: كُونُوا طِينًا بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ تَرْفِ اصْحَابِكُمْ وَخُلُقِهِمْ قَبِيضًا أَسَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ اصْحَابِ الْقِيَامَالِ وَمَا رَأَيْتُمْ مِنْ حُسْنِ سَهْمَةٍ مِنْ خَالَكَكُمْ وَفَارِهِمْ قَبِيضًا أَسَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ اصْحَابِ الْبَيْتَيْنِ.

۲۔ راوی کشتہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو شبکی، تندہی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہماری راستہ ہے بلکہ کہا اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہرہ دل پر سمجھوں گے اثر کا شمس ہے۔ میں نے کہا میں نے اس میں حسن سیماء دیکھا اور وقت پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا: اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے۔ دہشتی طرف والوں سے کہ کہ تم مصلحتی ہو تو چیزیں ان کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پھرتے مورچوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بجھلائی اور فرمایا۔ میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد داخل ہوتے پھر آپ کے بچے اور اہل علم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انھوں نے کہا اسے ہمارے پائے والے کیا ہوئے تم کو جملانے کے لئے پیدا کیا ہے انھوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب میں سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور دھوکہ آگ سے بھٹکا اور تمھارے اصحاب شمال نے انھیں صبح و ساءم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار! ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صبح و ساءم میں پس ہماری نافرمانی سے درگزر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگزر کیا۔ اب داخل ہو جاؤ جب وہ آگ کے قریب گئے تو پلٹ گئی اور لوٹ پڑے اور کھٹے گئے پروردگار! ہم چلتے پھرتے نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اس مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب میں ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی کجاست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنائی اور دوستی رکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب میں سے ملنے جلنے کا۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْعُتَيْبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَبَلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مُشَلَّ دَسُوْلُ اللَّهِ عليه السلام يَأْتِي سَبَقَهُ سَبَقَتْ وَلَدَ آدَمَ، قَالَ: إِنِّي أَزَلُّ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي، إِنَّ اللَّهَ اخْتَلَعَ شَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَبَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى، فَكُنْتُ أَزَلُّ مَنْ أَجَابَ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا کیا میں تمھارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تین سو اول باب

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((باب ۱۳۳))

۵ (کَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ قَدْ زُفِرَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي تَيْمٍ قَالَ: قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ قَدْ زُفِرَ؟ قَالَ: جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلْتَهُمْ أَجَابُوهُ، يَنْشِي فِي الْعِبَانِي.

۱۔ ابو بکر محمد بن امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درآئیکہ وہ چیز شیعوں کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی توت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بیشاق کے شعلے جواب دیا۔

ایک سو چوتیس سو اول باب

فطرت خلق توحید پر ہے

((باب ۱۳۴))

(فِطْرَةُ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: وَفِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا؟ قَالَ: التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ رُوَسَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَفِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

قَالَ: هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللَّهُ حِينَ أَخْلَقْنَاهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَفِيهِ الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ».

۲۔ عبد اللہ بن مسعود نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی نعمت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر مشق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ^{۴/۱۷۶} قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَحَقَّقْنَا اللَّهُ عَيْنَ مِثْرِ كِهْنٍ يَهُ» قَالَ: الْحَقِيقَةُ عَيْنُ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا يَتَبَدَّلُ لِتَغْيِي اللَّهِ، قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ قَدْ يَهُ، قَالَ زُرَّارَةُ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاسْتَهْتَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَالِقُوا بِلَى، الْآيَةَ» قَالَ: أَخْرَجَ مِنْ ظُهُورِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ فَغَرَّتْهُمْ وَارَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ رَبَّهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، يَعْنِي الْفِطْرَةَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَلَقَدْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ».

۳۔ زراره نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ فالق اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کہے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدم کی جس قدر اولاد دھونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چوڑیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انھیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر نبی فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدا نے عروجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تمہارے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ: فَطَرَهُمْ جَمِيعًا عَلَى التَّوْحِيدِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ قُضَّالٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ [الْحَلَبِيِّ]، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَطَرَهُ النَّاسَ عَلَيْهِ»؛ قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ.
۵۔ خدا نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(باب ۱۳۵)

(تَوَدَّ الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

۱۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَثَّاقِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ نَطَقَ الْمُؤْمِنُ لَنَكُونُ فِي صُلْبِ الْكُفَّارِ. قَالَ مُصِيبُ بْنُ الشَّرِّقِ: حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْكُفَّارِ لَمْ يُبَيِّنْهُ مِنَ الْكُفْرِ، حَتَّى تَنفَعَهُ فَإِذَا وَصَفَتْهُ لَمْ يُبَيِّنْهُ مِنَ الْكُفْرِ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ.

اس فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں جوتا ہے تو شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرک میں آئے گا تب بھی شرک سے اسے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ قلم وراثت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطَنِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ انْفَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَلَى يَقْطَنِ وَمَا وَلَدَ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَدْعُهُ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ يَمْتَرِلُوهُ الْخَصَاءُ فِي الْبَلْتَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ فَيَغْسِلُ الْبَلْتَةَ وَلَا يَسْرُ الْخَصَاءُ خَيْبًا.

۲۔ علی بن یقین (عزت البرہمن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں فوت زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقین سے (جو ہوا خواں بن عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یقین میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اسے ابو الحسن جیسا تھا را خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کا فرس بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش اگر پر اگندہ کر دیتا ہے اینٹ کو۔ اور کس۔ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

۱۳۶ (ناب)

(إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱۔ فَقَدْ بَنَى يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخُلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّبَّاحِيِّ الرَّائِزِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةٌ تَسْمَى الْمَرْزَنُ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِنًا أَفْطَرَ مِنْهَا قَطْرَةً ، فَلَا تُصَبُّ بِقَلْعَةٍ وَلَا مَرَّةً أَكَلَتْ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُلْبِهِ مُؤْمِنًا .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مرزن ہے جب خدا کسی مومن کو کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ نکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

خدا کا رنگ

۱۳۷ (ناب)

(فِي أَنَّ الصَّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً»
 قَالَ : الْإِسْلَامُ ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؟ قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ
 وَحَقِّهِ لَا شَرِكَ لَهُ .

۱۔ کہیہ " اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگ نہ والا کون ہے " کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے
 مراد اسلام ہے اور آیہ ، اس نے منسوبی سے رکھی کو پکڑ لیا ۔ فرمایا وہ رکی ایمان ہے ۔ اللہ کی توحید پر ۔

توضیح :- جس بانی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تھلایا گیا تھا اس کو شیعوں میں رکھا گیا اس کے
 ایک ایک قطرہ سے ہزاروں ظن بھر گئے وہ سلسلہ تک تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے
 بچوں کو اس پانی سے تھلاتے ہیں اور اس کو اصطلاحاً یاپتسم کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ
 مذہبی رنگ میں رنگا گیا عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعن دیتے تھے کہ تم پر تک رنگ نہیں گئے
 لہذا تم پاک نہیں ، مسلمانوں سے اس کا جواب میں نہ پڑتا تھا ۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ
 سے بہتر رنگ نہ والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان کے رنگ سے ظاہر پانی سے رنگنا دینے کا بزرگ نفس نہیں
 پائیز کی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے ۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ
 سَرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْبٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةُ
 اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ» .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہیہ صیغۃ اللہ کے متعلق فرمایا ۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے ۔

۳۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ ، عَنْ
 عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «صِبْغَةُ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ .
 وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى»
 قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ .

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صیغۃ اللہ
 میں صیغہ سے مراد اسلام ہے اور شر یا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے منسوبی سے پکڑ لیا ۔
 فرمایا اس رکھی سے مراد ایمان ہے ۔

ایک سو اتریسواں باب

سکونِ قلب ایمان ہے

(باب ۱۳۸)

(فی انّ الشکۃَ ہی الایمانُ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن العکیم، عن ابي حمزة، عن ابي جعفر علیہ السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل: **وَأَنزَلَ الشُّكُوبَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ**، قال: **هُوَ الْإِيمَانُ**، قال: **وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: **وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنَّا****، قال: **هُوَ الْإِيمَانُ**۔

ارادوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوبِ مؤمنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت "خدا نے ان کو مدد کی، اپنی روح سے" کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ فَصْلٍ، قَالَ: **قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: **وَأُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ**، حَدِّثْهُمْ فِيمَا كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمْ شَيْءٌ**، قَالَ: **لَا**۔

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کہ کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعین **توضیح :-** دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفتِ باری تعالیٰ پریم اللہ سے دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالفعل وہ انسان کے متعلق ہے قائل مشاربہ جو چاہے کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ، عَنْ عَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: **الشُّكُوبَةُ الْإِيمَانُ**۔

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخَرِيِّ، عَنْ عِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، وَعَمْرِو بْنِ

عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»، قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ ۳۔
امام جعفر صادق عليه السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عز وجل: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»؛ قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ: قُلْتُ: «وَأَيُّهُمْ يَرُوجُ مِنْهُ؟» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى»؛ قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ ۵۔
فرمایا حضرت امام جعفر صادق عليه السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عز وجل: «حَنِيفًا مَسْلُومًا»، قَالَ: خَالِصًا مُخْلِصًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةٍ وَلَا ذَنْبٍ ۱۔
فرمایا امام جعفر صادق عليه السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں
جنوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَالْقِيْلَانُ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، وَالْهُدَى وَالضَّلَالَةُ، وَالرُّشْدُ وَالْعِي، وَالْمَاجِلَةُ وَالْأَجَلَةُ، وَالنَّاجِيَةُ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ، وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلْقِيْلَانِ لَعَنَهُ اللَّهُ» ۲۔

۳۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو! اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کا حق و باطل،
ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو
باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام أَنَّهُ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ كَانَ يَقُولُ: طَوْبُ لِمَنْ أَخْلَصَ فِي الْبَيِّنَاتِ وَالْأَعْدَاءِ، وَلَمْ يَفْطَلْ قَلْبُهُ يَمَانَتِي عَبَادَةً وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللَّهِ وَمَا تَسْمَعُ أَذْنَاهُ وَلَمْ يَحْزَنْ صَدْرُهُ يَمَانًا عِطِيَّةً.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خاص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں، ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کافروں سے سنے وہ یا خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الْمُتَقَرِّبِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَفْضَلَكُمْ أَعْمَلًا» قَالَ لَيْسَ يَمْنِي أَكْثَرُ عَمَلًا وَلَكِنْ أَصَوْبُكُمْ عَمَلًا وَإِنَّمَا الْإِسَابُ حَقِيقَةُ اللَّهِ وَالْيَتَةُ الشَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِقَامَةُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّى يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ الْخَالِيسُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمِلَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْيَتَةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ الْيَتَةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ يَوْمَ نَبِّئِهِ».

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ اوروں سے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درست عمل ہے اور درست عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا: عمل پر خلوص سے ہائی رہنا ستر تر ہے۔ عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تہاوی کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکی یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَاءُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ آمَنَ اللَّهُ بِقَلْبِهِ سَلِيمٌ» قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَى رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ يُوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ يَزْكُ أَوْ تَزْكُ قَهْوٌ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَزَادُوا الرَّحْمَةَ فِي الدُّنْيَا لِيَتَمَرَّغَ قُلُوبُهُمْ فِيهَا خَيْرَةً.

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا تنگ ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زائد ہی دنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے حنائی ہو جائیں۔

۶۔ وَهَذَا الْأَسْلَابُ، عَنْ سُبَّانَ بْنِ عُثَيْبَةَ، عَنْ الشَّيْخِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا أَخْلَصَ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ قَالَ: مَا أَجْمَلَ عَبْدٌ كَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا رَحِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَبَشَرَهُ دَائِمًا وَدَوَّاهَا فَأَثَبَتْ الْحِكْمَةُ فِي قَلْبِهِ وَانْفَلَقَ بِهَا لِسَانُهُ، ثُمَّ تَلَا: وَإِنَّ الذَّنْبَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَبِيلَهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَقَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ، فَلَا تَرَى سَاحِبَ يَدْعَةٍ إِلَّا ذَلِيلًا، وَمُفْتَرِيًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاعْلَى أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذَلِيلًا

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں غلوں دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیائے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حوس و دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور برکت باتیں اس کی زبان سے جاری کر دے گا سچے یہ آیت تلاوت کی۔ جن لوگوں نے پھر شے کی پوجا کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو چالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذات ہرگز اور ہم انفراسک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اسے رسول! تم دعوت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ اس کے رسول اور ان کے اہل بیت پر انفراسک کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب

شرایع

۱۴۰ (بَابُ الشَّرَائِعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، وَوَعْدَةٌ مِنْ أَسْخَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقَانَ جَمْعًا عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ذِكْرَةٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْطَى مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم شَرَائِعَ نَوْجٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى عليہم السلام التَّوْحِيدَ وَالْإِيمَانَ وَ خَلَعَ الْأَنْدَادَ وَالْغِلَظَ وَالْحَقِيقَةَ السَّمْحَةَ تَوَلَّى رَهْبَانِيَّةً وَلَا سِيَاحَةَ، أَحَلَّ فِيهَا الْكَلْبَانِ وَالْحَرَمَ فِيهَا الْخَبَائِثَ وَوَضَعَ عَنْهُمْ بِسْمَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ أَفْرَسَ عَلَيْهِ فِيهَا السَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْحَجَّ وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْعَرَامَ وَالْمَوَارِثَ وَالْحُدُودَ وَالْقَرَامِصَ وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

اللہ: وَزَادَهُ الْوُسْوَ وَفَضَّلَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَحَوَاتِهِمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالْمُعْتَقِلِ وَاحْتَلَّ لَهُ الْمَقَامُ وَالْفَتَى وَتَمَرَهُ بِالرُّعْبِ وَجَمَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَارْتَكَبَهُ كَافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْحَبِيقِ وَالْإِنْسِ وَأَعْلَاهُ الْجَزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَفَدَاهُمْ ثُمَّ كَفَّلَتْ سَائِمَهُ يَتْلُو أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّمَاءِ فِي غَيْرِ غَيْبٍ وَقِيلَ لَهُ: «فَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَأُنْكَلِّفَ إِلَّا تَشْكَلْ»

اس فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمد کو نور و ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پر غلوں فطرت، سخاوت پسندی اور چپانیت سے دور رکھا اور جنگوں میں بے ذریعہ معاش گھونٹنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا غیبت چیزوں کو اور انکسرتنے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پہلا تھا نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و عباد فی سبیل اللہ سے اور یاد دہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورۃ فاتحہ سے اور چشم سورۃ بقرہ سے اور سورۃ محمد سے آخرت آنکس اور حلال کیا مال غنیمت اور مالنے کو اور نصرت کی ان کا دعوت قائم کرنے میں کفار پر اور زمین بکران کے لئے مسجد بنایا اور اس کو ظاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جزیہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور دین لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی طوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ القتال کرو اور اپنے نفس کے سوا اعلیٰ اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ عزوۃ احد میں) کیلئے علیہ السلام محافظ رسول بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقَاصِرَ كُنُوزٍ أَوْ أُولِي الْأَرْزَاقِ» فَقَالَ: «نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَحَدَّثَنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ: كَيْفَ صَارُوا أُولِي الْأَرْزَاقِ؟ قَالَ: لِأَنَّهُمْ نُوْحَانِيَّةٌ يَكْنَابُ وَشَرِبَتْهُ، وَكُلُّ مَنْ جَاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتَابِ نُوحٍ وَشَرِبَتْهُ وَوَيْنَاهُ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام بِالصُّحُفِ وَوَيْنَاهُ تَرَكَ كِتَابَ نُوحٍ لِأَكْثَرِ أُمَّةٍ فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَوَيْنَاهُ بِالصُّحُفِ، حَتَّى جَاءَ مُوسَى بِالتَّوْرَةِ وَشَرِبَتْهُ وَوَيْنَاهُ، وَوَيْنَاهُ تَرَكَ الصُّحُفَ، وَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ مُوسَى عليه السلام أَخَذَ بِالتَّوْرَةِ وَشَرِبَتْهُ وَوَيْنَاهُ حَتَّى جَاءَ الْمَسِيحُ عليه السلام بِالْإِنْجِيلِ! وَوَيْنَاهُ تَرَكَ شَرِيعَةَ مُوسَى وَوَيْنَاهُ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَةِ

وَمِنْهَا جِهَةٌ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَبُولُهَا وَلَوْ الْعَزِيمَ مِنَ الرَّسُولِ ۖ

۲۔ سماعہ بن جہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ اسے رسول اور انور رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اور انور رسول، ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات اور انور کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا۔ کتاب و شریعت کے ساتھ۔ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب و نوح شریعت نوح اور طریقہ نوح پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفہ نازل ہوئے۔ انھوں نے کتاب و نوح کو از روئے عروبت ترک کیا نہ کہ نبوت نوح سے انکار کے طور پر، اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیم کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیم اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عرصہ سے صحیفہ ابراہیم کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہر نبی توریت اور شریعت موسیٰ کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک کہ عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعت موسیٰ کو ترک کیا اور ان کی شریعت و سنت بنی جواہر (مردار و صیغہ) بنی ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت موسیٰ پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ قرآن کے کرائے اور ان کی شریعت و سنت بنی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ جہ اور انور رسول۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائے اسلام

(باب) ۱۴۱

✽ (دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ) ✽

۱۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مَعْقِلٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مَعْمَرٍ الزَّيْنَابِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُثَّاقِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ فُعَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۖ قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ ، وَ لَمْ يَبْدَأْ بِمَعْنَى كُنَا نُورِي بِالْوَلَايَةِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان کے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَجَلَانَ أَبِي سَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْفَيْتَنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَالْإِقْرَاءُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَوَاتُ الْحَمْدِ وَأَذَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحُجَّجَ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَمَعَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالذُّخُولُ مَعَ الْمَشَائِقِ .

۲۔ راوی کہتا ہے، میں نے ابو عبد اللہ سے کہا۔ مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا: گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے آئے اس کا اقرار اور ہجرت نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے ہدایت رکھنا اور مسافروں کے ساتھ رہنا۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فَصِيلِ بْنِ يَسَّادٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى السَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يَنَافِقْهُ كَمَا نُوْدِي بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا خَمِيَّةً - يَعْنِي الْوَلَايَةَ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر میں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے مکمل نہیں۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الشَّافِعِيِّ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أُنْفِي الْإِسْلَامَ ثَلَاثَةً : السَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لَا يَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِإِصْحَابِهَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى السَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَّارَةُ : قُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا يَفْنَاهُ خَيْرٌ ، وَالْوَالِي هُوَ الَّذِي لَيْسَ عَلَيْهِ رَجْعٌ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي
النَّصْلِ ؟ قَالُوا : السَّلَافُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : السَّلَافُ عَمُودٌ وَبَيْكُمُ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي
يَلِي فِي النَّصْلِ ؟ قَالَ : الرَّكَاعَةُ لِأَنَّ قَرْنَهَا يَمُوتُ وَبَدَأُ السَّلَافُ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الرَّكَاعَةُ
تَذْهَبُ الدُّنُوبُ ، قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي النَّصْلِ ؟ قَالَ : الْحَجَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَهُوَ عَلَى النَّاسِ
حُجَّةُ الْبَيْتِ مَنْ اسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
لِحُجَّةٍ مَقْبُولَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً لَا فِلَةَ وَمَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا أَحْسَنَ فِيهِ أَسْبُوعُهُ وَأَحْسَنُ
رَكْعَتَيْهِ عَمَرَهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْمَزْدَلِفَةِ مَا قَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَنْبَغُ ؟ قَالَ : السُّكُوتُ ،
قُلْتُ : وَمَا بَالُ السُّكُوتِ مَا أَخْرَجَ ذَلِكَ أَجْمَعُ ؟ قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الدُّنُوبُ حُجَّةٌ مِنَ الشَّيْءِ ،
قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا بَلَغْتَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةً دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤْتِيَهُ
وَعَيْنُهُ ، إِنَّ السَّلَاةَ وَالرَّكَاعَةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَنْقُصُ مِنْهَا مَكَانَةٌ دُونَ أَذَاهَا وَإِنَّ السُّكُوتَ إِذَا
فَاتَكَ أَوْفَقَرْتَ أَوْ سَاوَرْتَ فَبِهِ أَدْنَى مَكَانَةً أَيْثَامًا غَيْرَهَا وَجَزَيْتَ ذَلِكَ الذَّنْبَ بِسَدَقَةٍ وَأَقْصَاةٍ
عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ يَلِكِ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يُجْزِيكَ مَكَانَةً غَيْرَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : دُرُودَةُ الْأَمْرِ وَتَسْلَمَةٌ
وَفَنَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِسَالَةُ الرُّحُلَيْنِ الشَّامَةِ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَمَنْ
يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَةً وَسَامَ
نَهَارَهُ وَتَسَدَّقَ بِحَمِيصٍ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَعْوَاهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللَّهِ فَيُؤَلِّمُ وَيَكُونُ جَمِيعُ
أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ حِجَلٌ وَعَرٌّ حَقٌّ فِي تَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ
قَالَ : أُولَئِكَ الْمُخْسِرُونَ مِنْهُمْ يَدْخُلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ خَمِينًا .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت
زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کٹی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی
طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا
ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ لگائے ہوں کہ
دور کرتی ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر حج نہ کعبہ کا حج فرض کیا
گیسا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔
اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے ہے پر وہاں ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے جس نافر

نمازوں سے اور جو خاتمہ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومتے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم شاعر اس فرمایا ہے جس نے کہا حج کے بعد کوئی انفل نہیں فرمایا اور نہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور نہ سپر ہے آتش و دوزخ ہے۔ پھر فرمایا: انفل اشیار و وہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بحال لایا جائے اور بعد ازاں ادا کیا جائے۔ نماز رکوعہ، معی اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کا تمام مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جاسکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بحال ان ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کبھی اور باعث رضاء ہے رخص طاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی سادہ ترین نہ دو گروائی کی (تو کرے) اسے رسول! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم العیل اور صائم النهار اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عروج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اپنی ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صُلْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ هَمَّاسِ بْنِ السَّرْعِ عَنْ أَبِي أَسْبَغٍ قَالَ : قُلْتُ لَأبي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسُغُ أَحَدًا التَّضَعُّدَ عَنْ مَعْرِفَتِهَا وَنَهَا الَّذِي مَن قَصَرَ عَنْ مَعْرِفَتِهَا مِنْهَا قَدْ عَلَيَتْهُ دِينُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ [اللَّهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا سَلَحَ لَهُ دِينُهُ وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ مِنْهُ عَمَلُهُ حَتَّى يَمِينَ الْأُمُورَ حَتَّى يَمِينَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الرِّكَاءُ ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عز وجل وَجَلَّ بِهَا ؛ وَالْوَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام . قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَقُلْ يُعَرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ اللَّهُ عز وجل : دِينَا أَيْهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً . وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيًّا عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : كَانَ مُعَاوِيَةَ . ثُمَّ كَانَ الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ . وَلَايَاةٌ وَلَايَاةٌ . قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ : أَرَدْتُكَ ؛ فَقَالَ لَهُ حَكَمُ الْأَعْوَرُ : نَعَمْ خُجِّلْتُ فَبَدَأَ قَالَ : ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ ؛ وَكَانَتْ الْقَبِيْعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَابِكَ

حَجَّيْهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ وَخَرَامِيَهُمْ حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ قَفَّتَحَ لَهُمْ وَبَيَّنَ لَهُمْ مَنَائِكَ حَجَّيْهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ وَخَرَامِيَهُمْ حَتَّى سَاوَا النَّاسُ يَخْتَارُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَخْتَارُونَ إِلَى الثَّانِي وَهَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِهَيْئِهِمْ وَمَنْ مَاتَ لَا يَتَرَفُّ إِلَّا بِمَعْلَمَاتٍ وَبَيْنَهُ جَاهِلِيَّةٌ وَأَخْرَجَ مَا تَكُونُ إِلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغْتَ نَقْلًا هَنِيمَ وَأَهْوَى بِبَيْتِهِ إِلَى حَلْفِهِ - وَاقْلَعْتَ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ .

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَيْمَنِ السَّيِّحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ۔ مجھے اسلام کے دو دستور بتائیے جس میں کسی چیز کی کوئی گناہ نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز تم پر ہو جائے تو اس کا دین ناسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور صل کرے تو دین ناسد رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تم تک نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے ۔

حضرت نے فرمایا ۔ گو ایسا دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمد کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تم تک کیا جائے ۔ فرمایا ۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں ۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے ۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسول اور صل تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور صل کے بعد حسن اور پھر حسین اور علی نقیوں کے نزدیک یزید بن معاویہ ۔ دوسرا ایک امام حسین موعود تھے ، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے ۔ پھر فرمایا اور کچھ یہاں کہیں حکم اخبرنے کہا مفرور ۔ مفرور یا حسین کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی ۔ حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابو جعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ آئی کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر لوں ہی جاری رہا نہ زمین امام سے خالی نہیں رہتی ۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے دانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کچھ کر کہاں تک (اشارہ کیا) حق کی طرف پہنچے گی اس وقت تم شیعہ کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے میں آمین (اچھے معاملے سے متعلق رہا)۔

ان روایوں نے بھی صادق آل محمد سے یہ روایت نقل کی ہے

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَعْمِيرٍ ، عَنْ مُنَسِّي

الْحَسَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ (دعائما) : الْوَلَايَةِ وَالْمَلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوٰۃ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ التَّيْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُثَنَّى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : الْمَلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُوَدِّي بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْقَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روزِ قیامت کیا تھا۔

۹۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُسْفَانَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ الشَّرِيحِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بُنِيَ عَلَيْهِ دَعَاءُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ يَمَازُكَ عَمَلِي وَلَمْ يَسْرُفْ جَهْلِي مَا جَعَلْتُ بَعْدَهُ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَحَقِّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلَايَةُ لِلَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلَايَةُ آلِي مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَةً مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنْ الْأَرْضَ لَأَنْصَلِحُ إِلَّا بِإِمَامٍ ، وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَةً مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَخْرَجَ مَا يَكُونُ أَخَذَكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَهنا - قَالَ : وَ أَهْوَى يَتَنَبَّهَ إِلَى صَدْرِهِ - يَقُولُ حَبِيبُهُ : لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرِ حَسَنٍ .

۹۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل چک چو جائے اور اس کے بعد جماعت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا اے میرے بیٹا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو حضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آلِ محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی۔ جو تم سے مروں وہ علی بن ابی طالب ہیں پھر حسن پھر حسین پھر محمد بن علی، پھر اس طرح یہ امر جاری رہے گا دس نین کے اصحاب نہیں جو سنی مگر امام سے۔ جو شخص مرے گا اگر امام کو پہچانے گا وہ کفر کی موت مرا۔ حرم میں سے ہر ایک معروستہ امام کا اس وقت زیادہ مستحب ہوگا جب اس کا دم بہاں تک پہنچنے لگے (وقتِ مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کریں اچھے عقیدہ پر تھا۔

١٠ - عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : بَايَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليه هَلْ تَعْرِضُ مَعْدُوَّةٌ نِي لَكُمْ وَافْطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمَوَالِييَ إِذَا كُتِمَ ؟ قَالَ : قَالَا : نَعَمْ . قَالَ : فَكُلْتُ : فَإِنِّي أَنَا لَكُم مَسْأَلَةٌ تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْتُوفُ الْبَسْرِ قَبْلَ الْمَسْئِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ : هَلَايَ حَاجَتَكَ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا دِينَ إِلَّا دِينُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ، قَالَ : إِنْ كُنْتُ أَقْرَبْتُ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَقْلَمْتُ الْمَسْأَلَةَ وَاللَّهُ لَا غِيْبَ لَكَ دِينِي وَدِينُ آبَائِي الَّذِي تَدِينُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليه وَالْإِمْزَارُ وَبِإِجْمَاعِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لِرِيسَا وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِهِ وَالتَّنَظُّرُ قَالِمَا وَالْإِخْيَارُ وَالْوَرَعُ .

۱۰۔ ابوہریرہؓ نے امام محمدؒ کا عقیدہ اسلام سے کہا یا بن رسول اللہؐ آپ جانتے ہیں جو صحبت مجھے آپ سے چاہا اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسند دریا نیت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے متعدد دنوں رفو یا بیان کر دیکھا پوچھتا چاہتے ہیں تو نے کہا۔ مجھے اپنے سے دین کے متعلق بتائیے جس پر آپ کے اہل بیت میں تا کہ اللہ مجھے دہی درہن عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے غفلت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اور میں اور اپنے آباؤ کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس کی آگاہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برادر ت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے خاتم کا اشتہار کرنا اور دامن نیک میں کوشش کرنا اور میری گواہی اختیار کرنا۔

١١- علي بن إبراهيم ، عن صالح بن الحسين ، عن جعفر بن بشير ، عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير قال : سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ : جُعِلَتْ ذَاكَ أَحْسَنَ عَنِّي الَّذِي سَمِعْتُ أَقْرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ ، مَا لَا يَسْمَعُهُمْ حَبْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ عِزُّهُ ، مَا هُوَ ؛ فَقَالَ : أَيْدِي عَلَيَّ فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : شَهِادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ السَّلَامَ وَإِسْنَادَهُ الرَّكَوَاتُ وَجِئَ النَّبِيُّ مِنَ اسْتِطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَصَوَّمَ شَهْرَ رَمَضَانَ ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا ، ثُمَّ قَالَ :

وَالْوَلَايَةُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ : هَذَا الَّذِي قَرَأَ اللَّهُ عَلَى الْبَنَاءِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَعُونَ : أَلَا يَذُنُّنِي عَلَى مَا أَفْرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلَكِنْ مَنْ ذَا ذَاؤُهُ ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَرَّ سُنَّا حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْآخِذُ بِهَا .

۱۱۔ ابو بصیر صریح ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں میں سے جہاں نہ رہنا چاہیے اور ان کے بغیر کن عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا پھر عادیہ کہ اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا گو کہ یہ دیکھو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور اہل ایمان کے دوسرے اس کے بعد آپ کو جو دین میں رہے پھر وہ بارہ فرمایا ولایت پھر فرمایا یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں روکے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِوٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمُوحٍ : عَنْ قَسَاةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَخْلَافِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّاتِلِ ، الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَسَ عَلَى خَلْفِهِ حَسَنًا فَرَحَسَ فِي آرَائِهِ وَأَلَمْ يَرَحَّضْ فِي ذَائِدِهِ (۱)

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنے پیچ میں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کسی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے انفر ہیں کہ وقت ضرورت ان کو بھاریانے کی اجازت ہے مثلاً بعض وقتوں میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے اگر نماز کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر لڑکے کے لئے بیت اللہ جانا ممکن نہ ہو تو زکوٰۃ حج ساقط ہے یعنی زکوٰۃ ولایت یعنی آئینہ عشر کی امت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معاف نہیں۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَنْجَنِيِّ قَالَ : دَخَلَ جُلٌّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ وَمَعَهُ صَحْبَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : هَذِهِ صَحْبَةٌ مُخَاصِرَةٌ عَنْ الدِّينِ الَّذِي يَقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي أُرِيدُ . فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتَوَكُّرٌ بِمَا جَاءَ مِنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّ نَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالنَّوَاصِعُ وَاتَّقِ اللَّهَ قَاتِمِينَ قَاتٍ لَنَا دَوْلَةً هَذَا

شاء اللہ جانا پہا۔

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی جنہر نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ معینہٰ فیما ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں بھی سننا چاہتا ہوں فرمایا گویا دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور اقران سب باتوں کا جو رسول خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہل بیت کی اور ہدایت ہم اہل بیت کے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پھر گاری اور توفیق اور ہمارے قائم کا انتظار ہے۔ لے دولت و حکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ نے آئے گا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا، عَنْ سَمْعَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي مَنَازِلِ أَحِبِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَوَّلَكَ إِلَى هَذَا الْمَنَازِلِ؟ قَالَ: مَلَكَ الشَّرْعُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَا أَفْصَحُ عَلَيْكَ دِينِي؟ فَقَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَدِينُ اللَّهِ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَقَامَ السَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَوَّمَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْوَلَايَةَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلَايَةَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنْتُمْ أَعْتَمِدُوا عَلَيْهِمْ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللَّهَ بِهِ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو هَذَا وَاللَّهِ دِينُ اللَّهِ وَدِينُ آبَائِهِ الَّذِي آدِينُ اللَّهَ بِهِ فِي الْبَيْتِ وَالْمَلَانِيَةِ، فَأَشْرَفَ اللَّهُ وَكَفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ وَلَا تَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي إِلَى اللَّهِ هَذَاكَ فَإِنَّ شُكْرَنَا أَنْتُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَكُنْ مِثْلَ إِذَا أَقْبَلَ طَعْنٌ فِي عَيْبِهِ وَإِذَا ذُبَّ طَعْنٌ فِي قَعَاهُ، وَلَا تَحْوِيلِ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَتَ إِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلَى كَاهِلِكَ - أَنْ يَصْغَوْا يَتَعَبَ كَاهِلُكَ.

۱۵۔ عمرو بن حرث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبد اللہ بن محمد کے گھر میں تھے میرے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے میں نے کہا میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گویا دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیر المؤمنین کا استمرار اور ان کے بعد حضرت حسن و حسین کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جائے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

۲۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ مُثَنٍّ ، عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
قَالَ : الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِمَا وَعَمَلٌ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمْعٍ مِنْ ذُرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ
أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَالَتِ الْآفِرَاءُ أَقْمًا قُلْتُ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقَالَ لِي : الْآفِرَاءُ أَيْ الْإِيمَانُ عَنِ الْإِسْلَامِ .

۴۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اسے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یہ کہہ کر ہم اسلام لائے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہو گیا ہے تم نے خود نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الشَّعْطِ قَالَ : سَأَلَ
رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ قُلْتُ يُجِبُهُ ثُمَّ سَأَلَهُ قُلْتُ يُجِبُهُ ثُمَّ
التَّيْبَانِي الطَّرِيقِ وَقَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ
رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : قَالَتِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟
فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ شَهَادَةٌ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
مُبَشَّرُهُ وَرَسُولُهُ وَإِفْهَامُ السَّلَامَةِ وَإِبْهَامُ الرَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ . وَ قَالَ :
الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا فَأَنْ أَفْرَبُهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِمًا وَكَانَ مَالًا

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سببراہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ، فرمایا تم میرے گھر آکر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گو ابی ہریرہؓ کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عہد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر و نہی کے ساتھ ہے جس نے اسے پہچانا وہ مسلم کہہ کر رہا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَيْرٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ جَمْعًا عَنْ الْوُشَّاءِ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : وَقَالَتْ الْأَعْرَابُ آمَنَّا فَأَلَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا اسْلَمْنَا ، فَمَنْ دَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ دَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يَسْلِمُوا فَقَدْ كَذَبَ .

۵۔ آیت فالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لے گئے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ شَرِيكَ التَّمَمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يَحَقُّ بِهِ الْوُدُّ بِهَ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ وَالنَّوَابِ عَلَى الْأَيْمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق (ع) نے اسلام لےنے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

۱۴۳ (باب)

۵۔ (اِنَّ الْاِيْمَانَ يَفْرُقُ الْاِسْلَامَ وَالْاِسْلَامَ لَا يَفْرُقُ الْاِيْمَانَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنْ سَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيْمَانِ أَمَّا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيْمَانَ يُفَارِقُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُفَارِقُ الْإِيْمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي . فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْتَّحَدُّقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، وَبِهِ حُسْبَى الْقَوْمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَّتِ الْأُمَمُ الْكُفْرُ وَالْمُؤَابَهَةُ

وَعَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْأَهْلَانُ الْهَدَى وَمَا يَشْفِي الْقُلُوبَ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْأَهْلَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَحِيَّةٍ، إِنَّ الْأَهْلَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْأَهْلَانُ فِي الْبَاطِنِ وَإِنْ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالْحَقِّقِ.

۱۔ سامعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے فرمایا اسلام نام ہے گراہی دنیا تو حید کی اور رسول کی اسلام لانے سے خون مغفول ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قاتم ہو کر ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت ہے اور ظاہر کا ہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تعدیلین بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر ہوتا ہے اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بربان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْأَهْلَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْأَهْلَانُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دَعَّاجٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ: إِنَّ الْأَهْلَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ، إِنَّ الْأَهْلَانُ مَا وَفَرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلِيَهُ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِثُ وَحَقِيقَةُ الدِّمَاءِ، وَالْأَهْلَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْأَهْلَانُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قبول میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح چوسکتا ہے میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ أَحْسَنَ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ أَبِي الشَّاهِجِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْأَهْلَانُ أَوِ الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: قَوْلُنَا قَبْلُكَ يَقُولُونَ

إِنَّ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ . فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ . قُلْتُ : فَأَوَّجِدُنِي ذَلِكَ . قَالَ : مَا تَقُولُ فَمَعْنَى أَحَدْتَنِي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مُتَمَتِّعًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : يُعْرَبُ صَرِيحًا شَدِيدًا قَالَ : أَتَبْتَ . قَالَ : كَمَا تَقُولُ فَمَعْنَى أَحَدْتَنِي فِي الْكُتُبَةِ مُتَمَتِّعًا ؟ قُلْتُ : يُقْتَلُ . قَالَ : أَتَبْتَ الْآخِرَ أَنْ الْكُتُبَةُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكُتُبَةَ تُشْرِكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ لَا يُشْرِكُ الْكُتُبَةَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يُشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشْرِكُ الْإِيمَانُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے تعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قعدہ پیشاب یا یاغاز کر دے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پیشاب چاہیے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو یہ ناشائستہ حرکت کبیر میں کرے اور قعدہ کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کر دینا چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کبیر مسجد الحرام سے افضل ہے اور کبیر میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کبیر شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ : وَتَعْرِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو . عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْنَابٍ . عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَقْبَنٍ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَقْنَى بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالتَّائِبَةِ وَالسَّلَامَةِ لِأَمْرِهِ وَالْإِسْلَامُ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلِي أَوْ فِعْلِي وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرَقِ كُلِّهَا وَبِهِ حُوسِنَتِ الْحَمَاءُ وَعَلَيْهِ خَرَبَتِ الْمُؤَادِبُ وَتَجَارَتِ الْبِكَاعُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْمِلَّةِ وَاللَّكَاةِ وَالصُّومِ وَالْحَجِّ . فَخَرَجُوا بِذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَأَصْبَحُوا إِلَى الْإِيمَانِ . وَالْإِسْلَامُ لَا يُشْرِكُ الْإِيمَانُ وَالْإِيمَانُ لَا يُشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَهُمَا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ . كَمَا مَاتَتِ الْكُتُبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكُتُبَةِ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يُشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشْرِكُ الْإِيمَانُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَاتِلُوا الْأَعْرَابَ أَتَمْنَا قَوْلَهُمْ ثُمَّ بَوَّأُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا أَتَمْنَا وَلَمَّْا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقُولُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ : قَبْلَ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي بَنِيهِ مِنَ الْقَتَائِلِ وَالْأَحْكَامِ وَالْحُدُودِ وَتَعْرِ ذَلِكَ . فَقَالَ لَا . هُمَا يَجْرِيَانِ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَلَكِنْ الْمُؤْمِنُ فَقُلْتُ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ مَا وَافَقَ بَنِيهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . قُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَن جَاءَ وَنَحَسَّ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا . وَرَفَعْتُ

أَتَمُّهُمْ مُجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّادِقِ وَالرَّكَائِبِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « يُضَاعِفُ لَهُ أَشْفَاقًا كَثِيرَةً » فَأَلْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ مِائَةً ، قَدْ أَفْضَلَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَرَّ بَدَأَهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْ رِيحَةٍ إِبْرَاهِيمَ أَشْفَاقًا كَثِيرَةً وَيَقْعَلُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ خَافٍ فِي الْإِيمَانِ ، قُلْتُ : لَا لَكَيْفَ قَدْ أَضْبَحَ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَسَأَلْتُكَ مَثَلًا تَقُولُ بِهِ فَقَالَ الْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَرَأَيْتَ كَوَيْبُورَتِ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَلْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْكَلْبَةِ أَكُنْتَ شَاوِدًا أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَبِيدُ إِلَى دُخُولِ الْكَلْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، قُلْتُ : قَدْ أَتَيْتَ وَأَخْسَنْتَ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان دوپہ جول میں جگہ بگہ جائے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہے اور اس کا عمل اس سر کی تسبیح ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک فرقے کا ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہو جاتے ہیں نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آ جاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں ورنہ اسلام میں ایمان منفرد ایک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو ہمارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود و فیرو میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے ہوتے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بناتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں اقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان بھی جوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں مشرما یا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھا دے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حذ کا متر گنا ثواب زیادہ دے گا سچے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدر صحبت ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا احترا ج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ مسروق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دو گے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میرے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممنوع نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((باب ۱۴۴))

(أَخْرَجْنَاهُ وَفِيهِ أَنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنِ النَّبَاسِيِّ بْنِ مَرْثُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصْبَرِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أُعَيْنٍ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أُعَيْنٍ : سَأَلْتُ رَجُلًا قَالَ عَنِ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللَّسَانِ وَعَقْدُ فِي الْقَلْبِ وَصَلُّ بِالْأَذْوَانِ وَالْإِيمَانُ بَشْنُهُ مِنْ بَعْضِ دَارٍ وَكَذَلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكَفَرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِمًا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، قَالَ الْإِسْلَامُ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانُ ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدَ كِبَرَةٌ مِنْ كِبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةٌ مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي تَهَيَّئُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا كَانُ خَارِجًا مِنَ الْإِيمَانِ ، سَاقِطًا عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتًا عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَلَيْزَ ثَابِتٌ وَاسْتَفْتَرَ غَدًا إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكَفَرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِخْلَالُ : أَنْ يَقُولَ لِلتَّحَلُّلِ هَذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هَذَا حَلَالٌ وَذَلِكَ ، فَوَسْطُهَا يَكُونُ خَارِجًا مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، وَإِذَا خَلَا فِي الْكَفَرِ ، وَكَانَ يَمْتَرِلِقَةً مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَخَذَتْ فِي الْكَعْبَةِ حَذَنًا فَأَخْرَجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَصُرَّتْ عَنْهُ وَصَارَ إِلَى النَّارِ .

اردو میں کہتا ہے میرے پاس خط عہد الملک بن امین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عہد الملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ عمل ایک گھر کے لئے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہوگا اور

مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے حصار ہے جو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرے تو دار ایمان کی طرف لوٹ آئے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کبہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کبہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے حصار ہو جائے۔ اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس عیسائیوں کا جو حرم میں داخل ہو چکے ہیں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کبہ اور حرم سے باہر لاکر گردن مار دی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ الْأَيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ: أَفَرَّقَ بَيْنَ الْأَيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ؟ قَالَ: فَأَضْرِبْ لَكَ مَثَلًا، قَالَ قُلْتُ: أَوَيْدَ ذَلِكَ، قَالَ: مَثَلُ الْأَيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَلْبَةِ الْخَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَلْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَلْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِمًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونُ مُسْلِمًا، قَالَ: قُلْتُ: فَيُخْرِجُ مِنَ الْأَيْمَانِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَيَسْأَلُ: إِلَى مَاذَا أَفْعَلُ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوْ الْكُفْرِ. وَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَلْبَةَ فَأَقْلَعَتْ مِنْهُ بَوْلًا أُخْرِجَ مِنَ الْكَلْبَةِ وَلَمْ يُخْرِجْ مِنَ الْحَرَمِ، فَسَلَّ قَوْبَهُ وَتَطَهَّرَ، ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَلْبَةَ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَلْبَةَ قَبْلَ فِئْهَا مَعْدِنًا أُخْرِجَ مِنَ الْكَلْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَشَرِبَتْ حَقَّهُ.

۲۔ سماعت سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کبہ اور حرم کی ہے کہیں انسان حرم میں ہو تا ہے کبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہو تا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کر دے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کبہ میں داخل ہو اور بے اختیار ہی کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کرنے کا پھر کبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہو گا اور اگر کوئی مائدہ کبہ میں یا دروئے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تمتہ ہر دو باب سابق

(بائ) ۱۳۵

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِيَالِ الرَّزَّاقِيِّ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ (أ) إِنْسَانًا تَكَلَّمُوا فِي هَذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ الْآيَةُ الْقَائِلَةُ سُورَاتٍ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ وَالْمُحْكَمَاتِ مِنَ الشَّابِخَاتِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ: «إِنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا أَمْرًا» وَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَخَدَعَهُ وَأَن يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ بَعَثَ الْإِسْمَاعِيلَ عليه السلام عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَلْقَوْا نُوحًا عليه السلام فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَقَالَ: «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقْبِلُوا عَلَى شَيْءٍ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» بَعَثَ الْإِسْمَاعِيلَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارِ بِسَاجَاةٍ (ب) مِنْ عِبَادِ اللَّهِ فَفَعَلَ أَمْرًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ بِعَذِيبٍ عَبْدًا حَتَّى يَغْلُظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْحَى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا الشَّارِعُ لَعَنَ عَمِلَ بِهَا، فَكَلَّمَا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَجِيٍّ مِنْ اسْتِجَابٍ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، جَعَلَ لِكُلِّ نَجِيٍّ مِنْهُمْ بَرَكَةً وَوَسِيلَةً إِلَى الشَّرْعِ وَالْمِنْهَاجِ سَبِيلَ وَسَّيَّةً وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام إِذَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كُنَّا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَمَرَ كُلَّ نَجِيٍّ بِأَلَاخُذٍ بِالسَّبِيلِ وَالشَّرْعِ وَكَانَ مِنَ الشَّرْعِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْتِ وَلَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَعْمَلَ ذَلِكَ مِنْ حَتَمِ اللَّهِ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَحَقَّ بِحَقِّهِ وَاسْتَحَقَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ وَذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحَبْنَانَ وَاسْتَحَسُّوا وَأَكَلُوا مَا

يَوْمَ الشَّيْبِ . غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَفْرَادًا بِالرَّحْمَنِ وَلَاشْكُوا فِي شَيْءٍ وَمَا جَاءَهُ
 مُوسَى لِنَجِّهِ . قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ افْتَدَوْا بِكُمْ فِي الشَّيْبِ قُلْتُمْ كُونُوا
 قِرَدَةً خَاسِئِينَ» ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى لِنَجِّهِ بِمَا هَدَى أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَفْرَادُ بِمَا جَاءَهُ مِنْ عِبَادَةِ
 وَجَدَلَتْ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ وَبَعَثَ الشَّيْبَ الَّذِي أَمَرُوا بِهِ أَنْ يَعْلَمُوا قَبْلَ ذَلِكَ وَغَايَةُ مَا كَانُوا
 عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالشُّكُّ الَّذِي جَاءَ بِمُوسَى . فَقَدْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ
 الَّذِي جَاءَ بِهِ السَّبِيلُ جَمِيعًا أَنْ لَا يَشْرُكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا . ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ نَحُومًا وَهُوَ مَكَّةَ عَشْرَ
 سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْمَشْرِيقِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ نَحُومًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا
 أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِالْفَرَادِ وَهُوَ بِإِيمَانِ الْمُتَّبِعِينَ وَلَمْ يَمُتْ بِاللَّهِ أَحَدٌ مِنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ الْأَمْرِ كَمَا بِالرَّحْمَنِ وَتَصَدَّقَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 بِمَكَّةَ وَقُضِيَ رَجُلًا أَنْ لَا تَمُتُوا إِلَّا بِإِثْنَاءٍ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا . إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى . إِنَّهُ كَانَ يُعَذِّبُهُمْ خَبِيرًا
 بِسَبْرٍ أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ وَنَهْيٌ حَقِيقٌ وَلَمْ يَمُتْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اخْتِرَاجِ شَيْءٍ مِنْهُنَّ عَنْهُ وَ
 أُنْزِلَ نَبَأُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمُتْ عَلَيْهَا وَلَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهِمْ أَذْهَابُ . وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حَسْبَهُ إِمْلَاقِي
 نَحْنُ نَرِزُّهُمْ وَأَيُّكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْ كَانَ حُكْمًا كَبِيرًا وَلَا تَقْرَبُوا أَلْفَاكُم مِمَّا هُنَّ حُلَى فَايْحَةً وَنَاءَ سَبِيلِهِ وَلَا
 تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ تَطْلُومًا فَقَدْ جَمَلًا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرَفُ فِي
 الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَسْئُورًا وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُورًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَرَبُّوهُ بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
 تَأْوِيلًا وَلَا تَتَّبِعُوا مَالِيَّتَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنْ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْفُؤَادُ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُورًا
 وَلَا تَنْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ مَوْلَاةَ كُلِّ ذَلِكَ كَانَ سِتْرُهُ عِنْدَ
 رَبِّكَ مَكْرُوهًا . ذَلِكَ وَمَا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَى
 فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا وَأَنْزَلَ فِي ذَا اللَّيْلِ إِذَا يَنشَأُ : «وَفَإَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَسْلُبُهَا إِلَّا الْأَشْفَى
 الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى» فَهَذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي هَذِهِ السَّمَاءِ أَنْشَأَتْ : «وَأَمَّا مَنْ أَوْفَى كَيْفَ وَتَدَا عَلَيْهِ
 فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا . وَيَصْلى سَبْرًا . إِنَّهُ كَانَ فِي أَعْلَى مَسْرُورًا . إِنَّهُ عَلَّمَ أَنْ لَنْ يَخُودَ بَلَى» فَهَذَا
 مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي سُورَةِ إِنْبَارَكَ كُلَّمَا أَتَى فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا
 نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ الْفُؤَادُ مِنَّا إِنَّ الْفُؤَادَ لَكَاظِمٌ وَأَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ وَمَا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكْذِبِينَ

الضالين فَنَزَّلَ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَسْلِيَةً جَحِيمٍ ۝ فَهَؤُلَاءِ مُشْرِكَوُنَ ، وَأُنْزِلَ فِي الْخَافَةِ وَأَمَامَتِنَ
 أَوْمِي كِتَابُهُ يَسْأَلُهُ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أَوتِ كِتَابِيَةَ ۝ وَلَمْ أَدْرِمَا حِسَابِيَةَ ۝ يَا لَيْتَنِي كَانَتِ الْفَاجِيَةُ مَا
 أَفْعَى عَنِّي مَالِيَةَ ۝ إِلَى قَوْلِهِ ۝ إِنَّكَ كَانِ لِلْإِثْمِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ فَهَذَا مُشْرِكَ ۝ وَأُنْزِلَ فِي مَسَمِّ دُونِ رَبِّ
 الْجَحِيمِ لِلْقَادِرِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ عُلُوقَ أَوْثَانِكُمْ وَرُسُلَ دُونِ اللَّهِ ۝ فَكَبَّيْرُوا
 فِيهَاهُمْ وَالْقَادِرُونَ ۝ وَجُنُودَ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ جُنُودَ إِبْلِيسَ ذُرِّيَّتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَقَوْلُهُ ۝ وَمَا
 أَسْأَلْنَا إِلَّا الْمُجْرِمِينَ ۝ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هَؤُلَاءِ قَاتِبُوعُهُمْ عَلَى رُسُلِهِمْ وَمَنْ قَوْمُ
 نَحْوِ ۝ لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَحَدٌ تَسْبِقُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۝ وَكَذَّبَتْ
 قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ۝ وَكَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۝ وَكَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ۝ لَيْسَ فِيهِمْ الْيَهُودُ الَّذِينَ قَالُوا عَزَّيْرُ
 ابْنِ اللَّهِ وَلَا النَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا ۝ الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۝ سَيَدْخُلُ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الشَّارِ وَيَدْخُلُ كُلُّ
 قَوْمٍ بِأَسْمَائِهِمْ ۝ وَقَوْلُهُمْ ۝ وَمَا أَسْأَلْنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝ إِذْ دَعَوْنَا إِلَى سَبِيلِهِ ۝ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فِيهِمْ حِينَ جَعَلَهُمْ إِلَى الشَّارِ ۝ وَفَالَتْ أَوَّلَاهُمْ لِأَخْرَاجِهِمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَصْلَحُوا قَاتِبِهِمْ عَذَابًا يَنْفَعُ
 مِنَ الشَّارِ وَقَوْلُهُ ۝ كُلُّمَا دَخَلْتَ أُمَّةً لَعَنْتُ أَخْتَهَا حَتَّى إِذَا الْأَوَّلُ فِيهَا جِهَمًا ۝ بَرَى
 بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۝ يُرِيدُ بِبَعْضِهِمْ أَنْ يَخْلُجَ بَعْضًا رَجَاءَ الْفَلَاحِ فَيَقْلَبُوا مِنْ
 عَظِيمٍ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَيْسَ بِأَوَّلِينَ يَلْدُوهُ وَلَا آخِرِينَ وَلَا قَبُولَ مَعْدُودَةٍ وَلَا حِينَ تَحِلُّهُ وَالْأَبَالُ
 وَأَشْيَاهُمْ وَمِثَالُ ذَلِكَ ۝ وَلَا يَدْخُلُ اللَّهُ الشَّارِ إِلَّا مُشْرِكَ ۝ فَلَمَّا أَتَى اللَّهُ لِيُعْصِدَ فِي
 الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى حَمِيمٍ ۝ شَبَّادُو أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ تَعْبُدَ
 عَلَيْهِ وَرَسُولَهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحُجَّ الْبَيْتِ وَبَيْنَهُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الْهُدَى وَوَقَفَتْهُ
 الْفَرَأْسُ وَآخِرُهُ بِالْمَعَاسِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَبَيْنَ الشَّارِ لَمَنْ عَمِلَ بِهَا وَأُنْزِلَ فِي بَيْنِ الْقَائِلِ
 وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا
 وَلَا يَلْمِزُ اللَّهُ مُؤْمِنًا ۝ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
 لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَلَيَسِّرَ لَهُ دَخِيلٌ يَكُونُ فِي الْمَشِيقَةِ وَقَدْ لَحِقَ بِهِ ۝ حِينَ جَزَاءُ جَهَنَّمَ ۝ فَصَبَّ
 وَاللَّعْنَةُ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَلَكُوتِ فِي كِتَابِهِ ۝ وَأُنْزِلَ فِي مَالِ الْبَيْتِ مِنْ أَكْلِهِ تِلْكَ مَالُ الدَّهْرِ
 بِأَكْلِهِ أَمْوَالُ الْبَيْتِ تِلْكَ مَالُ الْبَيْتِ يَأْكُلُونَ فِي بَطْنِهِمْ نَارًا وَيَسْتَلُونَ سَعِيرًا ۝ وَذَلِكَ أَنْ أَكَلَ
 مَالِ الْبَيْتِ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالشَّارِ تَلْتَبِثُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يَخْرُجَ لَهَا الشَّارِ مِنْ فِيهِ حَتَّى يَمُرَّ
 كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّ كُلَّ مَالِ الْبَيْتِ وَأُنْزِلَ فِي الْكَبَلِ ۝ وَبَلِّغْ لِلْمُطْلُوعِ وَمَنْ يَعْقِلُ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ

٥٠/١٢٥
 ٢٢/١٤٩
 ٢٢/١٩٠

٢٢/٢٥٥
 ٢٢/٢٥٥

حَتَّى يَسْمُوهُ كَافِرًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « هُوَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَقْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ، وَأَنْزَلَ فِي الْعَمَدِ
 وَإِنَّ الَّذِينَ يَشْفَعُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَاحِقَاتُ لَهْمٍ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكْفُرُ اللَّهُ وَلَا
 يَشْفَعُ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ ، وَالْعَلَقُ : السَّبَبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَسَبٌ
 فِي الْآخِرَةِ فَيَأْتِي شَيْءٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْعَدْبَةِ الرَّانِي لَا يَنْكِحُ الْأَرَاثَةَ أَوْ مُشْرِكَةً وَالرَّانِيَةُ
 لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَخَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمْ يَسَعْ اللَّهُ الرَّانِي مُؤْمِنًا وَلَا الرَّانِيَةُ
 مُؤْمِنَةً ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - لَيْسَ يَمْتَرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْهُ قَالَ : - لَا يَزْنِي الرَّانِي حِينَ
 يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ الشَّرِيقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَتْ : إِنْ أَقْعَلْتُ ذَلِكَ خَلَعْتُ عَنْهُ الْإِسْلَامَ
 كَخَلَعِ الْقَبَسِ ، وَنَزَلَ بِالْعَدْبَةِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
 ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ، إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
 وَأَسْلَمُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، قَبْرَهُ اللَّهُ مَا كَانَ مُقْبِسًا عَلَى الْفِرَةِ مِنْ أَنْ يُسَمَّى بِالْإِسْمَانِ ، قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : « أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ، وَجَعَلَهُ اللَّهُ مُتَافِيًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِنَّ
 السَّافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ، وَجَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِيَاءِ إِبْلِيسَ ، قَالَ : « إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْغِي
 فَسَقِ عَنِ أَمْرِ رَبِّهِ ، وَجَعَلَهُ مَلَكًا فَقَالَ : « إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ،
 وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوَارِحُ عَلَى مُؤْمِنٍ إِلَّا مَا تَشْهَدُ عَلَى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ، قَالَتِ الْمُؤْمِنُ
 فَيَعْمَلُ كِتَابَهُ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « قَالَتْ مَنْ أَدْنَى كِتَابِهِ بِسْمِ اللَّهِ فَأُولَئِكَ يَقْرَأُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا
 يُلْطَمُونَ فَتَبَاهُ ، وَسُورَةُ التَّوْبَةِ أَنْزَلْتُ بِمَدْرُودَةِ النَّسَاءِ وَتَشْهَدُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 فِي سُورَةِ النَّسَاءِ وَاللَّانِي يَأْتِيهِ النَّاسُ مِنَ يَسَارِكُمْ فَاسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا
 فَأَمْسِكُوهُمْ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَقَّعَ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ سَبِيلًا ، وَالسَّبِيلُ : الدَّهْرُ ، قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : « سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَّغْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ تَذَكَّرُونَ ، الرَّانِيَةُ
 وَالرَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْشَ عَذَابُهُمَا طَاعَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ »

اس فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اس کے متعلق خدا فرماتا ہے
 اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں آیات حکمت ہیں اور وہی اصل کتاب ہی اور دوسری قشائے آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کچھ یہ عقشاہات سے بچت کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پر دازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات تشابہات میں سے ہیں اور نسخ محکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا اگر اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طوف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدائے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکه حضرت رسولؐ ایک نوبت پہنچی حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدائے فرمایا ہے۔ خدائے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوحؑ کو کی اور وہ جس کی وہی ہم نے اسے رسولؐ تم پر نازل کی اور اب ہم دوسلے دھبے کو قوی کی اور وہ بات یہ سمجھ کر دین کو قائم کرو اور اس میں تفرق نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلارہے ہو یہ مشرکین پر بہت شتان ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جس کی طرف رجوع کر لے آئے ہدایت کر لے۔

خدائے انبیاء کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلاویں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو غلوں سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر ہدایت ہوئی تو خدا اُسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک غلاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بھانڈا لائے جن کے ارتکاب پر خدائے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدائے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ ساتی نبی کے راستے سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرت رسولؐ خدائے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اور اسی طرح وہی کی جس طرح ہم نے وہی کی تھی نوحؑ پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو مکمل دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدائے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم السبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو قائم نہیں کرنا تھا تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف مانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت چھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یوم السبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدائے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہود!) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بند رہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گناہ کے ساتھ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان قوانین کو ایک جدا گانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جماعہ اس سے پہلے تاہل احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنت عیسٰی کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی کتاب میں کسی کو شریک نہ قرار دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ گئیں دس سال اس طرح رہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لافتم کی امتداد شہادتیں پر اور وہ ایمان بالصدق ہے اور خدا نے کسی ایسے خیر خواہ پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع جو محمد مسلم کا سوائے اس کے جس نے شریک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۃ بنی اسرائیل کی اس آیت سے جوتی ہے۔ اے رسول تیرے دہشتے یہ فیصلہ کرو یا پے کو سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خیر کھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نبی بہت بکے طریقے سے کی گئی ہے اس پر کوئی دھڑ ہے اور نہ امیر مخور بھالانے کی جرأت پر کوئی خبیث ہے نہ تو بیچ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچنا چاہیے مگر نبی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مغربی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی ملحق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زندہ کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بڑا طریقہ ہے۔ بے شک اس کی قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غبر دے دیں گے اس کو چلیے قتل میں حصہ نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ منہ فرماتا ہے مال حرم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو حرام طریقہ سے نہ لو جب تک جہنم بلوغت تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ چوگ اور پورا تو لو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تادیب ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت آڈو اور زمین پر اتر کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافہ کرو اور نہ تم میں ہولیں پس آؤں گے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رہنے کے نزدیک یہ بڑی باتیں ہیں ادا نہ کرنے سے حکمت خدا نے ان چیزوں کی دیکھ کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۃ واتیل از الانبیاء میں فرماتا ہے پس میں ڈھانچوں تم کو آتش جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ مشرک ہے اور سورۃ اذا اسماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی بشت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہوگا اور سورۃ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر لے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے بھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کبھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۃ الحاق میں فرمایا ہے میں کا نام اعمال بائیں طرف ہوگا وہ کچھ گا۔ لاشیں یہ کتب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حباب کیا ہے۔ لاشیں موت نے میرا ہمیشہ کے لئے بہم تمام کر دیا ہوتا میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ ائی قول یہ وہ ہے جو صاحبِ مملکت اللہ پر ایمان نہیں لائے یہ مشرک

ہے اور سورہ طہ میں فرماتا ہے اور اگر اہل ہون پر جہنم کو پیش کر کے کہا جائے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر مین کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے مگر اہل ہون کو اور دھم منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیطانی ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی نہیں گئے) نہیں مگر وہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے بیرونی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے مگر اہل ہون کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام اس وقت سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے جھٹلایا ان سے پہلے تو انھوں نے جھٹلایا اصحاب ایک (مصلح والوں) نے جھٹلایا تو انھوں نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں عزرائیل اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں نہیں ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں ہسکا یا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اعلیٰ صف والے کھیل صف والوں سے کہیں گے کہ ہمارے رب انھوں نے بنی ہمیں مگر وہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دو گنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اور لعنت کرے گا اور نہایت کی امید میں ایک دوسرے پر قلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو غلام چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نہایت کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو کہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہو تلکے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔ جب اللہ نے حضرت رسولؐ خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی جنسیا دپانچ چیسروں پر رکھی۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے عہد اور رسولؐ ہیں۔ ۴۔ نماز کا تم کائناتا ذکوة دینا۔ ۵۔ حج کرنا اور ۶۔ ماہ صیام میں روزے رکھنا اور حضرت پر مدد کو نازل فرمایا اور فراموش کی تفسیر کیا اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عداوتی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے جب تک اللہ لعنت کرنا ہے کافروں پر ادا ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ ان کا کوئی سر پرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر شیت الہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنم بن کر مورد غضب و لعنت الہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے توبہ کر کے مل کر کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال غلام سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مالمیم کا کھلنے والا

فَرَسَ عَلَى الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ فِي آيَةِ أُخْرَى فَقَالَ : « وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ » يَعْنِي بِالْجُلُودِ : الْفُرُوجَ وَالْأَفْخَادَ وَقَالَ : « وَلَا تَقْذُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ » إِنْ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّهُ ذَلِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولُهُ قَبْلاً مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى الْمُنِيرِينَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَسَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ أَنْ لَا يَبْتَغِيَنَّ يَمَانُ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يَبْتَغِيَنَّ يَمَانُ إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَسَ عَلَيْهِمَا مِنَ الشَّدَائِقِ وَصِلَةِ الرَّجَمِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْقَمِّ وَاللِّسَانِ فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ » وَقَالَ : « فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَصِرْبُوا إِلَيْهِمْ قَابِ حَتَّى إِذَا أَخَذْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْأُوثَاقَ بِأَيْمَانِكُمْ أَفْوَاجًا فَأَمَّا إِيَّاهُ فَاذِمَّ حَتَّى تَسْمَعَ الْخُرْبَ أَوْ دَارِعَاهُ » قَبْلاً مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الْعُرْبَ مِنْ عِلَاجِيهَا وَفَرَسَ عَلَى الرَّجْلَيْنِ أَنْ لَا يَبْتَغِيَنَّ يَمَانُ إِلَى نَحْيٍ مِنْ مَنَاصِي اللَّهِ وَفَرَسَ عَلَيْهِمَا التَّسْبِيحَ إِلَى مَا يَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : « وَلَا تَمْسُقْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ مَعُولًا » وَقَالَ : « وَاقْبِضْ فِي مَشْيِكَ وَافْضُضْ مِنْ سَوْتِكَ » إِنَّ أَنْكَرَ الْأَشْوَابِ لَمَوْتُ الْحَمِيرِ وَقَالَ فِيهَا شَيْئًا أُبْدِيَ وَالْأَرْجُلَ عَلَى أَيْمَانِي وَعَلَى أَرْبَابِي مِنْ تَسْبِيحِيهَا لِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَفَرَسَهُ عَلَيْهِمَا : « وَالْيَوْمَ نَخِمْ عَلَى أَقْوَامِهِمْ وَنُكَلِّمُنَا أَيْدِيَهُمْ وَنَشْهَدُ أَرْجُلَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ » قَبْلاً أَيْضًا مِمَّا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ وَعَلَى الرَّجْلَيْنِ وَهُوَ عَلَيْهِمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَسَ عَلَى الْوُجُوهِ السُّجُودَ لَهُ وَاللِّبْدَةَ النَّهَارَ فِي مَوَاقِعِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ » فَهَذِهِ فَرَسَةٌ جَامِعَةٌ عَلَى الْوُجُوهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرَّجْلَيْنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : « وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا » أَوْ قَالَ فِيهَا فَرَسَ عَلَى الْجَوَارِحِ مِنَ الظُّهُورِ وَالصَّلَاةِ بِهَا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْفَعْ رِيسَةً يَبْتَغِيَنَّ إِلَى الْكِبَرِ عَنِ الْبَيْتَةِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضْهِعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُّفٌ رَحِيمٌ » فَتَسَبَّحَ الصَّلَاةَ إِيمَانًا وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظًا لِعَوَاجِجِهِ مُوَفِّيًا كُلَّ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِهِ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَكْمِلًا بِإِيمَانِيهِ وَهُوَ مِنَ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ خَانَ فِي غِيٍّ مِنْهَا أَوْ تَمَدَّى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاقِصًا الْإِيمَانِ . قُلْتُ : قَدْ قَبِضْتُ نَفْسَانِ الْإِيمَانِ وَتَمَامُهُ . فَمِنْ أَيْنَ جَاءَتْ زِيَادَةُ ؟ فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا مَا نُنَزَّلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَوَلَمْ يَكُنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ إِيمَانًا

قَاتِلَ الَّذِينَ آمَنُوا فَرَادَتَهُمْ إِبْرَانًا وَهُمْ يَسْتَجِيرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَمٌ مَرَمٌ فَرَادَتَهُمْ رَحْمَةً إِلَى رَحِيمِهِمْ، وَقَالَ : مَعْنَى نَفْسٍ عَلَيْكَ تَأْتِيهِم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِيهِ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدَانَهُمْ هُدًى، وَلَوْ كَانَ كَلِّهِمْ وَاجِدًا لِزِيَادَةِ غَيْبِهِ وَلَا تَعْشَان لَمْ يَكُنْ لَأَخِي مِنْهُمْ قَتْلٌ عَلَى الْآخِرِ وَلَا تَنْتَوِي التَّيْمُ فِيهِ وَلَا تَسْتَوِي الشَّاسُ وَبَعَلَّ التَّغْشِيْلَ وَلَكِنْ يَسْتَأْمِلُ الْإِبْرَانِ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَيَا لَيْزَادَتُو فِي الْإِبْرَانِ تَعَاذَلِ الْمُؤْمِنُونَ بِالْذَّرَجَاتِ عِندَ اللَّهِ وَبِالتَّغْشِيْلِ دَخَلَ الْمُغْفَرُ طَوْنَ الشَّارِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لا الہ الاہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشراف ہے اور تعصیب میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل میں ہے اور قول اس میں کا ایک جز ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا رد و انصاف ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلتی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فہم ہوں کہ اس کی وضاحت فرمائیے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تمام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام وضائع و زاید بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے دو بیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے پر و کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دہی ہوئی چیز سے۔ ان اعضاء میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھنا اور جاننا ہے اور دل بدن انسان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سکتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیزیں کو کچا کھتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے فکر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر تعلق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فرض آنکھوں کے فرض سے جدا گانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فرض متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

فَرَسَّ عَلَى التَّوَجِّهِ، فَأَشَأَ مَا فَرَسَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَزُوا وَالتَّعْمِيرُ قَعْدُ الْعَقْدُ وَالْإِشَادَةُ التَّشْلِيمُ
 بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلَهًا وَاحِدًا، لَمْ يَنْشَأْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ كِتَابٍ، فَذَلِكَ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ
 مِنَ الْإِقْرَارِ وَالتَّعْمِيرِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الْأَمْرُ أَكْبَرُ» وَقَلْبُهُ مُطْعَمٌ بِالْإِيمَانِ
 وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدْرَهُ وَقَالَ: «الْأَيْدِ كَيْفَ تَطْلُقُ الْقُلُوبُ» وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِأَفْوَاهِهِمْ
 وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ» وَقَالَ: «إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفُوا بِخَائِبِكُمْ يَهُدَى اللَّهُ فَيُغَيِّرُ لِمَنْ يَشَاءُ
 وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ» فَذَلِكَ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالتَّعْمِيرِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ
 زَامُ الْإِيمَانِ وَفَرَسَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ الْقَوْلَ وَالتَّعْمِيرَ عَنِ الْقَلْبِ بِمَا عَقَّدَ عَلَيْهِ وَآقَرَّ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» وَقَالَ: «قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَيْنَا
 قَالِ الْيَوْمَ وَاجِدُوا وَتَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ» فَهَذَا مَا فَرَسَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَفَرَسَ عَلَى السَّمْعِ أَنْ
 يَسْمَعَ عَنِ الْإِسْمَاعِيلِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يَرْضَى عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ مِثْلَ مَا فَرَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَالْإِسْلَامُ
 إِلَى مَا أَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ فِي ذَلِكَ: «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ
 يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ قَرِيبٍ» ثُمَّ اسْتَشْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَوْضِعَ الْيَسْبَانِ فَقَالَ: «وَمَا بِكُمْ مِنْ نَبِيِّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ
 «فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» وَلِلَّهِ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَلِلَّهِ الْغَنَمُ وَلِلَّهِ الْأَنْبَاءُ
 وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَائِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
 مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَقَالَ: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا إِنَّا أَعْمَالُنَا
 وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ» وَقَالَ: «وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرَّوْا كِرَامًا» فَهَذَا مَا فَرَسَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْإِيمَانِ
 أَنْ لَا يَصْنَعَ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَسَ عَلَى الْبَصَرِ أَنْ لَا يَنْظُرَ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْضَى عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ الْأَيْحِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يُغْنِي عَنْهُمْ آيَاتُهُمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ» فَهَاجَمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى عَوْرَاتِهِمْ وَأَنْ يَنْظُرَ
 الْمَرْءُ إِلَى فَرْجِ أَخِيهِ وَيَحْفَظَ فَرْجَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَقَالَ: «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْنَسْنَ مِنْ أَبْسَارِهِنَّ
 وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ» لِمَنْ أَنْ تَنْظُرَ إِحْدَاهُمْ إِلَى فَرْجِ أُخِيهَا وَتَحْفَظَ فَرْجَهَا مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا
 وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حِفْظِ الْفَرْجِ قَوْمٍ إِلَى الْإِخْلَافِ الْآيَةِ فَاشْأَ مِنْ النَّظَرِ ثُمَّ نَظَّمْنَا

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ تار اس کے شکم میں شعلہ نیر ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں بھی رہی ہوں گی بہت سی
 تک کہ ہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے جہنم کا مال کھایا ہے اور کم تو نے والوں کے لئے ہے ذہین (دوزخ کی ایک وادی) ان کے
 لئے ہے جو کم تو نے والے ہیں اور وہیں کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہیل ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے
 جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو توڑ دیں کسی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے
 کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا
 اور غلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل
 ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرک سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام
 ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کیا اور نہ زانیہ کو مومن اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ
 زانی جب مشرک بنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ جو رہتا ہے تو مومن رہتا ہے زانیہ چوری کرتے ہیں ایمان اس
 سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے فیض ہلکے سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ خمر و راور عورتوں پر زنا کی
 تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو تین گورے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق
 ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ بخیر و رحمت ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو
 (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں اس سے دور رکھ لیا کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے
 یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے ایسے ایسے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا
 ابلیس قوم ہیں سے تمھارے امیر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ
 غفلت شعرا مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن
 ان کے غلوں ان کی زانیہ ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گناہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعقاد مومن کے خلاف
 گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے غلوں بنویں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے اپنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں
 ہوگا وہ حصہ پڑھیں گے اور ان پر فخر ہو برابر قلم نہ کیا جائے گا اور سورہ نور سورہ ف کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تفسیر
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورہ ف میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں
 کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر رکھو (میں اور جہنم) یا یہ کہ اللہ ان
 کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت میں کہہ نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔
 اور پہلے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانیہ دونوں کو سوسو گورے مارو اور یہ سب معاملہ

میں کسی مرتکبہ زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیے۔

۲۔ تَعْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَقْبَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَقْبَنِ بْنِ قُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي الشَّيْخِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَبْلَ لَا مِيرَاثَ لِلْمُؤْمِنِينَ عليهم السلام : مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ مُؤْمِنًا ؛ قَالَ: فَأَيُّنَ قَرَأْتُمْ آيَةَ:

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي صُفْوَى دَرَجَاتٍ لَمْ يَذَرِكْ فِيهَا أَشَدُّ مِنْهَا وَلَا أَهْوَى وَلَا أَكْرَمَ. قَالَ: وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: إِذَا شَهِدْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: قَلَّمَ يُمْسِرُ بَوْنُ الْحُدُودِ وَلَمْ تُقَطَّعْ أَيْدِيهِمْ؟ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّ الْعَلَايَةَ حُدُودُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جَوَارِدَ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْخُودَ الْعَيْنَ لِلْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ: فَلَمَّا هَذَا مَنْ جَعَلَ الْفَرَائِصَ كَانُ كَافِرًا؟

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لایزالہ اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کسان کی راوی کتاب ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پھر پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چھ چیزیں اس سے متعلق ہیں بجالائے اگر ایمان صرف شہادتین ہی کا ادا کرنا چھوٹا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی نقص ہی نہ ہوتا۔ راوی کتاب ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لایزالہ اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر خبریں کو سزا دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر شرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَقْبَنِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَامِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ يَطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُشْتَرَى.

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان پر ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وعدہ لاشریک لہ ہے نہ اس کے جوہ ہے نہ ملا اور یہ محمد خدا کے عہد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر کتاب لائے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقوال و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو ذکر و شکر ہے پر بھیجا کر جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بچے عین) دلوں کو ایمان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرمایا ہے ایسے بھی ہیں کہ مرنے پہنچتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے ۴ اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرورے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقوال و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا ۵ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہملا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرما تہو اور یہی ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فرض قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سنتا اللہ فحرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور نہ سنیں ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استنثار کیا ہے سمجھنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر دیر راہ حکم، تمہیں شیطان بھلا دے تو وجہ یاد آجائے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوشخبری مستند و خوش ہوئی باتوں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں۔ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فساد پائی ان مومنوں نے جو عشوت و غصوت سے نماز ادا کرتے ہیں اور یہ وہ باتوں کے صفحے سے گریز کرتے ہیں اور ذکر کوادیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگ نشان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں کے لئے فرض کیا ہے اور وہ ایمان ہے کہ جن باتوں کا سنتا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آگاہ کہ یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھو۔ پس اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرمایا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکا لے۔ پس اور اپنی مشرک جہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو سننے کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرعاً ہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو کبھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو چھکائے نہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرقت کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا: متراکن میں جہاں حفاظت منسرح کا ذکر ہے وہ زنانہ سلتے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجوسی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے: **وَمِنْ حُجَّتِ اللَّهِ عَلَى الْبَشَرِ مَا تَلَافَتْهُمُ الْمَسْجِدَاتُ وَالْمَسْجِدَاتُ يَسْفِكْنَ كَذِبَهُنَّ** کہتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلیبیں دیں گی امام نے فرمایا: بلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیادت سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں انکھوں پر کہ ہرگز ایمان قبول نہ دیکھنے سے جن کو اللہ نے حصرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل نہیں ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور پس ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ حد تو جس حد تک کریں اور خدا میں جدا کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو ظاہر کریں۔

اور فرماتا ہے: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ و حوٰلو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پس بیک کر و خشوع ہو کر اور فرمایا جب تم کا فرض ہے بھڑمائی تو ان کی گردنیں مار دو، یہاں تک کہ جب انہیں چرچر کر دیا تو ان کی شکلیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر ہار دنا میں کہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا اپنی فرض مترا دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کے ہاتھوں کو خشق ہوتا ہے۔

اور پس بیک کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیت الہی کی طرہ نہ انہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مومن الہی کے مطابق راہیں فرماتے ہوئے زمین پر اکر کر نہ چلیں تو انہی طاقت والا نہیں کہ قدم ہار کر زمین کو شگافہ نہ کرے اور نہ تو بلند ہی میں بہاڑیسا ہو سکتا ہے پھر منہ مارے اپنی چال میں میسان روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھما کر مسب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز نہ دے گی ہے اور ہاتھوں اور پس بیک کی گواہی اپنے اصحابوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے اہل الہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے ہیں تذکرہ فرماتا ہے: **وَنُفِصِلُ بَيْنَ مَنْ يَدْرِي مَا يَفْعَلُ فِي غَيْبِهِ** انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پائوں کی گواہی ہے یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا قائل اذرنے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے مسجد فرض کیا رات اور دن میں اوقات نمازیں، خدا فرماتا ہے: اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نہ سیکرو تاکہ تمہاری بھائی کا باعث ہو یہ مکئی فریضہ ہے چہرہ ہاتھوں اور پس بیک کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارتو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرشتہ مر جبریل کے قول کو ایمان و کفر کے متعلق بیان کر کے کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ جبریلؑ نزدیک کا فر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کا فر ہے۔ اسی طرح مومن جب اقرار کر لے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی تافران کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ متردد عاقلہ کہے) اور ایمان ایک دعوے ہے جس کے اثبات کے لئے گواہیں ضروری اند یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا انفاذ نہ ہوتا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہی دین جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ خدا کا فر نہ ہوگا اس کے علاوہ قول و عمل پر مومن مومنین جاری ہوگا کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو نینتالیسواں باب

سبقت الی الایمان

((باب ۱۴۷))

((التَّبَقُّ إِلَى الْإِيمَانِ))

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرْزَنْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الزَّيْدِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ الْإِيمَانَ دَرَجَاتٌ وَمَنَازِلٌ، يَتَقَاعَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَهْتَفِلُ رَجُلٌكَ اللَّهُ حَتَّى أَقْبَمَهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَبَقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يَسْبِقُ بَيْنَ الْعَبْلِ يَوْمَ الزَّحْلِ^(۱)، ثُمَّ فَصَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي الشَّقِيِّ الْيَمِينِ، فَجَعَلَ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةٍ سَبَقَهُ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقًا وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ ذَلِكَ أَزْوَاجُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِشَايِعٍ إِلَى الْإِيمَانِ قَوْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذَا لَدَخَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ آذَلَهَا، ثُمَّ وَلْتَقَدِّمُوهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْقَوْلُ عَلَى مَنْ أَجْلَا عَنْهُ وَلَكِنْ يَدْرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللَّهُ الشَّابِقِينَ وَبِالْإِيمَانِ عَنْ الْإِيمَانِ أَخَّرَهُ الْمُتَأَخِّرِينَ لَا تَأْخِذُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ مَوَّأَ كَثْرَتُهُمْ عَمَّا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَخَّرَهُمْ صَلَاحُهُمْ وَصَوْمُهُمْ وَتَجَاهُدُهُمْ وَإِحْسَانُهُمْ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ سِوَابِقُ يُفَضَّلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ عِنْدَ اللَّهِ

لَكُنْ لَا يَخْرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُنْقَذِينَ عَلَى الْأَوَّلِينَ وَلَكِنْ أَيْبَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُنْذِرَكَ آخِرُ
 دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ أَوْ لَهَا، وَيُنْذَرُ فِيهَا مَنْ أَخْرَأَهُ أَوْ يُؤَخَّرَ فِيهَا مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ
 نَدَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِيمَانِ، قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَابْتَغُوا إِلَى
 مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ» وَقَالَ
 «الشَّاقِقُونَ الشَّاقِقُونَ أُولَئِكَ الْمَقَرُّ بُونُ مَوْفَالٍ» وَالشَّاقِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ قَبْلاً بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ، ثُمَّ
 تَنَسَّى بِالْأَنْصَارِ تِلْكَ الْتَابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، فَوَضَعَ كُلُّ قَوْمٍ عَلَى قَدْرِ دَرَجَاتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ بِمَنْزِلِهِ
 ثُمَّ ذَكَرَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِيَائِهِ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا
 بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ» إِلَى آخِرِ آيَةِ - وَقَالَ:
 «وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ» وَقَالَ: «أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَالْآخِرَةُ
 أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْصِيلاً» وَقَالَ: «مَنْ دَرَجَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ» وَقَالَ: «وَيُؤْتِي كُلَّ دَرَجَةٍ فُسْطًا
 فَضْلَهُ» وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَتَجَارَعُوا وَتَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْبَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ»
 وَقَالَ: «فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْغَائِدِينَ أَجْرًا عَظِيماً» دَرَجَاتٍ مَعَهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً، وَقَالَ:
 «لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ آمَنَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتَلُوا»
 وَقَالَ: «يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ» وَقَالَ: «وَالَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ
 لَكُمْ فَلَا تَنْسَوْنَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نِيلاً
 إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ» وَقَالَ: «وَمَا تَقْدِرُوا أَنْفُسُكُمْ مِنْ حَبِيرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ» وَقَالَ: «وَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ» وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ، فَهَذَا ذِكْرُ دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ وَمَنَازِلِهِ
 عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات میں مثالی ہیں بیش خدا جن کی وجہ سے مومنین
 سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے اور اوصیہ کیجے تاکہ میں سمجھوں۔
 فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت بظاہر نفیلت ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا جو اسے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کی
 نہیں کی اور سبقت کو سابقین پر اور مغفرت کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاتِّخَاذُ رَسُولِ اللَّهِ ، قَالَ : فَمَنْ لَيْسَ
هَذَا عَمَلُ قَالَ : بَلَى ، قُلْتُ : فَالْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : لَا يَنْبَغُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ
۱۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اگر کسی میں اس کی کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عمل صورت نہیں ہے۔ فرمایا ہاں چہ میں نے کہا
تو کیا عمل ایمان کا جو وہ ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جز ہے۔

۱۰۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَبَائِرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّسَبِيِّ
قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عَنِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : أَيْهَا النَّاسُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا لَا يَنْفُكُ
عَمَلًا إِلَّا بِهِ ، فَقَالَ : وَمَا ذَلِكَ ؟ قَالَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ، الَّذِي هُوَ أَكْبَرُ الْأَعْمَالِ دَرَجَةً ، وَأَسْنَاهَا حَقًّا
وَأَشْرَفُهَا مَنَازِلَةً ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقُولُ وَنَعْمَلُ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ ؟ قَالَ : الْإِيمَانُ عَمَلٌ
كُلُّهُ ، وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ يَقْرَأُ مِنَ اللَّهِ بِسْمِهِ فِي كِتَابِهِ ، وَابْتِغَاءُ نَوَافِذِهِ ، ثَابِتَةً حُجَّتُهُ ، يَشْهَدُ
بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو الْكَلِمَةُ ، قُلْتُ : وَفِي ذَلِكَ حَتَّى أَقْبِلَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ خَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَ
طَبَقَاتٌ وَمَنَازِلٌ فِيهِ الثَّلَاثُ الْمُتَشَبِّهَةُ وَمِنْهُ الثَّلَاثُ الْمُتَشَبِّهَةُ وَفِيهِ الثَّلَاثُ الرَّاجِعُ زِيَادَتُهُ
قُلْتُ : وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَسَّرُ وَيَزِيدُ وَيَقْتَصِرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى قَرَسَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَقَرَسَ عَلَيْهَا ، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ
إِلَّا أَوْعِيَتْ مَوْكَلَةً مِنَ الْإِيمَانِ يَقْتَرِبُ مَا وَكَلَتْ بِهِ أَحْسَنُهَا ، فِيمَنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَقُولُ وَيَفْقَهُ وَيَعْمَلُ
وَهُوَ أَمْرٌ بِدِينِهِ الَّذِي لَا تَرَى وَالْجَوَارِحُ وَلَا تَمَسُّ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ ، وَمِنْهَا يَدَاؤُا الثَّلَاثِ يَبْتَطِشُ بِهِنَّ
وَرَجُلَاهُ الثَّلَاثِ يَمْشِي بِهِنَّ ، وَقَرَسَ الَّذِي الْبَنَاءُ مِنْ قَبْلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا
وَعَيْنَاهُ الثَّلَاثِ يُبْصِرُ بِهِنَّ ، وَأَذْنَاؤُا الثَّلَاثِ يَسْمَعُ بِهِنَّ ، وَقَرَسَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى اللِّسَانِ
وَقَرَسَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى الْعَيْنِ وَقَرَسَ عَلَى الْعَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَسَ
عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى الْبَدَنِ وَقَرَسَ عَلَى الْبَدَنِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَسَ عَلَى
الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَسَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا قَرَسَ عَلَى الْوَجْهِ ، فَأَتَتْ مَا قَرَسَ عَلَى
الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَرَادُ وَالْمَقَرَّةُ وَالْمُتَدَبِّعُ وَالْمَقْدَرُ وَالْمُتَدَبِّعُ وَالْمَقْدَرُ وَالْمَقْدَرُ وَالْمَقْدَرُ وَالْمَقْدَرُ
شَرِيكَ لَهُ ، أَحَدًا ، مَتَدَا ، أَمْرٌ يَجُودُ سَاجِدَةً وَلَا دَلَا وَأَنْ تَحْمَدَ عَيْنَهُ وَرَسُولَهُ ۔

۱۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیسا ہے فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور ان کے لئے عفو زیادہ روشن ہے اور اندر سے منہزنت زیادہ اشرف ہے میں نے کہا یہ بتا دیجئے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا اہل عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میرے کہا زور توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض ناکمال ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ رائج ہے مثلاً کیا ایمان تمام بھی جوتا ہے اور ناقص بھی۔ فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضار پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضا میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔ ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا اور جھٹکتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضا و بغیر اس کی لئے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضا میں دونوں باتیں ہیں جن سے آدمی کفر کرتا ہے اور دوسری ہیں جن سے ملتے ہیں اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دوسری انکس ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقوال کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک لہ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جو رو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔

۸ - عَنْ عَبْدِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْأَشْعَثِيِّ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ خَفِصٍ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : - وَنَسَّاهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجَةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ : إِنَّهُمْ يَخْتَجِمُونَ عَلَيْنَا وَيَقُولُونَ : كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ تَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَتَى الْإِيمَانُ أَنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ فَقَالَ : مُبْخَانُ اللَّهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هَذَانِ ؟ وَالْكَفَرُ أَفْرَادٌ مِنَ الْعَيْدِ فَلَا يَكُنْ لِمَنْدِ إِفْرَادِهِ بَيِّنَةٌ ، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَانْجُورٍ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَبَيِّنَتُهُ ، فَلَمَّا اتَّفَعَا قَالَتِ بَيِّنَةُ الْمُؤْمِنِ وَالْكَفَرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جَهَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ بَيِّنَةٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَالْإِسْكَامُ تَجَرِّي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ ، فَمَا أَكْثَرُ مَنْ يَشْهَدُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ كَافِرٌ وَقَدْ أَصَابَ مِنْ أَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ.

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نواز کئے لہذا تو کوسترون قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا خالق کرنے والا نہیں ہے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے لگے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی غفلت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا ابن جنت سے ہوگا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوتاہی کرے گا یا اس خدا سے جدا ہو کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو یقین زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے متانف کچھ میں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جائے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں شک نشت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی دہایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت جو حق نہ اس میں کسی کی ہوئی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعام الہی کی سببیں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت ہاں ہو جاتی لیکن تکمیل ایمان کی صورت میں باگ واپلی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمْعًا، عَنْ الْبَرْقِيِّ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِزْزَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ هَارُونَ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّهُ أَوْ ذَلِكَ كَانَ عَنْهُ مَنُؤُولًا، قَالَ: يَسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَدَ عَلَيْهِ».

۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے شک کا ان نسخہ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کر جانے کے فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو متفقہ ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ سَمْعَانَ أَوْ عَمْرٍاءَ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمُخَالَجَةِ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّسْبِيحِ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ أَلَيْسَتْ عَمَلًا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْبَغُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہ گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا میں نے یہ کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

۴۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللَّهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا أَحِبِّثَ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا قَمَنْ أَفَرَّ وَدِينُ اللَّهِ قَبْلُ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَّ بِهِ قَبْلُ مُؤْمِنٌ

۳۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمد سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا ہے جسے پہلے نبی تھا اور تم سے بعد یہی رہے گا جس نے دین خدا پرے کا اقرار کیا۔ دمسلمان ہے اور جسے احکام خدا پر عمل کیا وہ مؤمن ہے۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِزْزَانَ التَّحَلُّبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَزَرِ عَنْ أَبِي بَسَّيْطٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ ! إِنَّ خَيْثَمَةَ بْنَ أَبِي خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنَّ الْإِسْلَامَ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ قَبْلَنَا وَتَقَبَّلَ قَبَادِنَا وَتَسَكَّنَا وَوَالَى وَلَيْسَنَا وَغَادَى عَدُوًّا قَبْلُ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلْتُكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ : بِالْإِسْلَامِ وَاللَّهِ وَالتَّصَدِيقُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْ لَا يُعْبَذَ اللَّهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ

۵۔ ابو نعیم نے بیان کیا میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ فقیہ ابن فضال نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت و خیر) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارا دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا فقیہ نے یہ کہا میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا فقیہ نے یہ کہا۔

۶۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُثْمِيرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

کچھ دنوں اور ایمان کی طرف ہمت کرنے والوں کو یقین پر فضیلت نہ دیتی تو اس ہمت کے آخر والے اول والوں سے مل جاتے۔ ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف ہمت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو کچھ دنوں کے بعد وہ ایمان پر یقین درجہ ایمان کی صورت میں اللہ نے سنا یقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے کچھ دنوں کے بعد وہ ایمان پر یقین اگرچہ از روئے عمل اولین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ و حج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف ہمت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عت اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اولین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اولین کے بعد اور آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے سبقت کو دینے پر آپ کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جہاں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقررین از روئے ایمان ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہا جبرین و انصاریں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے یسکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے اجتہاد کی ہماریں اولین سے ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، یسکیوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیاء کی اقلی فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور با اعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راو خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیشو خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح تک پہلے راو قدام میں اپنا مال قربان کیا اور قتال کیا، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیے ہو سکتا ہے جنہوں نے فتح تک کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے جن کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہو نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انہوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انہوں نے دشمن سے کوئی نام نہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کسی راو عمل صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر سیکل کہ ہے وہ سیکل دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کہ ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجات ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان پیش خدا کے عہد میں۔

ایک سواڑتا لیسواں باب

درجات ایمان

(باب ۱۴۸)

۵ (درجات الایمان)

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوطٍ عَنْ عَشَائِرِ بْنِ أَبِي الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَزَّ وَجَلَّ وَشَعَ الْأَيُّمَانَ عَلَى سَبْتَةِ أَسْمِهِ عَلَى الْبِرِّ وَالْعِثْقِ وَالْيَقِينِ وَالْإِشْرَافِ وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ ثُمَّ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَ الثَّانِي ثُمَّ قَسَمَ فِيهِ هَذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْمَاءَ قَسَمَهُمْ كَامِلٌ مُحْتَمِلٌ وَقَسَمَ لِبَعْضِ الثَّانِي السَّبْعَ وَلِبَعْضِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى اسْتَهْوَأَ إِلَى [الْأَسْبَعَةِ] ثُمَّ قَالَ: لَا تَحْمِلُوا عَلَى مَا حِجَبَ الشَّيْءَ سَبْعِينَ وَلَا عَلَى مَا حِجَبَ السَّبْعِينَ ثَلَاثَةً فَتَهْبِطُوا هُمْ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتَهْوَأَ إِلَى [الْأَسْبَعَةِ]

۱ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے پر صدق، یقین، رضا، وفاء، علم، علم، پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بار شریعت اٹھائے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر شمس کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَعُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمْعًا عَنْ أَبِي قَتَابٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ أَبِي الْبَقَّانِ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَخْبُوطٍ عَنْ الْمُشَاكِكِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاحٍ وَكَانَ خَادِمًا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَاجَةٍ وَهُوَ بِالْجَبْرِ أَنَا وَجَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُسْتَعْمِلِينَ قَالَ: وَكَانَ فَرَاغِي فِي الْخَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نَزُولًا فَحِجْتُ وَأَنَا بِحَالٍ قَرَمِيَّتٍ يُقْسِي قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي

عَبْدُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَقْبَلَ قَالَ : فَقَالَ تَبَاكَ أَوْ قَالَ : جُنَّاكَ ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِيًا وَجَلَسْتُ عَلَى صَنْدِ
فِرَاسِي فَسَأَلَنِي عَنَّا بِمَنِي لَمْ فَأَجِبْهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ . ثُمَّ جَرَى ذِكْرُ قَوْمٍ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ
تَبَرَأْتُمْهُمْ ، إِنْهُمْ لَا يَقُولُونَ مَا تَقُولُ . قَالَ : قَالَ : يَتَوَلَّوْنَا وَلَا يَقُولُونَ مَا تَقُولُونَ تَبَرُّؤُكُمْ مِنْهُمْ ؟
قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَبَوَّأَا عِنْدَنَا مَا لَيْسَ بَيْنَكُمْ قَبِيضِي لَنَا أَنْ تَبَرَّأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا
أَتَذَكَّرُ . قَالَ : وَهُوَ ذَا عِنْدَ اللَّهِ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا أَفْتَرَاهُ أَطْرَحَاهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ
مَا تَقْدُمُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَا تَبَرَّؤْهُمْ ، إِنْ مِنْ الْمُتَسَلِّمِينَ مِنْ لَهْمُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمِ
وَمِنْهُمْ مَنْ أَمْ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ خَمْسَةُ أَشْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ سِتَّةُ
أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ سَبْعَةُ أَشْهُمٍ

فَلَيْسَ بَيْنِي أَنْ يَحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَا صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَى مَا عَلَيْهِ
صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَا صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَةِ وَلَا صَاحِبُ الْأَرْبَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ
الْخَمْسَةِ وَلَا صَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السِتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِتَّةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ
وَسَأَلْتُكَ لَكَ مَثَلًا إِنْ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ تَسْرَانِيًا قَدَّعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَرَبَّيْتُهُ لَهُ فَأَخْبَاهُ
فَأَتَاهُ سُحْبَرًا فَفَرَّخَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ : تَوَسَّأْتُ
وَالَيْسَ تَوْبِيكَ وَمَعْرُوفًا إِلَى السَّلَاةِ قَالَ : فَتَوَسَّأْتُ وَلَيْسَ تَوْبِيكَ وَخَرَجَ مَعَهُ . قَالَ : فَصَلَّيَا مَا شَاءَ اللَّهُ
ثُمَّ سَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَتَا حَتَّى أَصْبَحَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ تَسْرَانِيًا يُرِيدُ مَنَزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَيْتَ
تَذَهَّبُ ؟ السَّهْلُ قَصِيرٌ وَالَّذِي يَبْتَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ
قَالَ : وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَأَحْبَبْتُ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَقِرَ إِلَى
مَنَزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنْ هَذَا آخِرُ السَّهْلِ وَأَقْلَبُ مِنْ أَوَّلِهِ فَأَحْبَبْتُ حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ
يَنْتَقِرَ إِلَى مَنَزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاجِدَةٌ قَالَ : فَمَكَتَ حَتَّى صَلَّى الْإِشَاءَ الْآخِرَةَ
ثُمَّ بَقِيَ فَأَمَّا كَانَ سُحْبَرًا غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ
وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوَسَّأْتُ وَالَيْسَ تَوْبِيكَ وَخَرَجَ بِمَا قَبِلَ ، قَالَ : أَغْلِبَ لِهَذَا الذِّبْنِ مَنْ هُوَ
أَفْرَعُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مِسْكِينٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَوْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ
أَوْ قَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذَا وَ أَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هَذَا .

۲- امام جعفر صادق علیه السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیر و نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حجرہ میں وہی تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں معنوم تھا میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سر پہنے میٹھ گئے اور میں کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر کیا کہ انہوں نے کہا میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ان سے بڑی حد تک کیوں کر انعام دیں اور انہیں بتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم نہ جانتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر ندامت ہوں۔ فرمایا بہت سی باتیں خدا اگر تباہ ہے ہم نہیں کرتے دیکھو نافرمانی کو روز قیامت کیا خدا ہمیں چھوڑ دے گا میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزاری نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو مہام ایمان میں سے ایک ہی حد مل رہی ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے درپے بھیجتا ہوں ایک لڑکا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ تو نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملنے اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا میں مولیٰ ملہ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملے کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملے نے کہا پہلے سنت نماز پڑھو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دو ملے نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملے نے کہا اب کہاں جاتے ہو دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے دو بیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ رک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملے نے کہا ظہر عصر کے دو بیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس پر بار سے نکلے گھر آنا چاہا۔ ملے نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت بڑا قریب ہے جب نماز مغرب پڑھو تو ملے نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دو ملے جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی تو ملے نے کہا میں اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہنا اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو تم سے زیادہ نادرغ ایسا ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تتمہ

(بَابُ الْآخِرُ مِنْهُ) ۱۴۹

۱ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، عَنْ شَهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَذَا الْخَلْقَ لَهَيْلُمُ أَحَدٌ أَحَدًا، فَقُلْتُ: أَسَلَّمَكَ اللَّهُ فَكَيْفَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَجْزَاءَ بَلَعٍ بِهَا يَتَنَعَّقُ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا، ثُمَّ جَمَعَ الْأَجْزَاءَ أَغْشَادًا فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشْرَةَ أَغْشَادٍ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عَشْرَ جُزْءٍ وَفِي آخَرٍ عَشْرَ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ فِي جُزْءٍ ثَامِنًا وَفِي آخَرٍ جُزْءًا وَعَشْرَ جُزْءٍ وَآخَرُ جُزْءًا وَعَشْرَ جُزْءٍ وَآخَرُ جُزْءًا ثَلَاثَةَ أَغْشَادٍ جُزْءٍ حَتَّى بَلَغَ فِيهِ عِشْرَتَيْنِ ثَامِنَيْنِ، ثُمَّ بِحَسَابِ ذَلِكَ حَتَّى بَلَغَ بِأَرْفَعِهِمُ يَتَنَعَّقُ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا فَتَمَّ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عَشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْمُشْرِكِينَ وَكَذَلِكَ صَاحِبُ الْمُشْرِكِينَ لَا يَكُونُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَغْشَادِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْءَيْنِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هَذَا الْخَلْقَ عَلَى هَذَا لَهَيْلُمُ أَحَدٌ أَحَدًا.

۱- اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات ہم ہیں اگر ان سات کو سات میں قرب دیا جائے تو انچاس جیسے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل جیسے چار سو نوے ہوتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملاحت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جز متساوی دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا کسی کو دسواں حصہ دیا کسی کو اس سے دو یا دیا کسی کو گناہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جز پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جز نام پر دسواں حصہ دوسرے جز کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جز اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جا کر دو جز پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوئے ایک شخص میں ۴۹ جز کامل ہو گئے جس میں کو ایک جز کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر تیار رہے کہ دو دہائیاں دالے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیاں والے تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جز والا دو جز والے کی طرح کر سکتا ہے اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزاء برابر نہیں دیئے تو کونسا اصل پر ایک دوسرے کو طاقت دکرنا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَقْعِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَرَّازِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ الْقُرَاطِيسِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْقَيْسِ إِنَّ الْأَمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ يَمْتَرُ لَكَ السَّلَامُ مَعَهُ مِرْقَاةٌ بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولُ صَاحِبُ الْإِسْتِثْنَاءِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدَةِ : لَسْتُ عَلَى خَيْرٍ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْخَامِسِ ، فَلَا تَنْفُطُ مِنْ هُوْدُوكَ فَتَسْقُطَ مِنْ هُوْدُوكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفُقْهُ الْبَلَكُ بِرَفْقٍ وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْهِ مَا لَا يَطْبِقُ فَتُكْسِرَهُ ، فَإِنَّ مِنْ كَثَرِ مُؤْمِنًا فَقَلْبُهُ خَيْرُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق کہی کو نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سریشی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے نہ کہنا چاہیے کہ تو کچھ بھی نہیں اس طرف دوسروں والے تک جو تم سے بہت ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجے سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لاؤ و جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس کے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُسَى ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَنَازِلَ يَسْتَمُ عَلَى وَاجِدَةٍ وَمِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَمِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعٍ وَمِنْهُمْ عَلَى خَمْسٍ وَمِنْهُمْ عَلَى سِتٍّ وَمِنْهُمْ عَلَى سَبْعٍ فَلَوْ دَعَبْتَ تَحْمِلُ عَلَى صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ اثْنَتَيْنِ لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ اثْنَتَيْنِ ثَلَاثًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْسًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتًّا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعًا لَمْ يَقُو ، وَعَلَى هَذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدید سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے بے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لا دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ ٹھٹھا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ بیٹھا جائے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بوجھ رکھو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجات ایمان کی یہی

صورت ہے۔

۴۔ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ الشَّيْخِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَشْمُ وَالْبَرَاءَةُ ، يَبْرَأُ بِمَعْصُكُمُ مِنْ بَعْضٍ ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعْصِهِمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَكْثَرُ سَلَامَةٍ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَفْضَلُ بَرَاءً مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برات کا اظہار کرتے ہو بے شک مؤمنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں یوں ہیں درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبت اسلام

۵۰ (باب)

۵۰ (نِسْبَةُ الْإِسْلَامِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ثَعْلَبِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا نِسْبَةَ الْإِسْلَامِ نِسْبَةً لِأَيِّ شَيْءٍ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا نِسْبَةَ أَحَدٍ بَعْدِي إِلَّا بِمِثْلِ ذَلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصَدُّقُ وَالتَّصَدُّقُ هُوَ الْإِقْرَارُ ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ زَائِدٍ وَلَكِنْ أَنَاءَ مِنْ زَوِيهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالتَّكَافُرُ يَرَى انْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي يَتَّبِعُوهُ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاتَّعَبُوا انْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُتَأَفِّفِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْحَبِيبَةِ .

اس فرمایا امیر المؤمنین نے میں نفی مشرک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہل حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شرک باری اس وقت ہوگا جب قول رسول کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگا جب تک یقین یعنی ایمان حاطہ نہ ہو اور ایمان حاطہ اس طرح ہوگا جب تک خدا و رسول کو وہ طرح و عید میں کسی راستہ کو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ استمرار حاصل نہ ہوگا جب تک اور کوئی اہل پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

زمین کا جب تک اس کی سند نہ چوکے صاحبِ شرع کے عمل سے ماتم ہے اور اس میں پوری ظن و قیاس نہیں ہوسکتا۔
دین کو اپنی رائے سے نہیں بنیگا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں ہیں ان کے حالے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ غیبیہ سے ظاہر ہو چکا ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُذَكِّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ، قَلْبَانُهُ الْغِيَاةُ وَرَبَّتُهُ الْوَفَاةُ وَمَرْوُؤُهُ الْعَمَلُ الشَّالِخُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ. وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُذَكِّرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَنَحْوُهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریان ہے ان کا لباس حب ہے ان کی زینت و قمار اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا حامد و رستون، پرہیزگار ہے اور پرشہ ہے لے کے بنیاد و جہول ہے اور اسلام کا بنیاد و سہم اہلبیت کی محبت ہے ایسے ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام النَّثِيرِ عليه السلام، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَسَةً وَجَعَلَ لَهُ نُورًا وَجَعَلَ لَهُ حُصْنًا وَجَعَلَ لَهُ نَاصِرًا فَأَمَّا عَرَسَتُهُ فَأَلْفَرَأَنُ، وَأَمَّا نُورُهُ فَأَلْحَكَمَةُ، وَأَمَّا حُصْنُهُ فَأَلْمَعْرُوفُ، وَأَمَّا نَاصِرُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِعْبَتُنَا، فَأَجِثُوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِعْبَتَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُشْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتَنَسَّبَنِي جِبْرَائِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِعْبَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ، وَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَّ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَتَنَسَّبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِعْبَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَمِي فَمُؤْمِنُوا أُمَمِي يَحْفَظُونَ وَدِيعتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، أَلْفَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَمِي عَبْدًا عَزَّ وَجَلَّ عُمَرَهُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَوِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَبِيتًا لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِعْبَتِي مَا فَرَّجَ اللَّهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ الْيَقِينِ.

۳۔ حضرت ابو جعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جسد سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا۔ اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا۔ اس کے نام بنائے۔ عرصہ مہینہ خانہ اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا شیعہ ہے اور ہمارے اہلبیت اس کے نام ہیں میر میر سے اہلبیت اور نامہ روں کو دست رکھو۔ جب مجھے جبریلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گا پھر جبریلؑ نے زمین پر مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بعد مر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ کے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دلوں میں میرے اہلبیت اور میرے شیعوں کی طرف سے دعاوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ کرے گا مگر غفایت سے۔

ایک سو اکیانوواں باب

خصال المؤمن

(باب ۱۵۱)

۵ (خصال المؤمن) ۵

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ قَبِيذِ الْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَتَّبِعِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٌ : وَقَوْرًا عِنْدَ الْهَرَاغِ ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شُكْرًا عِنْدَ الْخَلِّ ، قَانِيًا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ ، لَا يَطْلُمُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَتَخَادَعُ إِلَّا لِإِدْقَاءِ ، بِدَنِهِ مِنْهُ فِي تَعَبِ النَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنْ أَلَيْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْجَلْمُ وَزَيْرُهُ ، وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُودِهِ ، وَالزُّلْفُ فَوْقَ أَخُوهُ ، وَالزُّبُرُ وَالْإِدْقُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہوتی ہیں تندر و فساد کے وقت صاحبِ تلو ہو۔ مہینوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر شائع ہو، دشمنوں پر قلم نہ کرے اور دوستوں پر برجہ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے اس کا دل اس سے تعجب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا درست ہے جلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے شکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

الطَّبِيقَ وَالْإِنَّمَاءِ الْعَبَّاسِ، وَالْقِسْمِ مِنْ وَرَثَةِ الْحُجُبِ الْأَنْصَارِ، تَسْتَكْمِلُوا الْقُرْآنَ بِكُمْ وَتُقَوِّمُوا بِإِلَهِ رَبِّكُمْ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چلو دو واہ ہے ہیں اقل بغیر آخر کے درست نہ ہوگا تین والے مگر اہم ہو گئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف علی صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا مگر وہ اسے مشروط و معہود ہو پس جس نے اس مشرانہ کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پایا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور ماوراء میں روشنی کے منار سے قائم کر دئے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر ہیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کسے ہر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجا لایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت میں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لائے والا ہوگا انھیں صدائے حق سے قوم ملک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئے اور عقل سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے حکم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور میں نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کا اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسول کی اطاعت سے پس جس نے دایا یا امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا میں کہ وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو میں کو اللہ نے بلند کیا ہے اور میں نے لوگوں کو خدا پرست کیا اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یا خدا سے غافل نہیں رہتا یا انھوں نے خدا کو ترک نہ کیا اور نہ کفر کو وہ اس روز سے ڈرتے ہیں میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خصوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذاب خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے انھیں اندھی نہیں ہوتے بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کہ عقل سے کام لے گا وہ جو خدا پرست ہے خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانت الہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو میں نے جیسی بین مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اللہ ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے مردوں کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

بَصِيرَةً لِّعَيْنِ عَزَمَ وَآيَةً لِّعَيْنِ تَوَسَّمْ وَعِبْرَةً لِّعَيْنِ اسْمَعْ وَنَجَاةً لِّعَيْنِ سَدِّ وَنُورَةً لِّعَيْنِ اسْتَلْج وَزُلْفَى
لِّعَيْنِ اقْتَرَبْ وَثِقَةً لِّعَيْنِ تَوَكَّلْ وَرَحْمَةً لِّعَيْنِ فَتَحْ وَصِفَةً لِّعَيْنِ أَحْسَنْ وَخَيْرًا لِّعَيْنِ سَارِعْ وَجَنَّةً
لِّعَيْنِ صَبَّرْ وَلِبَاسًا لِّعَيْنِ اتَّقَى وَظَهْرًا لِّعَيْنِ رَدَّدْ وَكَيْفًا لِّعَيْنِ آخَرْ وَآمَنَةً لِّعَيْنِ أَسْلَمْ وَرَجَاءً لِّعَيْنِ
صَدَّقْ وَغِنًى لِّعَيْنِ فَتَحْ ، فَذَلِكَ الْحَقُّ ، سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَأْتَرُهُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْخَشْيُ قَبُولُ الْبَلَجِ
الْيُسْجُاجُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْبِضَاجِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْعِضَارِ ، جَالِعُ الْخَلْقِ ، سَرِيعُ
السَّيْفِ ، أَلِيمُ الْيَقَمِ ، كَامِلُ الْمُدَّةِ ، كَرِيمُ الْفُرْشَانِ ، قَالِ الْأَيْمَانُ مِثْلَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفِئَةُ
مَصَابِيحُهُ وَالذَّنْبُ مِصْرَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سَفَنَتُهُ وَالنَّارُ يَمَنَتُهُ وَالنَّقْوَى
عِدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فُرْشَانُهُ ، قَالِ الْأَيْمَانُ يَسْتَدِلُّ عَلَى الصَّالِحِيَّةِ وَالصَّالِحِيَّاتُ يُعَمِّرُ الْفِئَةَ وَالْفِئَةُ
يُرْهِبُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ يُخَيِّمُ الدُّنْيَا وَالذَّنْبُ تَجَارُ الْقِيَامَةَ وَالْقِيَامَةُ تُزَلِّقُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ
أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ وَالنَّقْوَى يَنْجُو الْأَيْمَانُ .

۱۔ اصبح بن نہات سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے گھر میں یا قصر میں جب کہ ہم سب جمع تھے، خلیفہ بیان فرمایا: پھر
خط لکھ کر پڑھا لیا تو لوگوں کے سامنے اور اپنے کو اسے مروی ہے کہ اس نے امیر المومنین سے ایسا نہ کفر و فحاشی کی تعریف معلوم
کی۔ فرمایا: بعد حمد و صلوة اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو
لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسرِ جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے بعدِ قرار
دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور اسلامی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا
ان کو جنہوں نے اس سے پہنچائی حاصل کی اور غیور رہی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تسک کیا اور دلیل مستند اور پائوں
کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی
اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے ٹھہر کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس
کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور تابعی و ثبوتی بات قرار دیا۔ جملہ اس کی ہدایت کی
اور جس نے اس سے فیصلہ کیا۔ صحیح حکم بنایا اور جس نے تجویز کیا۔ وہ صاحبِ حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبیر کیا اس کے لئے
وہ لباس کی طرح نیت بنا اور جس نے اس سے امان حاصل کی وہ صاحبِ ایم ہوا اور جس نے اسے بھادو صاحبِ یقین ہوا اور جس
نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نشان بنا اور جس نے اس سے
فیصلت حاصل کی اس کے لئے ذریعہ عبرت بنا اور جس نے اس کی تعمیل کی اس کے لئے ذریعہ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ
اصلاح چاہی اس کے لئے باعثِ حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیک بنی خدا کا سبب بنا اور جس
نے اس پر توکل کیا وہ لائقِ ثبوت ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو رخصت

جاننا اس نے سبقت حاصل کی اور جس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے مبرکیا اس کو کجنت مل دیا وہ اس کے لئے سپر ہوا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس پہنا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت چننا ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی قربانیاں دہرائی کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تعصبات کی اس کے لئے باعث امید ہوا اور جس نے قناعت کی وہ غنی ہو گیا یہ سب کچھ اس کی راہ راہداریت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے مینار پر ایت تباہ ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی قیادت بلند ہے اس کی دور کے میدان میں دوش آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہر اگر کیم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعلیٰ صالح اس کے روشن مینار ہیں، علم دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دور کا میدان ہے موت اس کی قیادت ہے قیامت اس کے مجمع ہونے کی جگہ ہے جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہر اور زمین ایمان پر استدار لال اعمالی صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمال نیک نفع سے بنتے ہیں اور نفع موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا فائدہ ہے اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیک ہے اور جنت دوزخ میں کے لئے باعث حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نیست ہے اور تقویٰ اس پر ایمان ہے۔

ایک سو ترینواں باب

صفت ایمان

(باب ۱۵۳)

﴿حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ﴾

إِلَى الْإِنْسَانِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَجْلُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ الشَّرَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ
دَعَائِمٍ، عَلَى الشُّبُورِ وَالْبَقِيَّةِ وَالْعَقْلِ وَالْجَهَادِ، فَالْمُتَّبِعُونَ ذَلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشُّوْقِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ
وَالزُّهْدِ وَالتَّقْوَى، فَمَنْ أَشَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَ غَنِ الشُّبُورِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ الشَّرِّ رَجَعَ عَنِ
الْمَحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا حَانَتْ عَلَيْهِ الْمُسْهِاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ،
وَالْبَقِيَّةُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبَيُّرَةِ الْفِلْطَةِ وَتَأْوِيلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِفَةِ الْعِبَرَةِ وَسَلَاةِ الْوَلِيِّ فَمَنْ أَبْصَرَ
الْفِلْطَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ لِحِكْمَةِ عَرَفَ الْعِبَرَةَ وَمَنْ عَرَفَ الْعِبَرَةَ عَرَفَ السَّلَاةَ وَمَنْ عَرَفَ السَّلَاةَ

فَكَانَ مَا كَانَ مَعَ الْوَالَيْنِ وَاعْتَدَى إِلَى النَّبِيِّ قَوْمٌ وَنَظَرُوا إِلَى مَنْ تَخَا بِمَا تَخَا وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَاسْمًا أَهْلَكَ اللَّهُ مِنْ أَهْلِكَ بِمَعُونَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ ! وَالْعَدْلُ عَلَى أَزْبَعِ شُعْبٍ غَابِضٍ الْقَهْمِ وَغَيْرِ الْعِلْمِ وَدَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْثَةِ الْجِلْمِ فَمَنْ قَبِلَ قَسْرَ جَمِيعِ الْوَيْلِ وَمَنْ عَلِمَ عَرَفَ شَرَّ أَرْبَعِ الْحُكْمِ وَمَنْ حَكَمَ لَمْ يَقْطَعْ فِي أَمْرِهِ وَغَاشَى فِي النَّاسِ حَمِيدًا ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَزْبَعِ شُعْبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْيَقِظِي فِي الْمَوَالِينِ وَشَتَّانَ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْخَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِينَ كَيْفَهُ وَمَنْ صَدَّقَ فِي الْمَوَالِينِ فَتَقَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَتَّانَ الْفَاسِقِينَ عَسَبَهُ وَمَنْ عَسَبَهُ عَسَبَ اللَّهُ ، فَذَلِكَ الْإِبْطَانُ وَتَغَايُمُهُ وَشُعْبُهُ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا ۔ آپ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیے ہیں میرے یقین بنیاد اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق ، اشتیاق و زہد اور قرب جس نے جنت کا اشتیاق رکھا ، اس نے خواہشات سے تسل عامل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی ، اس نے نکیروں کی طرف ہست کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیر کی جو جگہ سے رکھنا (حکمت کی ترقی کے معانی سے) حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوالی انبیاء) امہ سابقہ (مقامات) حیرت کی شناخت اور سنت امہ سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیر کی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا ۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنی سمجھے اس نے جسبت کو پہچان لیا اور جس عسرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والوں کو وجہ سے ہلاک ہوا ۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دیا اور عدل کی ہیں چار شاخیں ہیں گہری سمجھ ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ سمجھ جو علم میں تروتازہ بان ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہو کہ وہ علم کا تفسیر بیان کر سکا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے علم سے کام لیا ۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی نہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف و دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور منافق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی ۔ اس نے مومن کی کمزور مضبوط کیا اور جس نے نہیں من المنکر کی اس نے منافق کی ناک و گرد دی اور اس کے کمر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غصہ ناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غصہ ناک ہو گا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں ۔

ایک سو چو نواں باب

فضیلت ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(باب ۱۵۴)

۱۔ (فَضْلُ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ) ۵

— أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّسْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَخَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَغْرَ مِنْ الْيَقِينِ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے جہاں ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے ایمان سے اور دنیا کا کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ عُقَيْدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ جَمْعًا ، عَنِ الْوَشَلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ قَوْفُ الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ ، وَالْتَقْوَى قَوْفُ الْإِيمَانِ بِدَجَّةٍ ، وَالْيَقِينُ قَوْفُ الْتَقْوَى بِدَجَّةٍ ، وَمَا قَسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْيَقِينِ .

۲۔ وشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ایمان پر نوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ عَنْ حُذْرَانَ بْنِ أَهْبَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكُفَّةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳۔ حسان نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ وَأُغْبِرٍ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَلاَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام:
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! دَرَجَةٌ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ. قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ:
وَالْتَقْوَى عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَالْيَقِينُ عَلَى التَّقْوَى دَرَجَةٌ، قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ: فَمَا وَتَى النَّاسُ أَقْلَ مِنَ الْيَقِينِ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ قَائِلِينَ أَنَّهُ يَنْفَعُ لِعَيْنٍ أَيْدِيَكُمْ.

۴۔ ابوالبرصہ مروی ہے کہ مجھ کا ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اسے ابو محمد اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان
اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ
سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملے گا تمہارے اسلام کا ادنیٰ درجہ یہ ہے
لہذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ساتھ ہے اپنے کو بچائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الزُّمَّيْنِي عليه السلام:
عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ؛ وَالْإِيمَانُ قَوْفُهُ بِدَرَجَةِ التَّقْوَى
فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةِ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ الثَّانِي شَيْءٍ أَقْلَ مِنَ الْيَقِينِ، قَالَ
قُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الْيَقِينُ؟ قَالَ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ وَالتَّسَلُّمُ لِلَّهِ وَالزُّمَّانُ بِضَاءِ اللَّهِ وَالتَّقْوَى بِضَاءِ اللَّهِ
قُلْتُ: فَمَا تَشْبِيرُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مُعْكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام.

۵۔ یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق پوچھا فرمایا امام محمد باقر
علیہ السلام نے کہ میں کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ
سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل
کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان
فرمائیے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آتا ہی بیان فرمایا ہے۔

۶۔ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ الزُّمَّيْنِي عليه السلام:
قَالَ: الْإِيمَانُ قَوْفُ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ. وَالتَّقْوَى قَوْفُ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ؛ وَالْيَقِينُ قَوْفُ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ
وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ الْوَلَدَيْنِ شَيْءٍ أَقْلَ مِنَ الْيَقِينِ.

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین نقوی سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔

ایک سو پچیسواں باب

حقیقت ایمان و یقین

(باب ۱۵۵)

﴿حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُدَّافِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْغَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَقَالُوا: نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَمَا حَقِيقَةُ إِيْمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الْإِذَا مَا يَقُولُ اللَّهُ وَالنَّفْسُ إِلَى اللَّهِ وَالسَّلَامُ لِأَمْرِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُلَمَاءُ حُكْمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحَكَمَةِ أَنْبِيَاءُ، فَإِنْ كُنْتُمْ سَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَالًا تَسْكُونُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَالًا تَأْكُلُونَهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي يُلَوِّذُكُمْ جَمُوعًا».

اس فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید سوا حضرت کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم فرمایا تم کو کہ جو انھوں نے کہا ہم سون ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا تفصیلات در الہی پر راہی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علماء و حکماء ہیں اور فرسیدہ کہ اپنی حکمت کو وحی سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور ادھار کھائے لا وہ سالن جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ خدا سے ڈرو تم کو کسی کی طرف نہ مانو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَفْسِي، وَعَلِيِّ بْنِ إِسْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثُومٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَشَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّاسِ السَّجْدَ، فَفَقَّرَ إِلَى شَاةٍ فِي الْمَشْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَ يَبْوِي بِرَأْيِهِ، مُصَفَّرَ الْوَنَّةِ، فَدَنَجَتْ جِثْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْيِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُوقِنًا، فَعَجَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَنِي

وَأَسْبَرَّ لَكُمْي وَأَتْلَمَا هَوَا جِرِي فَمَزَقَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَنَافِيهَا حَتَّى كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِي رَبِّي وَقَدْ وَصَيْتُ لِلْجَنَابِ وَخَيْرُ الْعَالَمِينَ لِذَلِكَ وَأَنَافِيهِمْ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ . يَنْتَمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَنَازَعُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكِبُونَ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ مُنْظَرُ خُونٍ وَكَانَتْ أَنْ أَسْمَعَ زَهْرَ النَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَاهِدُوا هَذَا عَبْدُ نَوَّالٍ قَلْبُهُ بِالْأَبْطَانِ . ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَلَيْزَمَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّابُّ : ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُرْفِقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ . فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ عَزَائِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَشْفَدَ بَعْدَ تَسْمَعُ نَعْرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاصِرُ .

۲۔ سماحق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ کر آپ نے مسجد میں ایک جہان کو دیکھا وہ ایسا سرسبز اور پرلے پرلے اس کا رنگ درود ہے اور جہم خیمت و وزارت ہے انھیں سرسبز گوشتی ہیں حضرت نے فرمایا : اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا ہر یقین کو ایک حقیقت بنی ہوئی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے مخدوم کیا ہے اور اُن کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھ دے وہ غم آخرت ہے گویا عرش الہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں سو تفہیم حساب پر لوگ محسوس ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں ابلی جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعمات جنت سے فیضیاب ہیں اور تنہوں میں یہ کیکہ لگتے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الہی میں مبتلا ہیں و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہل نارا کی پیچ و پکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نور ایمان سے متور کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قانع نہ ہو اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک فرزدہ میں وہ نور شہیدوں کے بعد دوسری نمبر شہید ہوا۔

۳۔ عُدَّ بَنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ . عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سِنَانٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي أَصْبَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالَتَهُ بَنُ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ يَا خَالَتَهُ بَنُ مَالِكٍ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ حَقًّا . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَكِنَّ نَفْسِي حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَاسْتَبَرْتُ لَكُمْي وَأَتْلَمَا هَوَا جِرِي وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِي رَبِّي [وَقَدْ وَصَيْتُ لِلْجَنَابِ وَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَنَازَعُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ أَنْ أَسْمَعَ هَوَا أَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَبْدُ

نَوَافِلُ قَلْبُهُ ، أَبْصَرَتْ قَانِبَتْ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يَرْزُقَنِي الشَّهَادَةَ مُتَمَكِّنًا ، فَقَالَ :
 اللَّهُمَّ ارْزُقْ خَارِجَةَ الشَّهَادَةِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّامًا حَتَّى بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً بَعَثَهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ
 فَقُتِلَ بِسَعَةٍ ، أَوْ ثَمَانِيَّةٍ ، ثُمَّ قُتِلَ .
 وَفِي رِوَايَةِ الْفَاسِيَةِ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتَشْفَدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ تِسْعَةِ
 تَبَرُّكَاتٍ كَانَ هُوَ الْفَاسِيَةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عمارت بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے حضرت نے
 ان سے پوچھا اے عمارت تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا ایمان فرمایا ہر شے کی
 ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا
 ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (محانات موسم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف
 موقوف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اپنی جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سستا ہوں اپنی نار کی بیخ و بکار
 حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثبات رہا انھوں نے کہا
 یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے درجہ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خدا خدا امارتہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ
 دن بعد رسول اللہ ایک شکر بھیجا جس میں وہ بکثرت ملے تھے انھوں نے آٹھ یا نو لاکھوں کو شکر کیا اور پھر شہید ہوئے۔
 ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابی طالب کے ساتھ دس ہجرت شہادت پائی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
 قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نَوْرًا .

۵۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپتین والی باب

التفكير

((بَابُ التَّفَكُّرِ)) ۱۵۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
 كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ يَقُولُ تَبَنَّى بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ ؛ وَجَانِبِ الْعَيْنِ اللَّيْلُ جَنَبَكَ ، وَاتَّقِ اللَّهَ رَبَّكَ .

اس فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ پیدا کر دینے والے کو یاد خدا سے اور حلالی کر دات کا اپنا پہلو بہتر سے (منہا) بہ شہ پر (میں) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الشَّيْقِلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَرَوِي النَّاسُ أَنَّ تَشْكُرُ مَا عَمِلَ خَيْرٌ مِنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَشْكُرُ ؟ قَالَ : يُعْتَرُ بِالْخَيْرِ بَعْدَ الْوَقَارِ فَيَقُولُ : آمِينَ مَا يَكُونُ ، آمِينَ مَا يَكُونُ ، ۱۰ بِإِذْنِكَ لَا تَتَكَلَّمُنِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھر میں کاتنگر ستر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔ میں نے کہا تشکر کی صورت کیلئے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کچھ تیرے سامنے کہیں گئے تیرے ہنسنے والے کیا ہوئے۔ تو رات سا کیوں نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْبَيَادَةِ إِيمَانُ التَّشْكُرِ فِي الْغُيُوفِ فَلَزَّتْهُ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل بیدار اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّشْكُرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الہی میں تشکر کرنا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِثْمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : [إِنَّ التَّشْكُرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تشکر کرنا دعوت و تبلیغے کی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

۱۵۷ (بَابُ التَّكَاثُرِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَرْثُودٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

السَّامِعِ الْكَفَّيْنِ ، النَّبِيِّ الطَّرْقَيْنِ^(۱) الْيَزِيدَ وَلَا يُلْجِي عِيَالَهُ إِلَى تَحِيْرِهِ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے راوی کا کہنا ہے ہم نے کہا فرمودہ رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو کثرتِ دست ہو اور اس کا دامن اور شرکاء حرام سے محفوظ ہو والدین سے نیک کرے اور اس کے خیال غیر کی طرف متباد نہ ہوں۔

ایک سواٹھا و نواں باب

فصلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِينِ) ۱۵۸

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنِ الْمُنَسِّبِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَكَلَهُ حَدٌّ : قَالَ قُلْتُ : جَبَلٌ فِذَا كُنَّا حَدُّهُ التَّوَكُّلُ ؛ قَالَ : الْيَقِينُ : قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِينِ ؛ قَالَ : الْإِتِّخَافُ مَعَ اللَّهِ قَبِيلاً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پرندہ ہوں تو کون کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعتِ خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى : عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، وَتَجَدُّ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ : عَنْ أَبِي وَثَّابٍ الْغَسَّاطِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَزَقَ يَقِينَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ أَنْ لَا يُرِيَنِي النَّاسُ سَخَطَ اللَّهِ وَلَا يُلَومُهُمْ عَلَى مَا لَهُمْ بِوَيْهِ اللَّهِ ، فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوقُهُ جِرْمٌ حَرَامٍ وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةٌ كَلَامٍ ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَمُرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَا يَزِيغُهُ رِزْقُهُ كَمَا يَزِيغُهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَمْدِيهِ وَيُقِيلُهُ حَتَّى لَوْ فُتِحَ وَالرَّاحَةُ فِي الْيَقِينِ وَالرِّيحُ مَدَامَ حَتَّى لَمْ يَمُتْ وَالْعَزْرُ فِي التَّقْوَى وَالسَّخَطِ .

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرنے اور ان کو طاعت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی چیز کی حرص رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کو بہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

فرمایا کہ میں طے کر سکتا ہوں کہ اس کو پالتی ہے اور یہ بھی فرمایا اللہ نے نعمات اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضامین پیدا کیا ہے۔ اور چون و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳۔ ابنُ مَخْبُوطٍ : عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : يَقُولُ : إِنَّ الْعَمَلَ لِلنَّاسِ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوَقُّلِي ، عَنِ الشُّكُوفِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ :

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو یقین میں ہو۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّيَا عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ذُرَّازَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى الْيَسْبَرِ : لَا يَجِدُ أَحَدٌ كُمْ طَعْمَ الْأَمَانِ حَتَّى يَمْلَأَ أَنْ مَأْصَابَهُ لَمْ يَكُنْ يَحْطِئُهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ يُسْبِيهِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ وہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے گناہیں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى خَائِطٍ مَائِلٍ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَقْعُدْ تَحْتَ هَذَا الْخَائِطِ : فَإِنَّهُ مُتَوَرِّقٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : حَرَسَ امْرَأَةً أَجَلَهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْخَائِطُ : قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يَمُشِي يَقُولُ : هَذَا وَأَشْبَاهُهُ ، وَهَذَا الْبَقِي .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضایا فیصل فرما رہے تھے جو چھٹی چوٹی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے معاملے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب آئیں تو دیوار گرے گی اور اسی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المؤمنین سے مشاہدہ میں آئے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَسْرِ ، عَنْ صَلَوَاتِ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَوَأَنَّا الْيَحْيَا فُكِّنَ لِمَا لَمْ يَتَّبِعْنِي فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ مَا كَانَ دَهْبًا وَلَا فِضَّةً وَاسْمَا كَانَ أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، مَنْ آمَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَسْحَكْ يَسْتُهُ ، وَمَنْ آمَنَ بِالْجَنَابِ لَمْ يَفْسَحْ قَلْبُهُ ، وَمَنْ آمَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ .

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۃ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار
وہ نیم لڑکوں کی صفی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی عبود
نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ
آئی اور جس نے قضا و قدر الہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے ڈرنا۔

توضیح۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی
ارواح تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا بمقبوعہ و تھابو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے
واللہ اعلم بالصواب۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بِحَدِّثٍ قَالَ : كَانَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَأْصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُجِوِّدَهُ وَ أَنَّ
مَأْخِطَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصْبِتَهُ وَ أَنَّ الصَّادِقَ النَّافِعَ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: بندہ کو لذت ایمان نہیں مل سکتی
جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رُکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دینا نافع آخرت ہے
وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي
حَمَزَةَ ، عَنْ سَهْبِ بْنِ قَيْسِ الْبَهْمَانِيِّ قَالَ : تَلَوْتُ يَوْمًا فِي الْحَرْبِ إِلَى دَجَلٍ عَلَيْهِ نَوْبَانِ فَحَرَّ كُنْتُ
فَرَسِي فَأَذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمُوْبِقِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا سَهْبُ
ابْنُ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ إِلَّا ذُلُّهُ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَ ذَوَابِقُهُ مَعَهُ مَلَكَيْنِ يَحْفَظَانِيهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ
جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بَيْتٍ ، فَأَذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ حَلْبًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ .

۸۔ مسجد بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر مرث و کربشے تھے
میرے گھوڑا بڑھا یا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المؤمنین ہیں میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے
ہیں زندہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن نہیں ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے
حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ درگاہ پہنچ کر چلتی ہے یا گھر کو نہیں، جب حکم خدا ہوتا ہے یسے موت آتی ہے تو وہ
الگ ہو جاتے ہیں۔

۹۔ الْحَسَنُ بْنُ مُقَرَّبٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُقَرَّبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاهٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الزُّنَازِيَّ يَقُولُ : كَانَ فِي الْكَثْرِ الَّذِي قَسَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَكَانَ حَقَّتْ كُتْرُ لَهْمًا ، كُلُّ فَبٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَتَقَرُّ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَتَقَرُّ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ دَامَ الدُّنْيَا وَتَقَلَّبَ بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَزْكُنُ إِلَهًا » وَبَسْمِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَسْمِيَ اللَّهُ فِي مَقَامِهِ لَا يَسْتَطِيعُ فِي رَدِّهِ ، فَقُلْتُ : حَيْلُكَ فَمَاذَا أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبُ قَالَ : فَتَرَبَّ وَاهُو يَدُهُ إِلَى الدَّوَانِ لِيَسْمِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَتَأَوَّلْتُ يَدَهُ ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَانَةَ فَكَبَّيْتُهُ .

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اس میں جس خواہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو تہیوں کا خزانہ تھا۔ میں یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جوت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہونا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اداس کے ہندوں کے اگلے دہلے حالت کو دیکھا اور پھر اس پر مجبور بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے ہے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو تسبیح نہ لگائے۔ تقوا قدم اور اس کو اپنے ذوق کا حل جانے۔ دوا کی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ ہند ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں۔ ان حالت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دوات سے کر لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُقَرَّبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمْدٍ الْعَرَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ قَبْرُ غُلَامٍ عَلِيٍّ يُعْبَى عَلَيْهِ ^{بِأَنَّ} حُبًّا شَدِيدًا فَأَذْأَحَرَ حَجَّيًّا عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَرَجَ عَلِيُّ أَنْزَمَ بِالشَّجَبِ ، قَرَأَهُ دَاتٌ لَيْلَهُ فَقَالَ : يَا قَسْرَ مَا لَكَ ؟ فَقَالَ : يَجُشُّ لَا مِصْرِي خَلَقْتَ يَا عَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : قَرَيْتَ أَمِنْ أَهْلِ الشَّيْءِ بَعَثَ سَبِي أَمِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ لَا ، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئًا إِذْ بَايَظَنَ اللَّهُ مِنْ الشَّيْءِ ، فَارْجِعْ ، فَارْجِعْ .

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امام غلام تبرک آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ ملواریے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انھوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے پیچھے ملوں۔ فرمایا دے ہو مجھ پر آیا تو اہل آسمان سے مجھے بچانے کا یا اہل زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر فضل خدا میرا بال بیکار کر سکیں۔ لہذا لوٹ جاؤ روئے گئے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : فَبِلَ لِلِزُّنَازِيَّ : إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا الْكَلَامِ وَالشَّيْءُ يَقْطُرُ دَمًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَادِيًا مِنْ دَهَبٍ ، حَمَامٌ بِأَنْصَبِ

خَلَقَهُ الْقَمَلِ ، فَلَوْدَامَةُ الْبُخَارِيِّ لَمْ تَبْدِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا : آپ وعوے امامت کرتے ہیں درآنحالیہ کہ ہارون کی تنوار سے خون نیک رہا ہے فرمایا خدا نے ایک اداوی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کوزہ و منلوں چوہی نئی کے سپرد کر دیا ہے اگر شیران دو کو ہاں وہاں جانا چاہیں تو نہیں جاسکتے۔

ایک سو انسٹھ واں باب

رضاء بالقضاء

۱۵۹۔ (باب الرضا بالقضاء)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُعَيْبٍ ، عَنْ جَمْعٍ بَنِي سَالِجٍ ، عَنْ بَنِي الشَّيْبَانِجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ الصَّبْرُ وَالْإِصْرُ مَا عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعت خدا میں سب کا سرور و طہیز ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں ہے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عہد خدا ہے وہ نہیں پسند کرنا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲۔ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَصْحَابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَهِسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : إِنْ أَعْلَمَ النَّاسُ بِاللَّهِ أَرْضَانَهُمْ يَقْضَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ قضاے اللہ پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ ، عَنْ عَلِيمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ الْقَمَلَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : الصَّبْرُ وَالْإِصْرُ مَا عَنِ اللَّهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر میرا مسلک ہے جس نے میرا کیا اور اس راہ پر بادشاہ سے اس کے حکم پر غواہ و محبوب رہا جو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے دینی کر لے گا جو اس کے لئے بہتر ہو۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ عِبَادًا لَا يَسْلُخُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَى وَالْيَمَّةِ وَالْيَمَّةُ فِي الْبَيْنِ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْغِنَى وَالْيَمَّةِ وَصِيحَةً الْبَيْنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِهِمْ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لِعِبَادٍ لَا يَسْلُخُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَا وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ فِي أَيْدَانِهِمْ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْغِنَا وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْعَلُ فِي عِبَادَتِي فِعْلاً مِنْ قَائِدٍ وَلَكِنْ يَدُودُ سَابِغَةٍ فَيَتَجَدَّلُ الْكَلْبَالِي فَيُثَبِّتُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَصِيرُ بِهِ بِالنَّاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَرَ أَيْسَرٍ لَهُ وَإِهْوَاءٍ عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّى يَبُحَّ فَيَقُومُ وَهُوَ مَا يَتَلَقَّ بِتَغْيِيرِ رَأْيِي عَلَيْهِ ، وَلَوْ أَحَلَّتْ يَمِينُهُ وَمِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْمُعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَيُصِيرُهُ الْمُعْجَبُ إِلَى الْيَمِينَةِ بِأَعْمَالِهِ قِيَانِهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِيُجِبَهُ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَنْتَرِ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْغَايِدِينَ وَجَارَ فِي عِبَادَتِي حَدَّ النَّصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مَعِي عِنْدَ ذَلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَسْكُنُ الْغَايِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَتَمَلَّوْنَهَا يَتَوَاصِي قَانَتَهُمْ لَوْ أَحْتَجُّهُمْ وَأَوْتَمَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَأَفْتَوَا أَعْمَالَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُتَقَرَّبِينَ غَيْرَ بِالْغِنَى فِي عِبَادَتِي كَنَّةٍ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنِّسَمِ فِي جَنَاتِي وَزَفِيرِ دَرَجَاتِي الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ قَبِرَ رَحْمَتِي فَلْيَتَّقُوا وَيُقَصِّلُوا فَلْيَفْرَحُوا إِلَى خَيْرِ النَّاسِ بِفَلْيَتَمَلَّشُوا ، فَإِنْ رَحِمَنِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدَارِكُهُمْ ، وَمَتَّى يَبْلِغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَعْفُورَتِي تُلْسِمُهُمْ عَفْوِي ، فَأَنْتَ يَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسْمَعُ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدس میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دین معاملات کی اصلاح الدار کی کشادگی اور صحتِ بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو خوش کر کے خوش حال بنانے کے بعد کامتِ خدا کر کے ان کے دین کی اصلاح کرتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی معیشتی نیند کو اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے دم و دم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر میدان ہوتا ہے در آنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملوث کرتا ہے اور اگر مصلحتیں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعث ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابد و نہ پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عاقلین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جدوجہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی ہر صفت پر میری عبادت میں توہین و قاہر ہو جائیں گے اور میری عبادت کی کنجش سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوگی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرنے اور میرے جو اور رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیے اور میری طرف من مائل رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پائے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفوان کو حجاب سے لاپے شک میں رحمت و رحم خدا ہوں اور یہی میرے اپنا نام رکھا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَوَّالِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي تَصْبَرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: يَتَّبِعِي لِعَيْنِ عَقْلٍ عَنْ اللَّهِ أَنْ لَا يَسْتَبْقِيَهُ فِي رِذْوَةٍ وَلَا يَسْتَبْقِيَهُ فِي قَضَائِهِ.

۵۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لے لے وہ خدا کو رتھ دینے میں کابل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں جہمت نکالتا ہے۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السُّمَّانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُهَيْكٍ، بِشَاهِ الْهَرَوِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِي الْمُؤْمِنُ لَا تُصِرُّهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْرَ آلِهِ، فَلَا يَرْتَمِ بِقَضَائِي وَلَا يُعْزِرُ عَلَى بِلَاقِي وَلَا يَشْكُرُ نِعْمَتِي أَكْثَبُ يَا مُحَمَّدُ الْعَيْدَ بِعَيْنِ عَيْدِي.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا اور حدیث قدسیہ میں اپنے بندہ مومن کو جس کام میں لگا تا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے استحقاق میں میرے کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اسے محمد میں صدیقیوں میں لکھوں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ : عَنْ مَالِكِ بْنِ عِثْبَةَ عَنْ ذَاوَدَ بْنِ قَرْقِدٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ فِينَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَإِنَّمَا أَتَّبِلُهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوَئِي عَنْهُ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَفْخَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَسِّرْ عَلَى بِلَاقِي وَلَا تَشْكُرْ نِعْمَاتِي وَلَا تَزِمَنَّ بِقِسَائِي أَكْتُبُ فِي الْعِدَّةِ بِقَدْرِ عَيْنِي إِذَا عَمِلَ بِرِشَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندہ موسیٰ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی میں اس کی بہتری کے لئے اس کے معیبت میں ڈالتا ہوں اور اس کی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں ماننا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر مبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے ۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمُوعِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ يَحْيَى : عَنْ فَضْلِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مَعْقُودٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِمَنْ أَلْسِمُ السَّلِيمَ لَا يَقْنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءُ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ قُرِئَ بِالْمَقَارِئِ كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْرَ آلِهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن شخص کی قضا و قدر الہی میں جو کچھ پتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن نیچے پیوں سے لگا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو ۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ عِيسَى : عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ : عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِي اللَّهُ أَنْ يَسْلِمَ لِمَا فَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ دَسَّيَ بِالْقَضَاءِ أَنِّي عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَعَلَّمَ اللَّهُ أَجْرَهُ ؛ وَمَنْ سَخَطَ الْقَضَاءُ مَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ؛ وَاجْتَبَأَ اللَّهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الہی کو تسلیم کریں میں نے معرفت خدا مال کی اور جو قضائے الہی پر راضی ہو اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہو گا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضائے الہی سے ناخوش ہو اس پر کسی حکم قضا و قدر جاری ہو گا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا ۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّاسِمِ بْنِ عُقْبٍ ، عَنْ الْيَسْقَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَاشِمِ بْنِ الْفَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ (لِي) عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : الزَّهْدُ مَعْرِفَةُ أَخْرَاجِهِ ؛ أَعْلَى دَرَجَةِ الرِّهَاءِ هَذَا أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْإِيمَانِ .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس درجہ ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ارادہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱۔ عَدَاءُ بْنُ أَشْعَثَانَ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَهْبَابٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا وَمَوْسِطَ حُطِّ قِسْمَتِهِ وَيُخَفِّرُ مِيزَانَهُ وَالْعَالِمُ عَلَيْهِ الْوَالِدُ وَأَنَا السَّامِعُ لِمَنْ لَمْ يَهْجَسْ فِي قَلْبِهِ إِلَّا لِرِضَا أَنْ يَدْعُو اللَّهَ فَيَسْتَجَابَ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبد اللہ ابن جعفر نے اور فرمایا اسے عبد اللہ اللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تعظیم الہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو اور نہ خایکہ اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِي سَمِعْتُكَ يَقُولُ بِأَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْتِيهِ الْوَسْوَاسُ وَالْزَّيْفُ صَافِيًا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِنْ سُوءِهِمْ أَوْ سَحَابٍ . ۱۳۔ رَاوِي کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوش یا رنج سے۔

۱۳۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الشَّحْنَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَتْمُو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِيَقِيْهِ قَدَحُ مَعْنَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ جبریل پر جو بات تھی اس کے متعلق کہیں یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر متا۔

ایک سوساٹھواں باب تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(باب) ۱۶۰

۵ (التفویض الی اللہ والتوکل علیہ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن یسار، عن مُعْتَمِل، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: أوحى الله عز وجل إلى داود علیہ السلام ما اغتصم به عبدي من عبادي دون أحد من خلقي، عرفت ذلك من ريشته، ثم تكبته السماوات والأرض ومن فيهن إلا جعلت له المخرج من بينين، فغما اغتصم عبدي من عبادي بأحد من خلقي، عرفت ذلك من ريشته إلا جعلت أسباب السماوات والأرض من يدي وأسخت الأرض من تحته ولم أبال بأبي وأهلك.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وہی کہ داؤد علیہ السلام کو جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میرے کسی کی پناہ میں نہ لیا اور میں نے اس کی فاضل نیت کو پسند کیا تو آسمان و زمین اور جو چہ زمین کے درمیان ہے میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اللہ میرے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مشطرب کر دوں گا اور میں پر وہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی راوی میں ہلک ہو۔

۲۔ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبد الجبار، عن ابن محبوب، عن أبي حفص الأغشی عن صفوان بن خالد، عن أبي حمزة الثمالی، عن علي بن الحسين صلوات الله علیہما قال: خرجت حتى انتهيت إلى هذا الخابط فاستأذنت عليه فإذا رجلاً عليه ثوبان أبيضان، ينظر في ثنائه وجهي ^(۱) ثم قال: يا علي بن الحسين مالي أراك كتيباً حزياً؛ أعلی الدنيا؛ قد رزق الله جابر لبنة والفاجر، قلت: ما علي هذا أحرز وإنه لكما تقول قال: قللي الآخرة؛ فوعده صادق يخكم فيه ملك فاجر. أو قال: فأورد. قلت: ما علي هذا أحرز وإنه لكما تقول، فقال: وم حزلك؛ قلت: [معنا] نتخوف من فتنة ابن الزبير وما فيه الناس قال: فسجك. ثم قال: يا علي بن الحسين هل رأيت أحداً دعا الله فلم يجبه؛ قلت: لا، قال: قبل رأيت أحداً توكل

عَلَى اللَّهِ فَلَمْ يَكْفِهِمْ ، فَلَمْ يَلَا ، قَالَ : قَوْلَ نَائِيَةٍ أَحَدًا سَأَلَ اللَّهُ فَلَمْ يُعْطَوْهُ ، قُلْتُ : لَا ، ثُمَّ غَابَ عَنِّي .
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَنَحْوُهُ .

۲۔ ابو حمزہ شمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن حسین نے گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا : اے علی بن حسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و غمناک پا رہا ہوں کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے ؟ نہ ہونا چاہیے ۔ کیونکہ ذوق الہی تو ہر ایک و ہر کسے کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو میرا خوف کے متعلق ہے ؟ اس پر نہ ہونا چاہیے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالکِ نابر مگر اس ہوگا جو ہر شے پر قادر ہے ۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا ۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے میں نے کہا خوف ہے ابنِ زبیر کے نقشہ کا اس سے ہمارے شیعوں پر معیت نازل ہے پس کروہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن حسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں ، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو میں نے کہا نہیں ، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا ۔

توضیح : یہ شخص یا تو کوئی نرستہ تھا یا غرضتے جنہوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تکبیر قلب کے لئے کیا ۔

یہی روایت علی بن ابراہیم نے پیشے پاپ سے اور اس نے ابنِ محبوب سے کی ہے ۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حُثَيْنِ ابْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْغِنَى وَالْفَرَّ يَجُولَانِ ، فَإِذَا عَقَرَا يَمْوُضِعُ التَّوَكُّلُ أَوْ مَنَّا .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ وَنَحْوُهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے والد اسی اور عورت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو

جاتی ہیں تو وہیں دُور سے ڈال دیتی ہیں ۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے ۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَيْمَانًا عَقِبَ أَقْبَلَ وَقِيلَ مَا يُجِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللَّهُ قَبْلَ مَا يُجِبُّ وَمَنْ اغْتَنَمَ بِاللَّهِ عَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللَّهُ قَبْلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يَسْأَلْ لَوْ سَقَطَتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ نَارًا لَمْ تَزَلْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَتَقُولُنَّمْ بَلَاءَةً ، كَانَ فِي حِزْبِ اللَّهِ وَاللَّهُ تَوَكَّلْ مِنْ كُلِّ بَلَاءَةٍ ، أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ» .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ و حوصلہ سے خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کو تشہیر و راہ نہیں پہنچی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیرے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدا کی گرو میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ اس کی جگہ میں ہیں پسورہ دخان۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو الْخَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوْحَلِ ؑ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٍ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا . فَمَا قَعَلْ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ زَانِيًا . تَعْلَمُ أَنَّ لَأَيُّالُوكَ خَيْرًا وَقَضَاؤُهُ تَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ . فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَتَّقَوْ بِضِ ذَٰلِكَ الْيَدِ وَيَتَّقِ يَدَ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجہ ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی ہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے غیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم بہرہ ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ تَحِيٍّ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يَسْتَغْنِ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الذَّمَّ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكَّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» وَقَالَ : وَلَقَدْ شُكِرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (۱) ؟ وَقَالَ : وَادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (۲) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ ؑ جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں نہ بزدلی ملی جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا پھر فرمایا کیا تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرے شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور اگر تم مجھ سے دعا کرو گے میں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحَسَنِ ؑ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْعَسْبِيِّ بْنِ عَمْلَانَ قَالَ : كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ تَقَدَّتْ نَفْسِي فِي بَعْضِ الْأَشْغَالِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ يُؤَيِّلُ لِبَاقِدَةٍ تَزِلُّ بِكَ قَعْلَكَ ؟ فَلَانَا ، فَقَالَ : إِذَا وَاللَّهِ لَشَبَعْتُ حَاجَتَكَ وَلَا يَبْلُغُكَ
أَمْلُكَ وَلَا تُنْجَحُ بِلَدْنِكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلَيْكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَنِي بَعْضُ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : دَعَوْتِي وَجَلَالِي وَمَعْجَدِي وَإِقْبَاعِي عَلَى غَرَضِي
لَا تَقْلَعَنَّ أَمَلٌ كُلِّ مُؤَيِّلٍ مِنْ النَّاسِ الْغَيْرِي بِالنَّاسِ وَلَا كَسْوَةٌ تَوْبِ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا تَجَبُّنَةٌ
مِنْ فُرْجِي وَلَا بَيْدَةٌ مِنْ قَسْلِي ، أَيَوْمَئِذٍ غَيْرِي فِي الشَّاهِدِ ؟ وَالشَّاهِدُ بِيَدِي وَبِرْجُو غَيْرِي
وَيَقْرُنُ بِالْفِكَرِ بَابَ غَيْرِي ؟ وَيَدِي مَقَانِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُقْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْنُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ
ذَا الَّذِي أَمَلَنِي لِتَوَائِيهِ قَطَعْتُهُ دُونَهَا ؟ وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِمُطَبِّعَةٍ قَطَعْتُ رَجْلَهُ وَسَيَّ ؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْمُولَةً فَلَمْ يَرْتَوْا وَيَحْفَظِي وَمَلَأْتُ سَمَآوَاتِي وَمِنْ لَابَسَلٍ مِنْ تَنْسِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَقْعُوا يَقُولِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنْ] مَنْ طَرَفَهُ نَابِئَةٌ
مِنْ تَوَائِيهِ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَسْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِي إِذَنِي ، فَتَالِي أَرَأَاهُ لَوِجًا عَنِّي ، أَغْطَيْتُهُ
بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَرَعَتْ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدًّا وَسَأَلَ غَيْرِي : أَفَبِرَأَانِي أَتَدَّ بِالْمَقْطَعِ قَبْلَ
الْمَسْأَلِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أَجِبُ سَأَلِي ؟ أَتَحْبِلُ أَنَا فَيَبْخِتَانِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْخُودُ وَالْكَرْمُ لِي ؟
أَوَلَيْسَ الْمَنُوءُ وَالرَّحْمَةُ بِسَدِي ؟ أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلُّ الْأَمَالِ ؟ فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي ؟ أَفَلَا يَحْضِي
الْمُؤَيِّلُونَ أَنْ يُؤَيِّلُوا غَيْرِي ، فَلَوْنِ أَهْلُ سَمَآوَاتِي وَأَهْلُ أَرْضِي أَتَمَلُّوا حَبِيبًا ثُمَّ أَغْطَيْتُ كُلَّ
وَاجِدٍ مِنْهُمْ وَتَلَّ مَا تَمَلَّ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي وَتَلَّ عُشُودًا وَكَتَبْتُ بِنَفْسِ مُلْكٍ أَنَا قَسَمْتُ
قَبَايُوسًا لِلْعَاقِلِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَقَبَايُوسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي .

۱۔ حسین بن عمّان (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حسرت پر
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت برداری کی کس سے امید ہے میں نے کہا اللہ سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس حجت میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تم نے یہ کیے جانے۔
اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کچھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور برتری پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ نہ کرے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے دولت کا لباس پہناؤں گا میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شدائید میں میرے غیر سے دین کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائید کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور اگر
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرے اور دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو چند متوجہ ہوتا ہے اس کی طرف میں کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف مجھ چندہ چاہتا ہے اور میں نے اللہ کی پناہ دھونڈی خدا نے اس کی پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قضا پر وہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلان کو گھیر لے وہ اپنے نفی کی وجہ سے خدا کی گردن میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ اس کی جگہ میں ہیں بصورتہ دفعہ۔

۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَصْحَابَنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ؑ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٍ وَهِيَ أَنَّ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، قَدْ قَعَلْتَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ زَانِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّه لَا يَأْتِيكَ خَيْرٌ أَفْضَلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ التَّحَكُّمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَنْفَعُ بِضَ ذَلِكَ الْإِبْدَاقَ وَيُفِيضُ فِيهَا غَيْرَهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔

فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی ہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے غیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہ ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَصْحَابَنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ تَحِيٍّ ابْنِ الشَّاذِلِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يَمَسَّ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الذُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكَّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» وَقَالَ : «لَنْ نَسْكُوتَ لَأَرْبَدَتِكُمْ» ؟ وَقَالَ : «وَأَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» ؟^(۱)

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوگی جس کو شکر ملا اس کو اس چیز میں زیادتی ملی، جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا، پھر فرمایا کہ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحَسَنِ ؑ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ تَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ تَقَدَّتْ قَتَنِي فِي بَعْضِ الْأَسْئَلَةِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَسْخَابِنَا: مَنْ يُؤْتِيكَ لِقَاءَهُ نَزَلَ بِكَ قُلْتُ: فَلَانَا، قَالَ: إِذَا وَاللَّهِ لَسَمِعْتَ حَاجَتَكَ وَلَا يَسْأَلُكَ
أَمَلُكَ وَلَا تَنْتَحِرَ لِمَلِكِكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلِمْتُ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَغَيْرَ نَمِي وَجَلَالِي وَمَعْدِي وَارْتِنَاعِي عَلَى غَرْسِي
لَا قَطِيعَ أَمَلٍ كُلِّ مُؤْمِدٍ مِنْ السَّائِسِ غَيْرِي بِالسَّائِسِ وَلَا كَسُوهُ ثَوْبَ الْمَدْلَةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا تَجِدِيَهُ
مِنْ مُرْمِي وَلَا يَبِيدُهُ مِنْ فَسْلِي، أُوْتِيَهُ غَيْرِي فِي الشَّالِوِ؟ وَالشَّالُوُ بِيَدِي وَبِرَجُو غَيْرِي
وَيَعْرُجُ بِالْفِكَرِ بَابَ غَيْرِي؟ وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُمْلَقَةٌ وَبِيَدِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي قَعْنُ
ذَالَّذِي أَمَلَنِي لِأَوَالِيهِ قَطَعْتُهُ دُونَهَا؟ وَمَنْ ذَالَّذِي رَجَانِي لِعَطِيقَةٍ قَطَعْتُ رَجَاءَهُ وَشِي؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوقَةً فَلَمْ يَرْتَوْأَوْ يَحْفَظِي وَمَلَأْتُ سَمَافَتِي وَمِنْ لَابَسَلُ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَتَوَقَّأُوا قَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمُ [أَنْ] مَنْ مَرَّقَهُ نَابِغَةٌ
مِنْ نَوَالِيهِ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُكَ كَسْفُهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مَوْنٌ بِمَعْدِ إِذْنِي، فَقَالِي أَرَأَيْتَ لِهَاجِي عَدِي، أَغْلَبْتُهُ
بِحُدُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَرَعَتْ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدُّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي: أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَبْدَأَ بِالْمَطْلَعِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلَ فَلَا أَجِبُ سَأَلِي؟ أَيْحَبُّ أَنَا فَيَحْبُثُنِي عِنْدِي أَوَلَيْسَ الْغُودُ وَالْكَرْمُ لِي؟
أَوَلَيْسَ الْمَعْقُودُ وَالرَّحْمَةُ بِسَيْدِي؟ أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلُّ الْأَمَالِ؟ فَمَنْ يَقْطَعُهُ دُونِي، أَفَلَا يَحْضِي
الْمُؤْمِتُونَ أَنْ يُؤْمِتُوا غَيْرِي، فَلَوْ أَنَّ أَمَلْتُ سَمَافَتِي وَأَمَلْتُ أَرْضِي أَتَمَلُّوا جَمِيعًا ثُمَّ أَغْلَبْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَمْلِكُ مَا أَمَلْتُ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي يَمْلِكُ عُشُودَ دَرَّةٍ وَكَثِيفُ بَعْضُ مُلْكٍ أَنَا قِسْمُهُ
فَيَا بَوُؤُسَا لِلْعَاقِبِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَبَا بَوُؤُسَا لِمَنْ عَسَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي.

۱۔ حسین بن علوان (رحمہم اللہ) میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حضرت
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے مجھے انہیں حاجت برداری کا کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگا اور تم انہیں امید کو نہ پاؤ گے اور اس جنت میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیے جانے۔
اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کچھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھ اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ نہ کرے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے دولت کا لباس پہناؤں گا میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شد آدمیں میرے غیر سے دین کی امید رکھتا ہے حالانکہ شد آدم کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور اگر
کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ الہاب کی گنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جس نے میسٹوں میں مجھ سے امید و استہد کی ہوا اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہوا اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھ لیا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں، میرے آسمان ایسے مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی معیشتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دوسرا کھول سکتا۔ ان کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔ میں نے اپنے خود کو رم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے نوثانے کا سوال دیا اور میرے فیضے مانگا۔ کیا اس نے مجھے جس ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں تمہیں ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا کھنسا ہے کیا جو دو کم میرے لئے نہیں کیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا مکمل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع فتن کو سے تو کیا لوگ فیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین ایک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان سے مرث لیکے اتنا دوں گا جس کی امید ان سب کو ہوا اور میرے خزانے میں بقدر چھوٹی کے ایک عضو کے کی نہ ہوگا۔ اور کیسے کی چوسکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا پتہ نہ والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے ملے ہوا اور سب اہل ہوس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

۸۔ عَنْ بَنِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ، الرَّقَّادِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَيْعٍ وَ قَدْ تَقَدَّتْ لِقَائِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وَلَدِائِ الْحَسَنِ: مَنْ تَوَمَّلْ لِمَا قَدْ نَزَلَ عَلَيْكَ؟ فَقُلْتُ: مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَكَ ثُمَّ لَا تَنْجَحْ لِبَلْبَتِكَ: قُلْتُ: وَلَمْ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَانَ رَسُولِ اللَّهِ أَتَمَلُّ عَلَيَّ، فَأَمْلَأُكَ عِلْمًا، فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَ هَذِهِ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں مقام بیچ میں ہوئی بن عبد اللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے اہل بیت کی مثل سے ایک صاحب نے کہا یہ کسی سے ملنے کی امید ہے میں نے کہا ہوئی بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا تھا میری حاجت براری نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی میں نے بن رسول اللہ۔ مجھے نکھوا دیکھئے۔ انھوں نے نکھوا دی میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکٹھواں باب

خوف ورجاء

۱۔ (بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ) ۱۶۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدَّادٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ الْخَارِثِيِّ بْنِ الْمُخَبَّرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي رَجَبٍ لِقَاسَانِ ، قَالَ : كَانَ فِيهَا الْأَعَاجِبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لَا يَبْدُ : خَفِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَفِئَةً لَوْ خَفِئَتْ بِهَا الثَّقَلَيْنِ لَمَذَّ بِكَ وَارِجُ اللَّهِ رَجَاءٌ لَوْ خَفِئَتْ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَمَكَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ يَمُوتُ يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَافَى قَلْبُهُ نُورَانِ : نُورُ خَفِئَةٍ وَ نُورُ رَجَاءٍ ، لَوْ دُرِينَ هَذَا لَمْ يَرِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ دُرِينَ هَذَا لَمْ يَرِدْ عَلَى هَذَا .

۱۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ ان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے جیش سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو چیزوں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو کبھی وہ خدا سے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر وہ جہاں کے گناہ ہوں تو کبھی وہ تم کو کتا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر شدہ مومن کے دل میں دو نور ہیں نور خوف اور نور رجاء اور نور رجاء اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْبُتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خِبْ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَانْتِزِعْ يَزَالَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهُ لَا يَزَالَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَزَالَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَمَلْتَهُ مِنْ أَهْوَى النَّاسِ عَلَىكَ .

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے اسحاق! اللہ سے ڈر کر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا کیسے کہ وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر سے سمجھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلیْهِ السَّلَامُ یَقُولُ : مَنْ خَافَ اللَّهَ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَیْءٍ ، وَمَنْ لَمْ یَخَفِ اللَّهَ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمَّزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلیْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ خَافَ اللَّهَ وَ مَنْ خَافَ اللَّهَ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزار ہوا

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَرْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلیْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ یَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَ یَقُولُونَ نَرْجُو ، فَلَا یَزَالُونَ کَذَلِکَ حَتَّى یَأْتِیَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ یَتَرَجَّحُونَ فِی الْأَمَارِئِ ، کَذَبُوا ، لَیْسُوا بِرَاحِیْنِ ، إِنْ مَرَّ رَجُلًا قَبِیْلاً طَلَبَهُ وَ مَنْ خَلَفَ مِنْ شَیْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ وہ اوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مر جاتے ہیں فرمایا یہ لوگ فلاح نہ دیکھیں کہ تھے ہی جھوٹے ہیں یہ رعبا دے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا اگر زور مند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور ہر کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگا کرتا ہے۔

۶۔ وَ ذَرَّاهُ عَلِیُّ بْنُ عَمْرِو ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلیْهِ السَّلَامُ : إِنْ قَوْمًا مِنْ مَوَالِکَ یُذِلُّونَ بِالْمَعَاصِی وَ یَقُولُونَ نَرْجُو ، فَقَالَ : کَذَبُوا لَیْسُوا بِمَوَالِ ، أُولَئِکَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَارِئُ ، مَنْ رَجَا قَبِیْلاً عَمِلَ لَهُ وَ مَنْ خَافَ مِنْ شَیْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اگر زور و مال نے پیرایا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَالِحِ بْنِ حَقْوَةَ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ مِنَ الْيَبَادَةِ شِدَّةٍ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ : مَا شَأْنُ
يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءِ ، وَقَالَ حَلَّ ثَنَائِهِ : «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَخَشَوْهُ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :
«وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا» قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ حُبَّ الْقُرْبَى وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ
فِي قَلْبِ الْخَلَاءِ الرَّايِبِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبارت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں
میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو ہر
سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انھیں شرف و شہرت کی پروا نہیں ہوتی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْكَلَابِيِّ ، عَنْ أَبِي حُمْزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
[قَالَ :] قَالَ : إِنْ رَجُلًا ، ذَكِبَ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ فَكَيْسَرِيَّمْ ، فَلَمْ يَنْجُ وَشَرَّ كَانَ فِي الشَّفَةِ بِالْأَمْرَةِ
الرَّحِيلِ ، فَأَبَتْهَا نَجَتْ عَلَى لَوْجٍ مِنَ الْأَوَاجِ الشَّهْبَةِ حَتَّى الْبَحَاتِ عَلَى جَزِيرَةٍ وَنَ جَزَائِرِ الْبَحْرِ
وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدْعُ خُرْمَةً إِلَّا اسْتَهْكَهَا فَلَمْ يَمْلِكْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ
فَاقَمَتْ عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنِّي بَشَّةٌ أَمْ حَبِيبَةٌ ؟ فَقَالَتْ : إِنِّي بَشَّةٌ ، فَلَمْ يَكْلُمَا كَلِمَةً
حَتَّى جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّحِيلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمَّا أَنْ هُمَا بِهَذَا اسْتَقْرَبَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكَ
تَنْطَلِقِينَ ؟ فَقَالَتْ : أَفْرُقُ مِنْ هَذَا - وَأَوْفَاتُ يَدِيهَا إِلَى السَّمَاءِ - قَالَ : فَصَنَعْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟
قَالَتْ : لَا وَعِزِّي ، قَالَ : فَأَنْتِ تَقْرَبِينَ مِنْهُ هَذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هَذَا شَيْئًا وَإِنَّمَا اسْتَكْرَهْتُكِ
إِلَى أَهْلِهِ فَأَنَا وَاللَّهِ أَوْلَى بِهَذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفُ وَأَحَقُّ مِنْكَ ، قَالَ : فَتَمَّ وَلَمْ يَخُوشْ شَيْئًا وَرَجَعَ
إِلَى أَهْلِهِ وَابْتَسَتْ لَهُ مَوَدَّةٌ إِلَّا الْتَوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ ، فَبَيَّنَّا هُوَ يَمْنِي إِذْ صَادَفَهُ رَاوِبٌ يَمْنِي فِي الطَّرِيقِ
فَحَوَّيَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّايِبُ لِلشَّامِ : ادْعُ اللَّهَ يُطْلِنَا بِعَمَانَةٍ ، فَقَدْ حَبِثَ عَلَيْنَا الشَّمْسُ
فَقَالَ الشَّامُ : مَا أَعْلَمُ أَنْ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةٌ فَأَنْجِسُ عَلَى أَنْ أَشْأَلَهُ شَيْئًا ، قَالَ : فَأَدْعُو أَنَا
وَتَوَكَّلْ أَنْتَ ، قَالَ تَمَّ فَأَقْبَلَ الرَّايِبُ يَدْعُو وَالشَّامُ يُؤْمِنُ ، فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَطْلَقَهُمَا
غَمَامَةً ، فَصَنَعَا صَعْدًا مَكْبِتًا مِنَ الشَّامِ ثُمَّ تَقَرَّرَ فِي الْخَلَاءِ حَذَايَتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّامُ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ
الرَّايِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَكَذَا الشَّامُ مَعَ الشَّامِ ، فَقَالَ الرَّايِبُ : أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتَجَبْتُ وَلَمْ يُسْتَجَبْ
لِي فَأَحْزَنَنِي مَا قَصَصْتُكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَيْرِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ : غَفُورٌ لَكَ مَا مَعِيَ حَبِثٌ يَخْلُكُ الْخَوْفُ

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِيْهَا تَسْتَقِيْلٌ .

۸۔ راوی کہتے ہیں حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص موابل و موابل میں سوار ہو کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی باقی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تھکے سہارے ایک جویرہ کے کندھے جاگتی ایک جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الہیہ کی چٹک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ روکنا سخت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سلات آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو اترے انسان ہے یا اترے جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے بغیر پکڑ کر لٹا دیا اور بنا کر ناچا یا عورت کے بدن میں کیسی پر لگتی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے میں ایسا کام کرا لیا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عورت و جلال خدا کی اس نے کہا تو عورت اسی کام کی وجہ سے آسنا خون کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار برد کرنا چاہ رہا ہوں اب نہ ایسا تجھے سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ حق ہوں یہ کہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کوئی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے سایہ کے نیچے پناہ پکڑے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کوئی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کروں گا کہ تم آئیں کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آگیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دونوں میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ چوگا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پیر بھی بتا تیرا نقد کیلئے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خون کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے غرور رہنا۔

۹۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ حَمْرَانَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ وَمَا حُفِظَ مِنْ خُطْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَتَالِمَ فَأَتَتْهُوَ إِلَى مَتَالِمِكُمْ وَإِنْ لَكُمْ نِيَابَةٌ فَأَتَتْهُوَ إِلَى نِيَابَتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْمَلُونَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ: بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَنْتَدِي مَا اللَّهُ سَانِعٌ بِهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَنْتَدِي مَا اللَّهُ فَاعْلَمُوا فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَبَيْنَ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الْقَبْرِ قَبْلَ الْكِتَابِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ فَوَالَّذِي نَفْسُ عَجٍّ بِبَيْدِهِ مَا بَقِيَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَنْتَبِ وَمَا بَقِيَ حَالِمِينَ ذَاكَ إِلَّا لَجَنَةً أَوْ اثْنًا .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل و براہین ہیں اور تمہارے لئے ایک نہایت بڑی نصرت و کھڑکھڑاگاہ ہو کہ بندہ مومن و دوتوں کے درمیان کام کرنا ہے ایک مٹکا دو حصہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور مٹکا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چلیے کہ بندہ مومن جو کام کرے جس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جو ان میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی غلہ قبول نہ ہو گا اس دنیا کے علاوہ سولہ جنت و نار کوئی اور کھڑ نہیں۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ وَجَلَّ : دَوْلَيْنِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ، قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَبَحِجَّزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى .

۱۰۔ آجیہو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا بُرا جانے والا ہے تو اسے مشغول اعمالِ نیک سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بُری اعمالِ ہستیوں سے نفس کو روکا۔
توضیح دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشتِ دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے نفس کے اچھے اعمال پر راضی ہونے سے اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضی الہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنِ ابْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَارَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا ، وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ عَامِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ خوف اور رجاء کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْحَدَّثَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَنْدِي مَا صَحَّ اللَّهُ فِيهِ وَ عَمْرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَنْدِي مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْمَالِ الْكَافِرِ ، فَهُوَ لَا يُصْبِحُ إِلَّا خَائِفًا وَلَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا، نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی ہلک فطیوں کا مرکب ہوگا۔ وہ میرا کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ آتَسُ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَإِنْ] قَلْبُهُ نُورَانِ: نُورٌ خَفِيفٌ وَنُورٌ رَخِياءٌ لَوْ زَيْنَ هَذَا لَمَ يَرِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ زَيْنَ هَذَا لَمَ يَرِدْ عَلَى هَذَا.

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندہ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دو نوروں کو زندہ کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

ایک سو باسٹھ واں باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن

(باب ۱۶۲)

﴿حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَا يَسْكُنُ الْعَالَمُونَ لِي عَلَى أَفْسَالِهِمُ الَّتِي يَمَكُونُهَا لِئَوَابِي، فَإِنَّهُمْ لَوَاجِدُونَ وَأَنْتَبُوا أَنْفُسَهُمْ - أَعْمَارُهُمْ - فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقْتَصِرِينَ عِزِّي بِالْعَيْنِ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالشَّيْءِ فِي جَنَاتِي وَدَفِيعِ الدَّجَابِ أَلْعَلِّي فِي جَوَارِي وَلَكِنْ يَرْحَمَنِي فَلْيَبْتَغُوا وَقَسْلِي فَلْيَبْتَغُوا وَأَهْلِي حُسْنِ الظَّنِّ بِِي فَلْيَقْلَمُوا، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدْرِكُهُمْ، وَمَسِيَّةٌ يَلْقَاهُمْ رَسُولَانِي، وَمَغْفِرَتِي تَلِيهِمْ عَنُوي فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَيَذَلِكَ تَسْمِيَةُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور میرے اپنے نفسوں کو میری عبادت کے لقب میں ڈالیں تو مجھے مامور ہیں

گئے اور میری عبادت کی تہنیک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جہنم کر لیں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں یگانہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں میری طرف اچھا لگائیں رکھیں تو ممکن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عنوان کوٹھاپا بنے گا میں رحمن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

۲۔ اِنَّ مَّخْبُوطٍ ، عَنْ جَعْبِلِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنْ يَرْبُوتِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ عَلَى مِثَرِهِ - وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَدْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا بِحَسَنِ تَعَلُّقِهِ بِاللَّهِ وَتَرَجَّاهُ لَهُ وَحُسْنِ خَلْقِهِ وَأَلَتْكَ عَنْ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ مُؤْمِنًا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ تَعَلُّقِهِ بِاللَّهِ وَتَقْصِيرِهِ مِنْ تَرَجَّاهُ وَسُوءِ خَلْقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ عِلْمٌ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ إِلَّا كَانَ اللَّهُ عِنْدَ تَعَلُّقِ عَبْدِهِ بِالْمُؤْمِنِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَرِيمٌ ، يَبْدِيهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْبِبُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخَلِّقُ عَنْهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللَّهِ الظَّنَّ وَارْعَبُوا إِلَيْهِ .

۱۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ کہنے کا یہ علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے مجھ پر فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی نفی سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود کیسے کہ، خدا اسی مومن کو بعد تو بہ استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سوء ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بد ظنی ہو یا مومنوں کی نفی کرے۔ خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہو گا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کا راسخ مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ حیا کرتا ہے اس بات سے کہ بندہ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا لگائیں رکھو اور اسی طرف رجعت کرو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ تَعَلُّقِ عَبْدِي بِالْمُؤْمِنِينَ بِإِنْ خَيْرٍ فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرَّ أَفْضَرُ ۱۱۔

۱۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندہ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّاسِمِ بْنِ عُقْبٍ ، عَنْ الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ أَنْ لَا تَرْجُوَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَخَافَ إِلَّا ذَنْبَكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حق میں یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھ وال باب

اعتراف تقصیر

((باب)) ۱۶۳

((الاعتراف بالتقصير))

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي حَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا بَنِي عَمِّكَ يَا جَدِّ لَا تُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ مِنْ حَيْدِ التَّعْصِبِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَلَامَعُهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْدُحُ حَقَّ عِبَادَتِهِ .

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک نواسے سے بیان کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دیا اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہے کہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ الْأَافِقِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْمُنْشَى الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَمْعٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا جَابِرُ لَا أَخْرِجَنَّكَ اللَّهُ مِنَ التَّعْصِبِ وَلَا مِنَ التَّقْصِيرِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْعَظَمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ رَجُلًا فِي تَبَيُّ إِسْرَائِيلَ عَبْدًا لِلَّهِ أَتْبَعَهُ سِتَّةَ شُحُرٍ قَرَبَ قُرْبَانًا فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ، فَقَالَ لِنَفْسِهِ : مَا أَتَيْتَ إِلَّا مِنْكَ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكَ . قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ : دَمَكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عبادتک اربعین سنۃ .

۳۔ راری کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ نبی اسرئیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وہی کی۔ تیرا اپنے نفس کی خدمت کرنا انفس ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

۴۔ ابو علیؑ الأشعریؒ، عن عیسیٰ بن آیوب، عن علی بن مہزیار، عن النضر بن یونس عن ابي الحسنؑ قال: قال: اکتبر من ان تقول: اللهم لا تجعلني من المعاصرين ولا تخرجني من التقصير، قال: قلت: انما المعاصرون فقد عرفتك ان الله جل يماز الوين ثم يخرج منه، فما معنى لا تخرجني من التقصير؟ فقال: كل عمل تريد به الله عز وجل فكن فيه مقصيرا عند تفليك فان الناس كلهم في اعمالهم فيها يبتئهم وبين الله مقصرون الا من عصمه الله عز وجل.

۴۔ نواب البراہمن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کہ وہ خداوند مجھے رعایت ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کرے میں نے عاریتاً ایمان دینے چھوڑ کر تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو کیوں کہ جو عمل بندہ خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنالیا ہے۔

ایک سو چونسٹھ وال باب

اطاعت و تقویٰ

(باب) ۱۶۴

(الطاعة و التقوى)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن أحمد بن محمد بن ابي نضر، عن عبد اخيه عماد، عن محمد بن مسلم، عن ابي جعفرؑ قال: لا تذهب بكم المدايب، فوالله ما شبعنا الا من اطاع الله عز وجل.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب یا مذہب کو مذہب حق نہ ہوا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شبع وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ الْقَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُطَاغِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللَّهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُغَيِّرُ بِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُغَيِّرُ بِكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَابْنُ الرَّوْحِ الْأَمِينِ نَفَثَ فِي رُءُوسِكُمْ أَنْ تَكُونُوا تَعْمُونَ نَفْسَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَحْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْتِلْ أَحَدُكُمْ اسْتِغْنَاءً، تَقِي مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَغْلِبَهُ يَغْيَرُ حِيلَهُ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مدینا، مگر وہاں لشکر کے لئے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے کہ وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کہ جسے تم کو نافرمانی سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی نہیں میں نے کہہ آگاہ ہو کہ جو چیزیں نے میرے دل میں یہ وی ڈال کر کوئی شخص نہیں مڑتا جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ کے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی و خوش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پاسکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ خَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قَالَ لِي: يَا خَابِرُ أَيُتَكْنِفُ مِنَ التَّخَلُّفِ الشَّبَعُ أَنْ يَقُولَ بِحُسْنِ أَهْلِ النَّبِيِّ، قَوْلَهُ مَا شِيعْنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يَغْتَرِفُونَ يَا خَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَّاسُخِ وَالتَّخَفُّعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ وَالصُّلُومِ وَالسَّلَامَةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالنَّهْيِ لِلْجَهْرِ أَنْ مِنَ الْفَقْرِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْمَاوِئِينَ وَالْأَيْتَامِ وَمِيقَاتِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَلِمَةِ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مَنِ حَبَرَ، وَكَانُوا أُمَّةً عَنَّا يَرْجِعُ فِي الْأَشْيَاءِ قَالَ خَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا تَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا بِهَذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا خَابِرُ لَا تَدْعُ بِنِكَ أُمَّةً هِيَ حَسْبُ الرِّجْلِ أَنْ يَقُولَ: أَحِبُّ عِيَالَهُ وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ قِتْلًا، فَلَمْ قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ - فَرَسُولَ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ عِيَالِي ؑ - ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سَبْرًا تَوَلَّاهُ يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا تَقَعُّ حُبُّ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِمْ) أَنْفُسُهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ، يَا خَابِرُ وَاللَّهُ مَا يَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِطَاعَتِهِ

وَمُطَاعًا بِرَأَاةٍ مِنَ الشَّارِعِ وَلَا عَلَى لَفْظٍ مِنْ حُجَّةٍ . عَنْ زَيْنِ اللَّهِ مُطَاعًا قَبُولًا وَلَوْ كَانَ يَدُ غَايِبًا قَبُولًا عِنْدَهُ ؛ مَا تَأْتَلُ وَلَا يَتَأْتَلُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَزَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر میری یہ کہنا کہ ہم اپنی بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر واضح خصوص و تشبیہ ، اور امانت ، کثرت ذکر خدا ، روزہ نماز ، والدین سے نیکی ، حسن سلوک ، ہمایہ فقروں اور مسکینوں ، مقررہوں اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو ، قرآن کی تلاوت ہوا اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی استیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا کسی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا: اے جابر! مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں گی یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہوا ہے پس اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر میں اس کے بعد وہ رسول کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی ، اللہ سے ڈرو اور صبیح علیؑ کو جو پیش خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے پیغمبر قریب نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت علاوہ زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں ہو سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی جستہ ہے جو اللہ کا صلیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے ہمارا ولایت کو کوئی نہیں پسکت مگر علیؑ اور پرہیزگار سے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَتَجِدُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَسْبِ بْنِ شاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ

ابن أبي عمير ؛ عَنْ وَشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عَشْرُ مِنَ النَّاسِ قِيَامَتَهُمْ بَابَ الْجَنَّةِ فَيُضَرُّ بَوْنَهُ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَا صَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَسْتَبِرُّ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَنَصْرِهِ عَنْ مَعَاصِيهِ أَفْوَ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ؛ ادْخُلُوهُمْ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوقِئُ الشَّارِبُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازہ جنت پر آئیں گے اُسے کہنا کہ میں نے ان پر بھیا جائے گا تم کوں ہو ، وہ کہیں گے ہم اپنی قبروں میں ان سے کہا جائے گا تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں پر صبر کیا پر صبر کیا اور معاصی سے رکھنے پر صبر کیا پر صبر کیا اللہ کے گا انھوں نے صبر کیا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۵۔ تَجِدُ مِنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ تَجْوِيزِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عُمَرَ ؛ عَنْ أَبِي

عَبْدَهُ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقُولُ عَدُوٌّ مَعَ تَقْوَى وَ كَيْفَ يَقُولُ مَا يُنْقَبِلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

۶۔ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَافِ : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِبٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : يَامَعْتَرُ الْقَبِيحَةَ - شَيْعَةَ آلِ عُقْبَةَ - كُونُوا الْفَرَقَةَ الْوَسْطَى بَرَجِيعَ إِلَيْكُمْ الْعَالِي وَتَلْحَقُ بِكُمْ الثَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ وَجَلُّ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ ؛ حَيْثُكَ إِذَاكَ مَا الْعَالِي ؛ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا يَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ؛ فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ قَمَا الثَّالِي ؛ قَالَ : الْأَمْرُ نَادٍ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُوجِرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللَّهِ بَرَانَةٌ وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللَّهِ فِرَاقَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ وَلَا تَقَرُّبٌ إِلَيْهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعًا لِي تَنْفَعَهُ وَلَا يَشَاءُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ غَائِبًا لِي تَنْفَعَهُ وَلَا يَشَاءُ ؛ وَتَحَكُّمٌ لَانْتَقَرُوا ؛ وَتَحَكُّمٌ لَانْتَقَرُوا .

۶۔ ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا : اے گروه شیعوں، اے شیعیان آل محمد تم تکلیف کی طرح بنو جس پر امتداد کیا جائے تاکہ غالی تمہاری طرف نہ لوئے اور پسماندہ تم سے نہ رہے۔ سعد انصاری نے کہا : میں آپ پر خدا ہوں غالی کہ ہے : فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ پیر کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس لئے کہا تا لی کہوں ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استیصال اہل ایمان سے کرتا ہے وہ نیکی کو بالیقین ہے اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا : ہمارے ساتھ رہنے میں برکت نہیں، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قربت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی محبت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جاسکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گا اور جو عاصی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی داسے ہو تم پر شیطان سے دعو کا نہ کھاؤ، شیطان سے دعو کا نہ کھاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِبٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى : عَنْ مُغْسِلِ بْنِ عُثْمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام فَقَدْ كَرِهْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَصَحَّ عَلَيَّ . فَقَالَ : مَهْ مَا شَقِيقُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلا تَقْوَى ؛ قَالَ : تَتَمُ وَيَلُ الرِّجْلُ يَطْلُمُ مَلَامَهُ وَيَرْفُقُ جِهَانَهُ وَيُوجِدِي رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْخَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، فَهَذَا الْعَمَلُ بِلا تَقْوَى وَيَكُونُ الْآخَرُ لَيْسَ يَنْفَعُهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنْ الْخَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھڑا میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اے چھوڑ دو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہو گا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے برقی و مدار پیش آتا ہے اور بھان ٹوڑا کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

۸۔ الْحَسَنُ بْنُ نَحْوٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعَوٍ ، عَنْ أَبِي ذَاؤْدَ الْمُسْتَوْرِقِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ الْيَسْتَعِجِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ : مَا تَقَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا مِنْ دَلِيلِ الْمَنَاسِي إِلَى عِزِّ الشَّوْنِ إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَأَتَمَّهُ مِنْ غَيْرِ بَخِيرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر شان اے نہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو بیسٹھ واں باب

ورع

۱۶۵ (بابُ الْوَرَعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِسْرَاحِيْمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي مُعْتَبِرٍ ، عَنْ أَبِي الْقَمَرِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ قَمْرُودَيْنِ سَعْدِيْنِ هِلَالِ النَّقْعِجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَأَتَقَالِدُ إِلَّا فِي الشَّيْءِ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ آخِذِيهِ ، فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِيَاذِ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَمْتَنِعُ أَخِيْبًا إِلَّا وَرَعٌ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور معمولی نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش تادمہ دوسرے کی۔

۲۔ عُمَیْنُ یَحْنٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ حَدِیْدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام یَقُولُ : اَتَّقُوا اللَّهَ وَصُورُوا دِیْنَکُمْ بِالْوَرَعِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی کہ وصیت خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

۳۔ أَبُو عَلِیٍّ الْأَشْعَرِیُّ ، عَنْ عُمَیْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَحْنٰی ، عَنْ یَزِیدِ بْنِ خَلِیْفَةَ قَالَ : وَرَعَانَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَ وَرَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ : عَلَیْكُمْ بِالْوَرَعِ فَلَمَّا لَا یُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ سے سنا اللہ سے ڈرنا اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَیْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمَلَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي تَعَفُّورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَا یَتَمَعُّ اخِیْتَانِ إِلَّا وَرَعٌ فِیهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اور عبادتِ نافعہ نہیں۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَبِي یُوبَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زُرَّادٍ الشَّیْقِلِ ، عَنْ قُسْبَلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام : إِنْ أَشَدَّ الْإِبَادَةِ الْوَرَعُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سخت ترین عبادت ہے۔

۶۔ عُمَیْنُ یَحْنٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ عُمَیْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِیْجٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِیْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الشَّیْخِ الْکِنَانِیُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَا تَلَقَّی مِنَ النَّاسِ فِیْکَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : وَمَا الَّذِیْ تَلَقَّی مِنَ النَّاسِ فِیْهِ ؟ فَقَالَ : لَا یَزَالُ یُکُونُ بَیْنَنا وَبَیْنَ الرَّجُلِ الْکَلَامُ فِیَقُولُ جَعْفَرِیْ حَبِیْبٌ ، فَقَالَ : یُمِیِّزُ کُلَّ النَّاسِ بَیْیَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الشَّیْخِ : نَمَّ قَالَ : فَقَالَ : مَا أَقَلَّ وَاللَّهِ مِنْ یَتَّبِعُ جَعْفَرًا مِنْکُمْ ، إِنَّمَا أَصْحَابِی مِنْ أَشَدِّ وَرَعِهِ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا نَوَابَهُ ، فَهُوَ لَا أَصْحَابِی .

۶۔ ابی اسحاق کان نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ جس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے پاس میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے پاس میں تم کو لوگوں سے کیا آکر رہتا ہے ابی عبد اللہ نے کہا مجھے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

وہ کہتے جعفری عیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابنا الصلاح نے کہا فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے کچھ پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیز گاری میں ناز و سختیوں اپنے فلاح کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کا امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

۷۔ حَسَّانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْقَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِبْنُ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنَ الْوَارِثِينَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث تفسیر میں قدر لے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اور پر حرام کر دیلے اس سے بچ کر تو پرہیزگاروں میں سے ہو جائیے گا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ النَّاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْجٍ عَنْ حَقِّ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ : الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ دوسری نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیز گار آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو حرام سے پرہیز کرتا ہے

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَاءِ وَ سِنِي الْحَدِيثِ وَ إِذَا الْأَمَانَةِ وَ حَسَنِ الْخُلُقِ وَ حُسْنِ الْجَوَادِ وَ كَوْنُوا دُعَاءَ إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِقَبْرِ إِلَيْتِكُمْ وَ كَوْنُوا زَيْنًا وَ لَا تَكُونُوا شَيْنًا ، وَ عَلَيْكُمْ بِطَوْلِ الرَّكُوعِ وَ اجْتَنُوبِ ؛ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا ظَالَ الرَّكُوعُ وَ السُّجُودُ هَتَفَ إِبْلِيسَ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا ذَلِيلُ أَطَاعَ وَعَصَيْتَ وَ سَجَدَ وَ آيَيْتَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اور پر لازم کرد تقویٰ، پرہیز گاری، کوشش اور دین میں بہت کیا، امانت اور کرنا، پر دسی سے بچ کر اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف توجہ کرنا، دھرم اپنی زبانوں سے بھلے بھلے اہل صاف اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بد اعمال سے ان کے لئے باعث ننگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجدہ کو طویل دو کہ جب تم طویل دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے اے اس نے تمہارا حق کی اور میں نے نافرمانی کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ فَدَحَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمَيْيُّ قَرَحَبَ يَهُ وَ قَرَحَبَ مِنْ عَجَلِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ مِنَّا - وَلَا كِرَامَةً - مَنْ كَانَ فِي مِصْرَ فَبِهِ وَاتَّهُ أَلْبَ أَوْيَرِ بِدُونِ وَ كَانَ فِي ذَلِكَ الْوَيْسَرِ أَحَدٌ أَدْرَعَ مِنْهُ (۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہؓ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبد اللہؓ نقلی حاضر ہوا حضرت نے مجھ پر اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور زبان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے مشید ایک لاکھ اور اس سے بھی زیادہ ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص ہیں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو کہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَثْمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَهْدِ بْنِ جَلَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَوْسَيْي، قَالَ وَصَلَّكَ يَتَّقُوا اللَّهَ وَالْوَرَعَ وَالْإِحْسَانَ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ إِخْتِبَادُ الْوَرَعَ فِيهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہؓ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگار بنو، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الشَّحَّاجِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : أَصْبَحْنَا بِالْوَرَعِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَكَمَ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَرَابًا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ طُيعَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا، فَمَنْ تَبِيَ النَّبِيَّ وَمَنِ اتَّبَعَهُ فَقَدْ تَبَى اللَّهَ وَالصَّالِحِينَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کہ جو شخص کو پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو کٹاؤ کی نصیب ہوگی، خدا فرمائے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں جن کے ہم میں سے نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہیدار و صالحین بھی ہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَسَنًا يَكُونُ لِجَمِيعِ أَمْرِ نَامَتِ سَاعَةٌ بِدَأْ أَلَا وَإِنْ مِنْ اتِّبَاعِ أَمْرِ نَاوَا إِذَا زِيَدَ الْوَرَعَ فَتَزَيَّدُوا

یو! یرحمکم اللہ و کذبوا اعدائنا [ند] یتفقکم اللہ

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم کسی دشمن کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور کی بپا آوری کا، اگر وہ جو میں نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیز گاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیز گاری ہے اپنے کو اس سے آگے نہ کہو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیز گاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کر دے اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

۱۴۔ محمد بن یحییٰ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنِ الْحَجَّالِ: عَنِ الْقَلَاءِ: عَنِ ابْنِ أَبِي يَنْغُوْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: كُونُوا دُعَاةَ لِلْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ: لِيَرَوْا الْوَرَعَ وَالْإِحْسَانَ وَالْقِلَافَةَ وَالْعَفَرَ: فَإِنَّ ذَلِكَ دَائِعِيهِ.

۱۳۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیز گاری عبادت میں خشیت نماز اور امر خیر کو دیکھیں بڑی دردت دینا ہی ہے۔

۱۵۔ الحسن بن علی: عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعَ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُسْلِمٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصَةَ الْعَلَوِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ: عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ﷺ: قَالَ: كَثِيرٌ أَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ شَيْئِنَا مَنْ لَا تَتَحَدَّثُ الشُّعْرَاءُ وَتُزِيدُ فِي خُلُوعِهِمْ وَ لَيْسَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا مَنْ يُؤْمِنُ قَرِيبَهُ فِيهَا عَشْرَةَ آلَاءٍ رَجُلٌ فِيهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [اللَّهِ] أَوْزَعُ مِنْهُ.

۱۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کو ہر گز انتہا شہرت پزیر نہ ہو کہ مستور تاج پس پردہ اس کی پرہیز گاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسے بستی پر رہے جس کی طرف سے میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ: عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى: عَنْ حَرْبِ بْنِ عَزَّازَةَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

عَلَيْهِ قَالَ : مَا عَيْدُ اللَّهِ يُعْتَمَرُ مِنْ عَيْدِهِ بَطْنٌ وَ قَرْجٌ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرگاہ کو حرام سے بچا ہے۔

۲۔ عَمْدٌ مِنْ أَخْبَانِي : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ : عَنْ خُنَانِ بْنِ سَدِيرٍ : عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ أَفْضَلَ الْبِنَادَةِ عَيْدَةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرگاہ کو حرام سے بچا ہے۔

۳۔ عَمْدٌ مِنْ أَخْبَانِي ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْبِنَادَةِ الْمَغَابَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت پاک دامن ہے۔

۴۔ عَمْدٌ مِنْ أَخْبَانِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّسْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُثَنَّى أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ جَدُّ لِي لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَبْلَ الْبِنَادَةِ وَلَكِنِّي أَزْجُو أَنْ لَا أَكُلَ إِلَّا جَلَالًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِخْنِ وَأَفْضَلُ مِنْ عَيْدِهِ بَطْنٌ وَ قَرْجٌ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و قرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلْجُ بِهِ أَمْتِي النَّارَ الْأَجْوَانُ : الْبَطْنُ وَالْقَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول تعالی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو اعمال بگڑوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرگاہ۔

۶۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ أَخَافُهُنَّ عَلَى أَمْتِي مِنْ بَغْيِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَمَعَاصِي الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تین چیزیں ہوں جن میں سے میں اپنے بعد اپنی امت کے دوڑتا ہوں اول معصیت

کے بعد گریں، دوسرے فتنوں والی گرامیاں تیسرے لیکن اور ترقی کی شہرت۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةٍ بَلَدٍ وَ قَرَجٍ.

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا لیکن اور قریح کو حرام سے بچ کر کوئی عبادت نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْبِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ خَالِزٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةٍ بَلَدٍ وَ قَرَجٍ.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکر و شرم کا وکے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو ستر سٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(بَابُ ۱۶۷)

۵ (اجتناب المحارم)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرِّقَاقِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ»، قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُهُ وَيَعْلَمُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِرُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي «خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنْ الْهَوَى».

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دوسری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ انکے ہر عمل کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا تو یہ اس کو اعمال میں ہر ایک بھلائی اور برائی سے روکے گا اس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقام رب سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا وہ نعمات یافتہ ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ

۱- اُمّی جعفر ؑ قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ بِأَكْبَرَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ غَيْرُ ثَلَاثٍ : عَيْنُ سَيِّئَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنُ فَاسِقَةٍ مِنْ حَقِيقَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنُ غَشِيَةٍ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جاگ بوجھتِ خدا سے روٹی جو محارمِ الہیہ سے کرائی۔

۳- عَلِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : فِيهَا نَاسٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ مَوْسَى ؑ يَأْمُرُ مَا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ الْمُتَّقِرُ بُونِ يَسْتَلِ الْوَجَّ عَنْ مَخَارِمِ فَاتِيهِمْ جَنَاتٍ عَنِّي لَا تُشْرِكُ مَعَهُمْ أَحَدًا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے کہا کہ اے یونس کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کر لے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جناتِ عدن کو بلا کر تیرے غیر سے اس کے لئے مبارک دروازا۔

۵- عَلِيُّ (بْنُ اَبِرَاهِيمَ) ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : مِنْ آدَمَ مَا قَرَعَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ : لَا أَعْنِي سُحْنَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلَكِنْ ذِكْرُ اللَّهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةً عَمِلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا .

۶- منسب فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکرِ خدا فرمایا ہے ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اور تہنیتیں ہیں اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ اعمالِ خیر کو شوقِ ثواب میں بجالائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ اطاعت سے متعلق ہو تو بجالائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

۷- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : "وَدَعَيْنَا إِلَى مَا يَفْعَلُونَ عَمَلٌ فَجَعَلْنَاهُ حَبَآءً مَسْنُورًا" قَالَ : أَمَّا اللَّهُ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَقَّ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْقَبَائِلِ وَلَكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدْعُوهُ .

۸- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو غبار پرالندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمال صریحِ سفید گوشت سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے تھے۔

- ۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَبٍ ، عَنْ الْوَقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَرَكَ مَعْرِيَّتِي مَخَافَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْضَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .
- ۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے غوثِ فدائے معصیت کو ترک کیا۔ روز قیامت اللہ اس سے راضی ہو گا۔

ایک سوار سٹھواں باب

ادلے فرائض

• (بَابُ آدَاءِ الْفَرَائِضِ) ۱۶۸

- ۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَبُولَيْنِ خَيْرِ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجالائے۔

- ۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَنْغُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اضْبُرُوا وُضَائِرُكُمْ وَاضْبُرُوا» قَالَ: اضْبُرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اس قولِ خدا کے متعلق میرا ردِ ادائے فرائض میں، اور نہایت میرا درد رکھنے والا اہلِ مکمل کہ نہیں میں معاصی کا سامنا ہوں، اور روکا پھرنے کو اپنی روک کر مصلحت سے یہاں میرے مراد فرائض پر میرا کلمہ ہے۔

- ۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الشَّافِعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اضْبُرُوا وُضَائِرُكُمْ وَاضْبُرُوا» قَالَ : اضْبُرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَضَائِرُكُمْ عَلَى الْأَمْتِ عليہما السلام (۲) وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ أَبِي الشَّافِعِيِّ [وَرَأَيْتُ] : فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ فَهَذَا افْتَرَسَ عَلَيْكُمْ .

۳۔ آیہ امیر زادہ صابر و اور ابوالہاء کے متعلق صادق آل محمد نے فرمایا میرے والد نے فرائض پر امداد زیادہ ممبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آخر علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللَّهِ تَكُنْ أَتَقَى النَّاسَ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا تَحِبَّ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبِّ مِمَّا افْتَرَسَتْ عَلَيْهِ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدس میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بند سے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سوانہترواں باب استوار عمل اور اس پر باقی رہنا

(باب) ۱۶۹

۱۔ (استُواْ الْعَمَلَ وَالْمَدَامَةَ عَلَيْهِ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلْبِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَتَمَّ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلْ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ. وَذَلِكَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ فِيهَا فِي عَامِهِ دَلِيلٌ. مَا شَاءَ أَنْ يَكُونَ (۱)

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ ہر سال ایک سال تک وہ عمل کے لئے اس کے بعد اگر چاہے۔ ۱۔ ہر دوسرے دو کوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شبِ قدر

آتے ہے جو ایک ارادہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ خُرَيْبٍ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قَالَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ ؑ۔

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عمل غیر کو متواتر بھی لگاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْتُوبَ عَنْ مُلَاوِيَةَ بِنِ عَمَّارٍ، عَنْ نُجَيْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يَدَامُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ ؑ۔

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْتُوبَ، عَنْ مُلَاوِيَةَ بِنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَدَامَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ ؑ۔

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب خدا مت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْتُوبَ، عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَدَامَ عَلَى رَبِّي وَعَلَى مَسْنُونِي ؑ۔

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلکہ لازماً، ازاو و تغریض نہ ہو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ إِنَّا لَأَنْ تَقْرَأَ عَلَى نَفْسِكَ مَرَّةً قَفَّارَةً أَوْ اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً ؑ۔

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کر جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے میں مشہور۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عُمرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوَرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّغْ لِيِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ يَغِي وَلَا يَكِلَكَ إِلَّا تَلْبِكَ وَ عَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ فَاتَكَ، وَأَمَلًا قَلْبِكَ خَوْفًا مِنِّي، وَإِنْ لَانْتَرَّغْ لِيِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ تُفْلَأُ بِالذَّنْبِ تِلْكَ لَانْتَرَّغْ فَاتَكَ وَأَكِلَكَ إِلَّا تَلْبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تورات میں لکھ ہے اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تا کہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلبِ رزق کے مصلحت میں تجھے بے پروا نہ بنا دوں اور تیری امتیاز کا سد باب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر دوں اگر تو غافل نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دینا سے پُر کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سد باب کر دوں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پروا نہ بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ هُمْ مَتَّعْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا فَإِنِّكُمْ تَسْمَعُونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب ہمدانی بند و میری عبادت سے دنیا میں طلبِ راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْوِجَادَةَ، فَمَا تَقَبَّلَهَا أَحَبُّهَا إِلَيْهِ وَبَاقَرَهَا بِحَسَبِ وَتَقَرَّغَ لَهَا، فَمَوْلَا لِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُصْرَةِ أَمٍّ عَلَى مُسِيرِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معاف نہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور ہم سے افعال عبادت بجالانے میں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پروا و نہیں کرتا اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِسی ، عَنْ شاذَانَ بْنِ الْخَلِیلِ قَالَ وَ کَتَبْتُ مِنْ کِتَابِهِ وَ لَسْتُ لَهُ ، یَرْفَعُهُ إِلَى عِسی بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ عِسی بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِأَخِي عَبْدِ اللَّهِ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْبِیَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ الْبِیْتَةِ وَالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ النَّسِی یَطَاعُ اللَّهُ مِنْهَا ، أَمَّا أَنْتَ يَا عِسی لَا تَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَمُوتَ النَّاسِیحَ مِنَ الْمَسْئُوجِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ وَ مَا مَعْرِفَةُ النَّاسِیحَ مِنَ الْمَسْئُوجِ ؟ قَالَ : قَالَ أَلَسْتَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُؤْمِنًا تَقْتَسِمُ عَلَى حُسْنِ الْبِیْتِ فِی طَاعَتِهِ ، فِیْمَنْعُی ذَکَ الْإِمَامُ وَ یَأْتِیْ إِمَامٌ آخَرَ فَتُؤْتِیْ تَقْتَسِمُ عَلَى حُسْنِ الْبِیْتِ فِی طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِیحَ مِنَ الْمَسْئُوجِ .

۴۔ میں نے محمد بن عبد اللہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیلئے فرمایا اطاعت خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں میں سے اطاعت خدا کی جاتی ہے لیکن اسے میں تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک مناسب کو ضرورت سے پہچان لو یہیں سے کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے نسخ کو پہچانے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسن نیت کے ساتھ اطاعت امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مر جائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو غرض حسن نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میرے کہہ ہاں فرمایا میں بھی تو معرفت ناسخ نسخ سے ہے۔

۵۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ جَبَلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : [إِنَّ] الْعِبَادَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عَبْدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا فَبَلَغَتْ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبْدُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَلَبَسَ الثَّوَابِ ، فَبَلَغَتْ عِبَادَةُ الْأَجْرَاءِ ، وَ قَوْمٌ عَبْدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبًّا لَهُ فَبَلَغَتْ عِبَادَةُ الْأَخْرَاءِ ، وَ هِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ خدا سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلبِ ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض محبِ اللہ عبادت کرتے ہیں یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادت سے ہے۔

۶۔ عَلِیُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِیِّ ، عَنْ الشَّكُونِیِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَقْبَحُ النَّفَرَةِ مِنَ الْبِیْتِ وَأَقْبَحُ الْخَطْبَةِ بِمَنْزِلِ الْمَسْكُونِ وَأَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ النَّاسِ مَنْ يَدْعُو عِبَادَتَهُ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بڑا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قریح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ، عَنْ مُتَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيمِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَى اللَّهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ أَعْبِدِ النَّاسِ.

۸۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سوا کہترواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيْقَةَ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: لَا تَعْمَلْ إِلَّا بِنِيَّةٍ.

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قرآن الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الشَّوْقَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرُّ مِنْ عَمَلِهِ: وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّةٍ (۱)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیت مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔
مقصود یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میرے بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳۔ عَدَةُ بْنُ أَصْحَابِيَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَيَقُولُ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَقْمَلَ كُنَا

وَكَذَٰلِكَ أَمَرَ الْبَرَّ وَوَجَّهَ الْخَيْرَ، قَدْ أَعْلَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ وَمَنْ يَسْتَقِ بِتِلْكَ كِتَابَ اللَّهِ لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ مِثْلُ مَا يُكْتَسِبُ لَهُ فِي الْحَيَاةِ، إِنَّ اللَّهَ ذَا بَعْدٍ كَرِيمٌ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن متلاذ اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں فلاں فلاں نیکی ادا کر سکیں اور میرا انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کرے اس کو وہ اجر عطا فرمائے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي، عَنْ أَبِي يَسِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِيثِ الْبَيَادِقِ الَّتِي إِذَا فَعَلَهَا كَانَ مُؤَدِّيًّا؟ فَقَالَ: حَسَنٌ الْيَقِينُ بِالْأَمَلِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ہر کوئی عبادت کی کجی اس کا نفع مل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطمینان میں اچھی نیت ہو۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْيَسْعَرِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا خَلَدَ أَمَلُ الشَّارِعِي النَّارَ لَا أَنْ يَشَاءَ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُوَخِّلَكَ فِيهَا أَنْ يَتَعَمَّوْا اللَّهَ أَبَدًا؛ وَإِذَا خَلَدَ أَمَلُ الْعَبْدِ فِي الْجَنَّةِ لَا أَنْ يَشَاءَ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُوَقِّعُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ قَبْلَ الْيَقِينِ خَلَدَ هُوَلًا، وَهُوَلَاءُ: مَنْ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: وَمَنْ كَلَّمَ يَعْمَلْ عَلَى شَيْءٍ كَلِمَةً، قَالَ: عَلَى يَسِيرٍ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو قسمی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کر سکیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھیں ہر شخص اپنی نیت پر عمل کر لے۔

ایک سو پینتالیسواں باب

((بَابُ ۱۴۲))

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ أَبِي حَوَالٍ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَشِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ بَيَادِقٍ شَرًّا، ثُمَّ مَسَّ بِرَأْسِهِ.

إِلَى قَفْرَةٍ فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةً عِبَادَتِهِ إِلَى سُتْنِي فَقَدْ احْتَدَى وَمَنْ خَالَفَ سُتْنِي فَقَدْ ضَلَّ وَكَانَ عَمَلُهُ فِي بَنَابِ الْمَأْسِي أُصْلِي وَأَنَامُ وَأَسُومُ وَأَقْطُرُ وَأَنْشَعُ وَأَبْكِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ مَسَاجِي وَسُتْنِي فَلَيْسَ مِنِّي . وَقَالَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً وَكَفَى بِالْيَقِينِ غِنًى وَكَفَى بِالْعِبَادَةِ شُغْلًا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے وہایت پائی اور جس نے میری سنت کے غلط کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد ہو گیا میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ الْحَجَّالِيِّ عَنْ ثَمَلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِكُلِّ أَحَدٍ شِرَّةٌ وَكُلُّ شِرَّةٍ قَفْرَةٌ ، فَمَلُؤُوا لِيْنِ كَانَتْ قَفْرَتُهُ إِلَى خَيْرٍ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس غوث اعمال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتر والی باب

عبادت میں میمانہ روی

۱۷۳ (باب)

۵ (الْإِقْتِصَادُ فِي الْعِبَادَةِ) ۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي الْخَارِزَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتْنٌ فَأَوْعِلُوا فِيهِ بِرَفْقٍ وَلَا تُكْرِهُوا عِبَادَةَ اللَّهِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ ، فَتَكُونُوا كَالزَّائِكِ الْمُسْتَبِطِ الَّذِي لَا سِرَافَ قَطَعَ وَلَا عَهْدَ أَبْقَى .

مُعْتَمِدٌ يَسَّانٍ ، عَنْ مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَوْفَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَنَلَا .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تشنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نہی کے ساتھ داخل کرو اور عبادت خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور رکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَعْدِيْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ النَّسَلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيْعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا تَكْرَهُوا إِلَى أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةَ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر پار نہ بناؤ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ خُنَانِ بْنِ تَدْبِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا فَعَبَلْ [عَمَلًا] قَلْبًا جَزَاءً بِالْقَلْبِ الْكَثِيرَ وَلَمْ يَتَمَلَّكْهُ أَنْ يَجْزِيَ بِالْقَلْبِ الْكَثِيرَ لَهُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے متورے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَمِّ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالْقُرَابِ وَأَنَا حَدَّثْتُ وَقَدْ اجْتَنَنْتُ فِي الْبَيْتِ قَرَأَنِي وَأَنَا أَتَصَلِّ عَرَفًا، فَقَالَ لِي: يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا ادْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالْيُسْرِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرنا ہے اگر یہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: اجْتَنَنْتُ فِي الْبَيْتِ وَأَنَا صَائِتٌ، فَقَالَ لِي أَبِي ع: يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَتَاكَ مَسْئَعٌ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا رَضِيَ عَنْهُ بِالْيُسْرِ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں بیٹھ کر نماز عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

۶۔ حَبِيبُ بْنُ زَيْلَاوٍ، عَنْ أَبِي خُثَّابٍ، عَنْ أَبِي بَشَّاحٍ، عَنْ مُلَائِكِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنَّ هَذَا الْبَرَّ مَتَّبِعٌ، فَأَذِفْ بِهِ يَدِي وَلَا تُبْغِضْ إِلَيَّ تَفْكِكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ، [وَأَيُّ الْمُنْبِتَةِ - يَعْنِي الْمَغْرَمَةَ - لَا تَغْرَأُ أَبَدِي وَلَا أَرْحَاقُ لَعَنَ فَأَعْمَلَ عَمَلًا مَن يَرْتَجُو أَن يَمُوتَ هَرَمًا وَاحِدًا حَذَمَ مَن يَتَخَوَّفُ أَن يَمُوتَ غَدًا.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے اپنے عمل کو دیکھ کر اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بنا کر تیرے دوسارے مسافر کرنے کے قابل رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل مسافر رکھتا ہے۔ عمل اس نیت سے کہ وہ کہ تم لوٹے ہو کہ مرو گے اور خود کرویم کہ اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جائے گا۔

ایک سو چوبیسواں باب اس کے بار میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

(باب) ۱۷۴

«مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابُ مِائَةِ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ شَامِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَمِعَ خَبْرًا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى تَمِيمٍ فَسَمِعَهُ، كَانَ لَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا بَلَغَهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعشور ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُقَيْبِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عُقَيْبِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّعْمَانِ، عَنْ عُقَيْبِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ قَمِيلٍ ذَلِكَ الْمَسْقُوتُ الْإِنْسَانُ ذَلِكَ الثَّوَابُ، أَوْ يَتْبَعُهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ.

۲۔ وہی معنیوں ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھتر وال باب

صبر

(باب الصبر) ۱۷۵

۱۔ عدۃ من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن الحسن بن محبوب، عن علي بن رطل، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر رأس الإيمان.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

۲۔ ابو علی الأشعری، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن عثمان، عن الحسن بن فضال، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر من الإيمان بمنزلة الرأس من الجسد، فإذا ذهب الرأس ذهب الجسد كذلك إذا ذهب الصبر ذهب الإيمان.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے۔

۳۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، وعلي بن محمد القاسمي، جميعاً، عن القاسم بن محمد الإسفہاني، عن سليمان بن داود التميمي، عن حفص بن غياث، قال أبو عبد الله عليه السلام: يا خلع إن من صبر صبر قلباً وإن من جزع جزع قلباً، ثم قال: عليك بالصبر في جميع أمورك، فإن الله عز وجل بمث تحمداً عليه السلام فأمره بالصبر والرفق، فقال: «واصبر على ما يقولون واخبرهم بحجراً جمبلاً ودرزني والشك في أولي النعمه» وقال تبارك وتعالى: «ادفع بالتي هي أحسن (السيئة) فإذا الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم» وما يلقونها إلا لذين صبروا وما يلقونها إلا ذو حظ عظيم، فصر رسول الله عليه السلام حتى نالوه بالنظام ودموعها، فشق صدره فأنزل الله عز وجل عليه فولد تعلم أنك يصبو صدرك ما يقولون فتسبح بحمد ربك وكن من الشاكرين، ثم كذبوه ودمعوه، فحزن لذلك، فأنزل الله عز وجل: «قد تعلم أنك ليحزنك الذي يقولون فأنهم لا ينكروا بؤسك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون ولقد كذب بت رسول من قبلك فصروا على ما كذبوا وادوا حتى أتاهم نصرنا، فأنزلهم الله عليه السلام فاستبصر، فتصدوا وقد كذبوا الله وتعالى و

كَذَّبُوهُ ، فَقَالَ : قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَاعْلَمِي وَلَا صَبَرْتُ عَلَى ذِكْرِ آلِيهِ : فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَوَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّادَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّا مِنْ ثَقُلٍ ۝ فَأَمْسِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ ، فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بَشَّرَ فِي عَثَرَتِهِ بِالْآيَةِ وَذَوِّصَفُوا بِالْقَبْرِ ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : وَوَجَعَلْنَا مِنْكُمْ آيَةً يُهَدُّونَ بِأَمْرِنَا لِمَا صَبَرُوا وَكَانُوا بِمَا بَيْنَا يَوْمَئِذٍ يَوْمِقُونَ ۚ فَمِنَ ذَلِكَ قَالَ ﷺ : السَّبْرُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَالرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَشَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَوَسَّتْ كَلِمَةً رَبَّنَا الْحُسْنَى عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَبَرُوا وَوَعَدْنَا مَا كَانَ يَسْتَعِزُّونَ بِقَوْمِهِ وَمَا كَانُوا يَمْرُسُونَ ، فَقَالَ ﷺ : إِنَّهُ يُبَشِّرُنِي وَابْتِغَاءً ، فَأَبَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُ كَيْفَ فَأَنْزَلَ [اللَّهُ] : فَتَقَالُوا الشُّعْرُ كَيْفَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخَدَعْتُمُوهُمْ وَأَخْصَرْتُمُوهُمْ وَأَقْعَدْتُمُوهُمْ كُلَّ مَرْغَبٍ ۚ وَوَأَقْلَبْتُمُوهُمْ حَيْثُ يَقِفْتُمُوهُمْ ، فَقَتَلَهُمُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَجْزَأُيَهُ وَجَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا دَخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، فَمِنْ صَبْرٍ وَاسْتَبْتُمْ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَقْبِرَ (اللَّهُ) لَهُ مِقْدَةٌ فِي أَهْدَائِهِ ، مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۳۰ فرمایا ابوہدائد علیہ السلام نے اسے شخص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہے واللہ اعلم
نے بتایا کہ انہار کیا تو اس کی میتابی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پاری ، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار
دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور میرا مددگار کر کے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر
صبر کرو اور پوری طرح اس سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے
اعراض کا اچھے طریقہ سے دفعہ کرو آج جس سے دشمنی ہے محسن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی
مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہ الہی سے راجحہ ملا ہے ۔

پس رسول اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس
سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دن تنگ بنانا ہے پس تم اپنے رب کی حمد
کے ساتھ تیس کر و سجدہ کرنے والوں میں سے ہونا لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی ، حضرت ٹھیکر ہوئے تو خدا نے یہ آیت
نازل کی ، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرنا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں
تمہ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دینے لگے یہاں تک کہ ہماری نصرت
ان کے پاس آئی ، پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا ۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگا اور
اس کو جھٹلایا ۔ حضرت نے فرمایا میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا
خدا کو برا کہنے میں ، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی ، ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تنگن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر اس شخصیت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی حضرت کے آئندہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا: ہم نے ان کو کام بنایا اور ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اس لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیسرے رب کا کلمہ حسن تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انہوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے ادا اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور بارگ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت مسلم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور صبر انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑو، محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤں کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ مَهْشِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّارِحِ رَقَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: الْقَبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ؛ وَلَا إِيمَانُ لِمَنْ لَا قَبْرَ لَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَهْشِي، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُنْذِلِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْقَبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِكَ إِذَا ذَهَبَ الْقَبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد ہے اگر سر کا تو جسم بھی

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّمَالِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي تَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْخَيْرَ حُرٌّ عَلَى جَمِيعٍ

أَحْوَالِهِ، إِنَّ نَابَتَهُ نَابَتُ صَبْرٍ لَهَا وَإِنْ تَذَاكَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْثُرْهُ وَإِنْ أَيْرَوْهُ قَهْرٌ وَاسْتَيْدِلَ بِالنِّسْرِ عُسْرًا، كَمَا كَانَ يُوسُفُ الْعَلِيُّ بْنُ الْأَمِينِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمْ يَشْرَوْخِرَ يَتَهُ أَنْ اسْتَعِيدَ وَقُهِرُوا يَسْرَوْتَهُ تَعَزُّوهُ ظِلْمَةً أَلْبَحَتْ وَوَحَفَتْهُ وَفَانَاةً، أَنَّ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَلُ الثَّانِي لَهُ عَبْدًا بَعْدَ إِذْ كَانَ لَهُ مَالِكًا، فَأَرْسَلَهُ وَوَجَّهَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الْقَبْرِ يُعْقِبُ خَيْرًا، فَأَمْسِرُوا وَوَيْسُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الصَّبْرِ تَوَجَّرُوا.

۶۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اگر آدم و تمام جالتوں میں آزاد و رہتا ہے اگر اس پر کوئی معصیت آتی ہے تو اس پر صبر کر لے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تو مگر ہی حسرت سے بدل جائے تو میں جیسے مدین و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حسرت پسندی سے نہیں رکھا وہ مغلوب ہونے سے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کہتے ہیں کہ تارک اور وحشت ہے انھیں کوئی نقصان پہنچتا یا مہم ہمسایہ کسی خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے دم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُكْتَبٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ حَمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَلَجَتْ مَحْفُوقَةٌ بِالنَّكَارَةِ وَالْقَبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى النَّكَارَةِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَتْ مَحْفُوقَةٌ بِاللَّذَائِثِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَغْلَى نَفْسَهُ لَدُنَّهَا وَشَبَّوَتْهَا دَخَلَ النَّارَ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت نکالیفت سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے نکالیفت دنیا پر صبر کیا وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گرا اور اسے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَلَّتِ الْمَلَأَةُ عَنْ مَعِينِهِ وَالشَّرْكَاءُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْبِرُّ مَطْلًا عَلَيْهِ وَيَتَجَسَّى الْقَبْرُ نَاجِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ السَّكَنُ الْكَفَّانُ يَلِيَانِ مَسْأَلَتَهُ قَالَ الْقَبْرِ لِلْمَلَأَةِ وَالرَّكَاءِ وَالْبَرِّ: دُونَكُمْ سَاجِدَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونُهُ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے

اور نکاتِ باطنِ طرغِ اندیشہ کی اس پرسائی کے ہوتے ہیں اور مہرِ گرثہ گیر ہوتا ہے جب مشکِ دیکھ کر تے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو مہرِ نماز و زکات دیکھ کر کہتا ہے، اگر تم اس کو نہایت نہیں دلا سکتے تو بھلاؤ میں اس کے کئے کا قیام نہ ہوں۔

٩ - عليّ، عن أبيه، عن جعفر بن عمار الأشعري، عن عبد الله بن ميمون، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: دَخَلَ أَهْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّجْدَةُ: فَإِذَا هُوَ يُرْجَى عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، كَتَبَ خَزِينٌ، فَقَالَ لَهُ أَهْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا لَكَ؟ قَالَ: يَا أَهْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ أُمِيتَ يَا بَنِي إِدْمَةَ وَأَخْشَى أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجَلْتُ، فَقَالَ لَهُ أَهْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّيْرِ تَقْدَمَ عَلَيْهِ عَذَابُ النَّبَرِ فِي الْأُمُورِ بَيْنَ الرِّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَإِذَا فَارَقَ الرِّأْسَ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَارَقَ النَّبَرَ الْأُمُورَ سَلَسَتْ الْأُمُورُ.

۹؎ خیرایا جعفر صادق علیہ السلام نے کاسیر المؤمنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ داداؤں مسجد پر ایک شخص نے نہایت مخزون و مٹھوم کو اپنے خراج کیا حالت میں اس نے کہا ہا، بھائی! اگر آپ نہ کہہ سکتے تو حد درجہ دل شکستہ پہن کر خراج تقویٰ اور صبر سے کام لے کر صبر سے کام آئے گا (تورنے والوں سے متفرق ہو کر اس معاملت میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سرکا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

١٠ - مُحَمَّدٌ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ : عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَسِبْتَ مِنَ الْحَقِّ ؟ قَالَ : قُلْتُ جِئْتُكَ وَنَالَكَ وَقَعَ عَلَيَّ دِينُ كَثِيرٍ وَدَعَبَ مَالِي . وَرَبِّي الَّذِي قَدَّرَ مِنِّي هُوَ أَقْضَى مِنْ دَعَابِ مَالِي . فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَخْرَجَنِي مَا قَدَّرْتُ أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصَيَّرَ مُجْتَنِبٌ وَإِلَّا تَصَيَّرَ يُنْفِئُكَ اللَّهُ مُتَقَادِرٌ ، رَاحِبٌ كُنْتُ أَمْ كَارِهُ .

۱۰۔ دواؤں کے ہتھیار امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کسالی گزشتہ تمہیں مجھ سے کس چپڑنے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر وفدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا دل گیا اور قرض میرے اوپر ہے دوسرے مال کے بدلے نہ یاد ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا تو میں اسے نہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر میرے دو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر میرے دو گے تو اچھے راضی ہو یا ناراض مقادیر اللہ تو نافذ ہو کر ہیں گے۔

١١- محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن سنان، عن أبي الجارود، عن الأصمعي قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليهم: القبر صبران: صبر عند المصيبة، حسن جميل وأحسن من ذلك

الْقَبْرِ عِنْدَمَا خَرَّ اللَّهُ مَرَّةً بِلَيْلٍ عَائِلٌ رَأَى الْوَلَدَ فِي كُرْبَانٍ : وَكُرْأُوهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمَسْبِيَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ عِنْدَ مَرَّةٍ عَائِلٌ قَبْلَهُ حَاجِزًا .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے روایت کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا صبر و وطن کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز کا ہے جو اللہ نے تجھے پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر میں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنِ الْخَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ : عَنِ النَّبَاشِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنِ الْقُرَظَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَبَّحْنِي عَلَى النَّاسِ ثَمَانِ لَأَيُّامٍ أَمْلَأُ فِيهِ الْإِبْرَاهِيمَ وَالْجَنَّةَ ، وَلَا أَلْفَنِي إِلَّا بِالْمَسِّ وَالْخُلِّ ، وَلَا أَمَحَبَّةً إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الْقَبْرِ ، وَأَبْجَاعِ الْهَوَى : قَمْنٌ أَوْ ذَكَ ذَلِكَ الرَّحْمَانُ قَمَّصَرٌ عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْيَمْنَى وَصَبَرٌ عَلَى الْبَقْعَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرٌ عَلَى الدَّلِيلِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعَمَلِ أَنَاءَ اللَّهِ ثَوَابٌ خَمْسِينَ يَدَّ يَمُنْ وَمَنْ صَدَّقَ بِهِ .

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہوا شہادت دے گی کہ مگر تم نے اور علم کرنے سے اور مالدار کی حاصل نہ ہو گی مگر غصب اور سب سے اور بہت نہ ہو گی مگر دین سے غارت ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیہ پر صبر کرنا چاہیے۔ ورنہ غائب کیا اسے تو مگر پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے بعض پر راز غائب کیا اس کو بہت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیے ورنہ غائب کیا اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پھاس ایسے صدیقیوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳۔ يَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَهْرَانَ : عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ : عَنْ عَمْسَى بْنِ إِسْهَرٍ : عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيٍّ بَنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ حَمَمَنِي إِلَى مَدِينَةٍ وَقَالَ : يَا أَيُّهَا أَبُو سَهْلٍ يَا أَوْسَ بْنَ أَوْسَانَ يَا أَبِي حَبْنٍ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرْنَا أَبَاهُ أَوْسَانًا بِمَا يَأْتِيهِ أَشِيرَ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرَأً .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور زمانہ ان کو وصیت کیا ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱۴۔ عَنْ أَبِيهِ (عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : الْقَبْرِ مَتَبْرَأِينَ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَبَلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَدْعُ عَنِ التَّحْلِيمِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر و درجہ کا ہے صبر کرنا بلا پر صبر و صبر ہے اور دوزخ و صبر میں صبر ہے پر صبر کرنا افضل ہے۔

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شَيْخٍ الْكِنَانِيُّ ، بِرَفْعٍ أَلْحَدَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ : صَبْرٌ عَلَى الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ التَّقْيِيبِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا وَحَسِنَ عَزَائُهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثِيئَةً وَدَرَجَةً مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتًّا وَثَلَاثِيئَةً وَدَرَجَةً مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تَحْوِمِ الْأَنْبِيَاءِ إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ التَّقْيِيبِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتًّا وَثَلَاثِيئَةً وَدَرَجَةً مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ دَرَجَةِ لَا رَيْبَ فِيهَا إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کا تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر غامت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لئے تین سو درجے معین کرے گا جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان زمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لئے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حد کو عرض سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حد زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنْ آتِيَنِ الْمُفَضَّلَ وَأَعَزِّيَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ : أَتَمُّ الْمُفَضَّلِ السَّلَامُ وَقُلْ لَهُ : إِذَا قَدْ أُعْجِبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبْرُنَا ، فَإِذَا صَبَرْنَا ، إِذَا أَتَانَا أَمْرًا وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ مادی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے محلے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر جس مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم سے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي حُمْزَةَ

النَّبَايَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ أَتَى مِنْ أَتَوَيْهِمْ يَتَلَمَّ فَمَسَّرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِنْ آخِرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۷۔ اس ابو محرز سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر مبرکے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملے گا۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ عَشَائِرِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتُمْ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَضَارَتْ عَلَيْهِمْ وَهَلَا ، وَأَتَتْهُ قَوْمًا بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا ، فَضَارَتْ عَلَيْهِمْ نَعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاعُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ الْقَسْبِ بْنِ شاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الصَّامِدِ ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ ، عَنْ أَبِي مُسَاوِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْكُرُوا» مَا يَرْوَاهُ قَالَ : اشْكُرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ . وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَرْوَاهُ عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق سے ایمان والوں کو مبرک و اور انتہائی مبرک و فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ حَبِيبِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَشِيرِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الْمَسِيرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَنَقَطَرُوا النُّومُ كَمَا تَنْقَطَرُ الْيَتِيمَةُ عَلَى الْوَلَدِ .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے مبر پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح اٹھاسنت بچہ پر گرنے لگے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ النَّجَّارِ ، عَنْ سَنَوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَشَّارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «فَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ» إِنَّهُ جَمَلَتْ

الدُّنْيَا بَيْنَ عِبَادِي قَرْضًا ، وَمَنْ اقْرَضَنِي مِنْهَا قَرْضًا اَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاجِدَةٍ عَقْرًا اِلَى سِتْمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَا يَشُكُّ مِنْ ذَلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يَقْرَضْنِي مِنْهَا اقْرَضَا فَاَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا [فَسَبْرًا] اَعْطَيْتُهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ : ثَوَاعِيظَ وَاجِدَةٍ وَمِنْهُنَّ مَلَائِكَتِي لِرِسْوَائِهَا مِنْهَا ، قَالَ : ثُمَّ ثَلَاثُ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ اِذَا اُمْسَاتَتْهُمْ مَعْشِرَتُهُمْ قَالُوا اِنْ شَاءَ اِلٰهُيْهِمْ رَاجِعُونَ ه اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَيَذَرُوهُمْ وَاجِدَةً مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ : وَرَحْمَةً لِمَنْ تَلَّاهُ ، وَاُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمُ الْمُهْتَدُونَ ، ثَلَاثٌ ثُمَّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : هَذَا لِمَنْ اخَذَ اللَّهَ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدس میں فرمایا میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرضِ حد کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرضِ حد دیا یعنی ستمی بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے کسابت سوکھ دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھ قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دلی توفہ میرے اس علیہ کو پسند کریں پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی ، ان لوگوں پر جب کوئی معصیت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا دودن (۲) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تم کوئی سی کی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ، عَنْ اَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الْفَارِسِيِّ ، عَنِ اَنَابِيئِ بْنِ عَمْرٍا ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : مُرُوْهُ الْقَبْرِ فِي خَالِ الْحَاجَةِ وَالْعَاقَةِ وَالْتَمَعُوْهُ وَالْوَلَا اَكْثَرُ مِنْ مُرُوْهِ الْاِعْطَاءِ ،

۲۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو ان مردی سے صبر دکھانا وقتِ حاجت وفاقہ پاداسی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو صفا کرنے سے ۔

۲۴۔ اَبُو عَلِيٍّ الْاَشْرَجِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ النُّعْمِ ، عَنْ غَفِرِ بْنِ شَيْخٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِي جَعْفَرٍ ؑ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ مَا الْقَبْرِ الْجَمِيْلُ ؛ قَالَ : ذَلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فِیْهِ شَكْوَى اِلَى الشَّائِسِ .

۲۵۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا میری جیل کیسے فرمایا وہ میری جیل میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

۲۴۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيَْادٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَدِيٍّ سَمَاعَةَ، عَنْ بَعْثِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَاةَ، عَنْ أَبِي الثَّمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، أَذْأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَا يَبْعُدُ الْعَبْرَ لِيَوَاقِبِ الذَّهْرَ يَنْجُوَ.

۳۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس نے مصائب زمانہ پر صبر کیا زمانہ اسے عاجز کر دے گا۔

۲۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ بَعْثِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا مُسِّرُّ وَشَيْعَتَا أُسْبَرِيثَ، قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ خَارِجَتَاكُمْ أُسْبَرِيثَ وَنُكْتُمُ؟ قَالَ: لِأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا تَعْلَمُ وَشَيْعَتَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَتَلَمَّوْنَ.

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو بولتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں ہاد جودا علی کے۔

ایک سو چھترہواں باب شکر

۱۷۶۔ (بَابُ الشُّكْرِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشُّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْفَائِضُ الشَّاكِرُ، لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَأَخْرِ الْغَائِمِ الْمُخْشَبِ؛ وَالْمُتَمَنِّئُ الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَأَخْرِ الْمُتَبَلِّغِ الشَّائِرِ؛ وَالْمُتَمَنِّئُ الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَأَخْرِ الْمُتَحَرِّمِ الْمُنَاجِعِ.

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روز حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور شدت شکر گزار کو ایسا جو میرا سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے کا شکر گزار اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو تائب ہے۔

۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرِ فَقَرَنَ عَنَّا بَابَ الْيَزَادَةِ.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَنْمُزِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ: اشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْتُمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ، فَإِنَّهُ لَا زَوَالَ لِلنِّعَمَةِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَا بَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ: الشُّكْرُ زِيَادَةُ فِي النِّعَمِ وَأَمَانٌ مِنَ الْبُخْرِ.

۴۔ فرمایا ابو محمد علیہ السلام نے کہ قرابت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقا نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور بخر سے امان ہے۔

۵۔ مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْجَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ: الثَّنَائِي الشُّكْرُ مِنَ الْآخِرِ مَا لِلْمُتَلَيِّ الصَّابِرِ، وَالْمُعْطَى الشُّكْرُ مِنَ الْآخِرِ كَالْمُخْرَجِ مِنَ الْغَائِبِ.

۶۔ ابو جعفر ابو محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ شکر کا اجر وہی ہے جو سیراب کا ہے اور عطا کرنے والے شکر کا اجر وہی ہے جو جو محروم قانع کا ہے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصَنِ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ أَشْجَابٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا يَنْفَعُ رَبَّكَ فَحَقِّقْهُ» قَالَ: الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: فَحَقِّقْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ.

۸۔ مادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر و فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کہ جس نے تم پر فیض کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا یہ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

۹۔ حَقِيقَةُ بْنُ دِيَاوٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي نَصْرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُنْسِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟

فَالَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى أَتْرَافِ أَسَابِغٍ وَرَجُلَيْهِمَا تَزَلُّنَ اللَّهُ مُبْتَخَنَةً وَتَمَالِي :
 ۵۔ مَا أَتَزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِيَتَفَنَّى :

۳۲/۳

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں اس کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعبد میں کیوں ڈالتے ہیں وہ انہیں اس کے اگلے کھیلے گا، سب معات کر دیے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وہی نازل فرمایا اسے میرے ظاہر بندے میں سے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنْ أَبِي الْتَغْطَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ثَلَاثٌ لَا يَشْتَرُ مَعْمُورٌ شَيْئًا : الدُّعَاءُ ، يَشْتَدُّ الْكَرْبُ ، وَالْإِسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۸۔ میں نے سنا حضرت ابو محمد اللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، لگ و لگ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت الشکر اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَلَةَ عَنْ مُنَادِيَةَ بِنْتِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الْيَاذَةَ ، يَقُولُ اللَّهُ عزَّ وَجَلَّ : وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ .

۸۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا أَنْتُمْ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمْدِ اللَّهِ ظَاهِرًا يُلَاسِيُوهُ فَلَمْ يَكَلِّمْهُ حَتَّى يُؤْمَرَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو محمد اللہ علیہ السلام نے جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ هِشَامٍ

۱۱۴/۱۲

عَنْ مُتَيْسِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شُكْرُ النِّعَةِ اجْتِنَابُ الْمَخَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے کہ عورت سے بچا جائے اور پورا شکر یہ ہے کہ تہنہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

٥٩١ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُسْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ - وَإِنْ عَظُمَتْ - أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا».

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو تو قدامتِ عز و جل کی حمد کرنا ہے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ لِلشَّكْرِ حُدُودٌ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِرًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ وَفَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيهَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَتَّى إِذَا هُوَ وَمِنَهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «مُتَعَانِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ» وَمِنَهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلَ مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ » وَقَوْلُهُ : رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا .

۱۲۔ ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجا لائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا: ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا اللہ کا حمد کہ ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اول و مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس اہل مال پر جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی ذکوۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے جو پایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہو اے میرے رب مجھے مبارک بنادے میں انار اور تو انار سے دانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ میں فرمایا ہے کہوں اے میرے رب پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور مرد قتلہ کی جگہ سے نکال اور ایک غائب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا۔ لیکن ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا ہوں اور اس کی حمد بجالائے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلْدَفٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

۴۳/۴۹
موسنون

سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمَدَنِي عَلَى الْيَمْعَةِ فَقَدْ شَكَرَنِي وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ الْيَمْعَةِ .
۱۳۔ عمر سے مروی ہے میں نے امیرِ مومنین علیؑ سے شکر کیا جس نے خدا کا شکر ادا کیا اور محمدؐ افضل ہے اس نعمت سے۔

۱۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَلَوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِي بِنِعْمَةٍ سَعَرْتُ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ، إِلَّا أَذْنَى شُكْرُهَا .
۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت سے چھوٹی جو یا بڑی اور دوہرے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَمَرَّهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَذَى شُكْرُهَا .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکر یہ ادا کیا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الرِّجْلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَسْمُوهُ عَلَى فَيْهِ فَيَسْمُوهُ ثُمَّ يَشْرَبُ فَيَسْجِدُ وَهُوَ يَسْتَبِيحُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ، فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ عَرْقَ وَجَلٍّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم سے ہے پاؤں کا عرق کے کھانے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لے اور ہم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیچے پھر زبان کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ کھائے اور تھوڑا سا پیچے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا۔

۱۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ أَنْ يَرْزُقَنِي مَا لَا يَرْزُقُنِي وَإِنِّي سَأَلْتُكَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا أَوْ زَوْجَةً وَلَدًا وَسَأَلْتُكَ أَنْ يَرْزُقَنِي دَارًا أَوْ زَوْجَةً وَفَدَخَفْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ اسْتِغْنَاءًا . فَقَالَ: أَمَّا - وَاللَّهِ -

مَعَ الْعَمَلِ فَلَا.

۱۷۔ عمر بن خطابؓ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دیا میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر محمدؐ خدا کے ساتھ ہے تو کیا نہیں ہے۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُقْبٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدْ سَاعَتْ ذَابْتُهُ، فَقَالَ: لَيْتَ رَايَ اللَّهُ عَلَيَّ لَا أَشْكُرَنَّ اللَّهَ حَقَّ شُكْرِهِ قَالَ: فَقَالَتْ أُمِّي يَا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: جُعِلَتْ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ: لَا أَشْكُرَنَّ اللَّهَ حَقَّ شُكْرِهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَلَمْ تَسْمَعْ بِي قُلْتَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ؟

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت حاکمؓ کو راگم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تو خولؓ نے دیر بعد وہ لوگ حضرتؐ نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں۔ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹۔ عُقْبَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الْمُتَمَسِّكِ الْحَسَّائِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسْرُهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ الْبَيْعَةِ، وَإِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَفْتَنُهُ بِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَلٍّ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر سے مسرت مائل ہوتا تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد ادا کر جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخُرَّازِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا تَنَزَّلْتَ إِلَى الْمَنَابِلِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسَمِّعَهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَكَوَشًا فَقُلْ: قَالَ: مَنْ قَالَ ذَلِكَ لَمْ يَمُتْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ أَبَدًا.

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کہان تک آواز نہ پہنچائے کہ جو حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچالیا جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہہ گا تو وہ اس بیماری میں بھی مبتلا ہو گا۔

٢٦ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَاعَةَ : عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ عَنْ أَبِي بِنِ عُثْمَانَ، عَنْ
حَفْصِ بْنِ الْكَاسِبِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ رَأَى مُتَيْلًا يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَدَلَ
عَنِّي مَا بَلَغَكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ يَا فَاضِلُ» ، اللَّهُمَّ عَافِنِي مِمَّا أَتَيْتَنِي بِهِ ، إِلَّا تَهَيَّئْ لِي بِذَلِكَ الْبَلَاءَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہؓ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور ابھی صحت مجھے تم پر نصیبات دی، خداوند افرجے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مریض میں کسی مبتلا نہ ہو گا۔

۲۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَوَانِيئِي وَانْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أُخْشَى وَلَا أَفْخَرُ وَلَكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ.

۲۲۔ فرمایا صادق اہل محمد نے جب ترک کیا یہ یاد کرو دیکھو در آخر کیا کہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کچھ خداوندان میں نہ اس بیمار کا دعا کی اڑا کا چھو اور نہ اپنی صحت پر فخر کرو تاہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

٢٣ - عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ فَأَحْبِدُوا اللَّهَ وَلَا تَسْتَمِئُوا مِنْهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْضُرُهُمْ .

۲۳۔ فرمایا: ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سائلے کہو: میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنئے اسے اسے بخشنے کا۔

۲۴ - عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ سَبَّحَ عَلَى نَافِقٍ لَهُ : إِذَا تَزَلَّ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا تَنَزَّلَ رَكِبَ فَاثْنَا عَشَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتَ نَسَمَةً قَبِيحًا لَمْ تَسْمَعْهُ ، فَقَالَ تَمَّ اسْتِبْرَأْتُكَ جِبْرِيلُ عليه السلام فَبَسْرَنِي بِشَارِبِ رِيحِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَسَجَدَ لَهُ شُكْرَ الْإِكْلِ بِشْرَى سَجْدَةٍ .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے وہ پانچ سہمے گئے۔ جب سوار ہوئے لنگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! شایع آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کہو گھر میں ہیں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر شرت بر خدا کو شکر ادا کیا۔

۲۵۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ذَكَرْتَ أَحَدَكُمْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَتَنَعَّ حَدُّهُ عَلَى التَّرَابِ شُكْرًا لِلَّهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَاكِبًا فَلْيَتَنَزَّلْ فَلْيَتَنَعَّ حَدُّهُ عَلَى التَّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرْ عَلَى التَّنَزُّلِ لِلشَّهَرَةِ فَلْيَتَنَعَّ حَدُّهُ عَلَى قَرْبِهِ وَ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَتَنَعَّ حَدُّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسار و منہ پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سوار سے اتر کر اپنا رخسار خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کرا فسخ ایسا کرے میں نے اسے تو چاہیے کہ قریب زمین پر رخسار رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی سبیل پر رکھے کہ جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجالائے۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَسْبِرُّ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ نَسِيَ رُحْلَهُ عَنْ ذَاتَيْهِ ، فَقَرَّ سَاجِدًا ، قَائِلًا وَأَمَّا أَنَا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكَبَ ذَاتَيْهُ فَقُلْتُ : سُبْحَانَكَ فَإِنَّكَ قَدْ خَلَعْتَ السُّجُودَ ، فَقَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ نِعْمَةَ اللَّهِ بِهَا عَلَيَّ فَأَخْبَيْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي .

۲۶۔ ہشام ابن ابراہم نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سوار سے اپنے پیرا تار سے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپ پر سدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طویل دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آئی کہ میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام سَاجِدٍ الشَّامِيَةِ فِيهَا أَعْلَمُ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيهَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْنِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَدَّعْتُ أَنْتُمْ وَهُوَ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شُكْرُكَ حَقٌّ عَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ مِنِّي .

۲۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وہی کی خدا نے موسیٰ کو اسے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اسے میرے پروردگار میں کیوں کرتا رہا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار خدا نے تم پر دیا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸۔ ابنُ اُمی عُمَرُ، عَنِ ابْنِ دُلَاجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَعْلَبِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ: «اللَّهُمَّ مَا أَتَجَبْتُ مِنْ رَيْبَةٍ أَوْ عَاقِبَةٍ مِنْ دِينٍ أَوْ دُنْيَا هَوْنِكَ وَخَدْلٍ لِأَشْرَافِكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَكَأَنَّكَ تُبَاهِي عِلْمِي يَأْتِي حَتَّى تَرْضَى وَبَعْدَ الْإِشَاءِ قَابَلْتُكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ أَتَيْتَ مُكْرَمًا نَعِمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ».

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو اس بارگاہِ اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عاقبت اس صبح کو پا لے ہے وہ اسے وعدہ لاشریک ذاتِ تباری طرف سے پالے ہوئے مراد اور حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر ادا کر اسے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹۔ ابنُ اُمی عُمَرُ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ نُوحٌ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ إِذَا أَصْبَحَ، فَسَمِعَنِي بِذَلِكَ عَبْدًا شَكُورًا. وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَكَنَ اللَّهُ تَجَارًا.

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نوح صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اس لئے خدا نے ان کا نام بندہ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدیق کی نجات پائی۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّظِيمِ بْنِ عَقْبٍ، عَنِ الْيَسْقَرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَصَايَ الذُّهْنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزَنٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعَبْدٍ مِنْ عِبِيدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَفْكُرتَ فَلَنَا، يَقُولُ: بَلْ شَكَرْتُكَ يَا رَبِّ، يَقُولُ: لَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ، ثُمَّ قَالَ: أَفْكُرتُمْ فِي أَشْكُرْكُمْ لِيَالِسَ.

۳۰۔ فرمایا علی بن ابراہیم نے کہ اللہ تعالیٰ ہر دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کچھ گا تو اسے اللہ کا شکر ادا کیا وہ کچھ گا اسے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کچھ گا جب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستھتر وال باب

حسن خلق

(بابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ عَسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَالِحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا يُؤْتَمُّ فِي مَهْرَاجِنِ امْرِئٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ شخص جس میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا۔

۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ أَبِي دَلَّالٍ الْحَسَّاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: أَرْبَعٌ مِنْ كُنْزٍ فِدَا كَمَلِ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَلْبِهِ ذُنُوبٌ أَلَمَ يَنْقُضْهُ ذَلِكَ، [قَالَ] وَمَعَا الْعَيْدُ وَأَذَاهُ الْأَمَانَةُ وَالْحَبْلُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سرے پر ایک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے تین ترس نقصان نہیں گئے اور وہ چار صدقہ ادا سے امانت، حیا اور حسن خلق ہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ؛ عَنْ عُبَيْدَةَ النَّبْدِيِّ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: مَا يَقْدُمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَلِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسُ يُخْلِفِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

ہیں کہ وہ اپنے حسنِ خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَحْمَرِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ذَرِيجَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ أُخْرَى الثَّامَةِ الْعَامِ .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پچیس ہزار ہے جو ایک قائم امید روزہ دار کا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلَجُّ بِهَا مَنِي الْجَنَّةِ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثْلُ الْخُلُقِ كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ ^(۱)

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَعْمُرَانِ الْقَبْرَ وَيَرْبِذَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بیک اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمریں کو بڑھاتے ہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى نَبِيِّنَا ﷺ : الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثْلُ الْخُلُقِ كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے نبی اسرار کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَتَى الْعَهْدَارِينَ قَائِلًا : [يَا أُمَّه لَمْ يَخْفِرُوا شَيْئًا وَكَسَبُوا ذَلِكَ] إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْقِلُ حَدِيثَنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَأَنَّمَا نَتَرَبَّ بِه فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : وَلَيْمَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لِحَسَنِ الْخُلُقِ ، أَتَشْنُونِي بِتَدَجٍّ مِنْ مَاءٍ ، فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَذْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ، ثُمَّ رَمَتْهُ عَلَى الْأَرْضِ رِشًا ، ثُمَّ قَالَ : اخْفِرُوا ، قَالَ : فَحَقَّرَ الْحَفَّارُونَ ، فَكَأَنَّمَا كَانُوا رَمَلًا يَتَهَيَّأُونَ عَلَيْهِمْ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب زمین میں ایک شخص مر گیا تو لوگوں نے اسے مگر قبر نہ کھود کے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے ہم یہ پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا تو اسے نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر پھیر دیا، مٹی ریت کی طرح سمجھو ہی ہو گئی اور لوگوں نے قبر کو کھودا۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ مِنْهُ يَتَمَتَّعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهُ ، فَيَمْنُهُ - حَبِيبُهُ - يَمْنُهُ رَيْبُهُ ، فَقُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ الشَّجِيحِ هُوَ مَوْجُوبٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرُهُ ، وَصَاحِبُ الْيَسَةِ يَتَدَبَّرُ عَلَى الطَّاعَةِ تَدَبُّرًا ، فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشخون ایک علیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبی ہیں اور بعض بالقصد میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبی، خوشخون جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر پر طاعت نہیں رکھتا اور صاحب تیر جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

۱۳۔ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُعْطِيَ الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، يَتَدَوَّعَا بِوَدَّهِ .

۱۴۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسن خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مہاجرین اللہ کو خواہ صبح کو چار بار کہے یا شام کو۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّابُوسِيِّ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَثَارَ أَغْذِيَةِ أَخْلَاقٍ مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَسْبِشَ أَوْلِيَائُهُ مَعَ أَغْذِيَةِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

ذہبی: دایمہ آخری : وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَاتَرَكُوا وَلَيَسَّ لَكُمْ الْفَتْوَى .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو ماریا اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ كَابِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا خَالَطَ النَّاسَ فَبَيْنَ اسْتَقَمَّتْ أَلْسِنَةُ أَحَدٍ مِنْ أَتَابِيسِ الْأَكَاثِ يَذْكُرُ الْمَلِيكَ عَلَيْهِ قَالَهُ : فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّعْظِيرِ مِنَ الْبَيَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيَقْبَلُهُ [حُسْن] خَلْقِهِ وَرَجَّةَ الْعَامِيَةِ الْغَائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جمل ذکر و عمل استقامت رکھتے ہوئے تھا رہا تھا اور اچھا ہونا چاہیے یعنی اس سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبارت کم ہو اور غلطی اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم الین دفعہ در کا درجہ عطا کرتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَحْرِ السَّعْطَالِ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا بَحْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرُ ثُمَّ قَالَ : أَلَا خَيْرٌ لَكَ بِحَدِيثٍ مَأْثُورٍ فِي أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَ جَالِسٍ فِي التَّسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهَوَافِيمُ ، فَأَخَذَتْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ تَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئاً حَتَّى قَمَلَتْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفُهُ ، فَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ وَجَّهَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَقُلْ اللَّهُ بِكَ وَ قَمَلْ حَسْبَيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَأَتَقُولِينَ لَهُ شَيْئاً وَلَاهُو يَقُولُ لَكَ شَيْئاً ، مَا كَانَتْ حَاجَتِكَ إِلَيْهِ ؛ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرِيضاً فَأَرْسَلَنِي أَغْلِي لَأَحْذِ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ، [لَأَيَسْتَنْقِيَهَا] ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَخَذَهَا دَأَى قَلَامٌ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ أَنْ أَخَذَهَا وَهَوَيْرَانِي وَأَكْزَمْتُ أَنْ أَسْتَأْذِنَ فِي أَخِيحَهَا فَأَخَذْتُهَا .

۱۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اسے بحر خوش خوئی اپنے صاحب کو خوش مال رکھتے ہیں پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہل مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور فرمایا ایک دن رسول اللہ میں شریف فرما کر کے انصاف میں سے کسی کا کینہ آئی اور اس کا آتا کھڑا ہوا تھا اس کیڑے حضرت کے پاس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کیڑے نے تو حضرت سے کہہ کر کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کیڑے نے تین بار میاں میں جھل کیا۔ جو سنی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے ہاس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جا کر لاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بڑا ہوتو نے تین بار رسول کو پریشان کیا تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے اس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے مگر وہاں نے مجھے اس نے بھیجا ہے کہ میں حصول شفا کے لئے حضرت کے ہاس سے ایک ٹکڑا لاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جا کر اس طرح مال کیا

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْحَنَمِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَانِيْلَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا الْمُؤْمِنُونَ أَكْثَرُهَا الدِّهْنَ بِاللَّوْنِ وَ يُؤْلَقُونَ وَ تَوَلَّوْا رِجَالَهُمْ.

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اندر سے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اردان کے گھروں میں بہانوں کے لئے برگ ہے۔

۱۷۔ رِجْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ ذِيَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقُدْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: الْمُؤْمِنُ مَالُوفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَالُفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

۱۷۔ فرمایا ابو محمد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے، بہتر اس کے لئے جو دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ حَسَنَ الْخُلُقِ يَتَلَقَّ بِسَاحِبِ دَرَجَةِ الشَّيْخِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم اہل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سوا کھتر وال باب

نشادہ رومی

((بَابُ حُسْنِ الْبَشْرِ)) ۱۷۸

۱۔ رِجْدَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِّبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْمَوْا النَّاسَ

يَأْمُرُ الْإِكْمَ فَالْقَوْمُ يَطْلُقُوهُ وَحَسَنَ الْبَشِيرِ
وَرَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: يَا نَبِيَّ هَلْ لِي بِهِ؟

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد عبد المطلب تم اسال سے لوگوں کو خوش ذکر پاؤ گے
لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کثادہ روئی سے ملو۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بن عبد المطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ وَهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنِ اتَى اللَّهَ بِوَجْهِهِ مِنْهُنَّ أُجِبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةُ: الْإِثْقَالُ مِنْ إِقْنَانٍ، وَالْبَشَرُ لِيَجْمَعَ الْعَالَمُ نَوَافِلَ مِنْ نَفْسِهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہوا اسے دینا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي صَبْرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْسِنِي، فَكَانَ فِيهَا أَوْسَانٌ، قَالَ: أَلْبَى أَخَاكَ بِوَجْهِ مُنْبِطٍ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمائیے مجھ کو اور باتوں کے حضرت نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَصْحَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حُدِّثَ حَسَنُ الْخُلُقِ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ جَنَاحُكَ، وَثَلَاثٌ كَلَامُكَ، وَثَلَاثٌ أَخَاكَ بِبَشِيرٍ حَسَنٍ.

۵۔ کہنے امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا حسن خلق کی حد کیا ہے فرمایا ملافت کرنے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِفْعَةَ، عَنْ قُسَيْبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْمَعْرُوفَ وَحَسَنَ الْبَشِيرِ يَكْنِيَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبَحْلُ وَعَبُوسُ الْوَجْهِ يَتَعَدَّانِ مِنَ اللَّهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے مخاطبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور نکل اور ترش روی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَسَنُ الْبَشِيرِ يَذْهَبُ بِالشَّخْمَةِ .

۶۔ فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روی کی نیکو دل سے دور کرتے ہیں۔

ایک سو اُناسی وال باب

صدق اور امانت

۱۴۹ (بَابُ الصِّدْقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا يَصِدُّ فِي الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

۲۔ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَعَبِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تَقْرَأُوا بِسْمَانِيَّمْ وَلَا بِسْمَانِيَّمْ ، فَإِنَّ الرُّشْدَ رُبَّمَا يَهْجُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ حَتَّى لَوْ تَرَكْتُمُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنْ اخْتَبَرُوهُمْ عِنْدَ صَدَقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دھوکہ دہاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا عرصہ ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزاد و گفتگو کی صداقت اور ادا کرنے آتا ہے

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُنْسَى الْحَسَّائِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ وَكُنِيَ عَمَلُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان کچھ ہے اس کا عمل پاک مان ہے

۴ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْقَيْصَانَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلِهِ دَخَلَ عَلَيْهِ : تَعْلَمُوا التَّوَقُّفَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴۔ راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلے ہیں یا حضرت کے پاس آدابِ گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیان حاصل کرو۔

۵ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَثْمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبٍ يُغَرِّقُكَ الْإِلَاحَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنْ جَعَفَرُ بْنُ عَجَّ يَقُولُ لَكَ : انْظُرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَالزَّمْهُ ، فَإِنْ عَلَيْنَا عليه السلام إِشْمَاعُ بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسِنِّي الْحَدِيثِ وَلِذَا الْأَمَانَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ محمد بن یحییٰ نے بتایا ہے کہ آپ کو سلام کہنا ہے فرمایا اس پر ابو تم پر سلام ہو جب تم محمد بن عبد اللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہہ ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ کے تقرب حاصل کیا اور اس کے لئے لازم قرار دیا اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرتا ہے۔

۶ - يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِشْمَاعِيلَ الْبَسْرِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا فَضِيلُ إِنَّ الشَّيْخَ أَوَّلُ مَنْ يُصَدِّقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتَصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ
۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیلؓ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے صدق کو ماننا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

۷ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَتَّوْرٍ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِشْمَاعُ بْنُ يَسَارٍ صَادِقٌ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلًا فِي مَكَانٍ فَانْتَهَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً فَسَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقٌ الْوَعْدِ ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّجُلَ أَنَا هَذَا فَقَالَ لَهُ إِشْمَاعُ بْنُ يَسَارٍ مَا زِلْتُ مُنْتَظِرُكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الودہ ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس نے خدا نے ان کو صادق الودہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ بْنِ سَمُوَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا رَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَفْتِي حَتَّى يَكْتَبَ اللَّهُ وَتَقْرِبَهُ ^(۱)

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے ربیع انان راست گوئی کر کے تا ایسا کہ اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو کہنے بغایت راست گوئی زبان دیں ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

۹۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَشْخَانَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي نَسِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ التَّائِبَ لَيَسْتَفْتِي حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ السَّادِقِينَ وَيَكْتَبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَافِرِينَ فَإِذَا اسْتَفْتَى قَالَ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ: سَدَقَ وَبَرٌّ! وَإِذَا كُتِبَ قَالَ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ: كَذَبَ وَفَجَرٌ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے پتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کا اور جھوٹے کے متعلق پتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور نفاق میں ہوا۔

۱۰۔ عَنْهُ: عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ دَرَبِنْ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْقَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كُونُوا دُعَاءَ لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ السَّيِّئَاتِ، لِيَرَوْا مِنْكُمْ الْإِحْسَانَ وَالْبِرَّ وَالنَّزَاقَةَ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلوؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَسَنُ بْنُ زِيَادٍ الصَّنِقَلِيُّ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ صَدَّقَ لِسَانَهُ دَكَّى عَمَلُهُ فَمَنْ حَسَنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ بَرُّهُ بَاهِلَ نِيَّتِهِ مَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان بھی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیک صحت ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہو جائے گی۔

۱۲۔ عَنْ أَبِي طَالِبٍ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا تَنْتَظِرُوا إِلَى طُلُوفِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ افْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَ اسْتَوْحَشَ لِذَلِكَ وَلَكِنْ انْظُرُوا إِلَى يَدَيْهِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع و سجود کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت بدگم ہے اگر اس کو ترک کر دے تو اسے وحشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور اسے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسی والی باب

حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ : عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِفَافٍ عَنْ أَبِي مُبِيَّةَ الْحَدَّادِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الْإِهْطَانِ وَالْإِهْطَانُ فِي الْجَسَدِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی بجز جنت میں ہے لہذا ایمان والے حیا کیوں کہ صرف بدوں موصوف نہ ہوگی۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَسَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الْحَيَاءُ وَالْعِفَافُ وَالْعِفَافُ - أَمْنِي عَنِ اللِّسَانِ لِأَمْنِي الْقَلْبِ - مِنَ الْإِهْطَانِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حیا پاکہ اس کی اور زبان کو فصول گول سے روکنا اور دل کو کندہ نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَحْمَدَ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْمَوَازِئِيِّ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ دَقَّ وَجْهَهُ دَقَّ عِلْمُهُ .

۳۔ فرمایا جو نیک دل اور صبر کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کو علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور انہماک میں حیا ذکر کی جاتی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ اَبِيهِمْ : عَنْ أَبِيهِ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ يَحْيَى أَخِي دَاوُدَ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ : عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قُرْنٍ فَإِذَا ذُحِبَ أَحَدُهُمَا انْقَطَعَتْ سَائِرُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر (ع) جعفر صادق (ع) علیہ السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک سس میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک ہاتھ لگا تو دوسرا اس کے پیچھے چلے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ تَهْلُوفِ بْنِ زَيْلِجٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ : عَنْ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ : عَنْ عَمْرِو دَكْرَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ : عَنْ تَهْلُوفِ بْنِ زَيْلِجٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ : عَنْ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ : عَنْ عَمْرِو دَكْرَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ : حَيَاءٌ عَقْلٍ وَحَيَاءٌ حَقِّقٍ : فَحَيَاءُ الْعَقْلِ : هُوَ الْوَلِيمُ وَحَيَاءُ الْحَقِّقِ : هُوَ الْجَهْلُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیا ہے عقل دھیائے حق ، حیا ہے عقل ہے اور حیا ہے حق پر بات

۷۔ تَهْلُوفِ بْنِ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ بَكْرِ بْنِ سَالِحٍ : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ابْنِ اَبِيهِمْ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعٌ مِمَّنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قُرْبِهِ إِلَى قَتْمِهِ دُؤُوبًا يَدُلُّهَا اللَّهُ حَسَنَاتٍ : الْيَتَنُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سترے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ یقین ، حیا ، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو ایک ساسی وال باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مُحَاطَتِهِ : الْأَخْيَرُ كُمْ بِحَسْبِ خَلْقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ الْعَفْوُ عَسَىٰ تَلَمَّكَ ، وَتَمِيلُ مِنْ قَلَمِكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَىٰ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِغْلَظَ مِنْ حَرَمِكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلہ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ غُرَيْبِ بْنِ دِينَارٍ الرَّقِيقِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا لَكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَمِيلُ مِنْ قَلَمِكَ ، وَتَعْتَلِي مِنْ حَرَمِكَ ، وَتَعْفُو عَنْ تَلَمَّكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلہ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھے پر ظلم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام نَقِيبَ اللَّفَّائِي ، عَنْ حَمَّازِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَنْ تَلَمَّكَ ، وَتَمِيلُ مِنْ قَلَمِكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جَبَلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلہ رحم کر دو جو چہانت سے کام لے اس کے ساتھ حلم لے کام لو۔

۴۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَسْتَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الشَّامِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي سَمْعِدٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ يُبَادِي مُنَادٍ : أَيُّنَ أَهْلِ الْعَقْلِ ؟ قَالَ : قِيَمُوا عُنُقَ مِنَ النَّاسِ فَلَقْنَاكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُونَ : وَنَمَا كَانَ قَسْلُكُمْ ، فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَمِيلُ مِنْ قَسْلِنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمْنَا وَنَقْفُو عَمَّنْ عَلَّمْنَا ، قَالَ : فَيَقَالُ لَهُمْ : سَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں صاحبان عقل پسین کروڑوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ تاکہ ان سے من کر کہیں گے تہا رہی فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قسطِ رحم کرنے والوں سے صد رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدُوِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَبْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي زَيْنَادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزًّا ، فَتَعَاوُوا بِمِزَّةِ اللَّهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرے اور عفو کو کر کے تو اللہ عزت دے گا

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدُوِّ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حَمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الدَّامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيُّسَرُ مِنَ الدَّامَةِ عَلَى الْمُعْوَبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ مُتَيْبٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَائِطِهِ لَهُ يَسْرِمُ فَتَنَزَّلَتْ إِلَيْهِ غُلَامٌ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَلَامَهُ مِنْ تَمَرٍ قَرْمِيٍّ بِهَا وَدَا الْخَائِطُ فَأَتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَدَعَيْتُ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : حُبْلُكَ فِذَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هَذَا وَتَعَذَّبْتُ الْكَارَةَ ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : يَا قُلَانُ ، قَالَ : بَيْتِكَ ، قَالَ : أَتَجُوعُ ؟ قَالَ : لَا يَاسِدِي ، قَالَ : قَمَرِي ؟ قَالَ : لَا يَاسِدِي ، قَالَ : فَلَا يَشِيءُ أَتَحْتُ حَنِيءَ ؟ قَالَ : أَشْتَهِي ذَلِكَ ، قَالَ : ادْهَبْ فِيمَا لَكَ وَقَالَ : خَلَّوْا عَنْهُ .

۷۔ متعقبات سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرمر کا تھا آپ اس میں خود جینے کر رہے تھے میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرمن کا خوشہ لے کر دیوار کے باہر بھینک دیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اسے قتل کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہمن ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے کیا کیا کیا کیا اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اے مجھوڑو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ؑ يَقُولُ : مَا لَتَنَّتْ فِتْنَانِ قَطُّ إِلَّا مِيزَ أَظْلَمُهُمَا عَفْوًا .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر پُرتیش کرتا ہے اور دشمن و مدار پیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ذَرَّازَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُبَيٌّ وَالْجَاهِلِيَّةُ وَالنَّبِيُّ سَكَّتِ الشَّاةُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا سَمِعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْهُ ، وَإِنْ كَانَ مَلِكًا لَرَحَّتْ الشَّاةُ مِنْهُ قَالَ : فَقَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہیں یہودی نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھانا پیش کیا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان مند ہے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : ثَلَاثٌ لَا يَزِيدُ اللَّهُ بِهِنَّ الْعَمْرَةَ الْمُسْلِمَةَ إِلَّا عَزًّا : السَّقْمُ عَشَنَ ظَلَمَهُ ، وَالْإِغْلَاءُ مِنْ حَرَمِهِ وَالْبَيْتَةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عورت حاصل کر لے اقل درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے ، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے ، تیسرے مسلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصہ کا پینا

۱۸۲) (بَابُ كَظْمِ الْغَيْظِ)

۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَلَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ: مَا أُجِبْتُ أَنْ لِي يَنْتَلِي نَفْسِي حُمْرَ النَّعِيمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ حُرَّةَ جَزَعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَزَعَةٍ عَقِيطٍ لَا كَافِيَ بَيْنَا سَاحِبَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن حسین نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصہ کے پیچھے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ کے تو بدلاؤں اس سے نیکی کروں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدِ النَّحَّاشِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ أَنَّ الْجَزَعَةَ الْغَيْظَ لَيُنَّ صَبْرٌ عَلَيْهَا ، فَإِنْ كَظَمْتَ الْأَجْرَ لَيُنَّ عَظِيمُ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا أَنْتَ لَكُمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ یعنی مصیبت سخت ہوتی ہے آٹا ہی اس کا اگر زیادہ ہو تو بچے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے جلا کر کھجے۔

۳۔ قَتَادَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، وَحُمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: اسْتَبْرِعْ عَلَى أَعْدَاءِ النَّيِّمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مِنْ عَسَى اللَّهُ فَبِكَ بِأَفْضَلِ مَنْ أَنْ تَطْلُعَ اللَّهُ فَبِهِ .

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے کلمہ پر صبر کرو کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اسے بدلہ سے بہتر صورت میں نہیں ملے گے کہ اللہ کی اطاعت کرو اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گزتا کر دے گا

۴۔ يَحْقَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتِ مَوْلَى آلِ حَرْبِزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ كَظْمُ الْغَيْظِ عَنِ الْعُتُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ تَبِيعَةٌ حَرَمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرُّ زَيْنُ الشَّرِّ مِنَ الْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمِمَّا نَدَى الْأَعْدَاءَ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمِمَّا نَدَى فِي عَيْرِ نَيْبِهِ تَرَكَ أَمْرَ اللَّهِ فَجَاءُوا النَّاسَ بِشَرِّ ذَلِكَ لَكُمْ مِنْهُمْ وَلَا تَمَادُواهُمْ

فَتَحِيلُوهُمْ عَلَى رِغَائِكُمْ فَتَدُلُّوْا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مقابلہ پر فتنہ کا بیٹا احتیاطی تدبیر ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار ملے جو اسے اور ملے دینے کی پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا انہار بغیر تفریقہ کے افراد کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے میعاد دوی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَشْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُسَيْنِ الشَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ كَفَّمْ غَيْظًا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَرًّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَالْكَاذِبِينَ الْغَيْظَ وَالنَّافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُخْلِينَ ، وَأَنَّ اللَّهَ مَكْتَنٌ غَيْظِي ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کر لے گا اور خدا نے فرمایا ہے وہ صاحبان ایمان غصہ کو بچنے والے اور لوگوں کو مسلمان کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَشْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَفَّمْ غَيْظًا وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُنْفِخَهُ أَمْنَاهُ ، أَمَلَّ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاءَ .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا ورنہ اس کا ایک وہ اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو بڑھ کر دے گا۔

۷۔ أَبُو بَلْعَنٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَسَّافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : مَنْ كَفَّمْ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِمْنَانِهِ وَحَسَنَاتِهِ قَلْبُهُ أَمْنٌ وَإِيمَانُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا ورنہ اس کا ایک وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے بڑھ کر دے گا۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيْمٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّائِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرُو ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اسْبِرْ عَلَى أَغْدَاءِ النَّيَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فِيكَ بِأَفْضَلِ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فِيهِ ، يَا زَيْدُ إِنَّ اللَّهَ اسْتَغْفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ، فَأَحْسِنُوا مُحَبَّتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحَسَنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شہام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کر کہ خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اسے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سخا اور حسن خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَلٍ بِنِجَاجِ الشَّابَرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مِنْ أَحَبِّ السَّبِيلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَتَعَالَى جُرْعَةُ عَقِيظٍ تَرُدُّ مَا فِي بَطْنِ جُرْعَةٍ مُصِيبَةٍ تَرُدُّ مَا فِي بَطْنِ جُرْعَةٍ .

۹۔ فرمایا علی بن حسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک عقیظ کا ہے جس میں علم ہے کام لے اور ایک معیت کا ہے جس میں مہر ہے کام لے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَمَلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْزَعَ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةٍ عَاقِبَتْهَا سَبْرٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسْرُرُنِي أَنْ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حَمْرَ النَّيَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیشا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوش کام باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ میرے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوش نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : اسْبِرُوا عَلَى أَغْدَاءِ النَّيَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فِيكَ بِأَفْضَلِ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فِيهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کر کہ جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر بھروسہ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے لے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَّادٍ ، عَنْ الشَّالَحِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا جِبْتُ لَنْ لِي بِمَلِكٍ نَفْسِي حُمَرُ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظًا لَا كَافِي بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲۔ حاصلِ مرثیت وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الرِّشَاءِ ، عَنْ مُنْتَقَى الْحَشَابِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُهَا الْعَبْدُ أَحَبُّ إِلَيَّ الشَّيْءِ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظًا يَتَجَرَّعُهَا يَنْتَرِدُّ دُخَانُ قَلْبِهِ ، إِثَابُ بَيْتَرٍ وَإِثَابُ يَحْلَمٍ ^(۱) .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے فہر کو فرو کرے چاہے صبر سے جو حاصل ہے۔

ایک سو تراسی وال باب

حلم

(بَابُ الْخِلْمِ) ۱۸۳

(۱)۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَعِيمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّبَّ ﷻ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ جُلَّ عَابِدًا حَتَّى يَكُونَ حَكِيمًا ؛ وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَبَدَّدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَبْعُدْ عَابِدًا حَتَّى يَصْطَفِ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں ہو سکے گا بغیر علم کے ، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَوْنٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : الْإِيمَانُ خَلَقَ عَمَلًا بِالْحِلْمِ : يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَ يَنْطَلِقُ لِيَقْتَنِمَ ، لَا يَحْكُمُ أَمَانَةً الْأَخِيَاءَ ، وَلَا يَنْتَقِمُ شَهَادَةِ الْأَعْدَاءِ ، وَلَا يَعْمَلُ حَتِيًّا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَنْزِلُ كَلِمَةً حَيَاءً ، إِنْ رُكِبَتْ خَافَ وَمِثَاقُ لَوْ

وَأَسْفَرَهُ اللَّهُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَفْرُقُهُ قَوْلٌ مِّنْ جِبِلَّةٍ وَيَخْضِي إِحْصَادًا مَا قَدْ عَوَّلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو مرثدہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب علم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور پوچھتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سیکھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں ریا کو دخل نہیں دیتا اور کس سے شرع کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شہار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى : عَنِ ابْنِ فَضَالٍ : عَنِ ابْنِ مُهَكِّمٍ ، عَنْ رِزَاةٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّ لِمُعْجِسِ الرَّجُلِ أَنْ يَنْدُكُهُ جِلْمُهُ يَنْدُ عَشِيْبَةً .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت فغیب علم سے کام لے۔

۴۔ عَنِ ابْنِ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَبِلَةَ عَنْ جَابِرٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعِيبُ الْحَيَّيَّ الْحَلِيمَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دست رکھتا ہے صاحب حیا و علم کو۔

۵۔ عَنْهُ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَقِيقٍ الْعُمَوِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا عَزَّ اللَّهُ بِجَبِلٍ قَطُّ وَلَا أَكَلٍ وَجِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور علیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

۶۔ عَنْهُ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كُنْ بِالْعِلْمِ نَاصِرًا وَ قَالَ : إِنْ دَاوَلْتُمْ تَكُنْ جَلِيمًا فَتَعْلَمَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علم جیسا ناہم تر سے لئے گا ہی ہے اور اگر تو علیم نہیں ہے تو علیم بن۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَنْصِلِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا لَهُ فِي خَاجَةِ قَائِمًا ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَثَرِهِ وَلَمَّا أَتَاهَا ، فَوَجَدَهُ نَائِمًا ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يَرُوقُهُ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا انْتَبَهَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا فُلَانُ وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَتَأْتِكَ النَّهَارُ .

۸۔ حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ ویرانہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سر پر ہینڈ کر رکھا جتنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زیبا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَيْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَقِيْقَ الْحَقِيْقَ الْحَقِيْقَ الْعَلِيمَ الْعَلِيمَ الْمُتَعَفِّفَ .

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ قدس نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ماحبِ حیا علیم جو جو عقیف ہوا اور اپنے کو برا سمجھنے سے بچائے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُبَّابٍ الْمُسَلَّمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ يَقُولَانِ لِلشَّعْبِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَ قُلْتَ وَ أَنْتَ أَهْلٌ بِمَا قُلْتَ ، سَنَجْزِي بِمَا قُلْتَ وَيَقُولَانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبَرْتَ وَحَلَمْتَ سَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ إِنَّكَ أَنْصَمْتَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَإِنْ رَدَّ الْعَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَمَعَ الْمَلَكَانِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دیا کی اور تو امی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر حق تسلیم نہ کرے۔ اگر حلیم اپنے علم پر مبنی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سوچور اسی وال باب

حفظ لسان و نموشی

(باب) ۱۸۴

۵ (الْعَمِيَّةُ وَحَفِظِ الْقِلَابَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : مِنْ عَلَامَاتِ الْفَقْهِ الْحِلْمُ وَالْيَقْلُ وَالصَّمْتُ ؛ إِنَّ الْعَمِيَّةَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنَّ الْعَمِيَّةَ تَكْسِبُ الْمُحِبَّةَ إِنَّهُ دَهِلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت حیلہ، علم نموشی ہے نموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، نموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیک کی۔

۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا شَيْئَانَا الْخُرُوسُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیوہ لغو اور باطل کلام سے خاموشی رہتے ہیں۔

۳۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّائِزِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ لِمَوْلَاهُ يَقَالُ لَهُ سَالِمٌ - وَوَسَّعَ يَدَهُ عَلَى شَقِيئِهِ وَقَالَ : - يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمَ وَلَا تُخِيلَ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درستی ایک آپ کا ساتھ اس کے منہ پر رکھا جائے سالم اپنی زبان کو درک صبیح و سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَبْرَأَ وَلَا تُشْكِرَنَّ النَّاسَ مِنْ فِتْيَانِكَ فَتَبُولَ رَقَبَتَكَ.

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے در آنجا ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ دولت کے ساتھ تجھے کھینچے پھر اس کے یعنی تیریں بات کی گرفت کر کے تجھے ذلیل کریں گے

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ أَنَا: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمْرٍ يَدْخِلُكَ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَنْ يَلْبِسَكَ اللَّهُ أَثَرَهُ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتَ أَحْوَجَ مِنْ أَنْ يَلْبِسَهُ؟ قَالَ: فَاسْتَرْ الْظُلُومَ، قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَتَعَفَّيْ مِنْ أَمْرٍ؟ قَالَ: فَاسْتَعْ بِالْآخِرِيِّ - يَعْنِي أَتَبَرَّكَ عَلَيْهِ - قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَخْرَقَ مِنْ أَمْرٍ لَهُ؟ قَالَ: فَاسْتَلْ لِسَانَكَ الْإِيمَانَ خَيْرٌ لِمَا يَسُرُّ لَكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ خَصْلَةٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ تَجُزُّكَ إِلَى الْجَنَّةِ.

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھ میں بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیا ہے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کر سکوں، فرمایا تو جو کم نہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو ہر چیز کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ، اگر ان میں سے ایک خصلت میں تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَنَدِ بْنِ زَيْلَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ رَغِمَتْ أَنْ تَكَلَّمَ مِنْ فَمِي، فَإِنَّ الشُّكُوتَ مِنْ دَعْبٍ.

۶۔ فرمایا ابو جعفر صادق علیہ السلام نے کر لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خوشی سونا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْسٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَكَمِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمْسِكْ لِسَانَكَ. فَإِنَّهَا سِدْقَةٌ تَصَدِّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ، ثُمَّ قَالَ: وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ لِسَانِهِ.

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ رِزق، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفُقَيْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَّيْ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْتَمَزَ إِلَى الدِّينِ قَبْلَ لَهْمٍ كَفُّوا أَيْدِيَكُمْ» قَالَ : يَشْمِي كَفُّوا أَيْدِيَكُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق ، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلَكِيِّ ، رَقْعًا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : تَجَاءُ النُّومُ (فِي) حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا نومن کی حیات زبان کے روکنے میں ہے۔

۱۰۔ يُونُسُ ، عَنْ مُنْشَى ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَمَازٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ : كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَقُولُ : يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ إِنَّ هَذَا الْإِنْسَانَ وَمَنَاحَ خَيْرٍ وَمَنَاحَ شَرٍّ أَقَاتِيهِ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَقْتَحِمُ عَلَى بَيْتِكَ وَوَرَقِكَ ۝

۱۰۔ ابو ذر نے فرمایا۔ اے علم کے جو یا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اس طرح مہر لگا جیسے سونے اور کاغذ پر لگا ہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ النَّخَّاسِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُنَادٍ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ الدِّينَ يُكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَابِئْسَ قُلُوبُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَسْلَمُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عَصَا مِنْ أَغْصَانِ الْجَدِّ يُكْفِّرُ الْإِنْسَانَ يَقُولُ : نَشَدْتُكَ اللَّهُ أَنْ تَعَذِّبَ بَيْنَكَ .

۱۲۔ فرمایا اہم جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ مجھ کا ہر ایک عقور زبان کو کافر بناتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

۱۳۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُفَرِّقُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلِّ صَبَاحٍ يَقُولُ : كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ يَقُولُونَ : بِحَبْرِ إِنْ مَرَّ كُنَّا ، وَيَقُولُونَ : اللَّهُ فَبَا وَ يُبَايِعُونَهُ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا ثَنَابٌ وَ مُنَاقَبٌ بِكَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان نبی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کر، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیک میں گزرتی ہے، واللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کہتے ہیں ہیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُتَيْبِيِّ ثَابِتًا ، جَمْعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ قَيْسِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَ ذَكَرَ أَنَّ لَأَبَانِي يَوْمَئِذٍ أَصْحَابًا - رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ عليه السلام فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ ، وَ بَحَكَ وَ هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَا يَخْرِجُهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے قیصر ہیں اور وہ صمد و درخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشَّعَرِيُّ ، عَنْ عَمَّادِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ زُوَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ لَمْ يَحْتَبِ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَ حَسَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور یکساں زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطا میں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب ہو جو دردناک ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : يُعَذِّبُ اللَّهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئًا مِنَ الْجَوَارِحِ يَقُولُ : أَيُّ رَبِّ

عَدَّتْ بَنِي مَعْدَابٍ لَمْ تَعْدَبْ بِهِ عُنْفًا . فَيَقَالُ لَهُ : حَرَجْتَ مِنْكَ كَلِمَةً قَبَلْتَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا
فَلَيْفَكَ بِهَا اللَّهُمَّ الْحَرَامُ وَاتَّهَبْ بِهَا الْمَالَ الْحَرَامُ وَاتَّهَبْ بِهَا الْقَرَجَ الْحَرَامُ . وَ عِزِّي [وَجَلَالِي]
لَا عِدَّةَ بِشَيْءٍ بَعْدَ لَا عِدَّةَ بِهِ شَيْئَانِمْ جَوَلِرْ جَكَ .

۱۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا از بان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضاء میں سے
کسی کو نہ دے گا زبان کچھ کی اسے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہا جائے گا تو نے ایسے
کلمات نکلے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا لیا اور ناجائز
شرکاءہوں سے زنا کیا گیا اور پڑنے عزت و جلال کی قسم میں کچھ کو وہ عذاب دے گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دے گا۔

۱۷ - وَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ فِيهِمْ شَيْءٌ فَمِنْهُمُ الْقِيَامُ

۱۷- رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدعت ہے تو وہ انسان کی زبان سے۔

۱۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ : وَالْحُسَيْنِ بْنِ عُقْبٍ : عَنْ مُثَلِّ بْنِ مُقْبٍ : جَمِيعًا :
عَنِ الْوُضَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أبا عبد الله ﷺ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ إِذَا أَدَّاهُ الْبَيْدَةَ صَمَتَ
قَبْلَ ذَلِكَ عَقْرِيْنِ .

۱۸- راوی کتابت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی نابار ارادہ عبارت
کرتا تھا تو اس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنِ الْفَيْهَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلَامِهِ مِنْ عَمَلِهِ
قَدْ كَلَّمَهُ إِلَّا فِيمَا يَتَعَبَاهُ .

۱۹- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو عمل کے کلمات سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم
بدلتے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے لیکن ذکر خدا۔

۲۰ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
يَسَارٍ ، عَنْ مَشْرِ بْنِ يُوْسُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فِي حِكْمَةِ الْإِدَاوْدَ : عَلَى الْعَاثِلِ أَنْ يَكُونَ
عَلَوًا فَا يَرْمَانِي ، مُبْتَاعًا عَلَى خَانِي . خَالِطًا لِلْيَسَانِيَةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولاد اؤد کی ملکوں میں سے ایک سے بھی تین کروڑ عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد مریعین اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اس اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَكْتُبُ مُخَيَّاتٍ مَا فَا مَّا كَيْتَا ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُخَيَّاتٌ أَوْ مُخَيَّاتٌ .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک بندہ مومن رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی والی باب

مدارات

۱۸۵ (بَابُ الْمَذَارِقِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فَبَدَلَتْ بَيْنَهُ لَهَ عَصَا ، وَدَعَّ يَحْيَى عَنْ مَعَاذِ اللَّهِ وَخُلِقَ يُدَارِي بِدَالِثَاتٍ وَيَكْلَمُ بِرَدِّ يَدِ جَبَلِ الْجَاهِلِ .

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے ڈرے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے ہمدار نہیں رہے اور علم جس کی وجہ سے جاہلی کی جہالت کو روک دیا جائے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : ذَا بَخْلَفِي .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے ہمدار نہ بنو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ إِسْهَامِ بْنِ سَالِبٍ ، عَنْ حَبِيبِ

الشَّجَنَانِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي التَّوَارِثِ مَكْتُوبٌ - فِيمَا نَاحِيَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمُوسَى بْنِ
عِزْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى أَكُنْتَ مَكْتُوبٌ بِي يَوْمَ تَبَرَّكَ وَأَعْلَمْتَ فِي عِلَاقَتِكَ الْمُدَاوَّةَ عَسَى لِيُنْذِرَ
وَعَدُوَّكَ مِنْ خَلْقِي وَلَا تَسْتَبِطَ لِي عَنْهُمْ بِإِلْهَائِهِمْ مَكْتُومٌ بِي يَوْمَ تَشْرَكَ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّ يَوْمَ تَسْتَبِطُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے
رازدگار پھیلے ہیں چھپائے رہا ہوا اور ظاہر کر دیری طرے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیوں
حاصل نہ کرو، میرے راز ہائے سرستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ
گے یعنی اگر سر عمرن اور اس کے لشکر والے تم سے پوچھیں ما بال القسرون اولیٰ رہا ہے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے، تو
ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا
کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْجَرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ
بَزِيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرُنِي دَهْبِي وَمُدَاوَاةُ
النَّاسِ كُنْأَا أَمْرُنِي بِأَذَاهِ الْقَرَابِيسِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ تعلق و مدارا پیش کرنے کا حکم
دیجیے اسی طرح جیسے ادائے قرائت کا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ شَمْعَةَ بْنِ سَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مُدَاوَاةُ النَّاسِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْوَقْفُ فِيهِمْ نِصْفُ التَّوْبَةِ .
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خَالِطُوا الْأَيَّامَ أَدْبَاراً وَ خَالِطُوا النُّجُجَ جَهَاراً وَلَا تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ
فَيَقْتُلُوكُمْ ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ مِنْ دَوِيِّ الذُّبَابِ إِلَّا مَنْ عَسَا أَنَّهُ أَتْلَهُ وَصَبَّرَ
نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يُغَالِ (لَهُ) إِنَّهُ أَتْلَهُ لَأَعْقَلَ لَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمدار تو پیش کرنا نصف ایمان ہے اور ان سے
نرمی کرنا نصف جہش، پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے
اور منافروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے
ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتاہ سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ یہ تو تپ ہے اسے عقل نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، ذَكَرَهُ، عَنْ عُقْبَيْنِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مُسْلُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ قَوْمًا مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأَتَوْهُا مِنْ قُرْبَى وَأَمَّا اللَّهُ مَا كَانَ بِأَحْسَنِهِمْ بَأْسًا وَإِنْ قَوْمًا مِنْ غَيْرِ قُرْبَى حَسَنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأَلْجَعُوا بِأَنْبِيَاءِ الرَّفِيعِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَنْكُفُّ عَنْهُمْ يَتَكَلَّوْا وَاجِدَةً وَيَكْفُتُونَ عَنْهُ أَيْدِي كَثِيرَةٍ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریب سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے برابر بناؤ کیا لہذا وہ آخر خلافت کے پنجویں چھٹی گئے اور چونکہ غیر قریب سے ملحق و مدارا پیش آئے لہذا وہ خانہ دار و گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر نہ بلکہ چھٹے لوگوں سے ایسا ہاتھ روکے رہنے لگے تو اس کا ایک ہاتھ روکنے سے بہت سے ہاتھ روک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی وال باب رفق

(بَابُ الرِّفْقِ) ۱۸۶

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبَيْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَانَ، عَنْ عُقْبَيْنِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْإِنْسَانِ الرِّفْقُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل ہرمانی اور نرم دل ہے (جو مشیطان کے دھنکے کو روکنے والا ہے)۔

۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ قَسَمَ لَهُ الرِّفْقُ قَسِمَ لَهُ الْإِنْسَانُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ بَعْثَنٍ، عَنْ يَحْيَى الْأَدْرَبِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَعْثَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَفِيقٌ يُجِيبُ الرِّفْقَ، فَمِنْ رَفْقِهِ يَمْنَاهُ تَسْلِيَةُ أَصْفَانِهِمْ وَمُضَادَّةٌ لَهُمْ وَهُوَ أَحْسَنُ وَفَوْقُهُمْ، وَمِنْ رَفْقِهِ يَمْنَاهُ أَنْهُ يَدْعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِنْ أَلْتَمَهُ عَنْهُ وَفَقَا يَسْمُ

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا رتن میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ غیر محروم ہے۔

۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَا زِدْنِي الرَّفْقَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ الْأَدْوِيِّ عَنْهُمْ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس گھرانے میں رتن و ہرمانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِزَاهِمَ بْنِ عَبْدِ الْقَعْبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شَابَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْأَعْمَشِ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: أَيْتُنَا أَهْلُ بَيْتِ الْأَعْمَشِ أَحَقُّهُمْ بِالْزَفَقِ فَقَدْ وَسَّخَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي الزَّفَقِ؛ وَالزَّفَقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعْشَقَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالزَّفَقُ لَا يَحْزَنُ عَنْهُ شَيْءٌ وَالْبَذِيرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنْ لَمْ يَزَلْ رَجُلٌ رَفِيقَ عَجَبِ الزَّفَقِ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس گھرانہ کو خیر میں ہمواری اور مساندہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ کے رتن میں وسعت دیتا ہے اور رتن کی مال کی صورت میں بہتر و تمکین بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور ہمواری اور مساندہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی احوال کا خلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رتن ہے اور رتن کو دوست رکھتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِزَاهِمَ رَفَعَهُ، عَنْ مَالِيعِ بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: قَالَ لِي - وَجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي - اِرْزُقْ يَهُمْ فَإِنَّ كَثْرَ آحِيهِمْ فِي حَقِّيهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كَثْرَتُهُ فِي عَنِّيهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے قسمیں کو ان میں سے کفر کا لہر کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتر اس شخص کے لئے جو قسمیں کلمہ کفر کے

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَابٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع قَالَ: الرَّفْقُ يَنْفَعُ الْعَشِي.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مساندہ روی آدھا عیش ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِزَاهِمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ:

فَالرَّسُولُ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْيَقْنَ وَيَقِينُ عَلَيْهِ ، قَالُوا دَكِبْتُمُ اللَّذَّاتِ الْمُخَجَّاتِ لَوْلَا مَنَازِلُهَا
فَإِنْ كَانَتْ إِلَّا رَمْسٌ مُجْدِبَةٌ فَأُجْعُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْجِبَةٌ فَأَنْزِلْ لَوْلَا مَنَازِلُهَا .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی
مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اگر تریو اگر زمین بے گیاہ ہو تو اسے کھجاند اور
اگر سبز و زار ہو تو دبان اگر کر نماز پر تھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی دبان گھاس کھائے گا اور کچھ دیر وہاں آرام
من جائے گا

۱۳- وَعَدَهُ مِنْ أَسْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ
عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ كَانَ الزَّفَقُ خُلُقًا يَرَى مَا كَانَ
مِثْلًا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات انہی میں کوئی افسس
سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱۴ . أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَبِيدِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ
حَدَّثَهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ (ع) قَالَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الزَّفَقَ دِينَ رَفِيقٌ بِكُمْ تَسْلُبُ أَسْغَابَكُمْ وَ
مُضَادَّةٌ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّ لِكُلِّ يَدٍ تَحُولُ الْعَبْدُ عَنْ الْأَمْرِ قَبْضٌ كَهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُعَوِّدَهُ بِالْأَيْمِ ، كَرَاهِيَةً
تَنَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ .

۱۴- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں تم
میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینہ و درد ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ہم و
کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے پشادیتا ہے اور اس حکم کا نسخہ لاکر صورت کرتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا صَلَحَبَ أَتَّانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَجْرًا وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَزَقَّهُمَا بِمَا جِئَ .

۱۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں ازروئے
اجرا اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

عن أبي عبد الله عليه السلام عن محمد بن عثمان بن عيسى عن الحسن بن الحسين عن فضيل بن عثمان قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : من كان رفيقاً في أمره مال ما يربطه من الناس .
 (۱) ہاں یہ حدیث ابوالحسن نے ہر شخص صاحب رفیق ہے وہ لوگوں سے جو پائے کا ارادہ کرے گا پائے گا۔

ایک سو ستاسی واں باب تواضع

(باب التواضع) ۱۸۷

۱ . علي بن إبراهيم : عن أبيه . عن هارون بن مسلم . عن مسعدة بن صدقة . عن أبي عبد الله عليه السلام : أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال : من كان رفيقاً في أمره مال ما يربطه من الناس .
 علی النرباب وعلیہ خلقان : یسب قال : فقال جعفر علیہ السلام : فاشفقنا منه حين رأينا على نك الخال . فلما رأنا ما بنا ونسروا وجوها قال :

الحمدة الذي نصرنا وأمرنا . ألا يصيركم ؟ قلت : بلى أيها الملك . قال : إن جاني الساعة من نحو أرميكم عن من يؤمن هناك فأخبرني أن الله عز وجل قد نسيك تحما . وأهلك عدو وأير فلان و فلان و فلان : التقوا يؤا يقال له بندو كثير الأذوال لكاشي . نظر إليوا حيث كنت أذن أبي جبري هناك و هو دخل من بني سمره فقال له جعفر : أيها الملك مالي أراك خالسا على الشراب و عليك هذه الخلفان : فقال له : يا جعفر إن تجد فيما أنزل الله على عيسى عليه السلام أن من حق الله على عباده أن يحدوا له تواضعا عنكما يحدون لهم من نعمه فلما أخذت الله عز وجل لي نعمة بمحمد ﷺ أخذتني هذا التواضع فلما بلغ النبي ﷺ قال لا شحايه إن الصدقة تزيد صاحبها كثرة قصدا فوا برحمتكم الله . وإن التواضع يزيد صاحبها رفعة . فتواضعوا و اير فلكم الله . وإن التواضع يزيد صاحبها عزاً . فاعفوا و اير كم الله .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا میں مجاہدہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مران میں غائب ہو چکے تھے اور پرانا لباس پہنے ہوئے تھے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس کی یہ حالت دیکھ کر رورور مچے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ محمد ہے اس خدا کا جس نے تمہاری نصرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سنائوں، میں نے کہا فرور لے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں پہنچا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور مشکل مشاغل نامور و تریش قید کر لئے گئے، یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میرا اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے چوتنی غمرہ سے تھا اونٹ چرا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی شامی کا باپ بادشاہ تھا اور نبی شامی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نبی شامی کو غلام بنا کر بنی عمرو کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے جھانے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نبی شامی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ جھانے آئے اور نبی شامی کو لے جا کر بادشاہ بنادیا۔

جناب جعفر نے کہا اسے بادشاہ یہ تو فرمایا ہے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب جیسی پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعت کی وقعت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمد جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا، صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رخصت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مربی بلند کرے گا اور عفو کرنا عفو کو بڑھا دے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عفو دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : إِنَّ فِي الشَّامِ مَلَكَئِينَ مُوَكَّلَيْنِ بِالْيَبَادِ ، فَمَنْ تَوَاضَعَ فِي رِقْعَةٍ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَتَعَدَّى .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موقوف ہیں جو کنی قربت الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْطَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَقِبَةً خَمِيرٍ فِي مَسْجِدِ نَبَا ، فَقَالَ : خَلِّ مِنْ شَرَابٍ ، فَأَنَاءَ أَوْسُ بْنُ خُوَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِعَيْنٍ مَخْبِئٍ بِسَبَلٍ فَلَمَّا دَسَعَهُ عَلَى فَيْهِ نَحَاءٌ ، ثُمَّ قَالَ : شَرَابَانِ يَكْتُمُنِي بِأَحْبَبِيْنَا مِنْ سَاجِدٍ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أَحَرُّهُ وَلَكِنْ أَنْوَاضُ فِيهِ ، فَإِنْ مَنْ تَوَاضَعَ فِي رِقْعَةٍ ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَفْتَضَفَ فِي مَعْشَرَةٍ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَدْرَحْهُ مَلَأَهُ ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْعَوْنِ أَحَبَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شبِ پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجدِ قبا میں انظارِ صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھیجے ہے اور اس ابنِ خولِ انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لے آئے حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلیا تو اسے خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو توافع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو کبیر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امورِ معاش میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضولِ خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکرِ موزن کثرت کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ الْحَسَنِ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ عَنْ ذَاوَدَ الْحَمَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ كُتْرَ اللَّهِ أَفْكَاهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر کثرت کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ السَّلاَمِ بْنِ زَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ أَنَّهُ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَكَ فَقَالَ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحْيِيكَ أَنْ تَكُونَ عَبْدًا رَسُولًا مُتَوَاضِعًا أَوْ مُلْكًا رَسُولًا قَالَ: فَتَنَكَرَ إِلَى خَبْرٍ بَلٍ وَأَوْفَاءَ بِبَيْتِهِ أَنْ تَوَاضَعَ! فَقَالَ: عَبْدًا مُتَوَاضِعًا رَسُولًا فَقَالَ الرَّسُولُ: «مَعَ أَنَّهُ لَا يَنْتَشِطُ مِثْلَ عُنْدَرِ بَنَاتٍ قَبِيحًا» قَالَ: وَمَنْ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِينَ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چلیے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ بنو حضرت نے فرمایا میرے رسول نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ توافع اختیار کرو حضرت نے فرمایا میں تو عہد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزانِ ارض کی کنجیاں تھیں (مردیئے آیا حاتم)

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الثَّوَلِيِّ عَنْ الشَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَلْقَى وَأَنْ تَنْتَظِرَ الْكَلِمَةَ وَإِنْ كُنْتَ مُجْعَنًا وَأَنْ لَا تَجِبَ أَنْ تَحْمَدَ عَلَى الثَّقَوِيِّ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تواضع یہ کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس نے اس پر سلام کرے اور جھکے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہوا دوسے پسند نہ کرے کتفویٰ پیر کی تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطَنِ ، عَنْ مَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ مَرَّةً وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ : يَا مُوسَى أَتَنْدِي لِمَا اسْتَطَقْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي ؟ قَالَ : يَارَبِّ وَلَيْمَ خَالَكَ ؟ قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلْبُكَ عِبَادِي عَشْرًا لِيُطْعِمَ ، فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَدًا أَذَلَّ لِي نَفْسًا مِنْكَ ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَصَلَّيْتَ حَذَاكَ عَلَى النَّزَابِ - أَوْ قَالَ : عَلَى الْأَرْضِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وہی کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنا مخلوق کو جوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وہی کہ، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کر، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پر مستعد ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھ دے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھنا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمُتَجَنِّدِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ جَمَارَةٌ وَهُمْ يَقْدُونَ فَدَعَا إِلَى الْقُدَّاهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَأَنْشِي حَائِمٌ لَقَمَتُكَ فَلَمْ تَأْخُذْ بِالْمَنَازِلِ إِلَى مَنَازِلِهِ أَمْرٌ بِطَعَامٍ ، فَصَبَّحَ وَ أَمْرٌ أَنْ يَتَوَقَّوْا أَبِيهِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَقَدَّوْا عَنْهُ وَتَقَدَّوْا عَنْهُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسین چند جہانمیں کی طرف سے گزرے در آنحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتر کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا جب وہاں سے گھر کے لوگ حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتر پڑھایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَالِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ مِنَ التَّوَّاسِعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے ترے سے پست مقام پر بیٹھے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ قَسْبَالٍ وَمُعْتَمِدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَعْقُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قِيَّاسَتَرَى لِيُعَالِيَ عِيْقًا وَهُوَ حَبِيْبَةٌ ، فَمَشَى زَادًا زَجَلَ اسْتَحْيَى مِنْهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اسْتَرَيْتَ لِيُعَالِيكَ وَحَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ ، لَمَّا دَاكَ لَوْلَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا حَيْثُ أَنْ اسْتَرَيْتَ لِيُعَالِيَ الْبَقِيَّةَ ثُمَّ أَحْمِلْهُ إِلَيْهِمْ .

۱۱۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایا کہ اس نے اپنی عیال کے لئے جو کچھ سامان خرید لیا اور لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو عرض کیا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ تو اپنے بھائیوں کے لئے خرید لیا ادا ہے ان کے پاس لے جا رہا ہے خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کے لئے کوئی نہ ہو تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر لے جاؤں۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَدِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْيُوْثَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام يَا دَاوُدُ كُنْ أَنْ أَقْرَبَ الشَّيْءِ مِنَ الْفَرَاغِ الْمُتَوَاسِعُونَ كَذَلِكَ أَمَدُ الشَّيْءِ مِنَ الْفَرَاغِ الْمُتَكَبِّرُونَ

۱۱۔ فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی ، اسے داؤد میں طرح پر وضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَنُفْعَةَ إِلَى أَبِي بَسْبِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَمِنْ الشَّيْءِ الَّذِي قَرَأَ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قُلْتُ : جِئْتُكَ يَذَاكَ مَالُكَ دَخَلْتُ كَيْفَ وَأَنْتَ فُلَانٌ بِدَنَّةٍ ، قَالَ : يَا أَمَامُكَ إِنِّي نُوْحًا عليه السلام كَانَ فِي الشَّيْءِ وَكَانَ فِيهَا مَا نَالَهُ وَكَانَ فِيهَا الشَّيْءُ مَا مَوْرَةٌ فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَهُوَ لَمَّا لَمْ يَسْلَمْ وَحَلَّى سَبِيلًا نُوْحًا عليه السلام ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنْتِ ذَائِعٌ سَبْئَةٍ نُوْحٍ عِنْدِي عَلَى حَبْلِ مِنْكُمْ ، فَطَلَّوْكَ وَتَمَحَّجَتْ وَتَوَاسَعَ الْجُودِيُّ وَهُوَ جَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَصَرَّيَا الشَّيْءَ وَجَوَّجُوْهُمَا الْجَبَلُ ، قَالَ : فَقَالَ نُوْحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ : يَا مَارِي أَتَيْنَ ، وَهُوَ بِالْشَّرِّ نَائِيَةً (يَا) رَبِّ أَصْلَحْ ، قَالَ : فَطَلَّكَ أَنْ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَبِيحُ .

۱۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا استعمال ہونے والا تھا میں مقام میں میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ خدا ہوں آپ نے قرآنی میں میں نے دعا دیکھی اور فلاں یعنی آپ پر بھائی صبر اللہ افعلی نے اہل بیت کو تحریر فرمایا ہے ابو محمد نور کثرت میں تھے اور اس میں جو اللہ نے جا ماورد تھا اور کثرت

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدا نے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ لے بہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا بیٹھے۔ بلند پہاڑوں نے ٹکڑیاں اڑا کر اس پر نازل کر دیں۔ کیکڑا بھارا اور جدی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواسے کا اٹھار کیا۔ پس نوح کشتی نے اپنے سینے کو اس پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے بڑی سرمانی بارگاہِ الہی میں عرض کی۔ خداوند! مجھے غرق ہونے سے بچلے۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبد اللہ الفیاض کے غلط دعوے کی طرف اشارہ کیا۔

۱۲۔ عَنْ عَدُوٍّ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَنَبِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
الْإِسْمَاعِيلِيِّ قَالَ : قَالَ : التَّوَّاسُعُ أَنْ تُثَلِّيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُثَلِّمَهُ .
وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قُلْتُ : مَا حَذَّ التَّوَّاسُعُ الَّذِي إِذَا قَمَلَهُ الْقَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعًا ؟ فَقَالَ
التَّوَّاسُعُ وَذُجَاتٍ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْمَرْءُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُزِيلَهَا مِثْرَ لَتَمَاءٍ يَقْبَلُ سَلِيمٌ ، لَا يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَهُ
إِلَّا أَحَدٌ إِلَّا مَيَّوْنَى الْيَتِيمِ ، إِنْ دَأَى سَيْفَهُ دَرَأَهَا بِالْحَسَنِ ، كَانَتْهُمُ الْقَيْظُ ، غَابَ عَنِ النَّاسِ ، وَاللَّهُ
يُحِبُّ الْمُخِينِينَ .

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواسیع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کر دجے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے
راوی کہتا ہے میں نے پوچھا تواسیع کیا ہے جس کے کرنے پر بندہ عرف عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا
تواسیع وہ درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر کچھ دل سے اپنے کو اس منزل سے ہٹ کر رکھنے
اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے بُرائی دیکھے تو اس کا بدتر سے
و سے غصہ کا پیئے والا تصور کرکے معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)